انتخاب و ترتیب

مولانا مفتی محمد زید مظاہری ندوی

ناشر عمران بکڈپو
جوگابائی ایکسٹینشن دھلی

فِيهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ

اشرف العملیات

یعنی

عملیات وتعویذات اور اس کے شرعی احکام
مع اعمالِ قرآنی مکمل

افادات

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی
نور اللہ مرقدہٗ

انتخاب وترتیب

محمد زید مظاہری ندوی

عمران بکڈپو

جوگا بائی ایکسٹینشن دھلی

رائے عالی

عارف باللہ حضرت مولانا قاری سید صدیق احمد صاحب
باندوی مدظلہ العالی ناظم جامعہ عربیہ ہتورا باندہ (یوپی)

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔

حکیم الامت حضرت مولانا ومقتدانا الشاہ اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں بزمانہ طالبعلمی اکابر امت نے اس کا اندازہ لگالیا تھا کہ آگے چل کر مسند ارشاد پر متمکن ہو کر مرجع خلائق ہوں گے اور ہر عام وخاص ان کے فیوض وبرکات سے متمتع ہوں گے۔ چنانچہ حضرت اقدس کے کارہائے نمایاں نے اساطین امت کے اس خیال کی تصدیق کی، کہنے والے نے سچ کہا ہے۔ "قلندر ہرچہ گوید دیدہ گوید"

خداوند قدوس نے حضرت والا کو تجدید اور احیاء سنت کے جس اعلیٰ مقام پر فائز فرمایا تھا اس کی اس دور میں نظیر نہیں۔

آج بھی مخلوق حضرت کی تصنیفات وارشادات عالیہ اور مواعظ حسنہ سے فیضیاب ہو رہی ہے۔ حضرت کے علوم ومعارف کے سلسلہ میں مختلف عنوان سے ہند وپاک میں کام ہو رہا ہے، لیکن بجا طور پر کہا جا سکتا ہے کہ اللہ پاک نے محض اپنے فضل سے عزیزی مولوی مفتی محمد زید سلمہٗ مدرس جامعہ عربیہ ہتورا کو جس نرالے انداز سے کام کی توفیق عطا فرمائی، اس جامعیت کے ساتھ ابھی تک کام نہیں ہوا تھا اس سلسلہ کی ایک درجن سے زائد ان کی تصانیف ہیں۔ بارگاہ ایزدی میں دعا ہے کہ اس کو قبولیت تامہ عطا فرمائے اور مزید توفیق نصیب فرمائے۔

احقر صدیق احمد غفرلہٗ

خادم جامعہ عربیہ ہتورا باندہ (یوپی)

عرضِ مرتب

احکام العملیات والتعویذات

اللہ تعالیٰ نے انسانی فطرت کو کثیف بھی بنایا ہے اور لطیف بھی جس طرح وہ ظاہری اور مادی اسباب سے غیر معمولی طور پر متاثر ہوتا ہے اپنی لطافت طبع کے سبب معنوی اسباب اور باطنی تدابیر سے بھی متاثر ہوتا ہے۔ اور یہ معنوی اسباب اگرچہ مخفی غیر محسوس غیر مشاہد ہوتے ہیں لیکن ان کی قوت ایسی ہوتی ہے کہ مشیت خداوندی سے آدمی اس قوت سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اسی قسم کے معنوی اسباب اور باطنی قوت کو عملیات اور سحر سے تعبیر کرتے ہیں جو کبھی جھاڑ پھونک کی شکل میں ہوتی ہے۔ کبھی تعویذ گنڈے اور کبھی دوسری شکل میں۔

قرآن مجید میں بھی سحر وجادو اور اس قوت سے غیر معمولی طور پر متاثر ہونے، شوہر، بیوی کے درمیان تفریق نیز حضور صلے اللہ علیہ وسلم پر سحر کیئے جانے کا ذکر موجود ہے۔ اس سلسلے میں خود آپ کا فرمان ہے العین حق کہ نظر لگ جانا حق ہے۔ پھر آپ سے اس کا علاج اور بچھو کے کاٹنے پر دم کرنا بھی کتب حدیث میں منقول ہے۔

الغرض۔ باطنی قوت کے ذریعہ بھی انسان میں قسم قسم کے تصرفات

کا ہو جانا مشیت خداوندی سے ممکن ہے۔ اور یہ باطنی قوت شیطانی بھی ہوتی ہے رحمانی بھی، جائز بھی، ناجائز بھی۔ اور جائز کو بھی اگر ناجائز اغراض و مقاصد میں استعمال کیا جائے تو وہ بھی ناجائز ہو جاتی ہے۔ شریعت میں اس کے مفصل احکام بیان کیے گئے ہیں جن سے واقفیت ضروری ہے۔

بدقسمتی سے اس پرفتن دور میں تمام معاملات کی طرح اس بارہ میں افراط و تفریط ہوتی چلی آئی ہے۔ ایک طبقہ نے تو اس کو ایسا شجر ممنوع قرار دیا کہ اس کو مطلقاً بدعت و شرک قرار دیا۔ جائز عملیات جائز اغراض کے واسطے بھی ان کے نزدیک قطعی ناجائز ہوتے ہیں۔ اس کے برخلاف دوسرا طبقہ اس میں ایسا غرق ہوا کہ حلال و حرام کا بھی امتیاز باقی نہ رکھا۔ اور اس درجہ اس کو مؤثر سمجھ لیا کہ گویا عملیات و تعویذات سے مشیتِ خداوندی کے بغیر بھی سب کچھ ہو سکتا ہے اور بزرگوں کے تعویذ کے بعد گویا کامیابی یقینی ہے۔ اسکے بعد نہ اللہ سے دعاء و انابت کی ضرورت اور نہ اصلاح اعمال کی طرف توجہ۔ بزرگوں کی بزرگی بھی اسی وقت تک ہے جب تک کہ ان کا کام ہو نا رہے۔ اس کے بغیر ان کی بزرگی بھی غیر مقبول غیر مسلّم لوگوں کے نزدیک بزرگوں سے حاصل کرنے کی اگر کوئی چیز ہے تو صرف تعویذ اور دعا!

اور کتنے ہیں جنھوں نے بزرگی و تقدس کے لباس میں لوگوں کے ایمان و مال میں ڈاکہ ڈالنا شروع کر دیا اور جاہل قوم ہے جو بدعقیدگی کی وجہ سے جال میں پھنستی ہی جارہی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ اس زمانہ کا بہت بڑا فتنہ ہے جو بڑھتا ہی جارہا ہے۔ ضرورت تھی کسی ایسے رسالے کی جس میں اس فن سے متعلق صحیح صورت حال سے امت کو روشناس کرایا جائے۔ یہ رسالہ اسی ضرورت کے

پیش نظر مرتب کیا گیا ہے۔ جو اصلاً حضرت حکیم الامت مجدد الملت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رح کے افادات کا مجموعہ ہے۔ اس مجموعہ میں عملیات وتعویذات، سحر وجادو، آسیب کی حقیقت اور اس کی شرعی حیثیت، جواز وعدم جواز کے حدود وقیود اور شرائط، تعویذ لینے دینے کے آداب اور ضروری ہدایات نیز اس بارہ میں ہونے والی بد اعتقادیاں، کوتاہیاں اور ان کی ضروری اصلاح تفصیل کے ساتھ تحریر کی گئی ہیں۔

بغرض افادہ وہ عملیات وتعویذات بھی جمع کر دیئے گئے ہیں جو اعمال قرآنی کے علاوہ حضرت تھانویؒ کی دوسری کتابوں میں ضمناً ذکر کیے گئے ہیں جن کی تعداد بھی خاصی ہے۔

یہ رسالہ اپنے موضوع کے اعتبار سے انشاء اللہ کافی ووافی ہوگا، اللہ پاک زیادہ سے زیادہ امت مسلمہ کو مستفید ہونے کی توفیق نصیب فرمائے

العبد محمد زید غفرلہ

جامعہ عربیہ ہتورا باندہ

۲۷/ محرم الحرام ۱۴۱۵ھ

فہرست عنوانات جدید اعمالِ قرآنی

حصۂ اوّل

اعمال قرآنی

فہرست مضامین احکام العملیات والتعویذات

باب

عملیات وتعویذات شریعت کی روشنی میں۔

امراض وپریشانیاں دور کرنے کے تین طریقے

امراض وپریشانیاں دور ہونے کی کل تین تدبیریں ہیں۔ دوا، دعا، تعویذ پہلی دو تو ضرور کرو، اور تیسری کبھی کبھی بعض امراض میں کرلو تو مضائقہ نہیں۔ یہ نہ کرو کہ دوا اور تعویذ پر اکتفا کرلو اور دعا کو بالکل چھوڑ دو[1]

جس طرح بیماری کا علاج دوا دارو سے ہوتا ہے اسی طرح بعض موقع پر جھاڑ پھونک سے بھی فائدہ ہوجاتا ہے[2]

الغرض اصل کام تو یہ ہے کہ صبر واستقلال کے ساتھ دوا اور دعا کرو۔ اور کبھی کبھی جھاڑ پھونک اور تعویذ گنڈے جو حدود شریعت کے اندر ہوں کرلو۔ کوئی مضائقہ نہیں[3]

تعویذ گنڈوں کے بارے میں "التقی فی احکام الرقی" ایک رسالہ لکھ دیا ہے

---

[1] العبر ملحقہ فضائل صبر وشکر ص۴۸ [2] بہشتی زیور ص۹۴ [3] العبر ص۵۳۔

بقدر ضرورت اس میں اس کے احکام ہیں اس کو ضرور دیکھ لو (رسالہ کا پورا خلاصہ اس رسالہ میں شامل ہے)[۱]

عملیات و تعویذات کی شرعی حیثیت

عملیات و تعویذات اگر صحیح اور جائز ہوں تب بھی (ان کی حیثیت) دنیاوی اسباب اور طبی (یعنی علاج و معالجہ کی) تدبیر کی طرح ہے[۲]

طبی دواؤں کی طرح یہ بھی (ایک دوا اور علاج) ہے۔ مؤثر حقیقی نہیں نہ اس پر اثر مرتب ہونے کا اللہ و رسول کی طرف سے حتمی وعدہ ہوا ہے اور نہ اللہ کے نام اور کلام کا یہ اصلی اثر ہے[۳]

(حاصل یہ کہ) جھاڑ پھونک (عملیات و تعویذات) دوسرے جائز کاموں کی طرح (ایک جائز کام) ہے اگر اس میں کوئی مفسدہ شامل ہو جائے یا جواز کی شرط نہ پائی جائے تو ناجائز اور معصیت ہے[۴]

مباح کا حکم

مباحات (یعنی جائز کام) دو حال سے خالی نہیں یا تو وہ دین کے لیے نافع ہیں جیسے صحت کی حفاظت کی غرض سے چلنا پھرنا، ورزش کرنا، یا نافع نہیں ہیں۔ اگر وہ دین میں نافع ہے تو وہ مامور بہ (اور پسندیدہ) ہے گو واجب نہ ہو مگر جب اچھی

---

[۱] الصبر ص۵۔ [۲] ان المتقدمین۔ جوّز والرقیۃ بالاجرۃ ولو بالقرآن کما ذکرہ الطحاوی لانہا لیست عبادۃ محضۃ بل من التداوی شامی باب الاجارۃ الفاسدہ (التقی ص۲۶) [۳] التقی فی احکام الرقی ص۲۶ ص۳۰ [۴] ″ ص۲۴۔

نیت سے کیا جائے تو وہ مستحب ضرور ہو جاتا ہے اور اس میں ثواب بھی ملتا ہے۔ اور اگر وہ دین میں نافع نہیں تو فضول ہے۔ اور فضولیات کے ترک کر دینے کا شریعت میں حکم دیا گیا ہے گو ان کو حرام نہ کہا جائے مگر کراہت سے خالی نہیں[1]

عملیات تعویذات اور علاج کا فرق

تعویذ اور علاج میں میرے نزدیک تو کوئی فرق نہیں دونوں ہی دنیوی فن ہیں عوام اس میں فرق سمجھتے ہیں کہ تعویذ کرنے والے کی بزرگی کے معتقد ہوتے ہیں اور کسی ڈاکٹر طبیب کو بزرگ نہیں سمجھتے۔

عوام کی وجہ فرق یہ سمجھ میں آتی ہے کہ ڈاکٹر کے علاج کو دنیوی کام سمجھتے ہیں اور عامل کے علاج کو دینی کام خیال کرتے ہیں۔ اور عوام کا یہ خیال اس وجہ سے ہے کہ عملیات کا تعلق امور قدسیہ سے ہے۔ یہ سب جہالت اور حقیقت سے بے خبری ہے[2]

عملیات فی نفسہ جائز ہیں اگر ان میں کوئی شرعی

مفسدہ نہ ہو

اگر جواز کے شرائط پائے جائیں اور مفاسد نہ پائے جائیں تو عملیات بلا تکلف جائز ہیں جو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قولاً[3] و فعلاً و تقریراً (یعنی اپنے قول

---

[1] التبلیغ صفحہ ۱۷ ماعلیہ الصبر۔ [2] ملفوظات حکیم الامت صفحہ ۱۵ قسط ۵ ۔ [3] عن علی رضی اللہ عنہ قال بینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ یصلی فوضع یدہ علی الارض فلدغتہ عقرب فناولہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنعلہ فقتلہا ۔ ثم دعا بملح وماء فجعلہ فی اناء ثم جعل یصبہ علی اصبعہ

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

اور صحابہ رضی اللہ عنہم اور سلف صالحین نے اس وعمل سے) اس کی اجازت دی ہے۔ اور صحابہ رضی اللہ عنہم اور سلف صالحین نے اس کا استعمال فرمایا ہے[1]

جھاڑ پھونک کا ثبوت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی خواب گاہ میں تشریف لے جاتے تو اپنے ہاتھوں میں کچھ دم کرتے اور پڑھتے روایت کیا اس کو بخاری و مسلم و ترمذی و ابو داؤد و مالک نے[2]

فائدہ :۔ اگرچہ اہل طریق بزرگان دین کے نزدیک یہ مقصود نہیں مگر مخلوق کو نفع پہنچانے کی غرض سے جو شخص اس کی درخواست کرتا ہے اس کی دل شکنی نہیں کرتے۔ اس حدیث سے اس کی مشروعیت معلوم ہوتی ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اپنے نفس کیلئے بھی (جھاڑ پھونک کرنے میں) کچھ حرج نہیں۔ اور راز اس میں یہ ہے کہ اس میں ایک قسم کا افتقار و انکسار اور اظہار عبدیت و احتیاج ہے یا آپ نے بیان جواز کے لیے کیا ہو[3]

حیث لدعته و یمسحها و یعوّذها بالمعوّذتین (رواہ بیہقی فی شعب الایمان مشکوٰۃ ص ۳۹۰ ، ترجمہ :۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا فرما رہے تھے آپ نے اپنے ہاتھ کو زمین پر رکھا تو بچھو نے آپ کو ڈس لیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو جوتے سے مار ڈالا۔ پھر نمک اور پانی منگا کر ایک برتن میں کیا اور جس جگہ بچھو نے ڈنک مارا تھا اس جگہ پانی ڈالتے جاتے اور پونچھتے جاتے اور معوّذتین (سورۃ فلق سورۃ ناس پڑھ کر) دم فرماتے جاتے۔

---

[1] اختلف فی الاستشفاء بالقرآن بان یقرأ علی المریض او الملدوغ الفاتحة او یکتب فی ورق و یعلق علیه او فی طست و یسقی الی ان قال و علی الجواز عمل الناس الیوم. شامی (التقی ص ۲۳)۔

[2] الاتقی فی احکام الرقی ص ۳۳ [3] التیسیر ص ۱۹۱۔ [3] الکشف عن مہمات التصوف ص ۵۲۶

جھاڑ پھونک احادیث کی روشنی میں

شفاء امراض کے وہ عملیات جو احادیث پاک میں وارد ہیں

اسمائے الٰہیہ اور ادعیہ ماثورہ (یعنی وہ دعائیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں ان) سے جھاڑ پھونک بھی جائز ہے۔ عام امراض کے واسطے (حدیث میں) یہ علاج وارد ہے:

۱۔ مریض پر داہنا ہاتھ پھیرا جائے اور یہ پڑھے:

اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ هُوَالشَّافِی لَاشِفَاءَ اِلَّاشِفَاؤُكَ شِفَاءً لَايُغَادِرُ سَقَمًا۔ (بخاری ومسلم)

۲۔ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھ کر دم کرنا۔ (مسلم)

۳۔ تکلیف کی جگہ پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھنا مسلم شریف کی روایت میں آیا ہے، بسم اللّٰہ تین بار اور اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ۔ (مسلم)

۴۔ یہ دعا بھی مسلم شریف کی روایت میں آئی ہے یعنی پڑھ کر دم کرے:

بِسْمِ اللّٰهِ اُرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْعَيْنِ حَاسِدٍ اللّٰهُ يَشْفِيْكَ بِسْمِ اللّٰهِ اُرْقِيْكَ۔

(مسلم)

۱۵۔ یہ دعا بھی ابوداؤد اور ترمذی میں آئی ہے،

اَسْأَلُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَّشْفِیَکَ ...

سات مرتبہ۔

۱۶۔ بخار اور دوسرے امراض کے لیئے یہ دعا ترمذی شریف میں ہے،

بِسْمِ اللّٰہِ الْکَبِیْرِ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ مِنْ شَرِّ کُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَّمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ ۔ (ترمذی)

۱۷۔ بخار کے لیے یہ آیت بھی لکھی جاتی ہے،

قُلْنَا یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّ سَلَامًا عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ ۔

اور جاڑا بخار (ملیریا) کے لیے یہ آیت

بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرٖىھَا وَمُرْسٰھَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔

تنبیہ اگر تعویذ میں کوئی آیت لکھنا ہو تو باوضو لکھنا چاہیے۔ اور دوسرا بھی باوضو ہاتھ میں لے۔ البتہ جس کاغذ پر وہ آیت لکھی ہے اگر وہ دوسرے کاغذ میں لپیٹ دیا جائے تو بے وضو اس کو ہاتھ میں لینا درست ہے ——— اسی طرح اگر طشتری (پلیٹ) وغیرہ میں آیت لکھی جائے اس کا بھی یہی حکم ہے۔[1]

---

[1] احکام المرمن۔ زوال السنۃ عن اعمال السنۃ ص۵۵۔

ہر قسم کی بیماری اور بلا سے حفاظت کے لئے

بعض دعاؤں کی یہ برکت ہے کہ بیماری لگنے اور بلا پہنچنے کا خوف نہیں رہتا.
(چنانچہ) حضرت عمر اور حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص کسی غم یا مرض میں مبتلا شخص کو دیکھ کر یہ دعا پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِہٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا ط

سو وہ بیماری ہرگز اس شخص کو نہ پہنچے گی خواہ کیسی ہی ہو ترمذی (جزء الاعمال صـ۲۳)

سحر جادو وغیرہ سے حفاظت کی اہم دعاء

بعض دعائیں ایسی ہیں کہ سحر (جادو) وغیرہ کے اثر سے محفوظ رکھتی ہیں۔
حضرت کعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ چند کلمات کو اگر میں نہ کہتا رہتا تو یہود (سحر وجادو سے) مجھ کو گدھا بنا دیتے. کسی نے پوچھا وہ کلمات کیا ہیں انہوں نے یہ بتلائے.

اَعُوْذُ بِوَجْہِ الْعَظِیْمِ الَّذِیْ لَیْسَ شَیْءٌ اَعْظَمَ مِنْہُ وَبِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ الَّتِیْ لَا یُجَاوِزُھُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ وَّبِاَسْمَاءِ اللّٰہِ الْحُسْنٰی مَا عَلِمْتُ مِنْھَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَاَ وَبَرَاَ۔

(روایت کیا اس کو مالک نے جزء الاعمال صـ۲۴)

(یہ دعا کم از کم صبح وشام پابندی سے تین تین مرتبہ پڑھ کر دم کر لیا کریں انشاءاللہ مکمل حفاظت رہے گی)۔

بے ہوش کو ہوش میں لانے کیلئے بابرکت پانی استعمال کرنے کا ثبوت

عن جابر قال مرضت فاتانی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یعودنی وابوبکر وھما ماشیان فوجد انی قد اغمی علیّ فتوضا النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ثم صب وضوءہٗ علی فافقت الحدیث اخرجہ الخمسۃ الا النسائی [1]

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں بیمار ہوا، میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ عیادت کے لیئے پیادہ تشریف لائے اور مجھ کو بے ہوش پایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور وضو (کا بچا ہوا) پانی مجھ پر ڈالدیا میں ہوش میں آگیا۔ (روایت کیا اسکو بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤ نے)۔

فائدہ اکثر اہل محبت وعقیدت کا معمول ہے کہ مقبولان الہٰی (اللہ کے نیک بندوں) کے ملبوسات یا ان کی استعمال کی ہوئی چیزوں سے برکت حاصل کرتے ہیں۔ اس حدیث میں صراحۃً اس کا اثبات ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے وضو کا پانی ان پر ڈالا جس کی برکت سے وہ ہوش میں آگئے۔ [2]

---

[1] تیسیر کلکتہ ص۳۹، [2] التکشف عن مہمات التصوف ص۵۲۲، حدیث نمبر ۳

عہد صحابہ میں شفاء امراض کیلئے اشیاء متبرکہ

کو دھو کر پانی پلانے کا ثبوت

عن عثمان بن عبد اللّٰه بن وهب قال فارسلنی اهلی الی ام سلمة بقدح من ماء وکان اذا اصاب الانسان عَیْن اَوْ شَیءٌ بعث الیها مخضبة لها فاخرجت من شعر رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم وکانت تمسکهٗ فی جلجل من فضة مخضخضة لهٗ فشرب منه قال فاطلعت فی الجلجل فرأیت شعرات حمراء۔

(رواه البخاری)

ترجمہ:۔ عثمان بن عبداللہ بن وہب سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ مجھے گھر والوں نے حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک پیالہ پانی دے کر بھیجا۔ اور یہ دستور تھا کہ جب کسی انسان کو نظر وغیرہ کی تکلیف ہوتی تو حضرت ام سلمہ کے پاس پانی کا پیالہ بھیجدیتا ان کے پاس حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے کچھ بال تھے جن کو انہوں نے چاندی کی نلکی میں رکھ رکھا تھا۔ پانی میں ان بالوں کو ہلا دیا کرتی تھیں اور وہ پانی بیمار کو پلا دیا جاتا تھا۔

راوی کہتے ہیں کہ میں نے جھانک کر جو نلکی کو دیکھا تو اس میں چند سرخ بال تھے۔

اس حدیث سے معلوم ہوگیا کہ ایک صحابیہ کے پاس نلکی میں بال رکھے ہوئے تھے جس کے ساتھ یہ برتاؤ کیا جاتا تھا کہ بیماروں کی شفاء کے لیے اس کا دھویا ہوا پانی پلایا جاتا تھا (وعظ المجبور النور الصدور ص ۱۹۳ میلاد النبی)۔

دوسری دلیل

عن اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہا اخرجت
جبۃ طیالسیۃ کسروانیۃ لہا لبنۃ دیباج، وفرجیہا
مکفوفین بالدیباج وقالت ھذہ جبۃ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کانت عند عائشۃ فلما قبضت
قبضتہا وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یلبسہا ونحن
نغسلہا للمرضیٰ نستشفی بہا (رواہ مسلم)

ترجمہ:- حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
انہوں نے ایک طیلسانی کسروی جبہ نکالا۔ جس کے گریبان اور
دونوں چاک پر ریشم کی سنجاف لگی ہوئی تھی اور کہا کہ یہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جبہ (کرتہ کی طرح کا لباس) ہے جو حضرت
عائشہ کے پاس تھا۔ ان کی وفات کے بعد میں نے اسے لے لیا حضور
صلی اللہ علیہ وسلم اس کو پہنا کرتے تھے ہم اس کو پانی میں دھو کر وہ
پانی بیماروں کو شفاء حاصل کرنے کے لیے پلا دیتے ہیں۔

• محفظ الجمہور ملحقہ میلاد النبی ص۱۹۵۔

آسیب جنات کے پریشان کرنے اور انکے دفع کرنے کا ثبوت

عن ابی ایوب انہ کان لہ سھوۃ فیھا تمر وکانت تجیٔ الغول فتاخذ منہ فشکیٰ ذٰلک الیٰ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال اِذھب فاذا رایتھا فقل بسم اللّٰہ اجیبی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال فاخذھا الی، الحدیث اخرجہ الترمذی،[۱]

ترجمہ: حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی ایک بخاری میں کھجور بھرے رکھے تھے اور خبیث جنات آکر اس میں سے لے جاتے۔ انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا کہ جاؤ۔ اگر اب کی کسی کو دیکھو تو یوں کہہ دینا "بِسْمِ اللّٰہِ اَجِیْبِیْ رسول اللّٰہ" یعنی اللہ کے نام سے مدد لیتا ہوں رسول اللہ کا بلایا ہوا چل۔

رلوی کہتے ہیں کہ انھوں نے یہی کہہ کر اس کو پکڑ لیا، (روایت کیا اس کو ترمذی نے)۔

---

[۱] تیسیر کلکتہ صـ۴۲۵۔

فائدہ (عملیات و عزائم (جھاڑ پھونک) کی رسم اکثر بزرگوں کے پاس جو اہل جماعت خاص مقاصد کے لیے نقش یا تعویذ یا جھاڑ پھونک کرانے آجاتے ہیں۔ مثلاً آسیب اتروانے کے واسطے اسی طرح اور کسی مطلب کیلیے تو وہ حضرات اپنے حسن اخلاق سے اس کو رد نہیں کرتے۔ کچھ اللہ کے نام سے مدد حاصل کر کے تدبیر کر دیتے ہیں۔

اس حدیث میں آسیب کو مغلوب کرنے کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مخصوص کلمات کی تعلیم فرمائی ہے۔ پس اس رسم (اور عادت) کو خلاف سنت نہ کہا جائے گا۔

اسی طرح دوسری حدیث میں رقیہ (جھاڑ پھونک) اور تعویذ کا لٹکانا وارد ہے۔

تنبیہ اس حدیث سے وجود غل (یعنی آسیب خبیث جنات کا پایا جانا) ثابت ہوتا ہے اور دوسرے نصوص میں بھی وجود جن کی تصریح ہے اور غول کی حقیقت بھی یہی (جن) ہے۔ اور دوسری ایک حدیث میں.... **لاغول** سے غول (یعنی جن) کی نفی فرمائی گئی ہے۔ اس سے مراد نفس غول کی نفی نہیں بلکہ اہل جاہلیت جس درجہ میں ان کی قدرت اور نقصان پہنچانے کے معتقد تھے مقصود اس کی نفی فرمانا ہے۔ ھذا ما عندی[1]

---

[1] التکشف عن مہمات التصوف ص۵۲۰۔

قضاءِ حاجات کے لئے صلوٰۃ الحاجہ اور اس کا طریقہ

حضرت عبداللہ بن اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص کو کسی قسم کی حاجت ہو اللہ تعالیٰ سے یا کسی آدمی سے، اس کو چاہیئے کہ اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے مثلاً سورۂ فاتحہ ہی پڑھ لے۔ اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر درود شریف۔ پھر یہ دعاء پڑھے،

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْكَرِيْمُ۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ۔ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًى اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ [1]

سوال:۔ قرآن شریف، یا درود شریف یا ذکر فراخیٔ رزق یا قضاءِ حاجت کے لیئے پڑھنا درست ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ درست ہے جیساکہ حدیث میں سورۂ واقعہ کی یہی خاصیت وارد ہوئی ہے جو جواز کی صریح دلیل ہے [2]

---

[1] جزاء الاعمال صـ۲۹، [2] امداد الفتاویٰ صـ۸۹

فاقہ سے حفاظت کے لیے

سورۂ واقعہ پڑھنے سے فاقہ نہیں ہوتا۔ (چنانچہ) حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو ہر رات کو سورۂ واقعہ پڑھا کرے اس کو فاقہ کبھی نہیں پہنچے گا۔[1]

نماز میں سورۂ واقعہ فاقہ سے بچنے کے لئے پڑھنا

سوال:۔ دو رکعت نماز میں سورۂ واقعہ پڑھتا ہوں اور اس میں نیت یہ ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ثواب کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے امتیوں کو بخشے اور اس کے ضمن میں یہ نیت بھی ہوتی ہے کہ حدیث شریف میں ہے کہ رات کو سورۂ واقعہ ایک دفعہ پڑھنے سے کبھی فاقہ نہیں رہے گا۔ اب عرض یہ ہے کہ یہ دونوں نیتیں کیسی ہیں ؟

الجواب:۔ کچھ حرج نہیں۔ فاقہ کے دفع کا ارادہ اس لیے کرنا کہ رزق میں اطمینان ہونے سے دین میں اعانت ہوگی۔ یہ دین ہے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ خاصیت بیان فرمانا اس کے پسندیدہ ہونے کی دلیل ہے۔[2]

---

[1] بیہقی، جزء الاعمال ص۳۲، [2] تربیت السالک ص۱۲۶۶ ج۲۔

جن دعاؤں یا دواؤں اور عملیات کی خاصیت

حدیث یا بزرگوں کے کلام میں منقول ہے اس کا اثر یقینی ہے یا غیر یقینی

سوال نمبر ۲۶۰ ، حدیث میں دعا آئی ہے :

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِی لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْئٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۔ اس دعا کو میں بچپن سے اکثر صبح وشام پڑھا کرتا ہوں۔ اور اکثر بلاؤں اور مصیبتوں سے محفوظ رہتا ہوں لیکن بعض دفعہ شاذونادر کچھ تکلیف مثلاً چوٹ وغیرہ دعا پڑھنے کے بعد بھی پہنچ جاتی ہے تو طبیعت کچھ متزلزل سی ہوتی ہے اور [شک ہونے لگتا ہے] اس وجہ سے کہ حدیث شریف میں اس دعا کی پڑھنے والے کے متعلق عدم مضرت [یعنی نقصان نہ پہنچے] کا وعدہ آیا ہے۔

کچھ دن قبل آپ کا ایک رسالہ دیکھنے میں آیا اس میں لکھا تھا کہ دعاؤں اور دواؤں، تعویذ وغیرہ کی تاثیر قطعی ضروری نہیں کہ ان کا اثر نہ ہونے سے بدظنی کی جائے۔

اب عرض یہ ہے کہ مذکورہ بالا حدیث کے متعلق ایسا ہی خیال کیا جائے یا نہیں۔ اگر ارشاد نبوی پر خیال کریں تو دل دہل جاتا ہے۔ وعدہ نبوی غلط نہیں ہو سکتا ہے۔

الجواب

حدیث میں عدم مضرت (یعنی نقصان نہ پہنچنے) کے معنی یہ ہیں کہ فی نفسہ یہ دعا کا یہ اثر ہے (اور قاعدہ ہے کہ) موثر کی تاثیر ہمیشہ مقید ہوتی ہے کسی مانع کے نہ پائے جانے کے ساتھ۔ پس کسی ایسے مانع کی وجہ سے ترتب نہ ہونا (یعنی اس کا اثر ظاہر نہ ہونا) نہ اس کے مقتضی ہونے میں خلل ڈالتا ہے اور نہ مخبر صادق (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کی خبر میں کوئی شبہ پیدا کرتا ہے۔

اور میں نے جو لکھا ہے (کہ دعاؤں دواؤں کی تاثیر قطعی ضروری نہیں وہ) عاملین کی (خود ساختہ) دعاؤں کے متعلق لکھا ہے نہ کہ ادعیہ نبویہ (یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کے متعلق)۔

(البتہ حدیث میں جن دواؤں کے متعلق آیا ہے اس میں ممکن ہے کہ اثر نہ ہو لیکن) حدیث میں آئی ہوئی دواؤں پر دعاؤں کا قیاس کرنا صحیح نہیں کیونکہ (دواؤں کی) خبر تو مخلوق سے منقول ہے بخلاف دعاؤں کی خبر کے متعلق کہ وہ وحی کی طرف مستند ہیں۔ [1]

---

[1] امداد الفتاوی، ص ۳۶۹/۴۔

تمام قسم کے عملیات و تعویذات کا ثبوت

کہاں سے اور کس طرح ہے

فرمایا کہ عملیات سب قریب قریب اجتہادی ہیں روایات سے ثابت نہیں جیسا کہ عوام کا خیال ہے بلکہ عاملین نے مضمون کی مناسبت سے ہر کام کے لیئے مناسب آیات وغیرہ تجویز کر لی ہیں [1]

چیونٹی چیونٹے دفع کرنیکا عمل

فرمایا کہ مولانا شیخ محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ ایک دفعہ میرے گھر میں چیونٹے بہت کثرت سے پھیل گیے میں نے ادھر ادھر دیکھا تو ایک سوراخ میں سے آرہے ہیں۔ میں نے اس سوراخ پر یہ آیت لکھ کر رکھ دی ؛

يَا أَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوا مَسَاكِنَكُمْ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمَانُ وَجُنُودُهُ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ۔

بس وہیں سوراخ میں سارے چینٹے سمٹ کر رہ گئے۔

ہمارے حضرت نے فرمایا کہ بس عملیات اسی طرح شروع ہوئے ہیں کہ جو آیت جس موقع کے مناسب ہوئی وہی لکھ کر دے دی بس اس سے اثر ہونا شروع ہو گیا [2]

اور عاملین کے یہاں جو خاص ترکیبیں عمل کرنے کی ہیں اس کے متعلق فرمایا کہ یہ سب الہامی نہیں ہیں۔ زیادہ تر کچھ قیاسات ہیں، کچھ مناسبات ہیں، کچھ تجربے ہیں۔ مثلاً بچہ صحیح سالم پیدا ہونے کے لیے ایک مشہور عمل سورۃ والشمس کا ہے جو حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نے "القول الجمیل" میں نقل فرمایا ہے۔ یہ

[1] اشرف التنبیہ حکایت ۲۲ ص ۱۲ مطبوعہ دہلی۔ [2] الافاضات الیومیہ ص ۲۵۵/۲۔

بہت مفید عمل ہے جیسا کہ بارہا تجربہ کیا جا چکا ہے۔ لیکن یہ سمجھ میں نہ آتا تھا کہ سورہ والشمس کو بچہ کے صحیح سالم ہونے سے کیا مناسبت ہے۔ ایک مدت کے بعد سمجھ میں آیا کہ اس صورت میں جو یہ آیت ہے وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا کہ قسم ہے نفس کی اور اس کی جس نے اس کو ٹھیک بنایا۔ پس اتنے جزو سے مناسبت ہے۔ اور ایسی ایسی مناسبتیں تو ہر آدمی بہت سے تجویز کر سکتا ہے۔

چنانچہ میں بھی خود بہت سی چیزیں اس قسم کی مناسبتوں کی بنا پر تجویز کر لیتا ہوں اور اکثر اثر بھی ہوتا ہے۔ مثلاً ایک بی بی صاحبہ [جن کا مجھ سے پردہ نہیں تھا] وہ مانگ نکال رہی تھیں اور کوشش کے باوجود وہ سیدھی نہ نکلتی تھی۔ میں نے محض مناسبت سے انہیں یہ بتلایا کہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ پڑھ کر مانگ نکال لو چنانچہ پہلی ہی مرتبہ میں سیدھی مانگ نکل آئی۔

میں نے اور عملیات میں بھی اپنی طرف سے ایسی ہی مناسبتوں کی بنا پر کچھ نہ کچھ تصرف کر رکھا ہے۔ شلاً ولادت کی آسانی کے لیے ان آیتوں کا تعویذ مشہور ہے اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ میں نے اس میں اتنا اور بڑھا دیا خلقه فقدره ثمّ السبيل يسّره کیوں کہ یہ آیت تو خاص اسی باب میں ہے اور وہ پہلی آیتیں اس باب میں نہیں۔ ان میں تو زمین و آسمان کا ذکر ہے صرف وَاَلْقَتْ مافيها وتخلّت کی مناسبت سے یہ تعویذ لکھا جاتا ہے جو زمین کے متعلق ہے۔ جنین [ماں کے پیٹ کے بچہ] نہیں اور ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ خاص جنین ہی کے متعلق ہے۔

اور فرمایا کہ میں نے عملیات میں اس قسم کے سب قیدوں کو حذف کر دیا ہے کہ پیر کا دن ہو، دوپہر کا وقت ہو کیوں کہ میرا یہ خیال ہے کہ یہ نجوم کا شعبہ ہے اس لیے ناجائز سمجھ کر چھوڑ دیا (الافاضات الیومیہ ص۳۰۵ / ۳۵۵ ، ۳۵۸)

باب ۷

قرآن سے عملیات کرنے اور اس پر اجرت لینے کا ثبوت

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ ایک سفر میں تھے اور اسی حدیث میں مار گزیدہ (سانپ کے ڈسے ہوئے شخص) کا قصہ ہے اور اس میں یہ ہے کہ ابوسعید کہتے ہیں کہ میں نے اس مار گزیدہ (سانپ کے ڈسے ہوئے شخص) کو صرف سورۂ فاتحہ سے جھاڑا تھا اور وہ اچھا ہوگیا۔ اور معاوضہ میں جو سو بکریاں ٹھیریں تھیں وہ ہم نے وصول کرلیں۔ پھر ہم نے آپس میں کہا کہ ابھی ان بکریوں کے بارے میں کوئی نئی بات تصرف وغیرہ مت کرنا یہاں تک کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر شرعی حکم دریافت کرلیں۔ سو جب ہم حاضر ہوئے ہم نے آپ سے ذکر کیا، آپ نے تعجب سے فرمایا تم کو کیسے خبر ہوگئی کہ سورہ فاتحہ سے جھاڑ پھونک بھی ہوتی ہے۔ پھر ان کے سوال کے جواب میں فرمایا کہ ان بکریوں کو تقسیم کرلو اور میرا حصہ بھی لگانا۔ (یہ اس لیے فرمایا کہ اس کے حلال ہونے میں شبہ نہ رہے)

فائدہ:۔ بعض تعویذوں میں نذرانہ ٹھہرلینا یا لے لینا بعض بزرگوں کا معمول ہے اس کا جائز ہونا اور بزرگی کے منافی نہ ہونا اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے بشرطیکہ وہ عمل خلاف شرع نہ ہو۔ اور اس میں کسی قسم کا دھوکہ نہ ہو۔ البتہ خود تعویذ گنڈوں کا مشغلہ غیر منتہی کے لیے عوام کے ہجوم اور لوگوں کے عام رجوع کی وجہ سے اس کے باطن کے لیے مضر ہے۔

[۱] التکشف عن مہمات التصوف ص۴۹۵

قرآن مجید کو تعویذ گنڈوں میں استعمال کرنا

فرمایا اصل تو یہ ہے کہ اللہ میاں کا کلام تعویذ گنڈوں کے لیئے تھوڑا ہی ہے وہ تو عمل کرنے کے لیے ہے گو تعویذ گنڈوں میں اثر ہوتا ہے مگر وہ ایسا ہے۔ جیسے دوشالے (قیمتی چادر شال) سے کوئی کھانا پکالے۔ سو کام تو چل جائے گا مگر اس کے لیے وہ ہے نہیں۔ اور ایسا کرنا دوشالے کی ناقدری ہے۔ ایسے ہی یہاں سمجھو ہاں کبھی کسی وقت کرلے تو اس کا مضائقہ بھی نہیں۔ یہ نہیں کہ مشغلہ ہی یہی کرلے۔ کہ سب چیز کا تعویذ ہی ہوئیے

بعض لوگ قرآن مجید کو ناجائز اغراض میں بطور عملیات کے استعمال کرتے ہیں اور غضب تو یہ ہے کہ ______ بعض لوگ یوں کہتے ہیں کہ صاحب ہم کوئی سفلی عمل تو نہیں کرتے قرآن کی آیتیں پڑھتے ہیں۔

پہلی بات تو یہی ہے کہ اگر جائز اغراض میں بھی عملیات کے طور پر غلو کے ساتھ قرآن کا استعمال ہو یعنی نہ علم سے غرض نہ عمل سے اور واجب قرآن کی آیتیں ڈھونڈی جائیں تو اسی غرض سے کہ اس سے دنیا کا فلاں کام ہو جاتا ہے اور اس سے فلاں مطلب نکلتا ہے۔ جیسے بعض رؤسار کے یہاں صرف اسی غرض سے (یعنی برکت وغیرہ کے لیے) قرآن رکھا رہتا ہے اور بعض لوگوں کے یہاں نہایت (چھوٹے) قرآن پاک کا) تعویذ بنا ہوا رکھا رہتا ہے جب کوئی بیمار ہوا اس کے گلے میں ڈال دیا (یہ سب اگرچہ جائز ہیں لیکن چونکہ غلو کے ساتھ ہیں اس لیے غیر مرضی (قابل ترک ہیں)

البتہ اگر قرآن مجید کے علوم اور اس کے احکام کی اتباع کو اصلی کام سمجھ کر اس پر کاربند ہوں اور کسی موقع پر کسی جائز کام کے لیے کوئی آیت پڑھ لے یا لکھ لے تو ناجائز نہیں (اصلاح انقلاب ص ۱۴۶)

قرآن مجید کو ناجائز اعزاض میں بطور عملیات کے استعمال کرنا

اور قرآن مجید کو عملیات کے طور پر استعمال کرنا اگرچہ وہ اعزاض ناجائز ہی ہوں مثلاً سورہ یٰسٓ پڑھ کر چور کا نام نکالنا۔ یا ناجائز موقع پر محبت کرنا۔ یا کسی کے میاں بیوی رشتہ دار میں یا مطلق دو شخصوں کے درمیان شرعی اجازت کے بغیر تفریق کرنا یا دست غیب کے ایسے عمل کرنا کہ روپے رکھے مل جایا کریں۔ یا جنات تابع کر کے ان سے کام لینا گو جائز ہی کام ہو اور ناجائز کا تو کیا پوچھنا ..... ؟

پس اگر ایسے ناجائز کاموں کے لیے قرآن کو بطور عملیات کے استعمال کیا جائے تو ناجائز کام کے قصد و اہتمام کا تو گناہ ہے ہی جو سب جانتے ہیں۔ یہاں وہ گناہ اس لیے اور بھی سخت ہو جائے گا کہ اس شخص نے کلام الٰہی کو ناپاک غرض کا آلہ بنایا۔ اس کی تو ایسی مثال ہو گی۔ جیسے نعوذ باللہ کوئی شخص قرآن کو بازاری عورت (یعنی رنڈی) کو خرچ میں دے کر منہ کالا کرے کوئی مسلمان جس میں ذرا بھی دین کی عظمت ہو گی اس کو جائز سمجھ سکتا ہے ؟

اور یہ وسوسہ بالکل جاہلانہ ہے کہ اسماء و کلمات الٰہیہ (قرآن پاک) سے عمل چلانا کیسے گناہ ہو گیا ؟ دیکھیے ! اگر کوئی شخص بڑا مجلد قرآن زور سے کسی کے سر میں اس طرح مار دے کہ وہ مر جائے تو کیا یہ قتل جائز ہو گا۔ اس وجہ سے کہ قرآن مقدس کے واسطے سے ہوا ہے؟ کیا عدالت اس پر دار و گیر نہ کرے گی؟ کیونکہ اس نے تو قرآن سے مارا ہے اس لیئے مجرم نہیں ہے۔ بس اسی سے اس کو بھی سمجھ لیجئے[1]

[1] اصلاح انقلاب ص ۶۲ ج ۱ ص ۶۳

تراویح میں ختم قرآن کے موقع پر دم کرنا

ختم کے روز ایک اور خرابی ہوتی ہے وہ یہ کہ اس روز حافظ جی کا مصلیٰ کیا ہوتا ہے۔ پنساری کی دوکان ہوتی ہے کہ اجوائن کی پڑیاں رکھی ہیں کہیں سیاہ مرچیں۔ کوئی ان صاحبوں سے پوچھے کہ حافظ صاحب نے تمہاری اجوائن ہی کے لیے قرآن پڑھا تھا؟

یاد رکھو! کہ اجوائن وغیرہ پر دم کرانا یہ دنیا کا کام ہے دین کے کام کی غایت (مقصد) دنیا کو بنانا بہت نازیبا ہے اور تعویذ و نقش لکھنا اس کے حکم میں نہیں، کیوں کہ وہ خود دنیا ہی کا کام ہے تو اس کی غایت دنیا ہونے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ وہ تو ایسا ہے جیسے حکیم جی کا نسخہ لکھنا عبادت نہیں ہے اس پر اگر اجرت بھی لے تو کچھ حرج نہیں ہے۔ اور قرأت قرآن (یعنی قرآن پڑھنا خصوصاً تراویح میں) عبادت ہے اس کا ثمرہ آخرت میں ملے گا۔

الغرض اجوائن وغیرہ پر (ختم کے روز) قرآن کو دم کرانا یہ دین کی غایت کو دنیا بنانا ہے اور بہت بے ادبی ہے اور قرآن کو اس کے مرتبہ سے گھٹانا ہے۔ میں یہ تو نہیں کہتا کہ ناجائز ہے لیکن پیٹ بھر کر بے ادبی ہے۔ [1]

---

[1] التہذیب۔ حقوق وفرائض ص ۲۱۹۔

مسجد میں بیٹھ کر عملیات کرنیکا شرعی حکم

عملیات میں ایک بات قابل لحاظ یہ ہے کہ جو عملیات دنیا کے واسطے ہوتے ہیں وہ موجب ثواب نہیں ہوتے ہیں [یعنی ان کے کرنے میں ثواب نہیں ملتا] ان میں ثواب کا اعتقاد رکھنا بدعت ہے۔

اسی طرح ایسے عملیات کو مسجد میں بیٹھ کر نہ پڑھنا چاہیئے۔ اور نہ اس قسم کے تعویذ مسجد میں بیٹھ کر لکھنے چاہیے کیوں کہ اگر تعویذ پر اجرت لی جائے تو یہ تجارت ہے جس کو مسجد سے باہر کرنا چاہیئے۔ فقہاء نے تصریح کی ہے کہ جو مدرس بچوں کو تنخواہ لے کر پڑھاتا ہو اس کو [شدید ضرورت کے بغیر] مسجد میں نہ بیٹھنا چاہیئے۔ کیوں کہ مسجد میں اجرت کا کام کرنا بیع وشراء میں داخل ہے۔
اسی طرح جو شخص اجرت پر کتابت کرتا ہو، یا جو درزی اجرت پر کپڑے سیتا ہو یہ سب لوگ مسجد میں بیٹھ کر یہ کام نہ کریں۔

البتہ معتکف کے لیے حالت اعتکاف میں گنجائش ہے[۱]

اور اگر مسجد میں بیٹھ کر اپنے لیے کوئی عمل کیا جائے تو یہ تجارت تو نہیں ہے مگر ہے دنیا کا کام، وہ بھی مسجد میں نہ ہونا چاہیئے۔

اس نکتہ پر حضرت حاجی امداد اللہ صاحب کے ارشاد سے تنبہ ہوا۔ حضرت حاجی صاحب کی خدمت میں ایک شخص نے آکر ------ عرض کیا کہ میں نے خواب میں یہ دیکھا کہ مسجد میں پاخانہ کر رہا ہوں۔ حاجی صاحب نے فوراً ارشاد فرمایا کہ تم مسجد میں کوئی عمل دنیا کے واسطے مسجد میں پڑھتے ہوگے اس نے اقرار کیا۔ آپ نے فرمایا کہ دنیا کے واسطے مسجد میں وظیفے نہ پڑھنا چاہیئے۔ علوی عملیات کے جائز ہونے کے اتنے شرائط ہیں۔ یہ مسائل آپ نے کبھی نہ سنے ہوں گے

---

[۱] تعیم التعیم، التبلیغ ص۱۲۵ [۲] تعیم التعیم ص۱۲۵، التبلیغ ۔

نماز کے بعد کچھ پڑھ کر پانی وغیرہ پر دم کرنا

ایک مریض خانقاہ میں مقیم ہیں ان کی درخواست پر حضرت والا نے خود فرما دیا تھا کہ فجر کی نماز سے پہلے منبر پر پانی دم کرانے کے لیے رکھ دیا جایا کرے چنانچہ وہ برابر ایسا ہی کرتے رہے اور حضرت والا عرصہ دراز تک دم کرتے رہے جب حضرت والا نے آتے جاتے یہ دیکھا کہ انھوں نے یہاں ایک دکان کرلی ہے تو فجر کی نماز کے بعد نہایت نرمی کے ساتھ ایک صاحب کے واسطہ سے فرمایا کہ میں سمجھتا تھا کہ زیادہ قیام نہ ہوگا اس لیے یہ صورت تجویز کی تھی اب اگر دو چار دن میں جانا ہو تو خیر، ورنہ ایک مرتبہ بوتل میں پانی بھر کر پڑھوالیا جائے اور اس میں پانی ملا ملا کر پیتے رہیں۔ روزمرہ دم کرانے کی ضرورت نہیں۔[1]

---

[1] اشرف السوانح ص۴۲ ج۲۔

باب ۳

عملیات و تعویذات کرنا افضل ہے یا نہ کرنا افضل ہے

عملیات و تعویذات نہ کرنیکی فضیلت

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں سے ستر ہزار آدمی بغیر حساب وکتاب کے جنت میں داخل ہوں گے اور یہ وہ لوگ ہوں گے جو جھاڑ پھونک نہیں کرتے اور بدشگونی نہیں لیتے، اور اپنے پروردگار پر بھروسہ کرتے ہیں[۱]

مراد یہ ہے کہ جو جھاڑ پھونک ممنوع ہے وہ نہیں کرتے۔ اور بعض نے کہا ہے کہ افضل یہی ہے کہ جھاڑ پھونک بالکل نہ کرے۔ اور بدشگونی یہ کہ مثلاً چھینکنے کو یا کسی جانور کے سامنے سے نکل جانے کو منحوس سمجھ کر وسوسہ میں مبتلا

---

۱ بخاری ومسلم۔

اور اسباب ظنیہ جن پر اکثر نفع مرتب ہو جائے مگر بار ہا تخلف بھی ہو جاتا ہو (یعنی اثر نہ ہوتا ہو) جیسے علاج کے بعد صحت ہو جانا۔ یا نوکری اور مزدوری کے بعد رزق ملنا۔ ان اسباب کا ترک کرنا جس کو اہل طریقت کے عرف میں اکثر توکل کہتے ہیں۔ اس کے حکم میں تفصیل ہے وہ یہ کہ ضعیف النفس کے لیے تو جائز نہیں اور قوی النفس کے لیے جائز ہے بلکہ مستحب ہے[1]

ظاہری اسباب اختیار کرنے کی مختلف صورتیں

اور ان کے شرعی احکام

تدبیر کے دو درجے ہیں ایک اس کا نافع ہونا دوسرا جائز ہونا سو نافع ہونے میں تو یہ تفصیل ہے کہ اگر وہ تقدیر کے موافق ہوگی تو نافع ہوگی ورنہ نہیں۔

اور اس کے جائز ہونے میں یہ تفصیل ہے کہ اس کے دو درجے ہیں۔ ایک درجہ تو اعتقاد کا یعنی اسباب (ظاہری تدبیر) کو مستقل بالتاثیر سمجھا جائے سو یہ اعتقاد شرعاً حرام و باطل ہے البتہ غیر مستقل تاثیر کا اعتقاد رکھنا یہ اہل حق کا مسلک ہے۔

دوسرا مرتبہ عمل کا ہے یعنی مقاصد کے لیے اسباب اختیار کئے جائیں سو اس کا حکم یہ ہے کہ اس مقصد کو دیکھنا چاہیئے کیسا ہے۔ سو اس میں تین احتمال ہیں یا تو وہ مقصد دینی ہے یا دنیاوی مباح ہے۔ یا معصیت ہے۔ اگر معصیت (گناہ) ہے تو اس کے لیے اسباب کا اختیار کرنا مطلقاً ناجائز ہے ——— اور اگر وہ مقصد دنیاوی مباح ہے تو دیکھنا چاہیئے کہ وہ دنیاوی مباح ضروری ہے یا

---

[1] بوادر النوادر ص ۲۶۷

غیرضروری۔ اگر ضروری ہے تو اس کے اسباب کو دیکھنا چاہیے کہ ان پر اس مقصد کا مرتب ہونا (یعنی مقصد حاصل ہونا) یقینی ہے یا غیر یقینی ہے۔ اگر یقینی ہے تو اس کے اسباب کا اختیار کرنا بھی واجب ہے اور اگر غیر یقینی ہے تو ضعیفوں (کمزوروں) کے لیے اسباب کا اختیار کرنا ضروری ہے اور اقویاء کے لیے گو جائز ہے مگر ترک افضل ہے۔

اور اگر وہ دنیاوی مباح غیر ضروری ہو تو اگر اس کے اسباب کا اختیار کرنا دین کے لیے مضر ہو تو ناجائز ہے ورنہ جائز ہے مگر ترک افضل ہے[1]

کس قسم کے عملیات تعویذ گنڈے ممنوع ہیں

تعویذ گنڈہ وہ برا ہے جو خلاف شرع ہو یا اس پر تکیہ و اعتماد (یعنی پورا بھروسہ) ہو جائے۔ اور اگر منجملہ تدبیر عادی کے سمجھا جائے اور شرع کے موافق ہو تو کچھ حرج نہیں۔ البتہ جو عملیات خاص قیدوں کے ساتھ پڑھے جاتے ہیں اور عامل ان کی دلیل سے زائد موثر سمجھ کر گویا اثر کو اپنے قبضہ میں سمجھتا ہے۔ ایسے عملیات طالب حق کی وضع کے خلاف ہیں[2]

تعویذات عملیات کے پیچھے نہ پڑنیکی ترغیب
اور چند بزرگوں کی حکایتیں

آج کل لوگوں کو عملیات کے بارے میں اس قدر غلو ہو گیا ہے کہ عزائم و عملیات کا مجموعہ بنے ہوئے ہیں۔ ان چیزوں میں پڑ کر مقصود سے بہت دور جا پڑے اس لیے کہ اصل مقصود اصلاح نفس ہے مگر اس کی بالکل پرواہ نہیں۔ محمد غوث گوالیاری

---

[1] بوادر النوادر ص۲۶۵ ، [2] تربیت السالک ص۱۲۱۶/۲

نے موکل تابع کر رکھے تھے ایک بار ان کو حکم دیا کہ شاہ عبدالقدوس صاحب گنگوہیؒ کو جس حالت میں ہوں لے آؤ، ہم زیارت کریں گے۔ شاہ عبدالقدوس صاحب تہجد سے فارغ ہو کر مراقب ہو کر بیٹھے تھے۔ جب افاقہ ہوا دیکھا کہ موکل سامنے کھڑے ہیں۔ دریافت کیا کہ تم کون ہو۔ عرض کیا ہم موکل ہیں اور محمد غوث صاحب گوالیاری کے بھیجے ہوئے ہیں۔ وہ زیارت کے مشتاق ہیں اگر اجازت ہو تو ہم حضرت کو بہت آرام سے وہاں پر لے چلیں۔ فرمایا انہیں کو یہاں لے آؤ۔ وہ موکل لوٹ گئے اور محمد غوث صاحب کو پکڑ کر لے آئے ان کو تعجب ہوا کہ قاعدہ سے تابع تو میرے اور اطاعت کی شیخ کی؟ حضرت شاہ عبدالقدوس صاحب رح نے ان کو نصیحت کی کہ۔

"کس خرافات میں مبتلا ہو"..... انہوں نے توبہ کی اور حضرت شیخؒ سے باطنی تعلق پیدا کیا۔ بس یہ حقیقت ہے ان عملیات کی۔

ایک مرتبہ میں نے طالب علمی کے زمانہ میں حضرت مولانا محمد یعقوب سے عرض کیا کہ حضرت کوئی ایسا بھی عمل ہے جس سے موکل تابع ہو جائیں؟ فرمایا ہے تو مگر یہ بتلاؤ کہ تم بندہ بننے کے لیے پیدا ہوئے یا خدائی کرنے کے لیے؟ بس مولانا کا اتنا کہنا تھا کہ مجھ کو بجائے شوق کے ان عملیات سے نفرت ہو گئی۔

حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب گنج مراد آبادی کے ایک مرید کا یہ خیال تھا کہ حضرت عمل پڑھتے ہوں گے جس کی وجہ سے اس قدر معتقدین کا ہجوم ہے آپ کو اس خطرہ پر اطلاع ہو گئی۔ آپ نے فرمایا، ارے معلوم بھی ہے کہ ان عملیات سے باطنی نسبت سلب ہو جاتی ہے۔

قربان جائیے حضور صلے اللہ علیہ وسلم پر کہ ان سب فضولیات سے بچا کر ہم کو ضروری چیزوں کی طرف لائے۔ میں نے ان چیزوں کے عالموں کو [یعنی عاملین] کو دیکھا ہے کہ ان میں کوئی باطنی کمال نہیں ہوتا، بلکہ اور ظلمت بڑھتی ہے۔ الحمد للہ مجھے مولانا کے

ارشاد کے بعد عملیات سے کبھی مناسبت نہیں ہوئی [1]

باقاعدہ عملیات میں مشغول ہونے سے باطنی نسبت ختم ہوجاتی ہے

مولانا فضل الرحمن صاحب گنج مراد آبادی نے فرمایا کہ ارے معلوم بھی ہے کہ عملیات میں مشغول ہونے سے باطنی نسبت سلب ہوجاتی ہے۔

اس پر حضرت والا نے فرمایا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ عملیات اصل میں ایک قسم کے تصرفات ہیں جو دعوے کو متضمن ہیں ۔ اور ایسا تصرف عبدیت کے منافی ہے [2]

ایک صاحب نے عرض کیا کہ حضرت جیسے عملیات کرنے سے نسبت سلب ہوجاتی ہے اگر کوئی شخص بطور علاج کے دوسرے سے عمل کرائے (تو کیا اس سے بھی نسبت سلب ہوجاتی ہے ؟) فرمایا کہ عمل کرنے میں گفتگو تھی کرانے میں نہیں۔ عمل کرانا بطور علاج کے ضرورت کی وجہ سے ہوتا ہے جب کہ واقعی بھی ضرورت ہو (اس لیے اس میں کوئی نقصان نہیں) [3]

عملیات و تعویذات کرنے کے بعد بھی ہوتا وہی ہے جو قسمت میں ہوتا ہے

فرمایا کہ عملیات تعویذات وغیرہ کچھ نہیں۔ قسمت و توکل اصل چیز ہے کوئی لاکھ تدبیر کرے مگر جب قسمت میں نہیں ہوتا تو کچھ بھی نہیں ہوتا۔

جاجمئو (کانپور) میں تین لوگوں نے بیٹھ کر ایک عمل شروع کیا جس کا یہ اثر

---

[1] ملفوظات حکیم الامت ص۳ قسط ۲ [2] الافاضات الیومیہ ج۲ ص۳۳۴ [3] ،، ج۸ ص۳۱۵

سمجھ میں آئے لکھ دیا کرو۔ حضرت رہ کا معمول اسی کے مطابق رہا[1]

اہل اللہ کے تعویذ

فرمایا کہ عملیات اور تعویذات کے جاننے والے بہت سی قیود و شرائط کے ساتھ تعویذات لکھتے ہیں۔ وہ تو ایک مستقل فن ہے۔ مگر حضرات اکابر اولیاء اللہ کے نزدیک اصل چیز توجہ الی اللہ اور دعا ہوتی ہے۔ اس کو جس عنوان سے چاہیں لکھ بھی دیتے ہیں اور لوگوں کو فائدہ بھی ہوتا ہے۔

میں نے حضرت حاجی صاحب قدس سرہٗ سے سنا ہے کہ حضرت مولانا سید احمد صاحب بریلوی رہ سے لوگ مختلف امراض اور ضرورتوں کے لیے تعویذ مانگا کرتے تھے اور وہ ہر ضرورت کے لیے یہ الفاظ لکھ کر دے دیتے تھے اور اللہ کے فضل وکرم سے فائدہ ہوتا تھا وہ الفاظ یہ ہیں،

"خداوندا اگر منظور داری حاجتش را براری"

اسی طرح حضرت گنگوہی رہ سے کسی نے کسی خاص کام کے لیے تعویذ مانگا حضرت رہ نے فرمایا مجھے اس کا تعویذ نہیں آتا۔ اس شخص نے اصرار کیا کہ کچھ لکھ دیجئے، حضرت نے یہ کلمات لکھ دیے،

"یا اللہ میں جانتا نہیں۔ یہ مانتا نہیں۔ آپ کے قبضہ میں سب کچھ ہے اس کی مراد پوری فرما دیجئے"۔

اللہ تعالیٰ نے اس کی مراد پوری فرما دی[2]

فرمایا میں جو تعویذ دیتا ہوں اس کی حقیقت یہ ہے کہ وقت پر اسی حالت کے

---

[1] مجالس حکیم الامت ص۹۵، [2] ص۴۷ الکلام الحسن۔

مناسب جو آیت یا حدیث یاد آجاتی ہے وہ لکھ دیتا ہوں۔ باقی مجھے تعویذ گنڈوں سے قطعاً مناسبت نہیں۔ مگر حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرما دیا تھا کہ اگر کوئی آیا کرے تو اللہ کا نام لکھ کر دے دیا کرو۔ اور میری ناواقفی کی بنا پر یہ بھی فرمایا کہ جو سمجھ میں آجائے لکھ دیا کرو اس لیے میں لکھ دیتا ہوں اور بڑا تعویذ تو بزرگوں کی دعا ہوتی ہے[۱]۔

ایک بزرگ کے تعویذ کا اثر

فرمایا ایک دیہاتی شخص کا مقدمہ کسی ڈپٹی کے یہاں تھا انہوں نے حاجی محمد عابد صاحب سے تعویذ مانگا اور تعویذ کو عدالت میں لے جانا بھول گیا۔ جب حاکم [جج] نے اس سے کچھ پوچھا تو ان کے سوال کا جواب نہ دیا اور یہ کہا ابھی شہر جاؤں تبیج [تعویذ] لے آؤں پھر بتاؤں گا۔ وہ ڈپٹی [جج] مسلمان تھے۔ مگر نیچری خیال کے تھے' اور کہا کہ اچھا لے آ' دیکھوں تو تعویذ کیا کرے گا' اور دل میں ٹھان لیا کہ اس کا مقدمہ حتی الامکان بگاڑ دوں گا۔ آخر کار وہ گنوار تعویذ لے کر آگیا اور پگڑی کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ اس میں رکھا ہے۔ اب پوچھو۔ چنانچہ ڈپٹی صاحب [جج] نے خوب جرح وقدح کی۔ اور اس کا مقدمہ بالکل بگاڑ دیا' اور اس کے خلاف فیصلہ لکھا۔ مگر جب سنانے لگے تو فیصلہ کو بالکل الٹا پایا اور بہت حیران ہوئے کہ میں نے تو اس کے خلاف کرنے کی کوشش کی تھی اور یہ اس کے موافق ہے۔

پھر حضرت والا نے فرمایا کہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی عقل پر پردہ ڈال دیا کہ وہ سمجھ کچھ رہے تھے اور کر کچھ اور رہے تھے [ذہن میں کچھ تھا اور لکھا کچھ اور] پھر انہوں نے حاجی صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے عقائد باطلہ سے توبہ کی[۲]۔

---

[۱] ملفوظات حکیم الامت ص۲۲۳ قسط ۵، [۲] حسن العزیز ص۳۷۴۔

اللہ کی قدرت کے آگے تعویذ وغیرہ سب بیکار ہیں

صاحبو! جس وقت کوئی مصیبت نازل ہوتی ہے تو تعویذ وغیرہ سب بے کار ہوجاتے ہیں، یہ چیزیں حق تعالیٰ کے حکم کے سامنے کیا حقیقت رکھتی ہیں، کیا انتہا ہے حق تعالیٰ کی قدرت کا، فرماتے ہیں:

قُلْ فَمَنْ يَمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ وَمَنْ فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا۔

ترجمہ:۔ آپ پوچھیے یہ بتلاؤ کہ اگر اللہ تعالیٰ حضرت مسیح بن مریم اور ان کی والدہ حضرت مریم کو اور بلکہ جتنے زمین میں آباد ہیں ان سب کو ہلاک کرنا چاہیں تو کیا کوئی شخص ایسا ہے جو خدا تعالیٰ سے ان کو ذرا بھی بچا سکے؛ یعنی اس کو تم بھی مانتے ہو کہ ایسا کوئی نہیں[1]

اے عیسائیو! بتلاؤ کہ کس کو قدرت ہے کہ وہ خدا کے مقابلہ میں آسکے اگر وہ ان سب کو ہلاک کردیں۔

تو دیکھئے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کس طرح قدرت کے تحت فرمایا ہے جب ایسا ہے تو فقیر درویش بزرگ جن کے تعویذوں پر ناز ہے وہ کیا چیز ہیں۔ اس لئے کسی کے تعویذ پر ناز کرنا، بھروسہ کرنا بیجا ہے۔ البتہ صحیح تدبیر یہ ہے کہ خدا کو راضی رکھو، اور شرعی احکام پر عمل کرو۔ خصوصاً نمازیں بہت جلد شروع کردو[2]

---

[1] بیان القرآن۔

[2] الاتعاظ بالغیر ملحقہ آداب انسانیت ص ۱۹۹۔

اللہ والوں کے مقابلہ میں عمل کی قوت کچھ بھی نہیں

اللہ والوں کے مقابلہ میں عمل کی قوت کچھ بھی نہیں۔ ایک عامل صاحب گوالیر میں حضرت عبدالقدوس گنگوہی رح کے منانہ میں تھے۔ ان عامل کے جنات تابع تھے۔ ایک دفعہ انہوں نے حکم دیا کہ شیخ کو یہاں اٹھا لاؤ۔ جن وہاں سے آئے۔ اس وقت شیخ مسجد میں مراقب تھے جن علیحدہ کھڑے ہو گئے اور یہ تو کہا نہیں کہ ہم آپ کو اٹھا لے چلیں یوں عرض کیا کہ فلاں عامل نے ہمے بھیجا ہے ان کو آپ کی زیارت کا شوق ہے۔ اگر آپ تشریف لے چلیں تو ہم بہت آسانی سے پہنچا دیں۔ شیخ نے ان سے کہا کہ اسی کو یہاں پکڑ لاؤ۔ وہ آکر ان (عامل صاحب) کو اٹھانے لگے۔ انہوں نے کہا کیا تم میرے اطاعت گزار نہیں ہو؟ جنات نے جواب دیا کہ شیخ کے مقابلہ میں آپ کوئی چیز نہیں اگر شیخ آپ کو قتل کرنے کو کہیں تو ہم قتل بھی کر دیں گے۔ چنانچہ ان کو پکڑ کر شیخ کی خدمت میں لے آئے۔ شیخ نے ان پر ملامت کی انہوں نے توبہ کی اور شیخ کے ہاتھ پر بیعت بھی کی۔ بس اللہ والوں کے مقابلہ میں عمل کی یہ قوت ہے کچھ بھی نہیں [1]

حاجی امداد اللہ صاحب اور ایک جن کا واقعہ

حاجی امداد اللہ صاحب کی ایک حکایت حضرت مولانا گنگوہی رح سے سنی ہے کہ سہارنپور میں ایک مکان تھا اس میں جن کا سخت اثر تھا جس کی وجہ سے لوگوں نے وہ مکان چھوڑ دیا تھا۔ اتفاق سے حضرت حاجی صاحب رح کلیر سے واپس ہوتے ہوئے سہارنپور تشریف لائے تو مالک مکان نے حضرت کو اسی مکان میں ٹھہرا دیا

---

[1] حسن العزیز ص ۱۶۴ ج ۱۔

کہ شاید حضرت کی برکت سے جن دفع ہو جائیں گے۔ رات کو تہجد کے واسطے جب حضرت اٹھے اور معمولات سے فارغ ہوئے تو دیکھا کہ ایک شخص سامنے آکر بیٹھ گیا۔ حضرت کو حیرت ہوئی کہ باہر کا آدمی اندر کیسے آگیا حالانکہ کنڈی لگی ہوئی ہے پھر یہ کیسے آیا۔ اور اندر کوئی تھا نہیں۔

حضرت نے پوچھا تم کون ہو؟ اس نے کہا حضرت میں وہ شخص ہوں جس کی وجہ سے یہ مکان چھوڑ دیا گیا ہے یعنی جن ہوں۔ میں ایک لمبی مدت سے حضرت کی زیارت کا مشتاق تھا اللہ تعالیٰ نے آج میری تمنا پوری کی۔ حضرت نے فرمایا ہمارے ساتھ محبت کا دعویٰ کرتے ہو اور پھر مخلوق کو ستاتے ہو۔ توبہ کرلو۔ حضرت نے اس کو توبہ کرائی۔ پھر فرمایا کہ دیکھو سامنے حضرت حافظ ضامن صاحب تشریف رکھتے ہیں ان سے بھی ملاقات کرلو۔ اس نے کہا نہیں حضرت ان سے ملنے کی ہمت نہیں ہوتی وہ بڑے صاحبِ جلال ہیں، ان سے ڈر لگتا ہے۔

صاحبو! اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری وہ چیز ہے کہ جنات و انسان سب مطیع ہو جاتے ہیں[1]

ایک آسیب زدہ لڑکی اور حضرت تھانویؒ کا قصہ

قاضی انعام الحق صاحب کی لڑکی پر ایک جن تھا اور اس کا بہت علاج ہو چکا تھا لیکن افاقہ نہ ہوا تھا۔ آخر میں حضرت والا (یعنی حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) سے رجوع کیا تو حضرت نے عذر کیا کہ میں عامل نہیں ہوں جب عامل لوگ علاج کر چکے اور کچھ نہ ہوا تو میرے تعویذ وغیرہ سے کیا ہوگا۔ گھر میں پیرانی صاحبہ (یعنی حضرت تھانوی رحمۃ

---

[1] ذکر الموت، دعوات عبدیت ص۱۵۲ / ۱۵ ۔

اللہ علیہ کی اہلیہ محترمہ نے عرض کیا کہ اثر ہو یا نہ ہو آپ اس کو ایک پرچہ پر تو لکھیں ممکن ہے کہ اس کو نیک ہدایت ہو اور ایذا مسلم سے باز رہے۔ چنانچہ حضرت رحمہ نے پرچہ لکھا کہ:

"تم اگر مسلمان ہو تو ہم تم کو یاد دلاتے ہیں کہ شریعت کا حکم ہے کہ کسی مسلمان کو تکلیف نہ دو۔ حق تعالیٰ کے حکم سے تم اس فعل سے باز آؤ۔ اور اگر تم مسلمان نہیں ہو تو ہم تم کو فہمائش کرتے ہیں (یعنی سمجھاتے ہیں) کہ اس لڑکی کو تکلیف نہ دو ورنہ ہم میں ایسے لوگ بھی ہیں جو تم کو جبراً روکیں گے۔ اور ہلاک کر دیں گے"۔

یہ پرچہ لے کر آدمی وہاں پہنچا اور اس پرچہ کو سنایا گیا۔ جن نے کہا کہ یہ ایسے شخص کا پرچہ نہیں ہے جس کا کہنا نہ مانا جائے۔ قرائن سے معلوم ہوا کہ وہ جن حضرت والا کے مکان کے پاس مولوی ممتاز صاحب کے مکان پر رہتا ہے۔ اس وقت لڑکی اچھی ہو گئی۔ چند روز کے بعد جن پھر آگیا گھر والوں نے پھر حضرت والا کے پاس آدمی بھیجا۔ جیسے ہی آدمی چلا جن نے کہا کہ میں جاتا ہوں آدمی کو مت بھیجو۔ اس کے بعد یہی معمول ہو گیا کہ جب جن کا اثر پایا گیا اور گھر والوں نے کہہ دیا کہ ہم آدمی بھیجتے ہیں بس جن چلتا بنا۔ مگر اخیر میں مکمل فائدہ حاجی محمد عابد صاحب کے تعویذ سے ہو گیا[1]

پرچہ پہنچنے پر معلوم ہوا کہ اس پرچہ کے مضمون کو پڑھ کر اس جن نے یہ کہا کہ اب ہم جاتے ہیں اس لیے کہ یہ ایسے شخص کا پرچہ نہیں ہے کہ جس کا خیال نہ کیا جائے خاموشی سے سلام کر کے رخصت ہوا۔ ان میں بھی ہر قسم کے

---

[1] معمولات اشرفی ص۲۱۔

طبیعت کے ہوتے ہیں شریف بھی اور شریر بھی ۔ پہ ہیچارے کوئی شریف ہوں گے۔[1]

ایک اور حکایت

میرے یہاں کے دو طالب علم ایک بدعتی شخص [جو عامل بھی تھا اس سے مناظرہ کرنے لگے مگر خدا جانے کیا ہوا اس سے بیعت ہو گئے ۔ مجھے خبر ہوئی تو میں نے وہ بیعت ان سے علی الاعلان فسخ کرائی ۔ اس کو خبر ہوئی تو اس نے کہا کہ میں چلہ کھینچتا ہوں دیکھنا چالیس دن میں کیا ہوتا ہے ۔ میں نے کہلا بھیجا کہ اسی دن میں بھی کچھ نہ ہوگا ۔ بعد میں اس نے کچھ کیا ہوگا ۔ مگر پھر ہوا یہ کہ وہ شخص ایسا نرم ہوا کہ کبھی کبھی خط بھی بھیجا ۔ اس سے میں نے سمجھا کہ غالباً اس نے کچھ کیا ہوگا جب کچھ نہ ہوا تب وہ ڈھیلا ہوا۔[2]

بزرگ اور تعویذ

آج کل سب سے بڑا بزرگ وہ سمجھا جاتا ہے جو خوابوں کی تعبیر دیتا ہو یا جیسا کوئی تعویذ مانگے ویسا وہ تعویذ دے دیتا ہو ۔ اور اگر کوئی کہہ دے کہ بھائی ہم تو تعویذ گنڈے جانتے نہیں تو یا تو اسے کہیں گے کہ یہ جھوٹا ہے ۔ بھلا کوئی بزرگ بھی ایسا ہو سکتا ہے ۔ کہ جو تعویذ نہ جانتا ہو ؟ اور اگر اسے سچا سمجھیں گے تو کہیں گے کہ ارے یہ بزرگ وزرگ کچھ نہیں اگر بزرگ ہوتے تو تعویذ لکھنا نہ جانتے ؟ پھر اگر تعویذ دیا اور [اس سے فائدہ نہ ہوا] شلاً بیمار اچھا نہ ہوا تو تعویذ دینے والے کی بزرگی ہی میں شک ہونے لگتا ہے کہ اگر یہ بزرگ ہوتے تو کیا تعویذ میں اثر نہ ہوتا ۔ حالانکہ اچھا

---

[1] ملفوظات ص ۲۳۴ ۔ [2] حسن العزیز ص ۳۲۴ ۔

ہوجانا [اور تعویذ سے فائدہ ہوجانا] کچھ بزرگی کی وجہ سے تھوڑی ہوتا ہے بلکہ جس کی قوت خیالیہ قوی ہوتی ہے اس کے تعویذ میں زیادہ اثر ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ اگر کوئی شخص بہت زیادہ قوت خیالیہ رکھتا ہو تو اس کے محض سوچنے ہی سے جاڑا بخار اتر جاتا ہے چاہے وہ کافر ہی ہو بزرگی کا اس میں کچھ دخل نہیں۔ لیکن آج کل لوگ تصرفات کو بڑی بزرگی سمجھتے ہیں کہ ایک نگاہ دیکھا تو دھڑ سے نیچے گر گیا۔

[بزرگی تو نام ہے اتباع شریعت، اتباع سنت کا خواہ کوئی تصرف و کرامت ظاہر نہ ہو[1]]

یہ ساری خرابی بزرگوں کے اخلاق کی ہے کہ چاہے سمجھ میں آئے یا نہ آئے کچھ نہ کچھ خواب کی تعبیر ضرور دے دیتے ہیں، اور کوئی نہ کوئی تعویذ ضرور لکھ دیتے ہیں تاکہ درخواست کرنے والا ہماری بزرگی کا معتقد رہے۔ یہ بات خیر الحمدللہ اہل حق میں نہیں ہے۔ لیکن یہ خیال کر کے کہ اس کا دل نہ ٹوٹے لاؤ کچھ کر دیں [یعنی کچھ نہ کچھ تعویذ دے ہی دیں] اس میں اہل حق بھی محتاط نہیں۔ اِلّا ماشاء اللہ۔ اور صاف جواب اس لیے نہیں دیتے کہ اس کا دل ٹوٹے گا۔ سو اب چونکہ ہر تعویذ کی درخواست پر اور کچھ تو جواب ملتا نہیں [بلکہ تعویذ ہی ملتا ہے] اس لیے ان چیزوں کو بھی لوگ بزرگی میں داخل سمجھنے لگے۔ یہ اخلاق کی خرابی ہوئی۔

میں کہتا ہوں کہ اگر دل شکنی کو بھی دل گوارہ نہ کرے اور صاف جواب نہ دے سکیں تو کم از کم ایک بات تو ضروری ہے وہ یہ کہ یوں کہہ دیا کریں کہ اس کا تعلق دین سے تو کچھ نہیں ہے لیکن خیر تمہاری خاطر سے تعویذ دیئے دیتا ہوں باقی اثر ہونے کا میں ذمہ دار نہیں اور اگر اثر ہو بھی تو میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس میں میرا کچھ دخل

---

[1] آثار المرتبع، لمعۃ التبلیغ صفحہ ۹۔

نہ ہو گا۔ اگر اتنا بھی کریں تو غنیمت ہے۔ مگر بزرگوں کے یہ اخلاق کہ کسی کا جی برا نہ ہو اگر جی برا ہونے میں اتنی وسعت [اور اس کا اتنا لحاظ] ہے تو پھر حق واضح ہو چکا۔ اس میں جی برا ہونے کی کیا بات ہے۔ نرمی سے کہہ دو۔ سمجھا کر کہہ دو[1]

فرمایا مجھ سے جو تعویذ مانگتا ہے لکھ تو دیتا ہوں لیکن یہ بھی کہہ دیتا ہوں کہ مجھے آتا نہیں کہ اگر کہیں اثر نہ ہو تو خواہ مخواہ اللہ کے نام کو بے اثر نہ سمجھے حالانکہ اللہ تعالیٰ کا نام ان باتوں کے لیے تھوڑی ہے وہ تو دل کے امراض کے لیے ہے[2]

بزرگی اور تعویذ

فرمایا تعویذ سے [مرض] اچھا ہو جانا یہ کچھ تعویذ دینے والے کی بزرگی کی وجہ سے نہیں ہوتا بلکہ جس کی قوت خیالیہ قوی ہوتی ہے اس کے تعویذ میں اثر زیادہ ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ اگر کوئی شخص بہت زیادہ قوت خیالیہ رکھتا ہو تو اس کے محض سوچنے ہی سے جاڑا، بخار اتر جاتا ہے۔ چاہے وہ کافر ہی کیوں نہ ہو یہ قوت اس میں بھی موجود ہے۔ اور یہ مشق سے اور بڑھ جاتی ہے۔ خصوصاً بعض طبیعتوں کو اس سے خاص مناسبت ہوتی ہے[3]

اکثر لوگ تعویذ گنڈے کرنے والوں کے معتقد ہو جاتے ہیں خصوصاً جس کے تعویذ گنڈے سے نفع ہو جائے حالانکہ بزرگی سے اس کا کوئی تعلق نہیں یہ تو ایسا ہی ہے۔ جیسے کسی طبیب کے نسخہ سے مریض کو شفا ہو جائے اور اس کو بزرگ خیال کرنے لگیں۔ مگر لوگ تعویذ دینے والے کے معتقد ہوتے ہیں۔ کسی طبیب ڈاکٹر کو اس کے علاج سے فائدہ ہو جانے سے اس کے معتقد ہوتے ہیں نہ بزرگ سمجھتے ہیں

---

[1] آثار المریع۔ التبلیغ ص ۹۹، [2] حسن العزیز ص ۴۸۲، [3] ملفوظات اشرفیہ ص ۲۷۳

نہ معلوم اس میں اور اس میں کیا فرق کرتے ہیں۔ میرے نزدیک تو کوئی فرق نہیں ہے۔ دونوں دنیوی فن ہیں فرق کی وجہ صرف یہ سمجھ میں آتی ہے کہ ڈاکٹر کے علاج کو دنیوی امر سمجھتے ہیں اور عامل کے علاج کو دینی امر سمجھتے ہیں یہ جہالت اور حقیقت سے بے خبری ہے۔[1]

علماء و مشائخ سے تعویذ کی درخواست

آج کل لوگ علماء و مشائخ کے پاس اولاً تو آتے نہیں اور اگر آتے بھی ہیں تو یہی فرمائش ہوتی ہے کہ تعویذ دے دو۔

صاحبو! علماء و مشائخ سے تعویذ کی درخواست کرنا ایسا ہی ہے جیسے سنار سے یہ کہنا کہ گھاس کھودنے کا کھرپہ بنادو۔ سنار کا کام تو یہ ہے کہ وہ عمدہ نازک زیور بنائے۔ اسی طرح علماء کا کام مسئلے بتانا ہے۔

افسوس! گوشہ نشینوں سے دنیا کے کام کراتے ہو، کیا انہوں نے تمہارے دنیا کے کام کرنے کے لیے دنیا کو چھوڑا ہے؟ ہاں دنیا کے کاموں کے لیے دعاء کرانا جائز ہے۔ شکایت تو تعویذ کی ہے۔ ہاں اگر دس باتیں دین کی پوچھیں اور اس میں ایک دنیا کی بھی پوچھ لی تو کچھ حرج نہیں۔

اب غضب تو یہ کرتے ہیں کہ دو مہینے میں تو تشریف لائے اور کہا کیا کہ ایک تعویذ دے دو۔ فلاں کو بخار آرہا ہے معلوم ہوتا ہے کہ یوں سمجھتے ہیں کہ یہ بزرگ مجاہدے کرتے ہیں اس سے قوت متخیلہ بڑھ جاتی ہے بس جیسے تعویذ دے دیں گے وہ جھٹ پٹ اچھا ہو جائے گا۔

دنیا کے اندر اتنا منہمک نہ ہو کہ اہل دین سے بھی دنیا کا سوال کرو۔ اس

---

[1] ملفوظات حکیم الامت ص۲۰۴ قسط۲۔

وقت عام طور پر دینداروں اور علماء سے ... لوگ دین کی بات نہیں پوچھتے یا

عملیات و تعویذات کے سلسلہ میں حضرت تھانوی کا معمول

۱۔ حضرت والا تعویذ گنڈوں کے شغلہ کو پسند نہیں کرتے۔ ہاں کبھی کبھی کوئی نقش یا تعویذ لکھ بھی دیتے ہیں۔ اور پانی بھی دم کر دیتے ہیں۔

۲۔ درد کے لیے تربۃ ارضنا بریقۃ بعضنا لیشفی سقیمنا مٹی پر مسنون طریقہ کے مطابق پڑھ دیتے ہیں۔ چیچک کے لیے سورہ رحمٰن کا گنڈہ بھی بنا دیتے ہیں۔ اور بفضلہ تعالیٰ حضرت والا کے تعویذ یا دم کر دینے سے فوراً کامیابی ہوتی ہے

۳۔ اگر کبھی تعویذ مانگنے والوں کا ہجوم ہونے لگتا تو بالکل موقوف کر دیتے ہیں۔ غرض عامل بننا نہیں چاہتے۔ نہ اس کو پسند کرتے ہیں۔ بعض دفعہ فرمایا کہ عاملوں کی حالت اچھی نہیں پائی۔

۴۔ فرماتے ہیں کہ میں نے عملیات کی تحصیل کسی سے باقاعدہ نہیں کی دو چار عمل کی تو کسی سے اجازت و روایت ہے باقی سب بالبدیہہ (وقت پر) تصنیف کر دیتا ہوں جو سمجھ میں آیا لکھ دیتا ہوں چنانچہ ہر شخص کے لیے تعویذ علیحدہ ہوتے ہیں۔

۵۔ حضرت والا ہم طالب علموں کو مدرسہ جامع العلوم میں چند عمل اور تعویذ بھی تعلیم فرماتے تھے تاکہ بوقت ضرورت کام آئیں۔

۶۔ حضرت والا کے پاس ایک تعویذ طحال کا ہے اس میں اتوار اور بدھ کے

۱؎ تعمیر ملت، دعوت و تبلیغ ص ۳۶۶،

دن کی قید تھی - فرمایا یہ قید ایک زائد شے معلوم ہوتی ہے۔ شاید کسی نجومی کی گھڑت ہے۔ اور دن کی قید کے بغیر استعمال گیا اور اس کا نفع بدستور رہا[1]

فرمایا تعویذ گنڈہ ایک مستقل فن ہے۔ میں اس فن سے واقف نہیں۔ مجھے ان تعویذ گنڈوں سے بڑی وحشت ہوتی ہے۔ مگر حضرت حاجی صاحب رہ کے ارشاد کی وجہ سے کہ انہوں نے فرمایا تھا کہ جو کوئی تعویذ کی حاجت لے کر آیا کرے جو بھی تمہارے جی میں آئے اللہ کا نام لے کر دے دیا کرنا۔ اسی لیے کچھ لکھ کر دے دیتا ہوں ورنہ طبعی طور پر مجھے ان چیزوں سے مناسبت نہیں[2]

فرمایا مجھے چار ورق لکھنا آسان ہے لیکن چار سطر کا تعویذ گھسیٹنا سخت دشوار گذرتا ہے۔ اور بات یہ ہے کہ تعویذ کے موثر ہونے کی بابت لوگوں کے اعتقاد میں بہت غلو ہوگیا ہے۔ جو مذاق توحید کے بالکل خلاف ہے۔ اس لیے مجھ کو تعویذ لکھنے میں بڑا مجاہدہ کرنا پڑتا ہے گو مجبوراً آدمی کی تسلی کے لیے لکھ دیتا ہوں[3]

تعویذ سے میں بہت گھبراتا ہوں ویسے کوئی آجاتا ہے تو لکھ دیتا ہوں مگر اس میں غلو بہت ہوگیا ہے۔ لوگوں کے عقائد اس حد تک خراب ہوگئے ہیں کہ اثر نہ ہونے پر سمجھتے ہیں کہ اللہ کے کلام میں بھی اثر نہیں اور اگر ان باتوں پر روک ٹوک کی جائے تو بدنام کرتے ہیں۔ مگر کہیں مداہنہ حق کو کیسے مخفی رکھا جا سکتا ہے[4]

---

[1] ثمرات اشرفی ص ۲۸/۲۷ مرتبہ حکیم مصطفیٰ و خلیفہ حضرت تھانوی۔ [2] ملفوظات حکیم الامت ص ۳۸۰/۲۵
[3] حسن العزیز ص ۳۱۲/۱، [4] الافاضات الیومیہ ص ۳۶۱/۱ -

اعمال قرآنی لکھنے کی وجہ

فرمایا کہ میں نے اعمال قرآنی کو اس وجہ سے لکھ دیا ہے (جو حقیقت میں ایک عربی کتاب کا ترجمہ ہے) تاکہ لوگ کافروں جوگیوں وغیرہ کے پھندے میں نہ پھنسیں۔ اور حدیث و قرآن ہی میں مصروف رہیں ورنہ مجھے تعویذ گنڈوں سے زیادہ دلچسپی نہیں اور نہ میں اس فن کا آدمی ہوں[1] چار ورق کا خط لکھنا مجھ کو آسان ہے مگر تعویذ کی دو لکیریں کھینچ دینا مشکل ہے۔ اور میں تعویذوں کو حرام نہیں کہتا لیکن ہر جائز سے رغبت ہونا بھی ضروری نہیں (وعظ الصبر ملحقہ فضائل صبر و شکر ص۴۵)۔

[1] ملفوظات اشرفیہ ص۳۱۵۔

باب ۵

تعویذ گنڈوں میں اجازت کی ضرورت

تعویذ گنڈوں کے بارے میں لوگوں کے خصوصاً عوام کے عقائد بہت خراب ہو گئے ہیں۔ چنانچہ عام طور پر ایک غلط خیال یہ پھیل رہا ہے کہ (کسی عمل تعویذ وغیرہ سے) نفع کی شرط اجازت کو سمجھتے ہیں۔ خود بعض لوگ مجھ کو لکھتے ہیں کہ اعمالِ قرآنی آپ کی کتاب ہے آپ اس کی اجازت دے دیں۔ میں لکھ دیتا ہوں کہ مجھے خود کسی عامل کی اجازت نہیں۔ ایسے شخص کا اجازت دینا کیسے کافی ہو سکتا ہے؟ اس کا کوئی جواب ہی نہیں؟! (ملفوظات حکیم الامت ص ۱۰ حصہ ۳)

حاجی امداد اللہ صاحب رح کا فرمان

(حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رح فرماتے ہیں کہ) احقر کو حضرت مرشدی سیدی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا تھا کہ اگر کوئی حاجت مند تعویذ وغیرہ لینے آئے تو انکار مت کیا کرو۔ جو خیال میں آیا کرے لکھ دیا کرو۔ چنانچہ احقر کا معمول ہے کہ اس کی حاجت کے مطابق کوئی آیت قرآنی یا کوئی اسم الٰہی سوچ کر لکھ دیتا ہوں اور بفضلہ تعالیٰ اس میں برکت ہوتی ہے۔ چنانچہ ایک بی بی کی مانگ بار بار کوشش کے باوجود سیدھی نہ نکلتی تھی احقر نے کہا کہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ پڑھ کر مانگ نکالو چنانچہ اس کا پڑھنا تھا کہ بے تکلف مانگ سیدھی نکل آئی۔

احقر نے یہ حکایت اس لیے عرض کی ہے کہ اگر کوئی طالب صادق بھی اس معمول کو اختیار کرے تو نفع اور برکت کی امید ہے۔

اشرف علی

(اعمال قرآنی ص ۳)

عملیات میں اجازت دینے کی حقیقت اور اسکا فائدہ

سوال کیا گیا کہ عملیات تعویذات میں اجازت کی کیا ضرورت ہے ؟
فرمایا عملیات دو قسم کے ہیں۔ ایک تو وہ جن کا اثر دنیاوی ضرورتوں کا پورا ہونا ہے اس میں اجازت کا مقصد تقویت خیال (یعنی خیال کو مضبوط کرنا) ہے کیوں کہ رواج اور عادت کی وجہ سے پڑھنے والے کو یہ اطمینان ہو جاتا ہے کہ اجازت کے بعد خوب اثر ہوگا۔ اور اثر ہونے کا دار مدار قوت خیال پر ہے اور اجازت وغیرہ قوت خیال کا ذریعہ ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اجازت دینے والے کی توجہ بھی اس کی طرف ہو جاتی ہے۔ اس سے اس کے خیال کے ساتھ ایک دوسرا خیال مل جاتا ہے جس سے عمل پڑھنے والے کے خیال کو تقویت پہنچتی ہے۔
دوسرے وہ اعمال جن کا ثمرہ اخروی ہوتا ہے (یعنی آخرت میں ثواب ہوگا) سو ایسے اعمال میں اجازت کی کوئی ضرورت نہیں، ثواب اور اللہ کا قرب ہر حالت میں یکساں ہوگا۔ اور اگر اس کو اجازت حدیث وغیرہ پر قیاس کیا جائے تو صحیح نہیں کیوں کہ وہاں اجازت سے سند کی روایت مقصود ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر شخص روایت کا اہل نہیں ہوتا۔ اسی طرح میرا خیال ہے کہ ہر شخص وعظ کا بھی اہل نہیں جس کی حالت پر اطمینان ہو جائے کہ وہ گڑبڑ نہ کرے گا اس کو اجازت دینا چاہیے۔

الغرض اخروی اعمال میں اجازت کے کوئی معنی نہیں بلا اجازت بھی (ان اعمال کے کرنے سے) ثواب میں کمی نہ ہوگی البتہ ماثور (یعنی مسنون) دعاؤں میں الفاظ و اعراب کی تصحیح بھی مقصود ہوتا ہے سو جس کو استعداد نہ ہو (جو صحیح نہ پڑھ سکتا ہو) اس کے لئے اس اجازت میں یہ بھی مصلحت ہے کہ استاد صحیح کرا دے گا اور جس کو اتنی استعداد

ہو کہ وہ خود صحیح پڑھ سکتا ہو اس کو اس کی بھی ضرورت نہیں [1]

وظیفہ پڑھنے میں اجازت لینے کی حقیقت

۱۱۔ فرمایا وظائف کی اجازت طلب کرنے کو لوگ مؤثر سمجھتے ہیں بعض لوگوں سے میں نے دریافت کیا کہ اس کی کیا وجہ ہے (یعنی اجازت کیوں لیتے ہو؟) وہ کہتے ہیں کہ اس میں برکت ہوتی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اگر برکت کی دعا کردوں تو پھر قلب کو ٹٹولو وہی اثر ہوگا جو اجازت دینے کا تھا؟ ہرگز نہیں۔ معلوم ہوا کہ اندر چور ہے۔ اور عقیدہ خراب ہے [2]

۱۲۔ فرمایا وظیفوں کی اجازت لینے میں یہی معلوم ہوتا ہے کہ عقیدہ کا فساد ہے۔ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اس میں برکت ہوتی ہے۔ میں نے ایک شخص سے کہا کہ اجازت تو منصوص نہیں اور اس کا ثواب نہیں۔ اور دعا منصوص ہے اور اس پر ثواب بھی ہے۔ اگر دعا کردوں تو دل کو ٹٹول کر دیکھ لیا جائے کہ وہ کیفیت نہ ہوگی جو اجازت میں ہے۔ اجازت کی اصل یہ تھی کہ ایک دفعہ بزرگ وظیفہ سن لیتے تھے تاکہ غلط نہ پڑھا جائے۔ اب تو مولوی لوگ بھی اجازت لیتے ہیں یہ محض رسم اور عقیدہ کا فساد ہے [3]

[1] ملفوظات دعوات عبدیت ص۱۳۰ ج۹ [2] الکلام الحسن ص۲۶۵ [3] الکلام الحسن ص۲۶

دلائل الخیرات پڑھنے کی اجازت طلب کرنے

میں فساد نیت

فرمایا بعض لوگ جو بزرگوں سے دلائل الخیرات وغیرہ کی اجازت طلب کرتے ہیں اس میں بھی نیت کا فساد ہوتا ہے' وہ یہ کہ یہ سمجھتے ہیں کہ بغیر اجازت کے برکت نہ ہوگی۔ حالانکہ اس کی کوئی دلیل نہیں۔

شروع میں اجازت لینے کی بنا غالباً یہ معلوم ہوتی ہے کہ الفاظ درست کرانے کی یہ ایک ترکیب تھی کہ اجازت لو' پھر اجازت میں سن لیتے تھے۔ تاکہ الفاظ درست ہوجائیں [1]

اگر کوئی مجھ سے دلائل الخیرات کی اجازت لیتا ہے تو مذکورہ عقیدہ کی تصحیح کے ساتھ یہ بھی کہہ دیتا ہوں کہ جہاں یہ عبارت آئے " قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم " اس کو چھوڑ دیا کرو کیوں کہ اس میں بعض احادیث ثابت نہیں گو ان کا مضمون درست ہے۔

اور صوفیوں کی حدیثیں اکثر ضعیف ہوتی ہیں کیوں کہ اس میں حسن ظن کا غلبہ ہوتا ہے۔ جس سے سنا یہ حدیث ہے بس مان لیا پھر نقل بھی کر دیا۔ ان کے مضامین تو صحیح ہوتے ہیں مگر الفاظ ثابت کم ہوتے ہیں [2]

---

[1] کلمۃ الحق ص ۸۳ [2] ص ۸۳

حزب البحر وغیرہ وظائف قابل ترک ہیں

فرمایا مجھ کو یہ بھی گراں ہے کہ بعض لوگ نہایت اہتمام سے حزب البحر کی اجازت لیتے پھرتے ہیں، یہ بھی پیروں کے ڈھکوسلے ہیں۔ کیا "حزب البحر" سے پہلے قرب حق کا کوئی طریقہ نہ تھا۔ جو آج قرب حق اسی پر موقوف ہو گیا..... آخر حزب البحر شیخ ابوالحسن شاذلی رح کو الہام ہوئی تھی۔ اس کے الہام ہونے سے پہلے وہ اس قابل کیسے ہوئے کہ ان کو یہ دعا، الہام ہوئی تم وہی عمل کیوں نہیں کرتے جو وہ اس الہام ہونے سے پہلے کرتے تھے۔

ممکن ہے پہلے یہ اعمال مندوبات (یعنی مستحب) ہوں مگر اب تو سب قابل ترک و منع ہیں۔ کیوں کہ لوگ غلو کرنے لگے اور حد سے بڑھنے لگے ہیں۔ چنانچہ عام طور پر قلوب میں اعتقاداً حزب البحر کی ایسی وقعت ہے کہ ادعیہ ماثورہ (یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول دعاؤں) کی وہ وقعت نہیں اور اس کا غلو ہونا ظاہر ہے[1]

مناجات مقبول پڑھنے میں اجازت کی ضرورت

سوال:۔ میں مناجات مقبول پڑھتا ہوں لیکن اس کے پڑھنے کی اجازت حضرت والا سے نہیں لی ہے۔ لہٰذا پڑھنے کی اجازت اور طریقہ عطا فرمائیں۔

الجواب:۔ اگر اس غرض سے اجازت لی جاتی ہے کہ بغیر اجازت کے اثر نہ ہو گا تب تو یہ اعتقاد غلط ہے۔ اور اگر اس قاعدہ طریقت ______ ______ کے موافق لی جاتی ہے کہ حالت کے مناسب یا نامناسب تلقین کرنے والا ہی بصیرت سے پہچان سکتا ہے تو اس کی تصریح مع اپنے حالات و معمولات کے تحریر کیجیے۔ جیسا مشورہ ہو گا عرض کیا جائے گا[2]

---

[1] ارشاد الحق ص۳۰ اشرف المعمولات ص۱۹، [2] تربیت السالک ص۲۴۳ ،

باب ۶

دعا اور وظیفہ کا بیان

اللہ تعالیٰ سے مانگنے کے دو طریقے اور وظیفہ و دعا کا فرق

خدا تعالیٰ سے مانگنے کے دو طریقے ہیں۔ ایک تو دنیا کے واسطے خدا تعالےٰ سے دعا کرنا اور دعا کے ذریعہ سے مانگنا یہ مذموم نہیں ہے بلکہ یہ تو شان عبدیت ہے۔

اور ایک ہے وظیفہ پڑھ کر مانگنا یہ مذموم (برا) ہے۔ اور ان دونوں میں بڑا فرق ہے۔ وہ یہ کہ دعا کر کے مانگنے میں ایک ذلت کی شان ہوتی ہے اور یہ اس مقصود کے موافق ہے جو بندوں کے پیدا کرنے سے اصل مقصود ہے۔ (یعنی یہ کہ اللہ نے انسان کو عبادت ہی کے لیے پیدا کیا ہے) اسی واسطے حدیث میں آیا ہے، اَلدُّعَاءُ مُخُّ العِبَادَۃِ۔

"کہ دعا، عبادت کا مغز ہے"۔

دعا میں ایک خاصہ ہے جس کی وجہ سے دعا کر کے دنیا مانگنا جائز ہے اور وظیفہ میں وہ بات نہیں اس لیے وہ مذموم ہے۔ دعا کی حقیقت وہ ہے جو عبادت کی روح ہے یعنی تذلل اور اظہار احتیاج ــــــــ دعا کا یہ رنگ ہوتا ہے جس سے سراسر عاجزی اور محتاجگی ٹپکتی ہے۔ اور وظیفہ میں یہ بات نہیں بلکہ اکثر تو یہ ہوتا ہے کہ وظیفہ پڑھ کر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ وظیفہ کے زور سے ہمارا مقصود ضرور حاصل ہوگا۔ تو ایسی حالت میں عاجزی و محتاجگی کا اظہار کہاں۔ پس دنیا کے واسطے وظیفہ پڑھنا اور دنیا کے لیے دعا کرنا برابر نہیں۔

اگر کوئی دنیا کے واسطے دعا مانگے اور یوں کہے کہ اے خدا مجھے سو روپئے دے دیجئے، تو یہ جائز ہے۔ بلکہ اس میں بھی وہی ثواب ہے جو آخرت کے لیے دعا کرنے میں ہے۔ بشرطیکہ دعا ناجائز کام کے لیے نہ ہو۔ کیوں کہ دنیا کے لیے ہر دعا جائز نہیں بلکہ جو شریعت کے موافق ہو وہی جائز ہے۔ مثلاً کوئی شخص ناجائز ملازمت کے لیے دعا مانگے تو یہ جائز نہیں، البتہ جائز دعا مانگنے میں ثواب بھی ہے اور دنیا کے واسطے وظیفہ پڑھنے میں کوئی ثواب نہیں[۱]

دعا اور وظیفہ کا فرق

ایک صاحب کا خط آیا ہے انہوں نے دنیا کے کام کے واسطے وظیفہ دریافت کیا ہے۔ میں نے لکھ دیا ہے کہ دعا سے بڑھ کر کوئی وظیفہ نہیں۔

پھر فرمایا کہ عملیات میں ایک دعویٰ کی سی شان ہوتی ہے اور دعا میں احتیاج و نیاز مندی کی شان ہوتی ہے کہ حق تعالیٰ چاہیں گے تو کام ہو جائے گا۔ اور عملیات

---

[۱] تفصیل الدین ص۳۵۔

میں یہ نیاز اور احتیاج نہیں ہوتا۔ بلکہ اس پر نظر رہتی ہے کہ جو ہم پڑھ رہے ہیں اس کا خاصہ ہے کہ یہ کام ہو ہی جائے گا۔

مگر اس کے باوجود دعا کو لوگوں نے بالکل چھوڑ ہی دیا۔ اور عملیات کے پیچھے پڑ گئے۔ میں کہا کرتا ہوں کہ دعا کیا کرو۔ اللہ تعالیٰ سے کیوں مستغنی (بے نیاز) ہو گئے۔

ایک اور بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے۔ اس کی طرف لوگوں کی نظر بہت ہی کم جاتی ہے وہ یہ کہ اور اد و وظائف دنیا کے کام کے واسطے پڑھو گے تو اس پر اجر و ثواب نہ ہوگا۔ اور دعا اگر دنیا کے واسطے بھی ہوگی وہ بھی عبادت ہوگی[1] اور اس میں اجر ثواب ملے گا۔[1]

عملیات و تعویذات اور دوا و علاج کا فرق

عملیات بھی دوا کی طرح ایک ظاہری تدبیر ہے۔ لیکن فرق یہ ہے کہ عملیات میں فتنہ ہے، اور دوا میں فتنہ نہیں۔ وہ فتنہ یہ ہے کہ عامل کی طرف بزرگی کا خیال ہوتا ہے۔ اور طبیب (ڈاکٹر) کی طرف بزرگی کا خیال نہیں ہوتا۔ عوام عملیات کو ظاہری تدبیر سمجھ کر نہیں کرتے بلکہ آسمانی اور ملکوتی چیز سمجھ کر کرتے ہیں۔۔۔۔

یہی وجہ ہے کہ عملیات اور تعویذ گنڈوں کے متعلق عوام کے عقائد نہایت برے ہیں۔[2]

دعا، تعویذ و نقش سے زیادہ مفید ہے

فرمایا آج کل لوگ اپنے مقاصد میں اور امراض و مصیبتوں کو دور کرنے

---

[1] ملفوظات حکیم الامت ص۲۲۷ ج۲۔ [2] الافاضات الیومیہ ص۲۱۷ ج۲

کے لیے تعویذ گنڈے وغیرہ کی تو بڑی قدر کرتے ہیں۔ اس کے لیے کوشش بھی کرتے ہیں۔ اور جو اصل تدبیر ہے یعنی اللہ سے دعا، اس میں غفلت برتتے ہیں میرا تجربہ یہ ہے کہ کوئی بھی نقش و تعویذ دعا کے برابر مؤثر نہیں۔ ہاں دعا کو دعا کی طرح مانگا جائے ۔۔۔۔ (اور ان باتوں سے پرہیز کیا جائے جن کی وجہ سے دعا قبول نہیں ہوتی) [1]

ایک صاحب نے مجھ سے دنیا کے کام کے واسطے وظیفہ دریافت کیا ہے۔ میں نے لکھ دیا ہے کہ دعا سے بڑھ کر کوئی وظیفہ نہیں۔ لوگوں نے دعا کو بالکل چھوڑ ہی دیا عملیات کے پیچھے پڑ گئے۔ اور دنیا کے واسطے اور اور وظائف پڑھو گے تو اس پر اجر نہ ہوگا۔ اور دعا اگر دنیا کے واسطے بھی ہو گی۔ وہ بھی عبادت ہو گی۔ اور اس میں اجر ملے گا [2]

اصل وجہ یہ ہے کہ نفس آرام کو چاہتا ہے اور دعا میں کلفت ہوتی ہے (یعنی خود کو کچھ کرنا پڑتا ہے) اس لیے صرف تعویذ طلب کرتے ہیں کہ ایک بار لے کر بے فکر ہو جاتے ہیں اور جو کچھ پڑھنے کو بتلاؤں اس کو نہیں کرتے۔

ظاہر میں یہ بات تواضع کی ہے کہ ہم اس قابل کہاں ہیں (کہ دعا کریں) مگر حقیقت میں یہ نفس کی شرارت ہے۔ نفس آرام طلب ہے۔ اور تعویذ میں کچھ کرنا نہیں پڑتا۔ تعویذ لے کر بازو پر باندھ لیا بس چھٹی ہوئی۔ اور پڑھنے میں مصیبت معلوم ہوتی ہے وقت صرف کرنا پڑتا ہے۔ اس لیے پڑھنے سے اور دعا کرنے سے گھبراتے ہیں [3]

---

[1] مجالس حکیم الامت ص ۲۵۲، [2] الافاضات الیومیہ ص ۲۴۳، [3] الصلوٰۃ ص ۵ فضائل صوم و صلوٰۃ ص ۱۴۳۔

حُسنِ نیت سے تعویذ دعا کی قسم سے ہو سکتا ہے یا نہیں

ایک صاحب نے سوال کیا تھا کہ کسی محمود تعویذ۔ مثلاً آیات قرآنیہ یا کسی بزرگ کا فرمودہ تعویذ لکھنا دعا کے اقسام سے ہو سکتا ہے یا نہیں ؟ (اور عبادت ہو سکتا ہے یا نہیں ؟)

فرمایا خواص کی نیت سے ہو سکتا ہے کیوں کہ ان کا قصد دعا کا ہوتا ہے۔ مگر عوام جو تعویذ لیتے ہیں ان کی یہ نیت نہیں ہوتی اس لیے ان کے اعتبار سے دعا نہیں۔[1]

عملیات و تعویذات کے جاننے والے بہت سے قیود و شرائط کے ساتھ تعویذ لکھتے ہیں۔ اور وہ ایک مستقل فن ہے۔ مگر حضرات اکابر کے نزدیک اصل چیز توجہ الی اللہ اور دعا ہوتی ہے۔ اس کو جس عنوان سے چاہیں لکھ دیتے ہیں اور فائدہ بھی ہوتا ہے۔[2]

مجھ کو تعویذ سے وحشت ہوتی ہے میں ویسے تعویذ لکھا بھی نہیں کرتا۔ جیسے لوگ کرتے ہیں۔ میں تو وہ کرتا ہوں جو احادیث سے ثابت ہے۔

اور وہ بھی تعویذ کے طور پر نہیں بلکہ دعا کے طور پر۔ میں کبھی بیماری کی طرف توجہ نہیں کرتا۔ کہ اس کو نکال رہا ہوں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف دعا کے ساتھ توجہ کرتا ہوں۔ اور عامل توجہ اس طرح کرتے ہیں کہ میں (بیماری) نکال رہا ہوں۔ اور یہ بھی تجربہ ہوا ہے کہ صاحب تصرف کو یکسوئی رہے تو تصرف میں قوت آجاتی ہے مگر انبیاء کا طریقہ یہی رہا کہ وہ رجوع الی اللہ کرتے تھے (یعنی اللہ کی طرف رجوع

---

[1] ملفوظات ہجرت ص۲۴، [2] مجالس حکیم الامت ص۱۲۸۔

ہوتے اور اسی سے دعا کرتے تھے۔[1]

وظیفوں کے پڑھنے میں غلو اور بدنیتی

آج کل وظائف زیادہ تر دنیا کے واسطے پڑھے جاتے ہیں۔ کہ مال میں خوب برکت ہو۔ نوکری مل جائے، قرض ادا ہو جائے حق تعالیٰ کی رضامندی کے واسطے بہت ہی کم پڑھے جاتے ہیں۔ میں یہ تو نہیں کہتا کہ دنیا کے کاموں کے لیئے وظیفہ پڑھنا ناجائز ہے۔ مگر یہ ضرور کہوں گا کہ دنیا کے لیئے اگر چالیس بار پڑھتے ہو تو آخرت کے لیے کم از کم چار بار تو کوئی وظیفہ پڑھو۔ مگر اس کی ذرا بھی فکر نہیں۔

ایک عہدیدار صاحب رشوت لیا کرتے تھے اور نماز کے بھی بہت پابند تھے حتیٰ کہ فجر کی نماز کے بعد اشراق تک وظیفہ بھی پڑھا کرتے تھے اور یہی وقت مقدمہ والوں سے رشوت طے کرنے کا وقت تھا۔ مقدمہ والے آتے اور اشاروں سے رقم طے ہوتی تھی، کیوں کہ پیر صاحب نے وظیفہ میں بولنے سے منع کر رکھا تھا۔ بس وہ اشاروں سے سنو کہتا اور یہ دو انگلیاں اٹھا دیتے کہ دو سو لوں گا۔ پھر اشاروں ہی سے کوئی رقم طے ہو جاتی تو یہ جائے نماز کا کونہ پکڑ کر اٹھا دیتے کہ یہاں روپیہ رکھ دو۔ پھر کوئی دوسرا آتا۔ اس سے بھی یوں ہی گفتگو ہوتی۔ غرض یہ ظالم اشراق پڑھ کر کئی سو روپے لے کر اٹھتا۔ آج کل ملنا اِسے کہتے ہیں۔ اور اسی واسطے وظیفے بھی پڑھے جاتے ہیں۔

اور غضب ہے کہ بعض لوگ قرآن پڑھنے میں تو بول پڑتے ہیں اور وظیفے میں نہیں بولتے۔ گویا نعوذ باللہ قرآن کی وقعت وظیفوں کے بھی برابر

---

[1] ماحن العزیز ص۳۳۲۔

نہیں۔ یہ کیسی ناقدری ہے۔

ایک صاحب مجھ سے خود کہتے تھے کہ میری نماز تو قضا ہو جاتی ہے مگر پیر صاحب نے جو وظیفہ بتلایا ہے وہ کبھی قضا نہیں ہوتا۔ عجیب حالت ہے کہ اول تو دین کی طرف توجہ ہی نہیں۔ اور جو توجہ بھی ہے تو اس خوبصورتی کے ساتھ ـــــــــ اسی طرح ان عہدیدار صاحب کو پیر نے منع کر دیا تھا کہ وظیفے میں بولنا نہیں، اس لیے ان کو بولنا تو ناجائز تھا مگر رشوت لینا جائز تھا۔ بلکہ شاید وہ وظیفہ بھی اسی واسطے پڑھتے ہوں کہ رشوت خوب ملے۔ اور رشوت کیلئے بھی نہ سہی تو اس میں تو شک نہیں کہ آج کل وظیفے زیادہ تر دنیا کے واسطے پڑھے جاتے ہیں۔[1]

لوگوں کے ذہن میں قرآن وحدیث کی دعاؤں کا وہ درجہ نہیں جو پیرزادوں کی گھڑی ہوئی دعاؤں اور وظیفوں کا ہے۔ چنانچہ جب میں حج کرنے گیا تھا اس وقت میری ابتدائی کتابوں کے استاد کانپور میں میری جگہ تشریف لائے تھے ان سے ایک شخص نے اپنے مرض کے لیے وظیفہ پوچھا، انہوں نے ایک دعا بتلادی اس نے بڑی رغبت سے یاد کی۔ اور انہوں نے زیادہ رغبت دلانے کے لیے یہ بھی فرمادیا کہ یہ دعا حدیث میں آئی ہے اور اس کی یہ یہ فضیلت ہے۔ بس یہ سنکر اس شخص کا منہ پھیکا سا ہوگیا، اور کہنے لگا کہ حضرت میں تو کوئی ایسا وظیفہ چاہتا ہوں جو آپ کے پاس سینہ بسینہ چلا آرہا ہو اور حدیث کی دعا تو عام ہے سب ہی لوگ پڑھ لیتے ہیں۔ آج کل لوگ ایسی ہی ناقدری کرتے ہیں۔[2]

---

[1] تفصیل الدین ملحقہ دین ودنیا ص۳۰۳۔

[2] ص ۳۶۵

وظیفہ یا شیخ عبدالقادر جیلانی

فرمایا وظیفہ "یا شیخ عبدالقادر جیلانی" کے متعلق تو میں یہ کہتا ہوں کہ وظیفہ تو وہ پڑھو جس کی وجہ سے شیخ عبدالقادر جیلانی اس لائق ہو گئے کہ ان کے نام کا وظیفہ پڑھا جاتا ہے۔ اور فرمایا کہ شیخ عبدالقادر جیلانی خود یہ وظیفہ (یعنی شیخ عبدالقادر جیلانی" کا وظیفہ) پڑھ کر کامل ہوئے یا دوسرا وظیفہ؟ یقیناً اس کو انہوں نے نہیں پڑھا۔

اور فرمایا حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کو اس کا احساس ہوتا ہوگا کہ لوگ مجھ کو پکار رہے ہیں یا احساس نہیں ہوتا ہوگا۔ دوسری صورت میں جب کہ احساس نہ ہو تو لغو فعل ہوا۔ اور پہلی صورت میں ان کو بہت تکلیف ہوتی ہوگی[۱]

دین کی آسانی کے لئے وظیفہ کی فرمائش

ایک صاحب نے عرض کیا کہ حضرت والا کوئی ایسا تعویذ بتلا دو۔ جس سے دین کے سب کام آسان ہو جائیں۔ فرمایا کہ میں تو امراض کا علاج کرنے والا ہوں۔ وظیفہ بتلانے والے دوسرے بہت سے پیر ہیں وظیفے ان سے پوچھو۔ یہاں تو نفس میں جو کھوٹ اور خرابیاں ہیں جس سے گناہ صادر ہوتے ہیں ان کا علاج ہوتا ہے۔ اللہ و رسول کے احکام کا اتباع کرایا جاتا ہے[۲]

ایک صاحب کا خط آیا ہے لکھا ہے کہ میں مرض دق (ٹی بی) میں مبتلا ہوں یونانی طب کا علاج کرایا مگر کچھ فائدہ نہیں ہوا۔ اب طب ایمانی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

فرمایا کہ یہ سمجھتے ہوں گے کہ میں نے بڑی ذہانت کا کام کیا مگر طب ایمانی اور بخار کا کیا جوڑ؟ میں نے لکھا ہے کہ یہ بھی خبر ہے کہ طب ایمانی میں کس کس چیز کا علاج لکھا ہے[۳]

---

(۱) الکلام الحسن ص ۱۲۱ (۲) ملفوظات حکیم الامت ص ۲۲۳ قسط ۱۰ (۳) ص ۲۹۹ قسط ۱۰

باب ۶

جھاڑ پھونک اور تعویذ کے سلسلہ میں بعض خرابیاں

بعض جاہل عورتیں بچوں کی بیماری میں، یا اولاد ہونے کی آرزو میں ڈانواڈول ہو جاتی ہیں اور خلاف شرع کام کرنے لگتی ہیں، کہیں فال کھلواتی ہیں، کہیں چڑھاوے چڑھاتی ہیں، کہیں واہی تباہی منتیں مانگتی ہیں، کہیں کسی کو ہاتھ دکھاتی ہیں، بددین اور ٹھگ لوگوں سے تعویذ گنڈے، جھاڑ پھونک کراتی ہیں۔ بلکہ بعض جاہل تو ایسے وقت میں سیتلا بھوانی تک کو پوجنے لگتی ہیں جس سے دین بھی خراب ہوتا ہے اور گناہ بھی ہوتا ہے بلکہ بعض باتوں سے تو آدمی کافر مشرک ہو جاتا ہے۔ اور بعض دفعہ ایسے لوگ کچھ روپے یا پیسے یا کپڑے اور غلہ یا مرغا اور بکرا وغیرہ بھی وصول کر لیتے ہیں۔ اور کبھی کبھی ایسے لوگوں کے پاس عورتوں کے آنے جانے یا بات چیت کرنے سے ان کی نیت بگڑ جاتی ہے اور آبرو کے پیچھے پڑ جاتے ہیں غرض ہر طرح کا نقصان ہے۔ اور پھر بھی ہوتا وہی ہے جو منظور خدا ہوتا ہے[۱]

بعض جگہ اور بھی خرابیاں ہوتی ہیں مثلاً عوام، مجنونوں کا اجتماع ہوتا ہے جس میں

---

[۱] بہشتی زیور ص۹۳ ۔

عورتیں اور مرد مخلوط ہوتے ہیں۔ بدمعاشوں کو موقع ملتا ہے بدنظری کرنے کا یا کسی کا مالی نقصان کرنے کا۔ اور نئے آنے والے لوگ بعض تو دوسروں کے گھر ان کی دلی مرضی کے بغیر مہمان ہوجاتے ہیں جن کو وہ شرما حضوری میں ٹھہراتے ہیں اور کھانا وغیرہ کھلاتے ہیں، اور وہ رخصت نہیں ہوئے کہ دوسری جماعت اور آجاتی ہے اس طرح کسی کو تنگ کرنا خود حرام ہے۔ اور مہمان کو حدیث میں اس سے منع کیا گیا ہے۔

اور بعض لوگ خود کسی میدان یا لوگوں کے چبوتروں وغیرہ پر ٹھہر جاتے ہیں جو مالکوں کو گراں بھی گزرتا ہے۔ بعض لوگ چبوتروں کی اینٹیں وغیرہ بھی اکھاڑ کر اپنے کام میں لاتے ہیں جس سے مالکوں کا نقصان ہوتا ہے

بعض جگہ پانی وغیرہ پڑھ کر دیا جاتا ہے تو طوفان مچتا ہے اور مسجدوں کے ڈول ٹوٹ جاتے ہیں۔ لوٹے وغیرہ اٹھ جاتے ہیں۔

بعض جاہل لوگ عامل کو مقدس اور ولی بلکہ بعض تو خدا اور پرمیشر کہتے ہیں کوئی سجدہ کرتا ہے۔ جس سے عامل میں تکبر پیدا ہوجاتا ہے۔

اور مال وعزت حاصل کرنے کے واسطے عامل یا اس کے ماننے والے اس کے کمالات اور تصرفات کی غلط حکایتیں مشہور کرتے ہیں جس سے اللہ کی مخلوق خوب پھنسے۔ کبھی عامل بلا ضرورت اجنبی عورت کو چھوتا اور پکڑتا ہے۔ کبھی بلا ضرورت ان کے مخفیہ بدن کو دیکھتا ہے (ہاتھ سے سر جھاڑتا اور پکڑتا ہے) جو مفاسد میلوں میں ہوتے ہیں وہ سب یہاں بھی جمع ہوجاتے ہیں۔

ظاہر ہے کہ ان خرابیوں کے بند کرنے کے لیے ضروری ہوگا کہ عامل سلسلۂ عملیات کو بالکل موقوف کردے تاکہ فتنہ سے سب لوگ محفوظ رہیں اور یہ شخص شرک کا ذریعہ نہ بنے۔ اسی طرح ایسے موقع پر ایسے حاجت مند بھی نہ جائیں

جن کی سند دوسرے لوگ پکڑیں[1]

عملیات میں عاملوں کی دھوکہ بازی اور دھاندلے بازی

دیگر امور کی طرح عملیات میں بھی خداع اور دھوکہ حرام ہے۔ آج کل عملیات میں بکثرت دھوکہ دیا جاتا ہے۔ اور اس کی مختلف صورتیں ہوتی ہے اور بعض عملیات میں تو خود عامل ہی دھوکہ میں ہوتا ہے اور بعض عملیات میں قصدًا لوگوں کو دھوکہ دیتا ہے، بطور مثال کے چند نمونے لکھے جاتے ہیں۔

بعض عامل دھوکہ دینے کے لیے کچھ شعبدے یاد کر لیتے ہیں مثلاً کاغذ پر پیاز وغیرہ کے عرق سے کوئی ڈراؤنی شکل بنا دی۔ اور آگ کے سامنے کر دینے سے وہ نمودار ہو گئی۔ اور دیکھنے والوں سے کہہ دیا کہ بس وہ آسیب اس میں اتر آیا۔ یا ایسے ہی اور کوئی دھوکہ ہو۔

بعض لوگ خون سے تعویذ لکھتے ہیں اور اس کے لیے طالب سے مرغا لیتے ہیں۔ سو شریعت میں بہنے والا خون مثل پیشاب کے ہے۔ اور اس حیلہ سے مرغا لینا دھوکہ ہے (جو کہ حرام ہے)۔

بعض لوگ اسی حیلہ سے مشک و زعفران جیسی قیمتی چیزیں وصول کر لیتے ہیں یہ بھی دھوکہ ہے۔

یہ آفت بھی اس زمانہ میں بکثرت ہے کہ کسی سائل (مانگنے والے) سے یہ نہیں کہتے کہ ہم کو اس کا عمل نہیں معلوم، بلکہ کچھ نہ کچھ گڑھ کر لکھ دیتے ہیں، پڑھ دیتے ہیں اور پیسہ ٹھگ لیتے ہیں۔

---

[1] التقی فی احکام الرقی صـ۳۲

اسی طرح جو عمل کسی خاص کام کے لیے نہ ہو اور نہ ہی کسی قاعدہ اور اصل پر مبنی ہو اس کو اپنی طرف سے تراش کر طالب کو اس گمان میں ڈالنا کہ عامل نے کسی قاعدہ اور صحیح بنیاد پر یہ عمل تجویز کیا ہے۔ خاص طور پر جب کہ مال حاصل کرنا بھی مقصود ہو، یہ بھی دھوکہ ہے۔

عاملین کو دھوکہ

بعض عملیات میں خود عامل صاحب ہی دھوکہ میں ہیں (پہلی بات تو یہ ہے کہ) بعض عامل ان عملیات (وغیرہ) کو بزرگی میں داخل سمجھتے ہیں اور اس کی کوشش بھی کرتے ہیں کہ لوگ ان کو ان عملیات سے بزرگ اور ولی اور مقدس سمجھیں۔ حالانکہ عملیات اگر صحیح اور مشروع ہوں تب بھی یہ دنیوی اسباب طبی تدابیر (یعنی علاج معالجہ) کی طرح ہیں۔ اس بنا پر اس کو بزرگی سمجھنا یا سمجھانا دھوکہ ہے۔ اور جاہل (عوام الناس) عامل کو مقدس اور ولی بلکہ بعض خدا اور پرمیشر کہتے ہیں۔ کوئی سجدہ کرتا ہے جس سے عامل میں سخت قسم کا تکبر بھی پیدا ہوجاتا ہے۔

اور عامل یا اس کے اعوان وانصار (چیلے چپاٹے) اس کے کمالات اور تصرفات کی غلط حکایتیں اور قصے مشہور کرتے ہیں جس سے اللہ کی مخلوق اور پھنستی ہے۔

عملیات کو مؤثر سمجھنے میں عقیدہ کا فساد اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے غفلت

اگر عملیات پر جازم (یعنی ایسا پختہ) اعتقاد ہو کہ اس میں ضرور فلاں تاثیر ہے

الفتی فی احکام الرقی صـ۲۰ صـ۳۱ ، صـ۳۱ ، ، صـ۲۹ صـ۳۳

اور اسی پر پوری نظر اور کامل اعتماد ہو جائے تو بھی ناجائز ہے اور یہی مراد ہے۔ اس حدیث سے من تعلق شیئا وکل الیہ[1]

اور یہ یقینی بات ہے کہ آج کل اکثر عوام عملیات کو ایسا مؤثر سمجھتے ہیں کہ حق تعالیٰ سے بھی غافل اور بے فکر ہو جاتے ہیں۔ اور اسی پر بھروسہ کر کے بیٹھ جاتے ہیں۔ حتی کہ عامل ان آثار کو قریب قریب اپنے اختیار و قدرت میں سمجھنے لگتا ہے بلکہ کبھی زبان سے بھی دعویٰ کرنے لگتا ہے کہ میں یوں کر دوں گا۔ اور اگر عامل کا ایسا اعتقاد نہ ہوا۔ لیکن (عوام الناس) جاہلوں کا یہ اعتقاد تو ضرور ہوتا ہے (کہ عامل صاحب چاہیں تو سب کچھ کر سکتے ہیں) چوں کہ عامل تعویذ دے کر اس فساد کا زیادہ سبب بنتا ہے۔ ایسے شخص کو (جس کا عقیدہ فاسد ہے) تعویذ دینا بھی درست نہیں معلوم ہوتا۔ کیوں کہ معصیت (گناہ) کا سبب بننا بھی معصیت ہے[2]

اور گو ایسے مفاسد یعنی اعتقادی خرابی اگر طب (علاج) وغیرہ میں مرتب ہونے لگیں تو ایسے شخص کے لیے اس کی بھی ممانعت ہو جائے گی لیکن چونکہ اکثر دواؤں کے اثر کی علت اس کی حرارت برودت (ٹھنڈی گرمی) کیفیات کو سمجھتے ہیں۔ اور اگر علت معلوم نہیں تب بھی وہ اسباب مبتذلہ (معمولی اور کم درجے کے اسباب ہیں) اس لیے ان کی وقعت قلب میں ایسی نہیں ہوتی ——— لہٰذا اس پر یہ مفسدہ شاذ و نادر مرتب ہوتا ہے۔ والنادر لا عبرۃ لہ[3]

---

[1] رواہ ابو داؤد، [2] التقی فی احکام الرقی ۳۰ ، [3] ، ، ص ۳۲ ـ

عملیات قرآنی سے فائدہ نہ ہونے کی وجہ سے عقیدہ میں خرابی

عملیات اور تعویذ کے سلسلہ میں ایک مفسدہ اور مرتب ہوتا ہے وہ یہ کہ جب اثر نہیں ہوتا۔ تو جاہل یوں کہتا ہے کہ اللہ کے نام میں تاثیر نہیں۔ بعض اوقات اس سے نعوذباللہ قرآن وحدیث کے صحیح ہونے اور حق تعالیٰ کے صادق الوعد ہونے میں شبہ کرنے لگتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ اس مفسدہ سے بچنا اور بچانا دونوں امر واجب ہیں پس ایسے لوگوں کو ہرگز ہرگز تعویذ نہ دیا جائے۔ اور جہاں ایسا احتمال ہو تو صاف صاف کہہ دے کہ یہ عملیات بھی طبی (ڈاکٹری) دواؤں کی طرح ہیں موثر حقیقی نہیں۔ نہ اس پر اثر مرتب ہونے کا اللہ ورسول کی طرف سے حتمی وعدہ ہوا ہے نہ اللہ کے نام اور کلام کا یہ اصلی اثر ہے۔[۱]

دوا اور تعویذ کے موثر ہونے میں عقیدہ کا فساد

اور اس کا علاج

بعض لوگ جو دوا (یا تعویذ وغیرہ) کرتے ہیں وہ اس کو ایسا موثر سمجھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ سے گویا کوئی مطلب ہی نہیں رہتا۔ اس سے شفاء کی درخواست بھی نہیں کرتے۔ دوا کو تو موثر سمجھتے ہیں اور دعاء کو کسی درجہ میں موثر نہیں سمجھتے۔ مجھے تعجب ہوتا ہے ان لوگوں سے جو کہتے ہیں کہ یہ دوا بڑی قیمتی ہے اس کے اجزاء بڑے عمدہ ہیں یہ خالی نہ جائے گی (ضرور اپنا اثر دکھائے گی۔

صاحبو! جن لوگوں نے ان اجزاء اور دواؤں کی یہ خاصیت لکھی ہے وہ

---

[۱] انفاس ص ۳۲

خود طب کی کتابوں میں خاصیت لکھنے کے بعد لکھتے ہیں۔

بِاِذْنِ خَالِقِهَا بِاِذْنِ رَبِّهَا ،

"کہ خدا کی اجازت سے اللہ کی اجازت سے (ان کا اثر ہوگا)

(اور اگر نہ بھی لکھا ہو) یا ان کے لکھنے کا تم کو یقین نہ ہو تو مشاہدہ کر لیجئے کہ جب ناکامی کا وقت آجاتا ہے تو ساری دوائیں رکھی رہ جاتی ہیں بلکہ اطبا اور ڈاکٹر) خود تعجب کرتے اور حیران رہ جاتے ہیں کہ کیا وجہ ہے کہ ہم نے کوئی کسر نہیں چھوڑی اور پھر بھی اثر نہیں ہوا۔

ایسا بھی دیکھا جاتا ہے کہ جو طبیب جس مرض کے علاج میں کامل ہے اس کی موت اسی مرض میں ہوتی ہے۔ حق تعالیٰ اس کا عجز اور تدبیر کا بیکار ہونا دکھلا دیتے ہیں (اس لیے دوا ہو یا تعویذ و عمل اس پر ایسا عقیدہ رکھنا کہ ضرور اس میں تاثیر ہوگی، صحیح نہیں۔ تاثیر ہوگی جب اللہ چاہے گا ورنہ نہیں[1]

تعویذ سے فائدہ نہ ہونے کی صورت میں عوام کے لئے ایک مفسدہ

بعض لوگوں کو تعویذ کے بارے میں عقیدہ میں غلو ہوتا ہے کہ ضرور نفع ہوگا اور اگر نفع نہ ہوا تو اسماء الٰہیہ سے غیر معتقد ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ تعویذ پر جو آثار مرتب ہوتے ہیں وہ منصوص نہیں۔ اور نہ ان کا کہیں وعدہ ہے۔ یہ سب گڑبڑ جاہل عاملوں کی بدولت پیدا ہو رہی ہے اس کی وجہ سے عوام کے عقائد بہت خراب ہو رہے ہیں جن کی اصلاح کی سخت ضرورت ہے۔[2]

---

[1] الصبر ملحقہ فضائل صبر و شکر ص۲۲۔ [2] ملفوظات حکیم الامت ص۲۲۵ قسط ۵۔

کیسے شخص کو تعویذ نہ دینا چاہیئے

فرمایا کج فہم (یعنی کم عقل جاہل) کو تعویذ وغیرہ نہ دینا چاہیئے۔ اگر کوئی اثر ظاہر نہ ہوا تو سمجھتا ہے کہ اسماء الٰہیہ یا کلام الٰہی میں بھی تاثیر نہیں۔ حالانکہ اس تاثیر کا نہ وعدہ کیا گیا ہے نہ دعویٰ۔

اور اس سے بھی بڑھ کر اگر اتفاق سے آیت یا حدیث سے کامیابی نہ ہوئی۔ اور معمولی عملیات سے ہو گئی تو اس سے اور بھی عقیدہ میں فساد ہوگا کہ معمولی عملیات کو قرآن و حدیث سے زیادہ بابرکت سمجھے گا۔[۱]

عوام کی بدحالی اور بداعتقادی

فرمایا کہ عوام الناس کا اعتقاد تعویذ کے بارے میں حد سے آگے بڑھا ہوا ہے اسی واسطے تعویذ دینے کو طبیعت نہیں چاہتی، جس طریقہ سے سائنس والوں کا اعتقاد ہے کہ ہر چیز میں ایک تاثیر ہے جس سے تخلف نہیں ہو سکتا (یعنی اس کا اثر ضرور ہوگا) اور تاثیر رکھ دینے کے بعد نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ کو بھی قدرت نہیں رہی کہ اس کے خلاف ہو سکے۔ مثلاً آگ کے اندر جلانے کی تاثیر رکھ دی ہے اب یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ آگ نہ جلائے۔ اسی طرح عوام الناس کا تعویذ کے متعلق اعتقاد ہے۔ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ جب تعویذ باندھ لیا تو جس غرض سے باندھا ہے اس سے تخلف نہ ہوگا (یعنی اس کا اثر ضرور ہی ہوگا) اور اگر تخلف ہو جائے تو یہ احتمال ہوتا ہی نہیں کہ تعویذ کا اثر ضروری نہیں۔ بلکہ یہ سمجھتے ہیں کہ شرط میں کوئی کمی رہ گئی ہوگی۔

---

[۱] الافاضات الیومیہ $\frac{۲۰۰}{۲۰۸}$

میں تو تعویذ دینے میں خدا کی طرف دعا کے ساتھ توجہ کرتا ہوں۔ حضرات انبیاء علیہم السلام کا بھی یہی طریقہ تھا کہ وہ اللہ کی طرف رجوع ہوتے تھے تاکہ لوگوں کی اصلاح ہو جائے۔ یہ نہیں کرتے تھے کہ ان کے قلوب پر تصرف کریں۔ بخلاف عاملین کے کہ وہ تو اس طرح توجہ کرتے ہیں کہ میں خود مریض کے مرض کو نکال رہا ہوں[1]

فرمایا تعویذوں کے ساتھ لوگوں کا اعتقاد بہت خراب ہے۔ سمجھتے ہیں کہ تعویذ قلعہ ہیں اب اللہ میاں کچھ نہیں کر سکتے۔ تعویذوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ نہیں رہتا[2]

مفاسد کی وجہ سے کیا تعویذ کا سلسلہ بند کر دینا چاہیئے

فرمایا کہ اصل تو یہ ہے کہ تعویذ گنڈوں کو بالکل حذف اور مسدود (یعنی اس سلسلہ کو بند) کیا جائے لیکن اگر غلبۂ شفقت سے کسی مصلح شفیق کو یہ گوارہ نہ ہو تو تدریج سے کام لیا جائے (یعنی آہستہ آہستہ کم کیا جائے) اس کی صورت یہ ہے کہ اس سلسلہ کو ظاہراً تو جاری رکھا جائے۔ لیکن ہر طالب سے یہ بھی ضرور کہہ دیا جائے کہ میں اس کام کو نہیں جانتا۔ مگر تمہاری خاطر سے کیئے دیتا ہوں۔ چند روز کے بعد یہ سمجھائیں کہ لوگ اس کو جس درجہ کی چیز سمجھتے ہیں یہ اس درجہ کی چیز نہیں ہے۔ اس کے بعد ایسا کیا جائے کہ کسی کو دید یا جائے اور کسی سے عذر کر دیا جائے گر نرمی سے۔ پھر بالکل حذف کر دیا جائے[3]

---

[1] ملفوظات کمالات اشرفیہ ص ۱۴۳۔

[2] حسن العزیز ص ۲۴۲، [3] انفاس عیسیٰ ص ۳۰۴۔

باب ۸

استخارہ کا بیان

استخارہ کی حقیقت

استخارہ کی حقیقت یہ ہے کہ کسی امر کے مصلحت یا خلاف مصلحت ہونے میں تردد ہو۔ تو خاص دعا پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو۔ اس کے دل میں جو بات عزم اور پختگی کے ساتھ اس میں خیر سمجھے۔ اس کی غرض تردد ختم کرنا ہے نہ کہ کسی واقعہ کو معلوم کر لینا[1]

استخارہ کا صرف اتنا اثر ہوتا ہے کہ جس کام میں تردد ہو کہ یوں کرنا بہتر ہے یا یوں ؟ یا یہ کہ کرنا بہتر ہے یا نہیں ؟ تو اس مسنون عمل سے دو فائدے ہوتے ہیں دل کا کسی ایک بات پر مطمئن ہو جانا ۲ اور اس مصلحت کے اسباب میسر ہو جانا خواب آنا بھی ضروری نہیں[2]

---

[1] التقی ص ۲۷۔ [2] اصلاح انقلاب ص ۶۔

استخارہ کی حقیقت ضرورت اور اسکا مسنون طریقہ

۱۔ جب کوئی کام کرنے کا ارادہ کرے تو اللہ میاں سے صلاح لے لے اور اس صلاح لینے کو استخارہ کہتے ہیں۔ حدیث شریف میں اس کی بہت ترغیب آئی ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ میاں سے صلاح نہ لینا اور استخارہ نہ کرنا بدبختی اور کم نصیبی کی بات ہے۔ کہیں منگنی کرے یا بیاہ شادی کرے یا سفر کرے یا کوئی کام کرے تو استخارہ کے بغیر نہ کرے تو انشاء اللہ تعالیٰ کبھی اپنے کیئے پر پشیمانی نہ ہوگی۔

۲۔ استخارہ کی نماز کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے دو رکعت نفل نماز پڑھے اس کے بعد خوب دل لگا کر استخارہ کی دعا پڑھے (استخارہ کی دعا لکھی ہوئی ہے اس دعا میں) جب ھٰذَا الاَمر پر پہنچے۔ جس لفظ پر لکیر بنی ہے تو اس کے پڑھتے وقت اسی کام کا دھیان کرے جس کے لیے استخارہ کرنا چاہتا ہے اس کے بعد پاک وصاف بستر پر قبلہ کی طرف منہ کر کے باوضو سو جائے جب سو کر اٹھے اس وقت جو بات دل میں مضبوطی سے آئے وہی بہتر ہے اسی کو کرنا چاہیئے۔

۱۔ اگر ایک دن میں کچھ معلوم نہ ہو اور دل کا خلجان اور تردد نہ جائے تو دوسرے دن پھر ایسا ہی کرے۔ اسی طرح سات دن تک کرے انشاء اللہ ضرور اس کام کی اچھائی اور برائی معلوم ہو جائے گی۔

۲۔ **اگر حج کے لیے جانا ہو تو یہ استخارہ نہ کرے کہ میں جاؤں یا نہ جاؤں بلکہ یوں استخارہ کرے کہ فلاں دن جاؤں یا نہ جاؤں (بہشتی زیور ص ۲۴/۲)**

استخارہ کی فاسد غرض

بعض لوگ استخارہ کی یہ غرض بتلاتے ہیں کہ اس سے کوئی گزشتہ واقعہ یا ہونے والا واقعہ معلوم ہوجائے گا، سو استخارہ شریعت میں اس غرض کے لیے منقول نہیں۔ بلکہ وہ تو محض کسی امر کے کرنے یا نہ کرنے کا تردد (شک) رفع کرنے کے لیے ہے۔ نہ کہ واقعات معلوم کرنے کے لیے۔ بلکہ ایسے استخارہ کے ثمرہ پر یقین کرنا بھی ناجائز ہے [1] اغلاط العوام ص۳۰۔

استخارہ کا غلط طریقہ

۱۵۔ استخارہ کا یہ طریقہ نہیں ہے کہ ارادہ بھی کرلو پھر برائے نام استخارہ بھی کرلو۔ استخارہ تو ارادہ سے پہلے کرنا چاہیئے تاکہ ایک طرف قلب کو سکون پیدا ہوجائے۔ اس میں لوگ بڑی غلطی کرتے ہیں۔ استخارہ اس شخص کے لیے مفید ہوتا ہے جو خالی الذہن ہو ورنہ جو خیالات ذہن میں بھرے ہوئے ہوتے ہیں ادھر ہی قلب مائل ہوتا ہے۔ اور وہ شخص یہ سمجھتا ہے کہ یہ بات استخارہ سے معلوم ہوئی ہے [1]

استخارہ کے مقبول ہونے کی علامت

فرمایا استخارہ میں صرف یکسوئی کا حاصل ہونا استخارہ کے مقبول ہونے کی دلیل ہے۔ اس کے بعد اس کے مقتضیٰ پر عمل کرے۔ اگر کئی مرتبہ استخارہ کرنے پر بھی یکسوئی اور کسی ایک جانب اطمینان نہ ہو تو استخارہ کے ساتھ استشارہ بھی کرے۔ یعنی اس کام میں کسی سے مشورہ بھی لے۔ استخارہ میں ضروری نہیں کہ یکسوئی ہوا ہی کرے[1]

استخارہ کا مسنون طریقہ

امام بخاری رحؒ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کو کسی کام میں تردد ہو یعنی سمجھ میں نہ آتا ہو کہ کس طرح کرنا بہتر ہوگا مثلاً کسی سفر کے متعلق تردد ہو کہ اس میں نفع ہوگا یا نقصان یا اسی طرح اور کسی کام میں تردد ہو تو دو رکعت نفل پڑھ کر یہ دعا پڑھو۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ. اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاقْدُرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ. وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ۔

---

[1] کلمۃ الحق صہ ۲۰۔

ھٰذا الامر کی جگہ اپنے کام کا نام بھی لے مثلاً ھٰذا السفر یا ھٰذا النکاح کہے یا ھٰذا الامر کہہ کر دل میں سوچ لے[۱]

استخارہ کے ذریعہ چور کا پتہ یا خواب میں کوئی بات معلوم کرنا

یاد رکھنا چاہئے کہ جس طرح استخارہ سے گذشتہ واقعہ نہیں معلوم ہوتا اسی طرح آئندہ واقعہ کہ فلاں بات یوں ہوگی معلوم نہیں کیا جاسکتا۔ اور اگر کوئی استخارہ کو اس غرض کے لیے سمجھے ہوئے ہے تو وہ اپنے غلط خیال کی اصلاح کرے کہ یہ بالکل باطل اعتقاد ہے۔ مثلاً کسی کے یہاں چوری ہوجائے تو اس غرض کے لیے استخارہ کرنا نہ تو جائز ہے اور نہ ہی مفید ہے کہ چور کا پتہ معلوم ہوجائے۔

اور بعض بزرگوں سے جو بعض استخارے اس قسم کے منقول ہیں جس سے کوئی واقعہ صراحتاً یا اشارۃً خواب میں نظر آجائے سو وہ استخارہ نہیں ہے بلکہ خواب نظر آنے کا عمل ہے۔ پھر اس کا یہ اثر بھی لازمی نہیں۔ خواب کبھی نظر آتا ہے کبھی نہیں۔ اور اگر خواب نظر آ بھی گیا تو وہ محتاج تعبیر ہے۔ اگرچہ صراحت کے ساتھ نظر آئے۔ پھر تعبیر جو ہوگی وہ بھی ظنی ہوگی یقینی نہیں۔ اس میں اتنے شبہات ہیں۔ پس اس کو استخارہ کہنا یا مجاز ہے۔ اگر ان بزرگوں سے یہ نام منقول ہے ورنہ اغلاطِ عامہ میں سے ہے[۲]

اور خواب یا لیے خودی حجت شرعیہ نہیں، پس اس سے نہ غیر ثابت ثابت ہوسکتا ہے۔ نہ راجح مرجوح، نہ مرجوح راجح سب احکام اپنے حال پر رہیں گے اور خواب

---

[۱] جزاء الاعمال صـ ۔ [۲] اصلاح انقلاب صـ ۔

کی بناء پر کسی کو چور سمجھنا یا کسی سے بدگمان ہونا درست نہیں۔ [۱]

کشف الہام بھی حجت شرعیہ نہیں

بہت سے امور، جو صرف مکشوف و مشہور ہیں۔ ان کے حجت نہ ہونے پر شرعی دلائل موجود ہیں ______ کشف حجت کے کسی درجہ میں بھی نہیں بس اتنا ہے کہ اگر وہ کشف شریعت کے خلاف نہ ہو تو وہ خود صاحب کشف یا جو صاحب کشف کا اتباع کئے ہو اس کو عمل کر لینا جائز ہے۔ [۲]

کشف قلوب (یعنی کسی کے دل کا حال معلوم کر لینے) کی دو قسمیں ہیں۔ ایک بالقصد، جس میں دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر اس کے خطرات (دل کی باتوں) پر اطلاع حاصل کی جاتی ہے یہ جائز نہیں۔ یہ تجسس ہے (جس کی ممانعت قرآن پاک میں آئی ہے) تجسس اس کو کہتے ہیں کہ جو باتیں کوئی چھپانا چاہتا ہو اس کو دریافت کرے۔

دوسری صورت یہ کہ بلا قصد کسی کے مافی الضمیر کا انکشاف ہو جائے (یعنی از خود دل کی حالت معلوم ہو جائے) یہ کرامت ہے۔ [۳]

[۱] بوادر النوادر رسالہ مجدد البلاری [illegible]، [۲] ... حسن العزیز [illegible]، [۳] دعوات عبدیت [illegible] بیان [illegible]۔

کشف ممنوع

بعض محققین نے تصریح کی ہے کہ بیشک وہ کشف جس کے ذریعہ مسلمانوں کے عیوب
یا مریدوں کے عیوب پر اطلاع ہو ایسا کشف شیطانی کشف ہے۔

میں کہتا ہوں کہ اس سے وہ کشف مراد ہے جس میں صاحب کشف کے قصد
یعنی اپنے قصد و ارادہ سے کشف کرے ۔ یہ یقیناً تجسس ہے جو کہ ناجائز ہے البتہ
جس میں صاحب کشف کے ارادہ کے دخل نہ ہو لیکن اس میں برابر نظر کرتا ہے
بے اختیاری نظر کی طرح ہے۔ اچانک نظر پڑ جانے کے بعد۔ لہٰذا اس پر نظر پھیرنا ہے
ہے۔ اور واجب ہے کہ صاحب کشف اس پر یقین نہ کرے کیونکہ یہ بھی سوء ظن کی ایک
ہے اشرعی دلیل کے بغیر۔ اور واجب ہے کہ مرید پر اس کو ظاہر نہ کرے چہ جائیکہ غیروں
کو اطلاع کرے۔ کیونکہ یہ ایسی حکایت ہے جو باعث اذیت ہے اور شرعی دلیل کے بغیر
ہے [1]

فراست اور ادراک کا حکم

فراست بھی ایک قسم کا کشف ہے اور وہ بھی کشف کی طرح حجت شرعیہ نہیں مجھے
سنا ہے کہ ایک شخص صرف شکل دیکھ کر نام بتلا دیتا تھا۔ اور اگر دو آدمیوں کا
نام مشترک ہو جاتا تو وہ بھی بتلا دیتا تھا ۔۔۔۔۔ شیخ عبدالحق رحمہ نے لکھا ہے کہ ایک
شخص ہمارے زمانہ میں ایسا صاحب فراست ہے کہ صرف صورت دیکھ کر نام بتلا دیتا ہے
لیکن ایسا ادراک شرعی دلیل کے بغیر حجت نہیں [2]

---

[1] البدائع [illegible]

فراست

فراست بھی ایک علم ہے۔ افلاطون فراست کا ماہر تھا ممکن ہے کہ اصل میں یہ علم صحیح ہو مگر اس کے قواعد صحیح دلیل سے ثابت اور منقول نہ ہونے کی وجہ سے غیر معتبر کہا جائے۔ جس طرح رمل بھی فی نفسہ ایک صحیح علم تھا۔ چنانچہ حدیث میں ہے کہ بعض انبیاء اس کو جانتے تھے۔ اسی طرح نجوم (ستاروں) میں بھی احتمال ہے مگر چونکہ اس کے قواعد مندرس ہو گئے (یعنی مٹ گئے) اسی لیے شریعت نے اسے ناجائز قرار دیا۔

بس ایسے ہی علم فراست بھی شاید علوم سماویہ میں سے ہو اور بطور کشف کے بزرگوں کو اب بھی ہوتا ہے۔ اسی طرح کتابوں میں جو اس کے متعلق لکھا ہے وہ بھی کبھی کبھی صحیح نکلتا ہے۔ غرض فراست بھی ایک علم ہے بزرگوں کو بکثرت ہوتا ہے۔ خدا نے اخلاق کے موافق ہاتھ ——— پاؤں پیدا کیے ہیں کہ دیکھتے ہی معلوم ہوتا ہے کہ اس کے ایسے اخلاق ہیں۔ چنانچہ افلاطون کو تصویر دیکھنے سے اس کے اخلاق کا پتہ چل جاتا تھا

افلاطون فراست کا ماہر تھا۔ ایک پہاڑ پر اکیلا رہتا تھا۔ ایک مصور (تصویر بنانے والا) نوکر رکھا تھا کبھی کبھی تو اس سے ملاقات ہو جاتی اور کسی سے بہت کم ملتا تھا اگر کوئی ملنے کا قصد کرتا تھا تو اس کی تصویر منگا کر اس کے اخلاق معلوم کر لیتا تھا۔ اگر ملنے کے قابل ہوتا تھا تو ملتا تھا ورنہ جواب دے دیتا تھا۔ ایک مرتبہ ایک شخص کی تصویر دیکھ کر کہا کہ یہ ملنے کے قابل نہیں اس نے کہلا بھیجا کہ افلاطون کی رائے صحیح ہے۔ پہلے میں ایسا ہی تھا مگر اب میں نے اپنے اخلاق درست کر لیے ہیں۔ افلاطون کی فراست نے اس کی بھی تصدیق کی اس کے بعد افلاطون نے اسے اپنے پاس بلا لیا۔ اور اس سے ملا۔ روح المجوب ص۱۲۵ ابرکات رمضان

قیافہ کی حقیقت

ایک مرتبہ مولانا یعقوب صاحب نے علم قیافہ کا حاصل بیان کیا تھا کہ باطنی نفس پر حق تعالیٰ کسی ظاہری ہیئت کو علامت بنا دیتے ہیں تاکہ ایسے شخص سے احتیاط ممکن ہو۔ یہ حاصل ہے علم قیافہ کا۔ مگر ایسے امور و علامات کوئی حجت شرعیہ نہیں [۱]

قیافہ سے مواد کا ادراک ہو سکتا ہی افعال کا نہیں

کسی اشراقی کے سامنے کسی حکیم کی تصویر پیش کی گئی اس نے دیکھا اور کہا کہ یہ شخص زانی ہے (یعنی زنا کرنے والے کی تصویر ہے) لوگ قہقہہ لگا کر ہنسے اور کہا بس جناب آپ کا ادراک معلوم ہو گیا، یہ تصویر تو فلاں حکیم کی ہے۔ اور وہ بڑا پاک دامن اور پارسا شخص ہے۔ اشراقی نے کہا کہ اب تو میں نے کہہ دیا ہے۔ خواہ اس کی تصویر ہو یا کسی اور کی ہو۔ چنانچہ لوگ اس کے پاس گئے اور اس سے کہا کہ تمہارے متعلق ایسا کہا گیا ہے۔ اس نے کہا کہ واقعی زنا کا تقاضا تو میرے قلب میں بہت ہے لیکن میں نے مجاہدہ کر کے نفس کو قابو میں کر لیا ہے۔ ایسا ہوا کبھی نہیں (یعنی زنا کیا نہیں) اس تقاضا ہی کا ان کو ادراک ہوا تھا۔ اس لیے کہ "قیافہ" سے مواد ہی کا ادراک ہو سکتا ہے۔ افعال (یعنی حرکتوں) کا ادراک نہیں ہو سکتا [۲]

---

[۱] الافاضات الیومیہ ص ۴۳۔ [۲] التہذیب ملحقہ فضائل صوم و صلوٰۃ ص ۳۰

شرعی قاعدہ

سب کا مشترکہ قاعدہ یہی ہے کہ جس امر (یعنی جس معاملہ اور حکم) کے ثابت کرنے کا شریعت میں جو طریقہ ہے جب تک اس طریقہ سے وہ امر ثابت نہ ہو۔ اس کا کسی طرف منسوب کرنا جائز نہیں۔ اور یہ بات اپنے محل میں (شرعی دلائل سے) ثابت ہو چکی ہے کہ ان طریقوں کے ثابت کرنے میں شریعت نے الہام خواب، کشف کو معتبر و حجت قرار نہیں دیا۔ تو ان کی بناء پر کسی کو چور یا مجرم سمجھنا حرام اور سخت معصیت ہے شریعت میں جو ذرائع کوئی درجہ بھی نہیں رکھتے ان پر حکم لگانا کس قدر سخت گناہ ہوگا۔ جیسے چور کا نام نکالنے کے لیے حاضرات کرنا یا لوٹا گھمانا، یا آج کل جو عمل مسمریزم شائع ہوا ہے یہ تو بالکل مہمل اور خرافات ہی ہے۔

اس سے بڑھ کر یہ کہ کسی سحر یا کسی جن کے واسطے سے یا کسی نجومی یا کسی پنڈت کے واسطہ سے کسی چیز کا یقین کرلینا خصوصاً جب کہ اس خبر سے کسی بری شخص کو متہم کیا جائے ایسا شدید حرام ہے کہ کے قریب ہے۔

ایسی ضعیف یا باطل کی بناؤں پر کسی کو چور سمجھ جانا اور کسی طرح کا شبہ کرنا جائز نہیں۔ مسلمانوں کے لیے اصل مدار علم و عمل ہے تو دیکھو لو جب شریعت نے ان کی دلالت کو حجت نہیں کہا تم کیسے کہتے ہو[1]

کسی سے غیب کی باتیں پوچھنا اور اس کا یقین کرنا کفر ہے[2]

---

[1] اصلاح انقلاب ص ۲۹۶، [2] تعلیم الدین ص ۔

باب ۹

سحر جادو اور عملیات کے اقسام و احکام

حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر سحر کیے جانے کا واقعہ

یہودیوں میں سحر (جادو) کا بہت چرچا تھا۔ اور وہ اس میں بڑے ماہر تھے۔ چنانچہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی سحر کیا تھا اور وہ لبید کی بیٹیوں نے سحر کیا تھا۔ جس کا اثر بھی حضورؐ پر ہو گیا تھا پھر وحی کے ذریعہ آپ کو مطلع کیا گیا کہ آپ پر فلاں شخص نے سحر کیا ہے۔ چنانچہ سورہ فلق میں اس طرف اشارہ ہے،

وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ؛

"آپ کہیئے کہ میں ان عورتوں کے شر سے پناہ مانگتا ہوں، جو گرھوں پر پڑھ پڑھ کر پھونک مارنے والی ہیں"

گرہوں پر پھونک مارنے کی تخصیص اس لیے ہے کہ حضور پر جو سحر ہوا تھا وہ اسی قسم کا تھا، کہ ایک تانت کے ٹکڑے میں گیارہ گرہیں دی گئی تھیں اور گرہ پر کلمات سحر کو دم کیا گیا تھا۔ اور عورتوں کی تخصیص اس لیے ہے کہ اس واقعہ میں عورتوں ہی نے سحر کیا تھا۔ دوسرے کچھ تجربے سے اور نیز علم طبعی کے لحاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ عورتوں کا سحر بہ نسبت مردوں کے زیادہ موثر ہوتا ہے کیوں کہ سحر میں قوت خیالی کو زیادہ اثر ہے خواہ سحر حلال ہو یا سحر حرام (تفہیم التعلیم۔ التبلیغ ص ۱۳۳)۔

حضرت اقدس مفتی محمد شفیع صاحبؒ پر سحر کا اثر
اور حضرت تھانوی رحؒ کا علاج

مکتوب گرامی حضرت اقدس مفتی محمد شفیع صاحب بنام حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ

"ناکارہ خادم تقریباً ایک ماہ سے بیمار ہے ضعف اس قدر ہوگیا کہ نشست برخاست مشکل ہوگئی۔ میرے قوی تقریباً ساقط ہوتے جارہے ہیں۔ حالت روز بروز گرتی جاتی ہے

حضرت میاں صاحب مدظلہم نے اپنے قاعدہ کے موافق میری حالت کو دیکھا تو فرمایا کہ سحر کے آثار بالکل نمایاں ہیں اور تمام اعضاء بدن میں اس کا اثر ہوچکا ہے۔ اس وقت زیادہ اہتمام سے ان کا علاج کر رہا ہوں۔ ڈیڑھ ماہ تک مختلف طبیبوں کا اہتمام سے علاج کرتا رہا ذرہ برابر فائدہ محسوس نہ ہوا۔

حضرت والا بھی اگر کوئی تعویذ دفع سحر کے لیے عطا فرمائیں۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ باعث برکات عظیمہ ہوگا"۔

جواب حضرت حکیم الامت تھانویؒ

(تعویذ) ملفوف ہے پاس رکھیے اور بعد نماز فجر اگر کوئی محب (خیر خواہ ہمدرد) چینی کی طشتری پر سورہ فاتحہ اور یہ دعا لکھ کر دھو کر پلا دیا کرے تو زیادہ بہتر ہے:

"یَا حَیُّ حِیْنَ لَا حَیَّ فِیْ دَیْمُوْمَةِ مُلْکِهٖ وَبَقَائِهٖ یَا حَیُّ"

(البلاغ اشاعت خصوصی مفتی اعظم نمبر ص ۱۰۹)

مولانا عبدالحیؒ کا سحر کی وجہ سے انتقال

فرمایا مولانا عبدالحیؒ بڑے صاحب کمال تھے تقریباً ۳۸ یا ۴۰ سال کی عمر ہوئی، کسی نے جادو کر دیا تھا۔ مولوی صاحب کے سرہانے سے خون کی ایک شیشی دبی ہوئی نکلی تھی۔ اس سے شبہ ہوا تھا کہ کسی نے سحر کیا۔ اسی میں انتقال ہوگیا۔ اس تھوڑی سی عمر میں بہت کام کیا۔ سمجھ میں نہیں آتا، وقت میں بہت ہی برکت تھی، ہر فن سے مناسبت تھی۔ اور ہر فن کی خدمت کی۔[1]

سحر جادو، تعویذ گنڈے کی تعریف اور ان کا شرعی حکم اور شرائط جواز

"سحر" (جادو) کے کفر یا فسق ہونے میں تفصیل یہ ہے کہ اگر اس میں کلمات کفریہ ہوں مثلاً شیاطین یا کواکب وغیرہ سے استعانت (مدد حاصل کرنا) ہو تب تو کفر ہے خواہ اس سے کسی کو نقصان پہنچایا جائے یا نفع پہنچایا جائے۔ اور اگر مباح کلمات (یعنی جائز کلمات) ہوں تو اگر کسی کو شرعی اجازت کے خلاف کسی قسم کا نقصان پہنچایا جائے اور کسی ناجائز غرض میں استعمال کیا جائے تو فسق اور معصیت ہے۔

اور اگر نقصان نہ پہنچایا جائے اور نہ کسی ناجائز غرض میں استعمال کیا جائے تو اس کو عرف میں سحر نہیں کہتے۔ بلکہ عمل، یا عزیمت، یا تعویذ گنڈہ کہتے ہیں اور یہ مباح ہے۔ البتہ لغت میں لفظ سحر اس کو بھی کہتے ہیں۔

---

[1] الافاضات الیومیہ ص ۳۲۰/۲ مطبوعہ تھانہ بھون

اور اگر (اس عمل کے) کلمات مفہوم نہ ہوں (یعنی اس کا ترجمہ و مطلب معلوم نہ ہو۔ تو کفر کا احتمال ہونے کی وجہ سے اس سے بچنا واجب ہے۔ اور یہی تفصیل تمام تعویذ گنڈوں وغیرہ میں ہے کہ غیر مفہوم نہ ہوں (یعنی ان کا مطلب و ترجمہ معلوم ہو) غیر مشروع نہ ہوں (یعنی شرعاً جائز ہوں) اور ناجائز غرض میں استعمال نہ ہوں۔ اتنی شرطوں سے جائز، ورنہ ناجائز ہے۔[1]

جادو کی دو قسمیں اور ان کا شرعی حکم

سحر (جادو) کی دو قسمیں ہیں۔ ایک سحر حرام۔ اور محاورات (یعنی اصطلاح میں اکثر اسی پر سحر کا اطلاق ہوتا ہے۔ دوسرے سحر حلال جیسے عملیات اور عزائم اور تعویذ وغیرہ کہ لغۃً یہ بھی سحر کی قسم میں داخل ہے۔ اور ان کو سحر حلال کہا جاتا ہے۔ لیکن یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ تعویذ و عزائم (عملیات) وغیرہ مطلقاً جائز نہیں بلکہ اس میں بھی تفصیل ہے وہ یہ کہ اگر اس میں اسماء الٰہی سے استعانت (مدد حاصل کرنا ہو) اور مقصود بھی جائز ہو تو جائز ہے اور اگر مقصود ناجائز ہو تو حرام ہے۔

اور اگر شیاطین سے استعانت (مدد حاصل کرنا) ہو تو مطلقاً حرام ہے۔ خواہ مقصود اچھا ہو یا برا۔ بعض لوگوں کا گمان یہ ہے کہ جب مقصود اچھا ہو تو شیاطین کے نام سے بھی استعانت (مدد حاصل کرنا) جائز ہے یہ بالکل غلط ہے۔ خوب سمجھ لو۔[2]

---

[1] بیان القرآن ص۸۰۔ [2] التبلیغ جلد ۱۲

سفلی و علوی عمل کی حقیقت اور انکا شرعی حکم

سفلی عمل میں شیاطین سے استعانت ہوتی ہے۔ سفلی عمل تو اپنی حقیقت ہی کے اعتبار سے گناہ ہے گو نیت کیسی ہی اچھی ہو۔ اور نفع کی نیت سے حرام عمل جائز نہیں ہو جاتا۔ بعض لوگ جو یہ خیال کرتے ہیں کہ اگر نیت اچھی ہو اور کسی کو نفع ہو تو سفلی عمل بھی جائز ہے جس میں شیاطین سے استعانت ہوتی ہے یہ خیال بالکل غلط ہے۔

اور علوی عمل (یعنی اسمائے الٰہیہ قرآن وغیرہ سے عمل کرنا) بھی مطلقاً جائز نہیں اگر کوئی عمل پڑھے تو اس کو دیکھنا چاہیے کہ اس کی نیت کیا ہے؟ اگر جائز کام کے واسطے پڑھے تو جائز ہے جیسے حلال نوکری کے واسطے پڑھے یا کوئی شخص مقروض ہو اور وہ ادائے قرض کے واسطے عمل پڑھے، اور ناجائز کام کے واسطے علوی عمل بھی ناجائز ہے۔ مثلاً کسی اجنبی عورت کو مسخر (تابع) کرنے کے واسطے پڑھا ہے تو حرام ہے۔

خلاصہ یہ کہ علوی عملیات میں ایک بات تو یہ دیکھنے کے قابل ہے کہ مقصود جائز ہے یا نہیں۔ دوسرے یہ بھی دیکھنا چاہیئے کلمات طیب ہیں یا نہیں غیر مشروع ناجائز کلمات نہ ہونا چاہیے۔

اگر علوی عمل میں خبیث الفاظ نہ ہوں مگر طیب بھی نہ ہوں وہ بھی ناجائز ہے[1]

---

[1] التبلیغ نعیم النعیم ص۲۰۲۔

تعویذ لکھنے اور دینے کے متعلق ضروری مسائل

اور ہدایات

۱۔ تعویذ اگر قرآن آیت کا ہو اس کو بے وضو لکھنا جائز نہیں۔

۲۔ ایسے تعویذوں کو بے وضو ہاتھ لگانا بھی جائز نہیں[۱]

اکثر عاملین اس طرف توجہ نہیں کرتے اور آیات قرآنیہ بے وضو لکھ دیتے ہیں اسی طرح بے وضو آدمی کے ہاتھ میں دے دیتے ہیں (حالانکہ بے وضو) اس کا لکھنا اور چھونا دونوں ناجائز ہیں[۲]

۳۔ اگر کسی کافر کو تعویذ دینا ہو تو بہتر یہ ہے کہ قرآنی آیت نہ لکھے بلکہ یا تو وہ حروف جدا جدا لکھ دے یا ان حروف کے ہندسے لکھ دے یا اور کچھ جائز عبارت لکھ دے۔

۴۔ تعویذ جب کپڑے میں لپٹا ہو بیت الخلاء میں جانا جائز ہے۔

۵۔ اگر قرآنی آیت تشتری پر لکھی جائیں تو ان کے لکھنے اور چھونے کے لیے بھی وضو شرط ہے اس لیے بہتر ہے کہ اگر طالب (یعنی تعویذ لینے والا) با وضو نہ ہو تو خود عامل اس کو لکھ کر پانی سے دھو کر اس کو دے دے۔

۶۔ جب تعویذ کی ضرورت نہ رہے بہتر ہے کہ اس تعویذ کو دھو کر وہ پانی کسی پاک جگہ چھوڑ دے[۳]

---

[۱] التقی فی احکام الرقی ص۳۲، [۲] اغلاط العوام ص۱۲، [۳] التقی فی احکام الرقی ص۳۲۔

عورت کے لئے نامحرم یا اجنبی مرد کو تعویذ دینے سے احتیاط

ایک شخص اپنے کسی عزیز (رشتہ دار) کی بیوی کے لیئے کوئی تعویذ لینے آیا تو انکار فرمادیا۔ اور فرمایا کہ خود اس کا شوہر کیوں نہیں آتا۔ پھر حاضرین مجلس سے فرمایا کہ بس اس طرح ناجائز تعلقات قائم ہوجاتے ہیں کیوں کہ عورتوں کا قلب نرم ہوتا ہے۔ اس قسم کی خدمتوں سے وہ متاثر ہونے لگتی ہیں۔ اگر کوئی عورت کسی نامحرم کے ہاتھ تعویذ منگاتی ہے تو میں نہیں دیتا۔

(اشرف السوانح صہ۲)

مقدمہ کی کامیابی کا ایک عمل

ضرورت کے وقت تعویذ کھلانا پلانا سب جائز ہے

سوال:۔ مقدمہ کی فتح یابی کے لیے اسم ذات (یعنی اللہ) لکھ کر آٹے کی گولیاں بناکر مچھلیوں کو کھلانا جائز ہے یا نہیں۔؟

الجواب:۔ جب تعویذ آدمی کو کھلانا پلانا جائز ہے۔ اسی طرح سے حیوان کو بھی کھلانا جائز ہے۔ اور اگر پانی میں ڈالنے سے اہانت (وبے ادبی) کا شبہ ہو تو قصداً اہانت نہیں ہے بلکہ استبراک (یعنی برکت حاصل کرنا) مقصود ہے۔ رہا یہ کہ اس عمل کو مقصود میں کچھ دخل ہے یا نہیں سو مجھ کو اس کی تحقیق نہیں۔ واللہ اعلم۔

(امداد الفتاویٰ صہ۴۲)

فصل

عملیات وتعویذات میں ساعت، دن، وقت کی قید وپابندی غلط ہے

حدیث شریف میں حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا،

ما انزل اللّٰہ من السماء من برکۃ الا اصبح فریق من الناس الخ

یعنی اللہ تعالیٰ آسمان سے جو بھی برکت نازل فرماتا ہے تو ایک جماعت لوگوں کی کفر کرنے والی ہوجاتی ہے. اللہ تعالیٰ بارش نازل فرماتا ہے تو لوگ کہتے فلاں کوکب ستارہ کی وجہ سے بارش ہو رہی ہے[1]

اس سے ثابت ہوا کہ کواکب کی تاثیر غیبی کا قائل ہونا ایک گونہ کفر ہے۔ اکثر عملیات میں ساعت یا دن کی قید ہوتی ہے. جس کی رعایت بعض عامل کرتے ہیں بعض عامل مہینہ کے عروج ونزول کا لحاظ کرتے ہیں اور ان سب کی بنیاد وہی نجوم کی تاثیر کا اعتقاد ہے. یہ حدیث اسکو باطل اور معصیت ٹھہراتی ہے[1]

بعض عاملوں کو گو وہ اہل علم ہی ہوں بعض عملیات میں دن وغیرہ کی رعایت

---

[1] التفق فی احکام الرقی ص۲۵۔

کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ سو یہ نجوم کا شعبہ ہے۔ اور واجب الترک ہے اور یہ خیال کہ یہ عمل کی شرط ہے بالکل غلط ہے میں نے ایسے اعمال میں یہ قید بالکل حذف کر دی ہے اور پھر بھی بفضلہ تعالیٰ اثر میں کوئی کمی نہیں ہوتی۔ عمل کا اثر زیادہ تر خیال سے ہوتا ہے ان قیدوں کو اس میں کوئی دخل نہیں۔ یہ سب عاملوں کے دعوے ہیں ؎

مسئلہ کی تحقیق و تنقیح

اس مسئلہ کی تحقیق یہ ہے کہ ہر دعویٰ کے لیے کسی دلیل کی حاجت ہوتی ہے پس جو حقیقت تاثیرات کواکب کے مشاہدہ سے ثابت ہے۔ مثلاً سورج میں حرارت (گرمی) ہونا، چاند میں برودت (ٹھنڈک) ہونا، اور سب کواکب میں نور کا ہونا۔ سورج طلوع ہونے سے دن کا ہونا اس کے غروب سے رات ہونا۔ ان تاثیرات کا اعتقاد جائز ہے۔ شارع علیہ السلام نے ان کی کہیں نفی نہیں فرمائی۔ بلکہ بعض کا اثبات فرمایا ہے۔

اور جو تاثیرات مشاہدہ سے مخفی ہیں (یعنی مشاہدہ میں نہیں آئیں) مگر ان کے وجود پر کوئی صحیح دلیل قائم ہے۔ مثلاً کواکب کا رجوم شیاطین ہونا (یعنی یہ کہ شیاطین کو کواکب کے ذریعہ مارا جاتا ہے) اس کا اعتقاد بھی واجب ہے۔

اور جس (تاثیر) پر کوئی صحیح دلیل قائم نہیں۔ جیسے سعادت و نحوست اور اور اس جیسی چیزیں عقلاً اس میں دونوں احتمال تھے۔ وجود و عدم (یعنی سعادت

؎ اغلاط العوام ص۳

و نحوست ہو بھی سکتی تھی اور نہیں بھی) مگر شارع علیہ السلام نے چونکہ نفی کردی ہے۔
اس لیے یہ مرجح ہو گیا عدم تاثیر کو (یعنی تاثیر نہ ہونا راجح ہو گیا) اور دوسری دلیل وجود
کی جو شرعی دلیل کا مقابلہ کر سکے موجود نہیں لہٰذا ناقابل اعتبار ٹھہری۔ اور نجومیوں کے
حسابات محض وہمی اور تخمینی ہیں۔ ہزاروں خبریں غلط نکلتی ہیں۔ تو ایسی وہمی دلیل قطعی
دلیل کے معارض کب ہو سکتی

اس کے بعد بھی اگر کوئی ان (کواکب) کی تاثیر کا قائل ہو اس کے حکم میں تفصیل
یہ ہوگی کہ اگر وہ شارع کی تکذیب نہیں کرتا (یعنی غلط نہیں کہتا) بلکہ بعض نصوص میں
کچھ تاویل کرتا ہے۔ اور کواکب کو مستقل بالتاثیر نہیں مانتا بلکہ باذن الٰہی (اللہ کے حکم
سے) انکو اسباب عادیہ سمجھتا ہے۔ سو چونکہ یہ اعتقاد واقع کے خلاف ہے اس لیے
اس شخص کو صرف جھوٹ کا گناہ ہوگا۔ اور نصوص کی تاویل سے تعجب نہیں کسی
قدر بدعت کا بھی گناہ ہوگا۔

اور اگر شارع علیہ السلام کی تکذیب کرتا ہے (یعنی غلط کہتا ہے) یا کواکب
میں مستقل تاثیر مانتا ہے تو وہ شخص کافر و مشرک ہے[1]

فصل :- عمل کے ذریعہ کسی کو قتل کرنیکا شرعی حکم

عملیات کے ذریعہ کسی کو ہلاک کرنے کا یہی حکم ہے (کہ عمل کے ذریعہ ہلاک
کرنے والے شخص کو قتل کا گناہ ہوگا) چنانچہ ایک عمل کچی اینٹ کا ہے جس کو
ہلاک کرنا منظور ہوتا ہے اس کے واسطے ایک کچی اینٹ پر عمل کرتے ہیں پھر اس
کو کفن وغیرہ دے کر اس پر نماز جنازہ پڑھ کر ندی میں ڈال دیتے ہیں۔ پانی سے گلا

---

[1] التکشف عن مہمات التصوف ص۱۷۱

اینٹ گھلنا شروع ہوتی ہے۔ جیسے جیسے وہ گھلتا ہے اسی قدر یہ شخص گھلنا شروع ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ اینٹ جب بالکل گھل جاتی ہے یہ شخص بھی گھل گھل کر ہلاک ہوجاتا ہے۔ یہ بہت ہی سخت عمل ہے۔

خوب سمجھ لو اگر وہ شخص مستحق قتل نہیں ہے تو تم کو قتل کا گناہ ہوگا۔ بعض لوگ کہہ دیا کرتے ہیں کہ ہم نے تو قرآن سے مارا ہے (یعنی قرآنی عمل کے ذریعہ مارا ہے) پھر ہمیں گناہ کیوں ہوگا ؟ میں کہتا ہوں کہ اگر تم ایک بڑا بھاری قرآن کسی کے سر پر مارو جس سے اس کا سر پھٹ جائے، اور وہ مرجائے تو کیا تم کو گناہ نہ ہوگا ؟ ضرور ہوگا۔[1]

باطنی تصرف و توجہ سے کسی کو نقصان پہنچانا یا ہلاک کرنا

یاد رکھو کسی کو توجہ (باطنی تصرف یا توجہ) سے کسی کو ہلاک کرنا یا نقصان پہنچانا مطلقاً (ہر حال میں) جائز نہیں۔ بلکہ اس میں وہ تفصیل ہے جو میں نے بیان کی۔

مگر آج کل تو اس کو کمال سمجھا جاتا ہے کسی کو بھی اس طرف توجہ نہیں ہوتی کہ اس میں بعض دفعہ گناہ بھی ہوتا ہے۔ لوگ یوں سمجھتے ہیں کہ ہم نے تو محض توجہ کی تھی ہم نے قتل کہاں کیا۔

سو خوب سمجھ لو کہ توجہ سے قتل کرنا بھی ویسا ہی ہے جیسے تلوار سے قتل کرنا اسی لیے ایسے موقعوں میں توجہ سے بچنا چاہیئے۔ اور اگر کوئی شخص مشاق بھی نہ ہو (یعنی اس نے باقاعدہ مشق نہ کی ہو تب بھی اسے ایسے مواقع میں توجہ سے کام نہ لینا چاہیئے۔ کیوں کہ بعض لوگ فطرۃً (پیدائشی طور پر) صاحب تصرف ہوتے

---

[1] تسہیل التعلیم ص ۲۲، ۱۳۰۴ھ، ماتبلیغ۔

ہیں مگر اس کو خبر نہ ہو تو ممکن ہے کہ اپنے آپ کو صاحب تصرف نہ سمجھتے ہوں ۔۔ مگر حقیقت میں تم صاحب تصرف ہو تو اگر اس حالت میں تم نے کسی کو نقصان پہنچانے کا ارادہ کیا اور وہ اس کا مستحق نہ تھا اور نقصان پہنچ گیا تو تم کو گناہ ہوگا ۔ اور یہی حکم عملیات سے ہلاک کرنے کا ہے [1]

بچھو جھاڑنے کا غلط عمل

اسی طرح ایک عمل بچھو جھاڑنے کا ہے اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَان یہاں تک پڑھ کر پانی پیتے ہیں ۔ پھر حَرْ کہتے ہیں ۔ پھر دم کرتے ہیں ۔ نہ معلوم یہ کون سا طریقہ ہے ۔ بچپن میں ہم نے بھی ان عملیات کو لکھ لیا تھا مگر کبھی ان پر عمل نہیں کیا ۔ صرف بچھو کا عمل ایک آدھ مرتبہ غلطی سے کیا ، اللہ تعالیٰ معاف فرمائے ۔

اس کا بہت لحاظ رکھنا چاہئے کہ عملیات علویہ میں الفاظ طیب [بالکل درست] ہوں ۔ قرآن کے الفاظ کو بگاڑا نہ گیا ہو [2]

یابدوح کا عمل اور اسکا حکم

سوال ۔ " یابدوح " کے متعلق بعض لوگ کہتے ہیں کہ سریانی زبان میں باری تعالیٰ کا نام ہے ، اور بعض لوگ مؤکل کا نام کہتے ہیں اور " یا " کے ساتھ پڑھانے کو بھی منع کرتے ہیں ۔ اس کی تحقیق جو حضرت کو ہو اس سے مطلع فرمائیں ؟

---

[1] تمیم التعلیم صفحہ ۱۴۲ التبلیغ ۱۲ ۔ ، ، ، صفحہ ۱۴۱ ۔

الجواب :- مجھ کو کچھ تحقیق نہیں۔ اور بغیر تحقیق کے اس کے پڑھنے کو جائز نہیں سمجھتا۔[1]

قرآنی سورتوں کے موکلوں کا کوئی ثبوت نہیں

بعض لوگوں نے موکلوں کے نام عجیب عجیب گھڑے ہیں۔ کلکائیل، دردائیل اور اسی طرح اس کے وزن پر بہت سے نام ہیں۔ اور غضب یہ ہے کہ ان ناموں کو سورۂ فیل کے اندر ٹھونسا ہے اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ یا كلكائیل اَلَمْ یَجْعَلْ كَیْدَهُمْ فِیْ تَضْلِیْلٍ یا دَرْدَائیل۔

یہ سخت واہیات ہے۔ اوّل تو یہ نام بے ڈھنگے ہیں نہ معلوم کلکائیل کہاں سے ان لوگوں نے گھڑا ہے۔ بس یہ لوگ رات دن کل کل ہی میں رہتے ہوں گے۔ پھر ان کو قرآن میں ٹھونسا یہ دوسرا بے ڈھنگاپن ہے اور نہ معلوم یہ موکل ان لوگوں نے کہاں سے تجویز کیے ہیں۔ یہ سب محض خیالات ہیں اور کچھ بھی نہیں۔ اس کا مصداق معلوم ہوتے ہیں۔ اِنْ هِیَ اِلَّآ اَسْمَآءٌ سَمَّیْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ[2]

اولاد پیدا ہونے کے لیے ہولی دیوالی کے بعض عمل کرنا

بعض عورتوں کی عادت ہوتی ہے کہ اولاد ہونے کے لیے گنڈے اور منتر کراتی پھرتی ہیں اور اس کی بھی پروا نہیں کرتیں کہ یہ شریعت کے موافق ہیں یا نہیں۔

---

[1] امداد الفتاویٰ ص۔ [2] تعلیم التعلیم ص ۲۳، التبلیغ۔

بعض عورتیں یہاں تک بے باک ہیں کہ اگر کوئی ان سے کہہ دے کہ اگر تم فلانی کے بچہ کو مار ڈالو تو تمہارے اولاد ہو جائے گی، تو اس سے بھی دریغ نہیں کرتیں بعض دفعہ کسی بچہ پر ہولی دیوالی کے دنوں میں جادو کرا دیتی ہیں اور بعض جاہل عورتیں ستیلا پوجتی ہیں۔ کہیں چولہے پر کچھ رکھ دیتی ہیں محض اس غرض کے لیے کہ اولاد پیدا ہو [ایسا کرنا ناجائز حرام ہے]۔

وہ اولاد ایسی خبیث پیدا ہوتی ہے کہ بڑے ہو کر ماں باپ کو اتنا ستاتی ہے کہ وہ بھی یاد ہی کرتے ہیں۔ اس وقت وہ ایسی اولاد کو جس کی تمنا میں سیکڑوں گناہ کیے تھے ہزاروں مرتبہ کوستے ہیں۔[1]

---

[1] اسباب الغفلۃ ملحقہ دین و دنیا ص۵۰۵

فصل

چور معلوم کرنے کے عملیات

چور کی شناخت کا عمل محض خیال پر مبنی ہے

عملیات کے اثر کی وجہ صرف تخیل (خیال) پر ہے "قول الجمیل میں شاہ ولی اللہ صاحبؒ نے چور کی شناخت کا بدھنی والا جو عمل لکھا ہے وہ بھی خیال پر مبنی ہے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ دو عاملوں کو دو مختلف مجلسوں میں دو شخصوں کا نام بتلا دو۔ ایک کو بکر کا کہ اس پر چوری کا شبہ ہے۔ اور دوسرے کو عمرو کا ایک بکر کے نام سے لوٹا گھما دے گا۔ اور دوسرے عمر کے نام سے۔ جب چاہو آزما لو۔
شاہ صاحب نے یہ راز خدا جانے سمجھایا نہیں "۱

("مرتب عرض کرتا ہے کہ" القول الجمیل" میں چور کا عمل لکھنے کے بعد یہ عبارت بھی لکھی ہے "جو شخص یہ عمل یا ایسا کوئی اور عمل کر کے چور پر مطلع ہو تو اس پر واجب ہے کہ اس کے چرانے میں یقین نہ کرے۔ اور اس کو بدنام نہ کرے بلکہ قرائن کی پیروی کرے کہ یہ عمل بھی قرائن کے
سورۃ بنی اسرائیل میں فرمایا ولا تقف ما لیس لک بہ علم۔
اور نہ پیچھے پڑ۔ اس چیز کے جس کا تجھ کو یقین نہیں۔ کان اور آنکھ

---

۱ الکلام الحسن صفحہ ۱۴۰ ج ۲۔

اور دل ہر ایک سے سوال کیا جائے گا" ۱ه

اس سے معلوم ہوا کہ اس قسم کے چور وغیرہ کے عملیات سے شاہ صاحب کا مقصود یہ نہیں کہ جس کا نام نکل آیا واقعی وہ چور ہے۔ ایسا یقین کرنا جائز نہیں، البتہ یہ بھی ایک قرینہ ہے اس کو قرینہ سمجھ کر مزید تحقیق کی جائے۔ (مرتب)۔

چور معلوم کرنیکا عمل کرنا اور اس پر یقین رکھنا ناجائز ہے

سوال۔ شاہ ولی اللہ صاحبؒ محدث دہلوی نے چور کے معلوم کرنے کی ترکیب لکھی ہے اور یہاں بعض بزرگ یہی ترکیب کرتے ہیں کہ چور معلوم کرنے کیلیے ایک آیت مرغی کے انڈے پر لکھتے ہیں اور پھر سورۃ یٰسٓ یا اور کوئی سورۃ پڑھتے ہیں اور ایک چھوٹے لڑکے سے انڈے کو دیکھنے کو کہتے ہیں وہ لڑکا اس انڈے میں دیکھ کر بتلاتا ہے کہ فلاں شخص فلاں چیز لیے ہوئے ہے اس ترکیب سے بعض چیزیں بعض لوگوں کو مل گئی ہیں۔ اور چور کا پتہ لگ گیا ہے۔ ایسی ترکیب کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں ؟ شاہ ولی اللہ صاحب نے لکھا ہے کہ اس ترکیب پر یقین نہ کرے البتہ قرائن کا اتباع کرے کیوں کہ یقین کرنا جائز نہیں۔ حالانکہ یقین یا ظن غالب پیدا کرنے کے لیے ایسا کیا جاتا ہے۔

الجواب :۔ نہیں، بلکہ اس لیے ہے کہ جس کا اس طرح سے پتہ لگے (یعنی اس طرح عمل کرنے سے جس چور کا نام نکلے) اس کا تفحص (تحقیق و تفتیش) شرعی طریقہ سے کریں، لیکن عوام حد سے آگے بڑھ جاتے ہیں۔

ا القول الجمیل ص۹۵۔

سوال :۔ یہ عمل کرنا کیسا ہے ؟

الجواب :۔ میرے نزدیک بالکل ناجائز ہے۔ اس لیے کہ عوام حد تفحص سے آگے بڑھ جاتے ہیں (یعنی اس کو یقینی طور پر چور سمجھنے لگے ہیں)

ایسا عمل جسکے ذریعہ سے چوری کیا ہوا مال ملجائے یا سحر باطل ہوجائے جائز ہے

سوال :۔ زید قرآن شریف کی کوئی آیت پڑھ کر ایک برتن پر دم کرتا ہے۔ ایک دوسرا شخص اس برتن کو پکڑ لیتا ہے پھر برتن میں ایک قسم کی حرکت پیدا ہوتی ہے۔ اگر کسی ساحر نے اس پر سحر (جادو) کیا ہے تو جہاں سحر ہے وہاں پر چلا جاتا ہے۔ اگر کسی درخت پر کیا ہے تو درخت پر چڑھنا چاہتا ہے، اگر کسی کا مال چوری ہوا ہے تو جہاں مال ہے وہاں پر چلا جاتا ہے۔ زید کا یہ عمل جائز ہے یا ناجائز ؟

الجواب :۔ یہ عمل فی نفسہٖ جائز ہے۔ اب یہ دیکھنا چاہئے کہ کسی ناجائز امر کی طرف مفضی تو نہیں ہوتا (یعنی کسی ناجائز کا ذریعہ تو نہیں بنتا) اگر ہوتا ہے تو ناجائز لغیرہ ہوجائے گا۔ مثلاً اس عمل کے ذریعہ کسی شخص کو چور سمجھنا جو کہ اس نص کے خلاف ہے۔ وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ (ایسی چیز کے پیچھے مت پڑو جس کا علم نہ ہو)۔
کیونکہ علم سے مراد شرعی دلیل ہے۔ اور ایسے عملیات شرعی دلیل نہیں اور اگر یہ عمل ناجائز امر کی طرف مفضی نہیں ہوتا (یعنی ذریعہ نہیں بنتا)

۱؎ امداد الفتاویٰ ص ۳۵۴ ۔

تو بالکل جائز ہے۔ مثلاً اس عمل کے ذریعہ سے مال مل جانا، یا سحر باطل ہو جانا۔

خلاصہ یہ کہ فی نفسہ جائز ہے۔ اور اگر حرام کا مقدمہ (ذریعہ) بن جائے تو حرام ہے۔[۱]

فال کھولنا یا کسی عمل کے ذریعہ غیب یا آئندہ کی خبریں معلوم کرنا اور اس پر یقین رکھنا درست نہیں

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے، وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ (جس چیز کا تم کو صحیح علم نہ ہو اس کے پیچھے مت پڑو)۔

اس آیت نے معلوم ہوا کہ کسی صحیح دلیل کے بغیر جس کا صحیح[۲] ہونا قواعد شرعیہ سے ثابت ہو کسی امر کا خواہ وہ اخبار ہو یا انشاء (یعنی کسی بات کی خبر ہو یا کسی امر کا حکم ہو اس کا) اعتقاد درست نہیں۔

اب عاملوں کو دیکھا جاتا ہے کہ وہ خاص طریقوں سے فال کھولتے ہیں۔ اور گذشتہ یا آئندہ کے متعلق خبر دیتے ہیں، یا چور وغیرہ کے معلوم کرنے کے لیے لوٹا گھمانے کا عمل کرتے ہیں اور کسی کا نام بتلا دیتے ہیں اور اس کے مطابق خود بھی یقین کر لیتے ہیں۔ اور دوسروں کو بھی یقین دلاتے ہیں۔

یا ایسا کوئی عمل جس سے کوئی خواب نظر آئے بتلا کر جو کچھ خواب میں نظر آئے اس پر پورا اعتماد کر لیتے ہیں اور اس کا نام استخارہ رکھتے ہیں۔ یہ سب غیب کی خبروں کا دعویٰ ہے۔ کیوں کہ شریعت نے ان واسطوں کے ذریعہ کسی خبر کے

---

[۱] امداد الفتاویٰ صفحہ ۸۶ [۲] یہ دلیل کی صفت ہے یعنی وہ دلیل عند الشرع بھی معتبر ہو۔

علم کو مفید اور معتبر نہیں قرار دیا۔ بخلاف طب (علاج معالجہ) کے کہ خود سنت میں اس کا اعتبار وارد ہے۔ گو درجہ ظن ہی میں سہی۔ مذکورہ آیت ایسے امور کو باطل کرتی ہے۔ اسی طرح حدیث بھی (ان سب کو باطل کرتی ہے) چنانچہ ارشاد ہے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اتی عرافا فسئلہ عن شیء لم تقبل لہ صلوٰۃ اربعین لیلۃ[1]

[1] رواہ مسلم، المنتقی ص۲

ترجمہ:۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد فرمایا کہ جو شخص عراف (یعنی غیب کی خفیہ باتیں بتلانے والے) کے پاس آیا اور اس سے کچھ پوچھا ایسے شخص کی چالیس روز تک نماز قبول نہ کی جائے گی۔

فصل

محبت کے تعویذ کی ایک شرط

فرمایا کسی کو اگر محبت کا تعویذ دیا جائے تو اس کے لیے یہ شرط ہے کہ اسکو اتنا مسخر اور مغلوب نہ کر دے کہ وہ مغلوب اور بے اختیار ہو کر کام کرے۔ کیوں کہ یہ حرام ہے[1]

شوہر کو مسخر کرنے کا تعویذ کرنے کا شرعی حکم

ایک عورت نے ایک صاحب کے ذریعہ اپنے خاوند کی تسخیر کے لیے تعویذ لینا چاہا۔ حضرت نے فرمایا کہ فقہاء نے فرمایا ہے کہ خاوند کی تسخیر کے لیے تعویذ کرانا حرام ہے۔ گو اس فتوے کی عبارت مطلق ہے مگر قواعد سے اس کی شرح یہ ہے

[1] الکلام الحسن ص۲۱۲۔

حقوق دو طرح کے ہیں ایک تو وہ حقوق جو شوہر پر شرعاً واجب ہیں۔ اور ایک وہ جو شرعاً واجب نہیں۔ سو جو حقوق واجب نہیں اس میں کسی تعویذ و عمل کے ذریعہ سے اس کو مجبور کرنا یعنی تسخیر کی ایسی تدبیر جس سے وہ مغلوب اور پاگل ہوجائے۔ اور اپنے مصالح کی کچھ خبر نہ رہے یہ غیر واجب پر مجبور کرنا ہے۔ ہاں اگر حقوق واجبہ میں کوتاہی کرتا ہو تو اس کے لیے مجبور کرنا بھی جائز ہے۔ اور چونکہ ان عملیات میں اثر قصد و ارادہ کے تابع ہوتا ہے۔ اس کے لیے عمل کے وقت غیر واجبہ حقوق حاصل ہونے کا قصد کرنا بھی گناہ ہے۔ اور قصد و ارادہ کے تابع ہونے کی وجہ یہ ہے کہ یہ عملیات بھی ایک قسم کا مسمریزم ہے جس سے کسی کے دل اور دماغ پر قابو حاصل کیا جاتا ہے۔

اور یہ جزئیہ یاد رکھنے کے قابل ہے اگر کسی کو یہ شرح معلوم نہ ہو تو وہ فقہاء پر اعتراض کرے گا۔ اس لیے کہ فقہاء کے اس جزئیہ میں اس تفصیل کی تصریح نہیں۔ جیسے طب کی کتابوں میں بعضے نسخے ہیں جن میں خاص اس مقام پر قیود کی تصریح نہیں۔ مگر قواعد سے وہ مقید ہیں[1]

حب زوجین کا تعویذ

میاں بیوی کی موافقت کے لیے تعویذ کرنا۔ مثلاً کوئی شخص اپنی بیوی کے حقوق واجبہ ادا نہیں کرتا تو اس نیت سے تعویذ کرنا جائز ہے کہ دونوں میں موافقت ہوجائے اور شوہر کے حقوق کو ادا کرنے لگے۔ مگر عامل یہ تصور نہ کرے کہ شوہر اس پر فریفتہ ہوجائے بلکہ صرف ادائے حقوق واجبہ کا تصور کرے

---

[1] ملفوظات حکیم الامت ص۲۹۱ ج۵۔

اور جس کو آج کل تسخیر کہتے ہیں اس کا قصد نہ کرے ۔

تعویذ دینے اور لینے والے سب کو اس کا لحاظ رکھنا چاہیئے۔[۱]

اگر کسی بزرگ کو دیکھا ہو کہ وہ میاں بیوی میں محبت ہونے کے لیے عمل کرتے ہیں تو وہ اس درجہ کا عمل کرتے ہیں جس سے میاں حقوق واجبہ ادا کرنے لگے۔ یہ نہیں کہ وہ مغلوب الحواس ہو جائے۔[۲]

سوال ۹۹: حضرت مولانا عبدالحی لکھنوی رح نے اپنی کتاب " نفع المفتی والسائل" ص ۸۵ میں یہ فتوی نقل کیا ہے کہ عورت کا خاوند کو رضامند کرنے کے واسطے تعویذ بنانا حرام ہے کیا یہ صحیح ہے۔ ؟

الجواب: رضامند کرنے کے دو درجے ہیں۔ ایک درجہ وہ جس سے حقوق واجبہ میں کوتاہی نہ کرے۔ دوسرا درجہ وہ جس میں حقوق غیر واجبہ میں اس کو مجبور کیا جائے۔ پہلے درجہ کی تدبیر مباح ہے۔ اگرچہ اس میں جبر ہی سے کیوں نہ کام لیا جائے۔ اور دوسرے درجہ کی تدبیر اگر جبر کی حد تک نہ ہو تو جائز ہے اور اگر جبر کی حد تک ہو تو حرام ہے۔

بس اس مسئلہ میں قواعد شرعیہ سے دو قیدیں ہیں۔ ایک یہ کہ وہ تعویذ یا عمل ایسا ہو جس سے معمول (یعنی جس پر عمل کیا گیا ہے وہ) مضطر (مجبور) نہ ہو جائے۔ دوسری قید یہ کہ حقوق غیر واجبہ کے لیے یہ تدبیر نہ کی جائے۔ اگر ایک قید بھی مرتفع ہو جائے گی (نہ پائی جائے گی) تو حرام ہو جائے گی۔[۳]

---

۱ احکام العباد ص ۲۹، رسالۂ المبلغ ص ۴ ۔ ۲ حقوق و فرائض ص ۱۳۱ التہذیب ۳ امداد الفتاوی ص ۱۹۵ ۔

شوہر کو مسخر کرنے کے واسطے حیض کا خون یا الو کا گوشت استعمال کرنا جائز نہیں

سوال ۵۷:۔ اکثر عورتیں اپنے شوہروں کو قسم قسم کی غلیظ چیزیں کھانے پینے کے ساتھ شریک کر کے شوہروں کو کھلاتی ہیں اور یقین کرتی ہیں کہ ان کا شوہر انکے تابع و فرمانبردار ہو جائے اور کسی بات میں ان کے خلاف نہ کریں۔ وہ غلیظ چیزیں اس قسم کی ہوتی ہیں۔ حیض کا خون، الو کا گوشت، گدھ کا گوشت وغیرہ۔ اس سلسلہ میں شریعت کا کیا حکم ہے؟ بعض عاملوں سے جادو و زبان بندی وغیرہ بھی کراتی ہیں اس کا بھی کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ اولاً تو اس قسم کے عملیات گو فی نفسہٖ مباح طریقے سے ہوں۔ شوہر کو مسخر (تابع) کرنے کی غرض سے فقہاء ممنوع فرماتے ہیں۔ خصوصاً اگر مباح بھی نہ ہو۔ مثلاً اشیاء محرمہ (حیض کا خون وغیرہ) کھلانا۔ لہٰذا یہ تو حرام در حرام ہوگا۔[1]

سوال ۵۸: اگر عورت اپنے مرد کو مسخر کرنے کے واسطے کوئی تدبیر آیات قرآنی سے یا کسی دعا سے یا اور کسی طریقہ سے کرے تو جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ نہیں۔ البتہ دفع ظلم کے لیے جائز ہے۔[2]

---

[1] امداد الفتاویٰ ص ۹۵ ج ۴، [2] ص ۹۵۔

ناجائز تعلق ناپاک محبت کیلئے عمل کرنا دینا حرام ہے

سوال۲۹ ، ایک صاحب کو کسی لڑکے سے بہت گہرا تعلق ہوگیا تھا۔ وہ لڑکا وطن چلا گیا۔ اب وہ صاحب نہایت پریشان، بے چین، بے قرار ہیں دنیا اور دین کے کام سے بیکار ہو رہے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ میں خودکشی کرلوں گا۔ اور تعجب نہیں کہ ایسا کر بیٹھیں۔ ایسی حالت میں اس کے واپس آجانے کے لیے دعا و تعویذ اور عمل جائز ہے یا نہیں۔ اور وہ کہتے ہیں اور معتبر آدمی ہیں کہ میری نہایت پاک و صاف محبت ہے ؟

الجواب :۔ ایسی محبت میں باطنی خباثت ضرور ہوتی ہے اس لیے اس کی اعانت (اور ایسا تعویذ دینا) ناجائز ہے۔ ایک شخص کی مصلحت سے دوسرے شخص کو پریشان کرنا اور گھر سے بے گھر کرنا اگر محبت پاک بھی مان لی جائے تب بھی ناجائز ہے۔ واقعی اگر پاک محبت ہے تو محب (یعنی محبت کرنے والے) کو چاہئے کہ محبوب کے پاس جائے نہ کہ محبوب کو بلائے۔

اگر یہ شخص اس بلا سے نجات کی کوشش کریں تو یہ زیادہ ضروری بات ہے اگر وہ ایسا چاہیں تو مجھ سے خط و کتابت کرلیں۔[۱]

[۱] امداد الفتاویٰ جلد ۴

تعویذ و عمل کے زور سے کسی سے نکاح کرنے کا شرعی حکم

کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہے اور وہ نہیں چاہتی اور اس پر نکاح کرنا واجب بھی نہیں تو اس نے کسی سے تعویذ کرایا اس غرض سے کہ وہ نکاح کرلے۔ تو یہ بھی جائز نہیں۔ نہ ایسا تعویذ دینا جائز ہے۔ کیوں کہ اس میں بھی عامل کی قوت خیالیہ کا اثر ہوتا ہے۔ اور قلب سے کسی کو مجبور کرنا جائز نہیں[1]۔

سوال[55]، بیوہ عورت کو کوئی عمل پڑھ کر نکاح کی خواہش کرنا جائز ہے یا نہیں؟

کوئی عمل قرآن سے پڑھ کر بیوہ عورت کو نکاح کے واسطے کھلانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: عملیات اثر کے اعتبار سے دو قسم کے ہیں۔ ایک قسم تو یہ کہ جس پر عمل کیا جائے وہ مسخر (تابع) اور مغلوب المحبت ومغلوب العقل (یعنی بے قابو و مجبور) ہو جائے ایسا عمل اس مقصود کے لیے جائز نہیں جو شرعاً واجب نہ ہو۔ جیسے کسی معین مرد یا عورت سے نکاح کرنا واجب نہیں اس لیے ایسا عمل جائز نہیں۔

دوسری قسم یہ کہ معمول (یعنی جس پر عمل کیا جارہا ہے اس) کو اس مقصود کی طرف توجہ بلا مغلوبیت کے ہو جائے پھر بصیرت کے ساتھ اپنے لیے مصلحت تجویز کرے ایسا عمل ایسے مقصود کے لیے جائز ہے۔ اس حکم میں قرآن وغیر قرآن مشترک ہیں[2]۔

---

[1] احکام الباہ ص۳۵۔ [2] امداد الفتاوی ص۹۵۔

حال:۔ ایک لڑکی پڑھی لکھی ہوشیار ہے۔ اس کے یہاں (نکاح کے سلسلہ کی) خط وکتابت ہوئی۔ باپ نے صاف انکار کیا کہ ۔۔۔۔۔۔ کی عمر زیادہ ہے اور لڑکی کی عمر کم ہے۔ ایک شخص نے جائز طریقہ سے محبت کا عمل کر دیا اب وہ عورت کہتی ہے کہ میں فلاں ہی سے عقد کروں گی۔ اور گھر کے لوگ منع کرتے ہیں اور وہ اسی خیال میں غرق ہے اور کہتی ہے کہ عامل تو ملیں مجھ کو بعد میں معلوم ہوا کہ ایسا کیا گیا ہے مجھ کو ناگوار ہوا کہ بلا اجازت ایسا کیوں کیا گیا۔ کسی مسلمان کو خصوصًا ناقصات العقل (عورتوں) کو پریشان کرنا کیسے مناسب ہے۔ تقدیر کا حال معلوم نہیں۔
اس کے متعلق دریافت طلب ہے کہ ایسی تدبیر کرنا شرعًا کیسا ہے؟

تحقیق: درست نہیں۔

حال: اگر اس تدبیر سے عورت کو راضی کر لیا گیا تو شرعًا نکاح درست ہوگا یا نہیں؟

تحقیق: درست ہوگا مگر ذرے توقف کے بعد (جب) کہ اس عمل کا اثر جاتا رہے۔[1]

---

[1] تربیت السالک ص۱۶۱۔

فصل ، تسخیرِ خلائق

تسخیر خلائق یعنی مخلوق کو تابع کرنے کا عمل سیکھنا

ہمارے استاذ رحمۃ اللہ علیہ کو ایک شخص نے تسخیر (کسی کو تابع) کر لینے کا عمل بتلایا تھا۔ اور مولانا کو کمالات کا ایسا شوق تھا کہ ہر قسم کی چیز کو سیکھ لیا کرتے تھے۔ اسی طرح یہ عمل بھی سیکھ لیا۔ جس سے مقصود محض علم تھا' عمل مقصود نہ تھا۔

الغرض مولانا محمد یعقوب صاحب نے تسخیر وحب کا عمل اس لیے سیکھ لیا تھا کہ مولانا کو ہر چیز کے جاننے کا شوق تھا لیکن عمل کرنے کے واسطے نہیں سیکھا تھا۔

چنانچہ جس شخص نے آپ کو یہ عمل بتلایا تھا اس نے اس کو چھپانے کے اہتمام کے لیے جنگل میں لے جا کر سکھلایا تھا۔ جب مولانا نے اس عمل کو محفوظ کر لیا تو اس شخص نے مولانا کو زیادہ معتقد بنانے کے لیے یہ کہا کہ حضرت یہ عمل بہت تیز ہے۔ میں نے ایک ایسی امیر زادی پر اس عمل کا امتحان کیا تھا جس کی ہوا بھی پردہ سے باہر نہ نکلتی تھی مگر اس عمل سے وہ فوراً میرے پاس حاضر ہو گئی۔ یہ سن کر مولانا اس عمل سے گھبرا گئے اور فرمایا مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ نفس کا کیا اعتبار ہے نہ معلوم وہ کس وقت بدل جائے' اس لیے میں نے اس عمل کو ذہن سے بھلانے کی کوشش کی یہاں تک کہ اب اس کا ایک لفظ بھی یاد نہیں۔ واقعی یہ بڑا کمال ہے۔

تسخیرِ خلائق یعنی مخلوق کو تابع کرنے کا عمل کرنا جائز نہیں

بعض لوگ تسخیر کے لیے عمل کیا کرتے ہیں یہ حرام ہے[1]

حضرت والا کی (یعنی حضرت حکیم الامت تھانوی رح کی) اتنی مقبولیت و شہرت اور اس جاہ کو دیکھ کر بعض لوگوں کو یقین کے ساتھ یہ خیال ہوگیا اور بکثرت ایسے خطوط آئے کہ تسخیر کا جو عمل آپ پڑھتے ہیں ہم کو بھی بتلا دیجئے (جس سے مخلوق لوٹ پڑے) حضرت والا نے لکھ دیا کہ نہ میں نے کوئی عمل پڑھا، اور نہ مجھے کوئی ایسا عمل آتا ہے، اور نہ میں اس کو جائز سمجھتا ہوں۔ مگر لوگوں کو یقین نہیں آیا[2]

کیا بزرگانِ دین تسخیرِ خلائق یعنی مخلوق کو مسخر کرنے کا عمل کرتے ہیں

بعض لوگوں کو بزرگوں پر شبہ ہوجاتا ہے کہ ان کو تسخیر کا (یعنی مخلوق کو تابع کرنے کا) عمل آتا ہے اور انہوں نے کوئی ایسا عمل کیا ہے جس کی وجہ سے لوگ ان کی طرف جھکے چلے آتے ہیں۔ میں اس کی نفی نہیں کرتا بلکہ آپ کو اس کی حقیقت بتلاتا ہوں غور سے سنو! کہ واقعی انہوں نے تسخیر کا عمل کیا ہے وہ کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی ہے جس کی خاصیت یہ ہے کہ اس سے بندہ خدا کا محبوب ہوجاتا ہے۔ پھر مخلوق کے دلوں میں بھی اس کی محبت ڈال دی جاتی ہے۔ حدیث شریف میں ہے جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ سے محبت کرتے ہیں تو جبرئیل علیہ السلام کو ندا ہوتی ہے کہ

---

[1] التہذیب لحقوق وزائض ص۱۴۳، [2] مجالس الحکمۃ ص۲۴۶۔

کہ میں فلاں کو چاہتا ہوں تم بھی اس سے محبت کرو۔ پھر جبرئیل علیہ السلام آسمانوں میں اعلان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے محبت کرتے ہیں تم بھی اس سے محبت کرو۔ پھر زمین میں اس کے لیے قبولیت رکھ دی جاتی ہے یعنی اہل قلب کے دلوں میں اس کی محبت ڈال دی جاتی ہے۔

حضرت شاہ فضل الرحمٰن پر بھی بعض لوگوں کو ایسا گمان تھا (کہ انہوں نے تسخیر کا عمل کیا ہے) مولانا کو کشف ہوتا تھا ان کو اس خطرہ پر اطلاع ہو گئی۔ فرمایا استغفر اللہ بعض لوگوں کا ایسا خیال ہے کہ اہل اللہ (بزرگ) عملیات سے لوگوں کو مسخر کرتے ہیں۔ ارے یہ بھی خبر ہے کہ عملیات سے باطنی نسبت ختم ہو جاتی ہے وہ ایسا کبھی نہیں کرتے [1]

کسی کو مغلوب اور تابع کر کے اس سے خدمت لینا جائز نہیں

جنات کا وجود تو یقینی ہے۔ اور وہ مسخر بھی ہو جاتے ہیں لیکن ان کا مسخر (یعنی تابع کرنا) جائز نہیں۔ کیوں کہ اس میں غیر کے قلب پر شرعی ضرورت کے بغیر بالجبر تصرف ہوتا ہے اور یہ ناجائز ہے۔

اور یہی وجہ ہے کہ عورت کے لیے مرد کو تابع کرانے کا تعویذ کرانا جائز نہیں۔ البتہ اگر وہ حقوق ادا نہ کرتا ہو تو اس سے جبراً بھی حق وصول کر لینا جائز ہے اسی وجہ سے یہ بھی حکم ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی توجہ سے فاسق کو فرائض و واجبات کے ادا کرنے پر مجبور کرے تو جائز ہے۔ لیکن نوافل کے لیے درست نہیں

---

[1] الکلام الحسن تسلیم و رضا، صفحہ ۱۶۹۔

اور روپیہ وغیرہ وصول کرنے کے لیے تو اور بھی برا ہے [1]
کسی آدمی سے جو نہ اس کا شرعی غلام ہو نہ نوکر، نہ اس کے زیر تربیت ہو کوئی کام جبراً لیا جائے گو وہ کام گناہ کا نہ ہو تو یہ ظلم اور تعدی ہے [2]

فصل: باطنی تصرف سے کسی کو قتل کر دینے والے کا شرعی حکم

اگر صاحب تصرف کے تصرف سے کسی کا قتل ہو گیا ہے تو صاحب تصرف "قاتل شبہ عمد" ہے۔ شبہ عمد کا کفارہ اس پر واجب ہے۔ یعنی ایک مومن غلام آزاد کرنا۔ اگر یہ نہ ہو سکے تو دو مہینے پے درپے [لگاتار] روزے رکھنا اور اللہ تعالیٰ سے توبہ واستغفار کرنا [بھی ضروری ہے] کیوں کہ حق اللہ اور حق العبد دونوں ہے۔ البتہ اگر وہ شخص مقتول مباح الدم تھا [یعنی اس کا قتل کرنا مباح تھا] تو کچھ گناہ نہیں ہوا۔ (انفاس عیسیٰ ص ۱۹۷)

بدعا کے ذریعہ کسی کو ہلاک کرنے کا شرعی حکم

شاہجہاں پور میں ایک بزرگ تھے بہت مخلص آدمی تھے عقائد بھی عمدہ تھے ان سے ایک شخص کو عداوت تھی۔ اور وہ ان کو بہت ستاتا تھا۔ ایک مرتبہ ان بزرگ نے اس کے لیے بددعا کر دی۔ جس سے وہ ہلاک ہو گیا۔ اہل اللہ کا دل دکھانا بڑے وبال کا سبب ہوتا ہے حق تعالیٰ کی غیرت ایک دن ضرور اس کو تباہ کر دیتی ہے۔ چنانچہ حدیث قدسی میں آیا ہے جو میرے ولی سے عداوت کرے اس کو میں اپنی طرف سے اعلان جنگ کرتا ہوں۔

---

[1] ملفوظات دعوات عبدیت ص ۲۰۱، [2] اصلاح انقلاب ص ۱۲۵۔

اب ان بزرگ کا میرے پاس خط آیا کہ ایک شخص میرا دشمن تھا۔ مجھے بہت ستاتا تھا۔ ایک دن میرے منہ سے اس کے حق میں بددعا نکل گئی کہ ابھی اس کو ہلاک کر دے۔ اسی عرصہ میں وہ ہلاک ہو گیا ـــــــ یہ واقعہ اگر کسی دوسرے کو پیش آتا وہ اپنے مریدوں میں بیٹھ کر ڈینگیں مارتا کہ دیکھو ہماری بددعا سے ہلاک ہو گیا، بھلا ہماری بددعا رخالی جاسکتی ہے، بطور کرامت کے اس کو بیان کرتا۔ مگر ان بزرگ میں اس کے بجائے دوسری حالت پیدا ہوئی۔ انہوں نے لکھا کہ "مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں مجھے قتل کا گناہ نہ ہو" سبحان اللہ خوف خدا کی یہی شان ہوتی ہے۔ میرے اوپر اس خط کا بہت اثر ہوا۔ اور اس سوال سے مجھے سائل کی بہت قدر معلوم ہوئی بس رسم پرستوں اور حق پرستوں میں یہی فرق ہوتا ہے کہ وہ ہر وقت لرزاں ترساں رہتے ہیں [ڈرتے رہتے ہیں]۔ اور کسی چیز پر بھی نازاں نہیں ہوتے۔ مجھ پر اس خط کا بہت اثر ہوا۔ اور اس سوال سے مجھے سائل کی بہت قدر معلوم ہوئی۔ اور میں ان کی بزرگی کا معتقد ہو گیا۔ کیوں کہ ایسا سوال مجھ سے عمر بھر کسی نے نہ کیا تھا۔ اور سوال بھی ایسے واقعہ کا جو ظاہر میں کرامت کے مشابہ معلوم ہوتا ہے۔

میں نے جواب لکھا کہ واقعی آپ کا اندیشہ درست ہے مگر اس میں تفصیل ہے۔ وہ یہ کہ:۔

بددعا کے وقت دو حالتیں ہو سکتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ محض سرسری طور پر حق تعالیٰ سے درخواست کر دی۔ اور اپنے دل کو اور اپنے خیال کو اس کے ہلاک کرنے کی طرف متوجہ نہیں کیا۔ اس صورت میں اگر وہ شخص ہلاک ہو جائے تو یہ بددعا کرنے والا قاتل تو نہ ہو گا کیوں کہ بددعا سے ہلاک ہونے میں اس کا دخل نہیں ہے۔ بلکہ اس میں محض حق تعالیٰ سے درخواست ہے۔ اور حق تعالیٰ اپنی مشیت سے ہلاک کرنے والے ہیں پس یہ شخص قاتل تو نہیں۔

باقی بددعا کا گناہ سو اگر شرعًا ایسی بددعا جائز تھی اور وہ شخص بددعا کے قابل تھا تب تو بددعا کا بھی گناہ نہیں ہوا۔ اور اگر ایسی بددعا جائز نہ تھی تو صرف بددعا کا گناہ ہوا۔ اس سے توبہ و استغفار لازم ہے۔

اور ایک صورت بددعا کی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ سے درخواست کرنے کے ساتھ اپنے دل کو بھی اس کو ہلاک کرنے کی طرف متوجہ کیا اور اپنے تصرّف سے کام لیا اس صورت میں یہ تفصیل ہے کہ اگر اس شخص کو تجربہ سے اپنا صاحب تصرف نہ ہونا معلوم ہے مثلاً بارہا تصرّف کا قصد کیا مگر کچھ نہیں ہوا۔ تو اس صورت میں اگر ہلاکت کا خیال بھی کیا، تب بھی قتل کا گناہ نہیں ہوا۔ البتہ اس صورت میں اگر وہ شرعًا قتل کا مستحق نہ تھا تو اس کی ہلاکت کی تمنا کا گناہ ہوگا۔

اور اگر تجربہ سے اپنا صاحب تصرف ہونا معلوم ہے اور پھر اس کا خیال بھی کیا اور وہ مستحق قتل نہیں تو یہ شخص قاتل ہے کیوں کہ تلوار سے قتل کرنا اور تصرف سے قتل کرنا، دونوں قتل کا سبب ہونے میں برابر ہیں۔ صرف فرق اتنا ہے کہ تلوار سے قتل کرنا قتل عمد ہے جس کا قصاص لازم ہوتا ہے۔ اور یہ قتل شبہ عمد ہے۔ اس صورت میں اس کو دیت کے علاوہ ایک غلام کا آزاد کرنا، اور اگر اس کی وسعت نہ ہو تو دو مہینے کے روزے رکھنے چاہیئے اور توبہ و استغفار کرنا چاہیئے[1]

اغلاط العوام

۱۔ اکثر عوام اور خصوصًا عورتیں چیچک (اسی طرح بعض اور امراض) کے علاج کرانے کو برا سمجھتے ہیں۔ اور بعض عوام اس مرض کو بھوت پریت کے اثر

---

[1] التبلیغ وعظ تعمیم التعلیم صفحہ ۱۳۳ ملفوظات حکیم الامت قسط ۵ صفحہ ۲۹۶/۲۔ ملفوظات صفحہ ۵۳۶۔

سے سمجھتے ہیں یہ خیال بالکل غلط ہے۔

۱۲۔ بعض عوام سمجھتے ہیں کہ جو کوئی قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ کا وظیفہ پڑھے اس کا ناس ہوجاتا ہے یہ خیال بالکل غلط ہے۔ بلکہ اس کی برکت سے تو وہ مصیبتوں سے نجات پاتا ہے۔

۱۳۔ اور بعض عوام کا یہ عقیدہ ہے کہ ہر جمعرات کی شام کو مُردوں کی روحیں اپنے اپنے گھروں میں آتی ہیں، اور ایک کونے میں کھڑی ہو کر دیکھتی ہیں کہ ہم کو کون ثواب بخشتا ہے؟ اگر کچھ ثواب ملے گا تو خیر، ورنہ مایوس ہو کر لوٹ جاتی ہے۔ یہ خیال بالکل غلط ہے۔[۱]

ضروری تنبیہ

احقر نے جن امور کو ناجائز لکھا ہے دلائل شرعیہ کی روشنی میں لکھا ہے۔ لہٰذا کسی مستند بزرگ کے کلام یا معمولات میں کوئی عمل اس کے خلاف پایا جائے تو خود اس میں کچھ مناسب تاویل کر لی جائے۔ باقی جو احکام دلائل شرعیہ سے ثابت ہیں وہ کسی طرح غلط نہیں ہو سکتے۔[۲]

۱۔ اغلاط العوام ص۱۲۶ ؛ ۲۔ المتقی فی احکام الرقی ص۳۲

باب ۱

تعویذ کا بیان

تعویذوں کی اصل اور اس کا ماخذ

حدیث سے تعویذوں کی جو حالت معلوم ہوتی ہے اس پر عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی عادت دلالت کرتی ہے جو "حصن حصین" میں مذکور ہے کہ وہ اپنے بچوں کو ایک دعا

اعوذ بکلمات اللہ،

(یعنی میں اللہ تعالیٰ کے کلمات اللہ کے ساتھ پناہ لیتا ہوں) پڑھاتے تھے اور جو سیانے نہ تھے (یعنی چھوٹے بچے تھے) ان کو برکت پہنچانے کا یہ طریقہ تھا کہ دعا لکھ کر گلے میں ڈال دیتے تھے، یہ حدیث تعویذ کا ماخذ ہے۔

اس سے صراحۃً معلوم ہوا کہ اصل مقصود پڑھانا تھا مگر جو سیانے نہ تھے انکو برکت پہنچانے کا یہ طریقہ تھا کہ دعا لکھ کر گلے میں ڈال دیتے تو تعویذ باندھنے کا دوسرا درجہ ہے مگر حقیقت سے ناواقفی کی وجہ سے اس کا الٹا ہو گیا کہ تعویذ کا اثر زیادہ سمجھنے لگے اور پڑھنے کا کم۔

غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ اکثر لوگ اس زمانہ میں جاہل ہوتے ہیں اسلئے

ہمارے بزرگوں نے تعویذ کا طریقہ اختیار کیا۔ دوسرے پڑھنے میں دقت ہے اور نفس ہمیشہ اپنی آسانی کی صورت نکال لیتا ہے۔

بہر حال اسماء الہیۃ میں برکت ضرور ہے مگر جب کہ مناسبت بھی ہو۔[1]

عملیات میں اصل پڑھنا ہے لکھ کر دینا یعنی تعویذ خلافِ اصل ہے

عملیات میں اصل پڑھنا ہے اور لکھ کر دینا حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اس شخص کے لیے ہے۔ جو پڑھنا نہ جانے، وہ حدیث یہ ہے۔

"فی حصن الحصین وکان عبد اللّٰہ بن عمرو یلقنہا من عقل من ولدہ، ومن لم یعقل کتبہا فی صک ثم علقہا فی عنقہ۔[2]"

ترجمہ:- حصن حصین میں ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر اپنی سمجھدار اولاد کو ان کلمات کی تلقین فرماتے تھے اور جو نا سمجھ ہوتے ان کے لیے ایک کاغذ میں لکھتے پھر اس کی گردن میں لٹکا دیتے۔"

اب جو عام رسم ہو گئی ہے کہ جو لوگ پڑھ سکتے ہیں وہ بھی تعویذ لکھواتے ہیں۔ گو یہ جائز ہے۔ لیکن اس کا نفع کم ہے۔[3]

[الغرض] تعویذات میں اصل تو حروف و الفاظ ہیں جو پڑھے جائیں۔ مگر جو لوگ پڑھ نہیں سکتے ان کے واسطے ان حروف کا بدل یہ نقوش ہیں جیسا کہ "حصن حصین" کی روایت سے معلوم ہوتا ہے "من لم یعقلہا کتبہا فی صک و

---

[1] الدین الخالص لمحۃ دین و دنیا ص۔ [2] رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی والحاکم۔ [3] التبلیغ فی احکام الرقی ص

مقلهانی حسنته[۱]

(حاصل یہ کہ) تعویذ تو صرف نقوش ہیں۔ اصل چیز الفاظ ہیں۔ اگر کوئی پڑھ سکے تو وہ تعویذ نہ لے بلکہ خود پڑھ لے۔[۲]

اصل تو پڑھنا ہے تعویذ ان پڑھ جاہلوں اور بچوں کیلئے ہوتا ہے

فرمایا حصن حصین، میں ایک حدیث ہے جس میں ارشاد ہے "من لم یقرا فلیکتبها فی صک" یعنی جو پڑھ نہ سکے وہ کسی کاغذ پر لکھ لے۔ اس سے معلوم ہوا کہ جن ضرورتوں کے لیے تعویذ لکھے جاتے ہیں ان میں اصل چیز دعاء اور آیات کا پڑھنا ہے، وہی زیادہ نافع ہے۔ لکھ کر گلے میں ڈالنا تو ان کے لیے ہے جو پڑھ نہ سکیں جیسے بچے یا بالکل ایسے جاہل جن کی زبان سے قرآن اور دعا کے الفاظ ادا ہونا مشکل ہو۔

آج کل لوگوں کو اللہ تعالیٰ کا نام لینے اور پڑھنے کا تو ذوق رہا ہی نہیں اس لئے اگر کوئی دعا، یا وظیفہ ان کو بتلایا جائے تو اس کے لیے تیار نہیں ہوتے۔ اور یوں چاہتے ہیں کہ خود کچھ کرنا نہ پڑے۔ بس کوئی پھونک مار دے یا لکھی ہوئی چیز دے دے۔ اس سے سب کام ہو جاتا ہے۔[۳]

پڑھا ہوا پانی تعویذ سے زیادہ مفید ہے

ایک شخص نے کسی عضو کے درد کے لیے تعویذ مانگا۔ فرمایا دوا، یا پانی پر دم

---

[۱] الکلام الحسن ص۔ ج۔ ص۔ [۲] ص۔

زائد وہ بدن کے اندر جائے گا جس سے زیادہ اثر کی امید ہے۔[۱]

تعویذ کن باتوں کیلئے ہوتا ہے

ایک صاحب نے تعویذ مانگا جو بیمار تھے۔ فرمایا تعویذ اصل میں ان باتوں کے لیے ہے جن کی دوا نہیں ہے۔ جیسے آسیب اور نظر بد۔ اور جن کا علاج ہے انکا علاج کرانا چاہیئے۔ ان صاحب نے اصرار کیا تو فرمایا۔ سورہ فاتحہ (الحمد لله پوری سورۃ) پڑھ کر پانی پر دم کر لیا کرو اور پی لیا کرو۔ کیوں کہ پڑھنے میں زیادہ اثر ہے۔

اور حدیث سے بھی تعویذ (صرف) چھوٹے بچوں کے لیے ثابت ہے جو پڑھ ہی نہیں سکتے۔ بڑوں کے لیے کہیں ثابت نہیں ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عادت تھی کہ جو بچے یاد کرنے کے قابل ہوتے تھے ان کو یہ دعا سکھاتے تھے۔

اعوذ بکلمات اللّٰہ التامات الخ

اور جو پڑھنے پر قادر نہ تھے ان کے گلے میں (یہ دعا لکھ کر) ڈال دیتے تھے۔ مگر اب عام عادت تعویذ ہی مانگنے کی ہو گئی ہے۔[۲]

ایک شخص نے کنٹھ کا تعویذ مانگا۔ فرمایا کہ کنٹھ مادی مرض ہے اس کا علاج کرنا چاہیے۔ تعویذ کا اثر طبی موقعوں پر اکثر نہیں ہوتا۔ مثلاً بخار کبھی تو بدخوابی فکر رنج یا کوئی چیز کھانے سے ہو جاتا ہے۔ یا جاڑا بخار مادہ ضعیف سے ہوتا ہے تب تو ایک ہی تعویذ سے آرام ہو جاتا ہے۔ اور جہاں مادہ قوی ہوتا ہے وہاں کچھ نہیں ہوتا کیوں کہ عادت کے خلاف ہے۔ قوی مادہ کا علاج طب سے ہی

---

[۱] الکلام الحسن ص۲۸۵، [۲] حسن العزیز ص۱۵۹۔

کرنا چاہیئے ؎۱

دعا اور تعویذ اسی وقت اثر کرتی ہے جبکہ ظاہری تدبیر بھی اختیار کیجائے

ایک شخص حضرت حکیم الامت تھانوی رح سے تعویذ لینے آیا کہ اس کی بہو اس کی اطاعت نہیں کرتی۔ حضرت تھانوی رح نے فرمایا کہ اس کا تعویذ تو یہی ہے کہ اس کو اور اپنے لڑکے کو علیحدہ کر دو۔ پھر نہایت درجہ اطاعت گزار ہو جائیگی دوسرے میں تو خود عملیات و تعویذات نہیں جانتا۔ ہاں دعا کرا لو۔ مگر اس قسم کے امور میں دعا، تعویذ کا اثر اتنا ہی ہے کہ اگر کوئی شخص تدبیر کرے۔ تو یہ اس میں معین (و مددگار) ہو جاتے ہیں باقی محض تعویذ اور دعا پر اکتفا کرنے سے کچھ بھی نفع نہیں۔ مثلاً اگر کوئی شخص چاہے کہ میرے اولاد ہو اور نکاح نہ کرے یا چاہے کہ مجھے کھیتی میں بہت سا اناج مل جائے اور کھیتی نہ کرے، یا چاہے کہ مجھے خوب نفع ہو (دکان خوب چلے) اور تجارت نہ کرے۔ بلکہ ان سب کے بجائے بزرگوں سے دعا کرایا کرے اور تعویذ لے کر رکھ لے۔ تو یہ کھلا ہوا جنون اور پاگل پن ہے ؎۲

مشروع اور مناسب تعویذ

اگر ایسا ہی گلے میں تعویذ ڈالنے کا شوق ہے تو صحیح حدیث میں جو دعائیں آتی ہیں وہ لکھ کر گلے میں ڈالو۔ چنانچہ وہ دعائیں یہ ہیں۔

؎۱ حسن العزیز ص۲۳۲ ج۲، ؎۲ ملفوظات دعوات عبدیت ص۹۲ ج۱۳۔

"أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ
بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ يُؤْذِيْكَ اللّٰهُ
يَشْفِيْكَ"۔[۱]

مگر چاندی کا تعویذ نہ ہونا چاہیے، کیوں کہ وہ ناجائز ہے۔

فصل

ناجائز عملیات اور ناجائز تعویذات

ایسے تعویذ جن کے معنی معلوم نہ ہوں اور یہ معلوم نہ ہو کہ کس چیز کا نقش ہے ناجائز ہیں

بعض الفاظ جن کے معنی معلوم نہ ہوں یا ایسا نقش جس میں ہندسے لکھے ہوں لیکن یہ معلوم نہ ہو کہ کس چیز کے ہندسے ہیں، ایسے نقش و تعویذ کا استعمال ناجائز ہے،[۲] جیسا کہ اکثر تعویذ لکھنے والوں کا آج کل یہی حال ہے کہ اس نقش کی حقیقت بھی معلوم نہیں ہوتی لیکن ویسے ہی کسی کی تقلید سے یا کسی کتاب و بیاض وغیرہ سے نقل کر کے لکھ دیتے ہیں۔ البتہ جو (عملیات) منصوص ہیں (جیسے سورۂ فاتحہ کا پڑھنا یا حرز ابی دجانہ) وہ اس سے مستثنیٰ ہیں اگرچہ ان کے معنی معلوم نہ ہوں (تب بھی ان کا استعمال جائز ہے) اسی طرح کسی معتبر عالم بزرگ سے جو نقش منقول ہو جس کے بارے میں یقین ہو کہ وہ ناجائز نقش نہیں کرتے۔ ان کے بتلائے ہوئے بھی

---

[۱] الصبر ملحقہ فضائل صبر و شکر ص۔ [۲] انما تکرہ العوذة اذا کانت بغیر لسان العرب ولا یدری ما هو ولعله يدخله سحر او کفر او غير ذلك واما ما کان من القرآن او شیء من الدعوات فلا بأس به۔ رد المحتار فصل فی اللبس۔ الشامی ص۔

نقش استعمال کرنا جائز ہوگا۔ اگرچہ اس کے معنی معلوم نہ ہوں واللہ اعلم مرتب[1]

جس عمل اور تعویذ کے معنی خلاف شرع ہوں وہ ناجائز ہے

جن عملیات و تعویذات کے معنی خلاف شرع ہوں ان کا استعمال ناجائز ہے۔
مشکوٰۃ شریف کتاب الطب میں حضرت عوف ابن مالک الاشجعی سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ہم نے زمانہ جاہلیت میں رقیہ یعنی جھاڑ پھونک کرتے تھے۔ ہم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ اس کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں۔ آپ نے فرمایا،

"اعرضوا علیّ رقاکم لا بأس بالرقی مالم یکن فیہ شرک"

"کہ اپنے عملیات (جھاڑ پھونک منتر) مجھ پر پیش کرو۔ جھاڑ پھونک میں کوئی حرج نہیں جب تک کہ اس میں شرک نہ ہو"[2]

یہ حدیث اس مضمون میں صریح ہے۔

آج کل بہت لوگ اس میں بھی مبتلا ہیں۔ مثلاً (ایسے عملیات کرتے ہیں جن میں) کسی مخلوق کو ندا ہوتی ہے خواہ پڑھنے میں یا لکھنے میں جیسے بعض تعویذوں میں اجب یا جبرائیل یا میکائیل ہوتا ہے۔ اور کسی عمل میں یا دردائیل میا کلکائیل ہوتا ہے۔ اور بعض لوگ "یا شیخ عبد القادر شیئاً للہ" کا ورد کرتے ہیں۔ یا مثلاً بعض تعویذوں میں گو ندا ہو، عاد نہیں ہوتی بلکہ کسی بزرگ کا

---

[1] الشفی فی احکام الرقی ص۱۳۔

وصل ہوتا ہے یا ان کے نام کی نذر و نیاز ہوتی ہے (اور نذر و نیاز جائز بھی ہے) لیکن اس کے اثر مرتب ہونے میں ان بزرگوں کا دخل بھی سمجھتے ہیں۔ یہ سب شرعاً ممنوع اور باطل ہے۔ ایسے ہی عوارض کی وجہ سے حدیثوں میں آیا ہے کہ،

"إن الرقى والتمائم والتولة شرك۔ رواه ابوداؤد۔ كذا فى المشكوٰة كتاب الطب"۔

(یعنی جھاڑ پھونک اور عملیات شرک ہیں اس سے اسی قسم کے عملیات مراد ہیں)۔

اسی طرح وبا اور ایسی ہی بیماری میں بھینٹ کے اعتقاد سے بکرا ذبح کرتے ہیں جو کہ شرک ہے۔[1]

عملیات کرنے تعویذات لکھنے کے بعض غلط طریقے

مرغ کے خون سے تعویذ لکھنا۔

بعض لوگ خون سے تعویذ لکھتے ہیں اور بعض لوگ اس کے لیے طالب سے مرغا لیتے ہیں (اور کہتے ہیں کہ اس کے خون سے تعویذ لکھا جائے گا) سو (یاد رکھو!) شریعت میں بہنے والا خون پیشاب کی طرح ناپاک ہے۔ اس سے تعویذ لکھنا کس قدر بری بات ہے۔ اور ایسا تعویذ اگر بازو پر باندھا ہو یا جیب میں پڑا ہو تو نماز بھی درست نہ ہوگی۔ اور اس بہانہ سے مرغا لینا یہ خود دھوکہ دینا ہے جس کی وجہ سے اس کی برائی اور بڑھ جاتی ہے۔[2]

---

[1] اغلاط العوام ص ۲۱ ، [2] ، ، ص ۲۲

بعض چیزوں کے کھانے سے پرہیز کرنا

۱۔ بعض عملیات میں ترک حیوانات وغیرہ ہوتا ہے (مثلاً یہ کہ گوشت نہ کھائیں گے وغیرہ وغیرہ) کسی خاص عمل کی مصلحت کی بناء پر ترک کرنا اس میں تو کوئی ملامت نہیں. لیکن (ہوتا یہ ہے کہ) اکثر عامل یا دیکھنے والے اس ترک (اور پرہیز) کو موجب تقرب الی اللہ (یعنی اللہ کے قرب کا ذریعہ) اور طاعت مقصودہ سمجھنے لگتے ہیں۔ ایسا اعتقاد بدعت سیئہ اور ضلالت محضہ اور سنت حقہ کی مخالفت ہے۔

تصویر دار تعویذ

۲۔ اسی طرح بعض عملیات میں تصویریں بنائی جاتی ہیں (یا تعویذ اس طرح لکھا جاتا ہے جس سے ذی روح کی تصویر بن جاتی ہے) یہ سب حرام ہے۔

۳۔ بعض عملیات میں قرآن الٹا پڑھتے ہیں، اور بعض عملیات میں قرآن کے اندر اور دوسری عبارتیں اس طور سے داخل کرتے ہیں کہ نظم قرآنی مختل ہو جاتا ہے۔ یہ سب حرام اور معصیت ہے۔

۴۔ بعض عامل صاحب جن (یعنی مریض) کو تیر وغیرہ مارتے ہیں جس میں ایذاء اہانت و ظلم ہے جو کہ حرام ہے[۱]

طریقہ استعمال میں تعویذ کی بے ادبی

چوراہے یا راستہ میں تعویذ دفن کرنا

بعض تعویذوں کے استعمال کا طریقہ ایسا بتلایا جاتا ہے جس میں ان کی بے ادبی

---

[۱] التقی فی احکام الرقی ص۳۳۔

ہوتی ہے۔ روایت[1] مذکورہ سے اس کا ممنوع ہونا ثابت ہے۔ مثلاً کوئی تعویذ کسی کے آنے جانے کی جگہ دفن کیا جاتا ہے تاکہ اس کے اوپر آمد و رفت ہو۔ یا کوئی تعویذ جلایا جاتا ہے۔ اسی طرح اور جس طریقے سے بے حرمتی و بے تعظیمی ہوتی ہو سب ناجائز ہے۔

ناجائز اغراض و مقاصد کے لیے تعویذ لینا دینا دونوں ناجائز ہیں

عملیات میں فاسد ناجائز غرض ہو تو اگرچہ وہ عملیات فی نفسہ جائز ہوں۔ لیکن اس ناجائز مقصد کی وجہ سے وہ ناجائز ہو جائے گا۔ اس میں بھی بکثرت لوگ مبتلا ہیں اس کی چند مثالیں مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ کوئی تسخیر کا عمل پڑھتا ہے جس کی حقیقت ہے قلوب کو مغلوب کر لینا جس میں ایک درجہ کا جبر ہوتا ہے (عمل کے ذریعہ سے) ایسا جبر ڈالنا حرام ہوگا۔ خصوصاً جب کہ تسخیر کے ذریعہ کسی ناجائز کام کا ارادہ ہو۔ جیسے کسی عورت وغیرہ کو مسخر کیا جائے۔

۲۔ بعض لوگ میاں بیوی میں (عمل کے ذریعہ لڑائی اور) تفریق کر دیتے ہیں جو بالکل حرام ہے۔

۳۔ بعض لوگ شرعی استحقاق کے بغیر اپنے دشمن کو ہلاک کر دیتے ہیں۔

---

[1] در المختار قبیل فصل النظر والمس یکرہ کتابۃ الرقاع فی ایام النیروز والزاقہا بالابواب لان فیہ اہانۃ لاسم اللہ تعالیٰ واسم نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم ص۱۳۱، ج التقی ص۱۷۔

۱۴۔ یا بعض لوگ مقدمہ کی کامیابی کا تعویذ سب کو دے دیتے ہیں اگرچہ وہ ناحق پر ہی ہو۔ یا یہ کہ تحقیق نہ کی ہو۔

۱۵۔ یا یہ کہ (بعض عملیات میں) جنات کو جلایا جاتا ہے جس کی ممانعت حدیث میں وارد ہے۔ مگر یہ کہ واقعی مجبوری ہی ہو جائے مگر ایسا بہت کم ہوتا ہے۔

یہ سب اغراض اور اسی کے مثل دوسرے اغراض سب حرام و معصیت ہیں اس لیے ان اغراض کے واسطے عملیات بھی ناجائز ہوں گے (گو وہ عمل فی نفسہ جائز ہو)

شیعوں کا گڑھا ہوا تعویذ

بے شک بعض تعویذ ایسے ہوتے ہیں جو منع کرنے کے قابل ہوتے ہیں ایک تعویذ یہ مشہور ہے۔

لی خمسۃ اطفیٔ بہا حرّ الوباء الحاطمۃ

المصطفیٰ والمرتضیٰ وابناھما والفاطمۃ

ترجمہ: میرے پاس پانچ تن ایسے ہیں جن سے میں وبا کی حرارت کو توڑتا ہوں۔ جناب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور مرتضیٰ اور ان کے دونوں بیٹے اور حضرت فاطمہ۔

یہ حضرات پنجتن کے نام مبارک ہیں۔ اگر کچھ تاویل نہ کی جائے تو اس کا مضمون شرک ہے۔ اور اگر تاویل کی جائے کہ ان کے وسیلہ سے یہ اللہ تعالیٰ سے سوال اور دعا ہے ــــــــــ تو دعا کا ادب یہ ہے کہ نثر میں ہو نظم میں

---

[۱] التبلیغ فی احکام الرقی ص۳

کیسی دعا۔ اور پھر یہ کہ اگر وسیلہ ہی ہے تو صحابہ اور بھی تو ہیں، ان کا نام کیوں نہیں آیا۔ یہ کسی شیعی کی تصنیف (من گھڑت) ہے۔ ان کو اور حضرات صحابہ سے بغض ہے اس لیے ان کو چھوڑ دیا ہے

حضرت علی کے نام کا تعویذ

ایک اور بات بھی سمجھنے کے قابل ہے کہ شیعہ تو عام طور سے اور بہت سے سنی بھی نادعلی کا مضمون چاندی کے تعویذ پر نقش کرا کر بچوں کے گلوں میں ڈالتے ہیں۔ تو یاد رکھو نادعلی کا مضمون بھی شرک ہے۔ اس کو چھوڑنا چاہیے اس لیے کہ وہ مضمون یہ ہے:

نادعلیاً مظہر العجائب　　تجدہ عونالک فی النوائب

کل ہم وغم سینجلی بنبوتک یا محمد　　وبولایتک یا علی یا علی یا علی

ترجمہ: علی کو پکارو جو مظہر العجائب ہے۔ وہ ہر مصیبت میں تمہاری مدد کرے گا غم والم اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری نبوت سے اور اے علی تمہاری ولایت سے ختم ہو جائے گا۔

بعضے سنی بھی اسے بڑے شوق سے گلے میں ڈالتے ہیں سو یہ جائز نہیں ہے[1]

---

[1] الصبر فضائل صبر و شکر ص۳۲، ج ۲ ، ص ۵ ، ص ۶ یعنی تعلیق [illegible]

فصل

تعویذ لینے میں غلو

بعض لوگ نہ دوا کریں نہ دعا کریں۔ بس جھاڑ پھونک تعویذ گنڈے پر کفایت کرتے ہیں۔ سرسام، دورہ، بخار ہو، زکام ہو ہر بات کا تعویذ مانگتے ہیں۔

یاد رکھو! تعویذ کے دو درجے ہیں۔ ایک درجہ میں تو اس پر اکتفا کرنے میں مضائقہ نہیں اور اکتفاء سے مراد دوا نہ کرنا ہے، نہ کہ دعا نہ کرنا۔ اور وہ ایسے عوارض ہیں جن کی دوا سے تدبیر (علاج) نہ ہو سکے۔ اور اصل میں تعویذ ان ہی میں کیا جاتا ہے (جن کی دوا نہ ہو) اور دوسرے درجہ میں (جن کا علاج موجود ہو) دوا ضروری ہے۔ اور یوں اگر تمام امراض میں بھی (عمل و تعویذ) کرو تو خیر نا جائز تو نہیں اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کے نام میں برکت ہے۔ لیکن تعویذ کے ساتھ دوا بھی کرو۔ اب تو یہ خبط ہو گیا ہے کہ ہر بات کے لیے تعویذ کی درخواست کرتے ہیں۔

ایک عورت میرے پاس آئی کہ میرا لڑکا شرارت بہت کرتا ہے کوئی تعویذ دیدو۔ میں نے کہا کہ اس کا تعویذ تو ڈنڈا ہے۔ تھوڑے دنوں میں یہ بھی کہنے لگیں گے کہ کوئی ایسا تعویذ دو جس سے روٹی بھی نہ کھانا پڑے۔ آپ سے آپ پیٹ بھر جایا کرے میرا دل ان تعویذوں سے بہت گھبراتا ہے۔[1]

---

[1] وعظ الصبر ملحقہ فضائل صبر و شکر ص۴۵

تعویذ میں غلو۔ ہر کام کا تعویذ اور ہر مرض میں آسیب کا شبہ

فرمایا آج کل تعویذ گنڈوں کے بارے میں عوام کے عقائد میں بہت غلو ہوگیا ہے۔ خصوصًا دیہاتی لوگ تو ہر مرض کو آسیب ہی سمجھتے ہیں۔

ایک شخص نے مجھ سے کہا کہ میری اولاد نہیں ہوتی تعویذ دے دو۔ میں نے کہا کہ اگر تعویذ سے اولاد ہوا کرتی تو کم از کم میرے ایک درجن اولاد ہوتی۔ حالانکہ ایک بھی نہیں۔ میں ان تعویذوں سے بڑا گھبراتا ہوں؎

ایک پہلوان نے بمبئی سے خط لکھا تھا کہ کشتی کے لیے ایک تعویذ دے دو تا کہ میں غالب رہا کروں، میں نے لکھا کہ اگر دوسرا بھی ایسا ہی تعویذ لکھوا لے تو پھر تعویذوں میں کشتی ہوگئی۔ اگر عوام کے عقائد کی یہی حالت رہی اور تعویذوں کی یہی رفتار رہی۔ تو شاید چند روز میں لوگوں کے ذہن میں نکاح کی بھی ضرورت نہ رہے گی۔ اس لیے کہ نکاح میں تو بکھیڑا ہے وقت صرف ہوتا ہے۔ قسم قسم کی کوشش میں تکلیف اٹھانی پڑتی ہے۔ مال صرف ہوتا ہے، نان نفقہ لازم ہوتا ہے غرض بڑے بکھیڑے ہیں۔ یہ درخواست کیا کریں گے کہ ایسا تعویذ دے دو کہ عورت کے بغیر اولاد ہو جایا کرے۔ بھلا کس طرح اولاد ہو جایا کرے گی۔

آدم علیہ السلام کی پسلی سے تو حضرت حوّا پیدا ہوگئیں۔ مگر پھر ایسا نہیں ہوا۔ اور یہ اب چاہتے ہیں کہ خلاف معمول اولاد پیدا ہو جایا کرے۔ اگر میں تعویذ پہ پانچ روپیہ مقرر کردوں تو پھر کوئی ایک بھی تعویذ نہ مانگے؎

۱؎ ملفوظات حکیم الامت ص۲۴ ج۶ ۲؎ ص۲۴ ج۶

وہم کا اثر

وہم ایسی شئ ہے کہ جب اس کا غلبہ ہوتا ہے تو واقعی اس کا اثر بھی ہوجاتا ہے۔ ہمارے استاد مولانا محمد یعقوب صاحب فرماتے تھے کہ دہلی میں ایک شخص تھا۔ رمضان المبارک میں مسجد میں قرآن سنا کرتا تھا۔ مومن خاں شاعر سے اس نے کہا کہ خاں صاحب جب قرآن میں وہ سورت آئے جو مُردوں پر پڑھی جاتی ہے۔ مجھ کو ایک روز پہلے اطلاع کر دیجیے گا۔ میں اس روز نہ آؤں گا۔ ایک روز مومن خاں نے کہا کہ بڑے میاں وہ سورت تو آج آگئی فوراً اس کو بخار چڑھ آیا اور مُردوں کی طرح گھر جا کر لیٹ گیا اور ایسا وہم سوار ہوا کہ تیسرے دن مر گیا۔

قاری عبداللہ صاحب کی نقل فرماتے ہیں کہ یہاں ایک سال ایک رئیس صاحب حج کرنے کے لیے آئے تھے اتفاق سے ان کی بیوی کو ہیضہ پڑا۔ نئی نئی شادی کی تھی بیوی کو بہت چاہتے تھے۔ نواب صاحب کو بے انتہا گھبراہٹ ہوئی حتیٰ کہ اسی غم میں ان کی روح پرواز کر گئی۔ اور بیوی صاحبہ اچھی خاصی ہو گئیں۔ ظہر کے وقت نواب صاحب کا جنازہ حرم میں آیا۔ ہم کو افسوس ہوا کہ مریضہ مر گئیں نواب صاحب کو کیسا رنج ہوگا۔ تحقیق کرنے پر معلوم ہوا کہ نواب صاحب کا جنازہ ہے۔

لہ التہذیب ملحقہ فضائل صوم وصلوٰۃ ص۵۰۵

بجائے علاج کے تعویذ کا رجحان زیادہ کیوں ہے

ایک صاحب نے کسی مرض کے لیے تعویذ کی درخواست کی، اور یہ بھی عرض کیا کہ فلاں مرض ہے مگر آسیب (جنات) کا بھی شبہ ہے۔ اور ایسی حالت ہے۔ حضرت نے سن کر فرمایا کہ کسی ڈاکٹر سے مرض کا علاج کراؤ۔ ایسی حالت میں جب کہ مرض کا غالب احتمال ہے۔ تعویذ نہ دوں گا۔

تعویذ دینے میں یہ خرابی ہوگی کہ علاج کی طرف سے بالکل بے فکری ہو جائیگی سو ایسی حالت میں اگر تعویذ دے دیا جائے تو اس کی مصلحت کو تو دیکھا اور مفسدہ کو نہ دیکھا۔

اکثر عوام خصوصًا دیہاتی (بلکہ اب تو پڑھے لکھے لوگ بھی) ہر مرض کو آسیب ہی کہنے لگتے ہیں۔

اور ان تعویذوں کا تختۂ مشق مجھ کو اس لیے زیادہ بنایا جاتا ہے کہ میں کچھ لیتا نہیں۔ اگر میں ہر تعویذ سوا روپیہ لینے لگوں تو پھر حکیم صاحب کے پاس جانے لگیں گے کیوں کہ وہاں پچاس پیسے کا نسخہ ہوگا۔ تو جہاں خرچ کم ہوگا وہی کام ہوگا؛ عمومًا زیادہ تعویذ کی فرمائش وہیں ہوتی ہے جہاں کچھ لیا نہیں جاتا ورنہ کم سے کم تعویذ لیتے ہیں۔[۱]

---

۱ ملفوظات حکیم الامت صفحہ ج ۳ ۔

تعویذ کے سلسلہ میں عوام کی غلط فہمی

فرمایا لوگ وبا کے زمانہ میں دروازوں میں دعا وغیرہ لکھ کر چپکاتے ہیں یہ جائز تو ہے مگر اس سے کیا نفع۔ جب وبا گھر کے اندر گھسی ہوئی ہے تو باہر چپکا نے سے کیا ہوگا۔ گناہ تو گھر کے اندر کر رہے ہو جو وبا کا سبب ہے اور دعا باہر چسپاں کر رہے ہو گو چسپاں کرنا گناہ تو نہیں مگر اصل چیز تو اعمال کی اصلاح ہے۔ اور عملیات کے معتقدین میں لوگ تعویذ کے طالب زیادہ ہیں۔ وظیفہ پڑھنے کے کم۔ اور وجہ یہ ہے کہ لوگوں کا عقیدہ تو یہ ہے کہ تعویذ تو ہر وقت بندھا رہتا ہے۔ جب تک بندھا رہے گا بلا پاس نہ آئے گی۔ بخلاف وظیفہ کے کہ وہ ہر وقت نہیں پڑھا جاتا جہاں وظیفہ بند ہوا۔ اور بلا مسلط ہوئی۔ عوام کا یہی خیال ہے [لیکن یہ خیال غلط ہے کیوں کہ اصل تو پڑھنا ہے تعویذ تو ان پڑھ لوگوں کے لیے ہوتا ہے][1]

طاعون اور بارش کا تعویذ

بعض لوگ طاعون کا تعویذ اور نقش مانگتے ہیں۔

صاحبو! طاعون میں تعویذ تو جب کار آمد ہو جب کہ طاعون باہر سے آیا ہو۔ طاعون تو تمہارے گھر کے اندر ہے اور اندر ہونے سے یہ نہ سمجھو کہ طاعون چوہوں سے ہوتا ہے۔ چوہوں بیچاروں سے کیا طاعون آتا ہے۔ ایک اور چوہا ہمارے اندر ہے وہ طاعون کا اصلی سبب ہے۔ اس چوہے کا نام نفس ہے۔ جو رات دن ہم سے گناہ کراتا ہے۔ اور گناہوں ہی سے وبا آتی ہے۔ یہ مطلب

---

[1] ملفوظات الحق صلا۔

ہے اندر ہونے کے۔ جب یہ ہے تو پھر تعویذوں سے کیا ہوتا ہے۔ طاعون کا جو اصلی سبب ہے یعنی معصیت اور گناہ کے کام اس کا علاج کرو۔

بعض لوگ بارش کے لیے بھی تعویذ کرتے ہیں۔ کسی نے اس کے لیے چہل کاف یاد رکھا ہے۔ اور یہ چہل کاف حضرت سیدنا غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب ہیں۔ عملیات کے اندر اگر وہ حد شرعی میں ہوں تو خرابی تو نہیں مگر لوگوں کا عقیدہ عملیات کے ساتھ اچھا نہیں اس لیے بالکل ہی چھوڑ دیں، تو اچھا ہے۔ بجائے اس کے مسنون تدبیریں اختیار کریں۔ بارش روکنے کے حروف بھی مشہور ہیں۔ اگر ان عملیات کے بعد بارش ہو جائے یا رُک جائے تو کوئی تعجب نہیں ہے۔ اس لیے کہ بارش کرنے والے اور روکنے والے تو اللہ تعالیٰ ہیں۔ وہ جب جب چاہیں روک دیں۔ مگر اس سے اس میں تعویذ کا دخل ثابت نہیں ہوتا۔[۱]

شریر لڑکے کے لیے تعویذ

ایک عورت آئی اور کہا کہ میرا لڑکا شرارت بہت کرتا ہے کوئی تعویذ دے دو میں نے کہا کہ اس کا تعویذ ڈنڈا ہے۔ تھوڑے دنوں میں یہ بھی کہنے لگیں گے کہ کوئی ایسا بھی تعویذ دو کہ جس سے روٹی بھی نہ کھانا پڑے۔ آپ سے آپ پیٹ بھر جایا کرے۔

میرا دل ان تعویذوں سے بہت گھبراتا ہے۔ چار ورق کا خط لکھنا مجھ کو آسان ہے مگر تعویذ کی دو لکیریں کھینچ دینا مشکل ہے۔ میں تعویذوں کو حرام نہیں کہتا لیکن ہر جائز سے رغبت ہونا بھی تو ضروری نہیں ہے۔[۲]

۱۔ العبر لۃ فضائل صبر و شکر ص۸ ۔ ۲۔ ص۲۶

شوہر کی اصلاح کے لئے وظیفہ یا تعویذ

فرمایا ایک عورت کا خط آیا۔ شوہر کی کچھ شکایتیں لکھ کر لکھا ہے کہ اگر میں ان کو منع کرتی ہوں تو بہت زجر و توبیخ (سختی) سے پیش آتا ہے۔ کوئی ایسا تعویذ یا وظیفہ بتا دیجئے، جس سے اس کی اصلاح ہو جائے۔ میں نے لکھ دیا ہے کہ اگر کہنے میں نقصان کا اندیشہ نہ ہو تو نہایت نرمی اور خوشامد سے کہہ دیا کرو، ورنہ کبھی مت۔ مجبوری ہے۔

پھر فرمایا کہیں وظیفوں اور تعویذوں سے اصلاح ہوتی ہے؟ جو شخص اپنی اصلاح خود نہ چاہے اس کی اصلاح مشکل ہے۔[1]

ایک صاحب میرے پاس آئے اور اس بات کے لیے تعویذ مانگا کہ میں نماز کا پابند ہو جاؤں۔ میں نے کہا کہ جناب اللہ تعالیٰ کے کلام میں تو سب کچھ اثر ہے لیکن مجھ کو ایسا تو کوئی تعویذ لکھنا آتا نہیں کہ اس میں ایک سپاہی لپیٹ کر آپ کو دیدوں اور وہ نماز کے وقت اس میں سے ڈنڈا لے کر نکلے اور کہے کہ اٹھو نماز پڑھو۔ ہاں البتہ ایک تدبیر بتلا سکتا ہوں جس سے آپ چار ہی روز میں نماز کے پورے پابند ہو جائیں گے۔ لیکن وہ تدبیر صرف پوچھنے کی نہیں عمل کرنے کی ہے۔ آپ ایسا کیجئے کہ ایک نماز قضاء ہو تو ایک فاقہ کیجئے (ایک وقت کھانا نہ کھایئے) اور دو قضا ہوں تو دو فاقہ کیجئے، تین قضاء ہوں تو تین فاقے کیجئے۔ چار ہوں، تو چار۔ پھر دیکھئے جو ایک نماز بھی قضا ہو۔ وہ صاحب چونکہ واقعی طالب تھے انہوں نے ایسا ہی کیا وہ کہتے تھے کہ واقعی میں تین چار ہی روز میں پورا پابند ہو گیا۔[2]

---

[1] ملفوظات مقالات حکمت ص۴۵۲ ۔ [2] ملفوظات حکیم الامت ص۲۰۳ ج۱۔

جھگڑا ختم کرنے اور شوہر کو مہربان کرنیکی عمدہ تدبیر

کسی بزرگ کے پاس ایک عورت آئی اور کہا کہ ایسا تعویذ دے دیجئے کہ میرا خاوند مجھے کچھ نہ کہا کرے۔ انہوں نے پانی پر جھوٹ موٹ چھو کر کے دے دیا اور کہا کہ پانی بوتل میں رکھ لینا جس وقت خاوند آیا کرے، اس میں سے تھوڑا پانی اپنے منہ میں لے کر بیٹھ جایا کرو۔ اور وہ جب چلانے لگے منہ میں لئے رہا کرو۔ بس وہ (شوہر) پانی پانی ہو جائے گا۔ اس نے ایسا ہی کیا۔ وہ عورت ان بزرگ کے پاس نذرانہ لائی اور کہا کہ حضرت اب تو وہ مجھے کچھ بھی نہیں کہتے۔ ان بزرگ نے مسکرا کر فرمایا وہ تو ایک ترکیب تھی کوئی جھاڑ پھونک نہ تھی۔ مجھ کو قرائن (اندازہ) سے معلوم ہو گیا تھا کہ تو زبان دراز ہے۔ اس وجہ سے خاوند سختی کرتا ہے۔

میں نے زبان روکنے کے لئے یہ ترکیب کی تھی۔ بس اب زبان درازی مت کرنا۔ یہ روپیہ اور مٹھائی میں نہیں لیتا۔ واقعی زبان بڑی آفت کی چیز ہے[1]

---

[1] الملفوظات الملفوظات صـ ۲۴۳۔

تعویذ کا ایک بڑا نقصان

فرمایا کہ میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جو لوگ تعویذوں پر بھروسہ کر لیتے ہیں اور طاعون (یا کسی وبا) کے زمانہ میں اپنی اصلاح کی اور اعمال کی درستگی نہیں کرتے تو تعویذ سے کوئی خاص نفع تو ان کو ہوتا نہیں۔

میں تعویذ سے منع نہیں کرتا مگر اس میں یہ ڈر ضرور ہے کہ اس سے اکثر بے فکری ہو جاتی ہے کہ فلاں بزرگ نے تعویذ دے دیا ہے بس وہ کافی ہے پھر اس کے بعد اپنی حالت کی اصلاح نہیں کرتے۔[1]

آنکھوں کی روشنائی کے لیے کسی بزرگ کے

مزار کی مٹی کا سرمہ

فرمایا ایک صاحب کا خط آیا ہے اور لکھا ہے کہ میں آنکھوں کا مریض ہوں مولانا فضل الرحمٰن صاحب کے مرید نے کہا ہے کہ مولانا کے قبر کی مٹی سرمہ کی جگہ آنکھوں میں لگاؤ ______ میں نے جواب لکھا کہ کہیں رہی سہی بقیہ بینائی بھی نہ جاتی رہے۔ اور فرمایا لوگوں میں کس قدر غلو ہے۔[2]

ذہن تیز ہونے کے لیے تعویذ کی فرمائش

ایک صاحب نے عرض کیا کہ حضرت ذہن کے لیے تعویذ کی ضرورت ہے۔ فرمایا کہ ذہن کا تعویذ نہیں ہوتا۔ ذہن فطری چیز ہے۔ البتہ قوت حافظہ قوت دماغ

---

[1] ملفوظات دعوات عبدیت ص۱۴۱۰، [2] ملفوظات حکیم الامت ص۲۶۶۔

پر موقوف ہے۔ اس میں اگر کمی ہے تو اس کا علاج طبیب (ڈاکٹر) کرسکتا ہے لہ

فصل ۱ تعویذ میں اثر کیوں ہوتا ہے

جھاڑ پھونک کی حقیقت یہ ہے کہ عامل کی یقین کی قوت سے اس میں اثر ہوتا ہے خواہ وہ رقیہ (جھاڑ پھونک) کچھ بھی ہو۔

اس لئے جس رقیہ (عمل وتعویذ) کے معنی معلوم نہ ہوں۔ یا اس کے معنی خلاف شرع ہوں اس کو پڑھ کر جھاڑ پھونک نہ کرے۔ کیوں کہ نفع اس پر موقوف نہیں (اس کے بغیر بھی نفع ہوسکتا ہے۔ نیز دوسرے جائز عملیات سے بھی نفع حاصل کیا جاسکتا ہے)۔ دوسرے رقیہ میں اللہ کی رضا مندی کا پختہ ارادہ کرے وہ بھی نافع ہوتا ہے ؎

تعویذ میں الفاظ کا اثر ہوتا ہے یا حسن اعتقاد کا

ایک صاحب نے سوال کیا کہ حضرت! تعویذ میں الفاظ کا اثر ہوتا ہے یا تعویذ لینے والے کے (عقیدہ اور) خیال کا؟ فرمایا دونوں کا تھوڑا تھوڑا اثر ہوسکتا ہے۔ اصل قاعدہ کی رو سے دونوں ہی چیزیں مؤثر ہیں۔

ایک صاحب نے عرض کیا کہ بعض عامل قوت خیالیہ سے مرض کو سلب کرلیتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ ایک مستقل فن ہے۔ مگر اس میں خرابی یہ ہے کہ لوگ ایسے شخص کو بزرگ سمجھنے لگتے ہیں۔ اور اگر یہ عامل عامی شخص (یعنی جاہل) اور غیر محقق ہے تو یہ بھی اپنے کو بزرگ سمجھنے لگتا ہے۔ اس میں دین کے لیے بڑا فتنہ ہے اور

لہ ملفوظات حکیم الامت ص۳۰۵ ج۲، ؎ ملفوظات دعوات عبدیت ص۲۹ ج۱۲۔

آج کل انہی وجوہات کی بنا پر گمراہی کا دروازہ کھلا ہے۔[1]

تعویذ میں حقیقۃً مؤثر حقیقی قوت خیالیہ ہوتی ہے کبھی عامل کی اور کبھی معمول کی (تعویذ لینے والے کی) باقی پڑھنا لکھنا تو اکثر قوت خیالیہ کے لیے معین ہوتا ہے۔[2]

حضرت تھانویؒ کی ایک تحقیق

عورتوں کا سحر زیادہ مؤثر اور قوی ہوتا ہے اور اس میں ایک راز ہے جو فلسفے کے مسئلہ پر مبنی ہے۔ الفاظ و کلمات کا اس میں زیادہ دخل نہیں (گو کچھ تو ضروری ہوتا ہے) مگر چونکہ قیود (پابندی) کے بغیر خیال میں قوت اور یکسوئی پیدا نہیں ہوتی اسلیے اس کے لیے کچھ کلمات اور الفاظ مقرر کر لیے جاتے ہیں اور عامل کے ذہن میں یہ بات جمادی جاتی ہے کہ ان الفاظ ہی میں یہ اثر ہے جس سے اس کا خیال مضبوط ہو جاتا ہے کہ جب میں یہ الفاظ پڑھوں گا فوراً اثر ہوگا۔ چنانچہ اثر ہو جاتا ہے۔ لیکن دراصل وہ خیال کا اثر ہوتا ہے، ان الفاظ کا نہیں ہوتا۔

لیکن یہ اعتقاد (کہ الفاظ میں اثر نہیں) عامل کے مقصود کے لیے مضر ہے۔ اگر عامل یہ سمجھنے لگے کہ ان الفاظ میں کچھ تاثیر نہیں تو اس کے عمل کا کچھ بھی اثر نہ ہوگا۔ کیوں کہ اس اعتقاد کے بعد اس کا خیال کمزور ہو جائے گا۔ کہ نہ معلوم اثر ہوگا یا نہیں۔ اس لیے عامل کے واسطے یہ جہل مرکب (یعنی جاہل ہونا) ہی مفید ہوتا ہے مگر حقیقت یہی ہے کہ الفاظ میں اثر نہیں بلکہ اس کا مدار توجہ پر ہے۔ پھر بعض آدمی تو فطری (پیدائشی) طور پر متصرف ہوتے ہیں ان کو اپنے خیال میں یکسوئی حاصل کرنے کے لیے خاص اہتمام اور زیادہ مشق کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اور بعض

---

[1] ملفوظات حکیم الامت ص۲۴۵ ج۳۔ [2] الکلام الحسن ص۲۰۱ ج۱۔

لوگ مشق سے صاحب تصرف ہوجاتے ہیں [اسی لیے] میں کہتا ہوں کہ ان عملیات اور سحر وغیرہ کا مدار خیال پر ہے۔

جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ سحر وغیرہ کا مدار تخیل (قوت خیال) پر ہے تو اب یہ سمجھیے کہ عورتوں کا تخیّل (یعنی خیالی قوت) مردوں سے بڑھا ہوا ہوتا ہے کیونکہ اوّل تو ان کو عقل کم ہوتی ہے اور کم عقل آدمی کو جو کچھ بتلا دو وہ اس کے خیال میں جلدی جم جاتا ہے۔ اُسے مخالف جانب کا وہم ہی نہیں ہوتا۔

دوسرے ان کی معلومات بھی بہ نسبت مَردوں کے کم ہوتی ہے اور یہ قاعدہ ہے کہ جس کی معلومات کم ہوتی ہیں اس کا خیال زیادہ منتشر نہیں ہوتا[1]

تعویذ کے موثر ہونے میں عامل کی قوت خیالیہ اور حسن اعتقاد کا زیادہ اثر ہوتا ہے

فرمایا تعویذ کے متعلق میرا خیال ہے کہ گو بعض کلمات میں بھی برکت ہے لیکن زیادہ تر دخل عامل کی قوت خیالیہ کا ہوتا ہے۔ اور جس کو تعویذ دیا جاتا ہے [اسکے اعتقاد کو بھی کافی دخل ہے] اس کے اعتقاد کی وجہ سے خود اس کی قوت خیالی سے بھی تقویت ہوجاتی ہے۔ اور وہ بھی اثر رکھتی ہے۔ چنانچہ اسی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ عمل پڑھتے وقت مطلوب (یعنی اپنے مقصد) کا تصور رکھو۔ اور وہ موثر ہوتا ہے۔ پڑھنا پڑھانا اکثر حیلہ ہوتا ہے خود تصور خیالی ہی مُوثر ہوجاتا ہے[2]

---

[1] التعمیم التعلیم التبلیغ ص ۱۸، [2] ملفوظات دعوات عبدیت ص ۱۲/۱۹ ۔

فرمایا عملیات میں اصل اثر خیال کا ہوتا ہے۔ باقی کلمات وغیرہ سے یہ خیال مضبوط ہو جاتا ہے کہ اب ضرور اثر ہوگا۔ گو عامل کو اس تحقیق کا پتہ بھی نہ ہو[۱]

(خلاصہ یہ کہ) عملیات میں تھوڑا تھوڑا دونوں کا اثر ہوتا ہے۔

یعنی خود الفاظ کا بھی اور عامل کے خیال کا بھی مگر یہ ممکن ہے کہ ایک کا زیادہ اثر ہوتا ہو ایک کا کم۔ (جس کی جیسی قوت اور جیسے الفاظ ہوں واللہ اعلم)[۲]

مشاق عامل کا تعویذ زیادہ مؤثر ہوتا ہے

ایک صاحب نے عرض کیا کہ میری عزیزہ پر آسیب کا اثر ہے اس کے لیے تعویذ کی ضرورت ہے۔ فرمایا یہ کام عامل کا ہے۔ میں اس فن سے واقف نہیں۔ گو میں تعویذ لکھ دوں گا انکار نہیں مگر اس کا اتنا نفع نہ ہوگا جتنا کسی عامل کے تعویذ سے نفع ہوتا ہے۔

(کیوں کہ) عملیات میں اصل مؤثر چیز عامل کا خیال ہے جو اس کو کرتا رہتا ہے اور مشاق ہو جاتا ہے اکثر فوراً اس کا اثر مرتب ہو جاتا ہے۔ بخلاف غیر مشاق کے کہ اس کا اس قدر اور جلد نفع نہیں ہوتا۔ اور مجھ کو تو اس فن سے بالکل مناسبت نہیں[۳]

---

[۱] الکلام الحسن ص۲۳۶، [۲] ملفوظات حکیم الامت ص۲۴۳ ج۴، [۳] ″ ص۲۰۹ ج۵۔

باب ۱۱

آداب التعویذ

۱۔ بے وضو قرآنی آیت کا یا طشتری پر لکھنا جائز نہیں۔

۲۔ بلاوضو اس کاغذ یا طشتری کو چھونا جائز نہیں۔ پس چاہئے کہ لکھنے والا اور طشتری یا تعویذ کا ہاتھ میں لینے والا سب باوضو ہوں۔ ورنہ سب گنہگار ہوں گے۔[1]

تعویذ کا ادب یہ ہے کہ اسکو کاغذ میں لپیٹ دیا جاوے

فرمایا میرا معمول یہ ہے کہ میں تعویذ پر ایک سادہ کاغذ لپیٹ دیتا ہوں۔ تاکہ لینے والے کو بے وضو تعویذ کا چھونا جائز رہے۔[2]

---

[1] اعمال قرآنی ص۳، [2] ملفوظات حکیم الامت ص۲۳ ق۱

کیا تعویذ پڑھنے سے اس کا اثر کم ہو جاتا ہے

ایک عالم صاحب کے سر میں شدت کا درد ہوا۔ انہوں نے ایک درویش (صوفی صاحب) سے تعویذ لیا۔ اس کے باندھتے ہی فوراً درد جاتا رہا۔ بڑا تعجب ہوا تعویذ کھول کے دیکھا تو اس میں صرف بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھا ہوا تھا۔ ان کے خیال میں یہ بات آئی کہ یہ تو میں بھی لکھ سکتا تھا اس خیال کے آتے ہی فوراً درد شروع ہو گیا۔ اب لاکھ تعویذ باندھتے ہیں اور کچھ بھی اثر نہیں ہوتا۔ اسی لیے اکثر تعویذ دینے والے تعویذ کو کھول کر دیکھنے سے منع کیا کرتے ہیں تاکہ اعتقاد کم نہ ہو[1]۔

دریافت کرنے پر فرمایا کہ تعویذ کے نہ پڑھنے کا اثر میں بھی کچھ واقعی دخل ہے۔ کیوں کہ ابہام میں عقیدہ زیادہ ہوتا ہے ورنہ پڑھ لیا جائے تو معمولی سی چیز معلوم ہوتی ہے کہ یہ تو وہی ہے جو ہم جانتے تھے۔ اور عقیدہ کو اثر میں دخل ہے اور تعویذوں میں تو بہت دخل ہے[2]۔

جب تعویذ کی ضرورت باقی نہ رہے تو کیا کرنا چاہیے

جب تعویذ کی ضرورت نہ رہے بہتر ہے کہ اس تعویذ کو دھو کر وہ پانی کسی پاک جگہ چھوڑ دے[3]۔

جب تعویذ سے کام ہو چکے تو اس کو قبرستان میں کسی احتیاط کی جگہ دفن کر دے[4]۔

---

[1] تعلیل النام بصورۃ الصیام ملحقہ برکات رمضان ص۱۲۔ [2] حسن العزیز ص۱۵۔
[3] بلتقی فی احکام الرقی ص۳۴۔ [4] اعمال قرآنی ص۳۔

استعمال شدہ تعویذ دوسرے کو بھی دیا جا سکتا ہے

ایک شخص نے پوچھا کہ اگر تعویذ سے فائدہ ہو جائے (اور اب اس کی ضرورت نہ ہو) تو دوسرے کو دے دیں (تاکہ اس کے کام آجائے)؟ فرمایا ہاں۔ باسی تھوڑا ہی ہو جائے گا (البتہ جن تعویذ میں خاص طور پر کسی کا نام لکھا جاتا ہے وہ اس سے مستثنیٰ ہوں گے مگر یہ کہ اس دوسرے شخص کا بھی وہی نام ہو)[1]

فکر اور غصہ کی حالت میں تعویذ نہ لکھنا چاہیئے

میں غصہ اور تشویش کی حالت میں تعویذ نہیں لکھا کرتا کیوں کہ تعویذ میں قوت خیالیہ کا اثر ہوتا ہے (جو یکسوئی سے حاصل ہوتا ہے) اور اسوقت یکسوئی ہوتی نہیں اس لیے کہہ دیتا ہوں کہ اثر نہ ہوگا۔ اگر اثر منظور ہو تو پھر آنا[2]

تعویذ لینے والے کو پوری بات کہنا چاہیئے کہ کس چیز کا تعویذ چاہیئے، بچے زندہ رہنے کے تعویذ کی فرمائش

ایک شخص نے تعویذ مانگا مگر یہ نہیں کہا کہ کس چیز کا۔ حضرت والا نے فرمایا کہ یہ کام بھی میرا ہے کہ یہ دریافت کروں کہ کس مرض یا کس ضرورت کے لیے تعویذ چاہیئے۔ ارے بھائی جہاں جس کام کو جایا کرتے ہیں پوری بات کہا کرتے ہیں۔ اب بتلاؤ کس چیز کا تعویذ چاہیئے؟

عرض کیا کہ بچے زندہ نہیں رہتے۔ فرمایا بندہ خدا پہلے ہی بات کیوں نہیں

---

[1] [2] کمالات جدید ملفوظات ص۱۳۳، ج الکلام الحسن ص۲۹۔

کہی تھی۔ زبان سے کہنے میں کون سی مشکل بات ہے۔

بھائی مجھے ایسا تعویذ نہیں آتا جس سے بچے زندہ رہا کریں۔ اور حضرت عزرائیل علیہ السلام پر بھی پہرہ ہو جائے۔ کسی مرض کے لیے ضرورت ہو یا کسی حاکم کے سامنے جاتا ہو ان کے لیے تو تعویذ ہوا کرتے ہیں۔ موت کے روکنے کے لیے بھی کہیں تعویذ سنا ہے؟ [1]

غصہ اور بددلی کے ساتھ لکھا ہوا تعویذ کم فائدہ کرتا ہے

تجربہ ہے کہ عامل اگر بددلی یا بے توجہی سے تعویذ لکھے تو اس کا اثر نہیں ہوتا عامل کی قوت خیالیہ کو اس میں بڑا دخل ہے۔ [2]

وہ شخص جو تعویذ لینے آیا تھا کئی مرتبہ جی میں آیا کہ کہہ دوں کہ نفع نہیں ہوگا کیونکہ اس نے طبیعت کو منقبض کر دیا تھا۔ لیکن چونکہ تعویذ کا معاملہ تھا اس لیے کہنے سے رک گیا۔ [3]

تعویذ کے لیے وقت مقرر کرنا

ایک دیہاتی شخص نے آکر تعویذ مانگا۔ فرمایا کہ صبح کے وقت تعویذ دینے کا معمول نہیں۔ ظہر کی نماز کے بعد تعویذ ملتا ہے اس وقت آجانا۔ میں ان شاء اللہ تعالیٰ تعویذ لکھ دوں گا۔ [4]

---

[1] ملفوظات حکیم الامت ص۳ ج۱ ق۱، [2] ص۲۰۳ وعظ، [3] حسن العزیز ص۴۳۵ ج۱، [4] ملفوظات حکیم الامت ص۲۲۳ ج۵ ق۱۔

ناوقت تعویذ دینے سے انکار

ایک شخص نے تعویذ مانگا (حضرت رحمہ نے) اس کو ایک معین وقت پر آنے کو کہہ دیا۔ وہ دوسرے وقت آیا۔ اور آکر تعویذ مانگا۔ اور کہا کہ مجھ کو آپ نے بلایا تھا اس لیے اب آیا ہوں۔ اور یہ نہیں ظاہر کیا کہ کس وقت بلایا تھا۔

میں نے پوچھا کہ بھائی کس وقت آنے کو کہا تھا؟ تب اس نے وقت بتلایا۔ میں نے کہا کہ اب تو دوسرے کام کا وقت ہے جس وقت بلایا تھا اسوقت آنا چاہیے تھا۔ اس نے کسی کام کا عذر کیا۔ میں نے کہا کہ جس طرح تم کو اس وقت (یہاں آنے میں) عذر تھا۔ ہم کو اس وقت (تعویذ لکھنے میں) عذر ہے۔ اب یہ کیسے ہو کہ ہر وقت ایک ہی کام کے لیے بیٹھا رہوں۔ اپنا کوئی کام نہ کروں۔[1]

ایک صاحب آئے۔ حضرت رحمہ نے دریافت فرمایا۔ کیسے تشریف لائے۔ کچھ فرمانا ہے؟

ان صاحب نے جواب میں کہا جی نہیں۔ ویسے ہی ملاقات کے لیے حاضر ہوا تھا پھر جب جانے لگے۔ مغرب کے بعد فرض وسنت کے درمیان تعویذ کی فرمائش کی فرمایا ہر کام کے واسطے ایک موقع اور محل ہوتا ہے، یہ وقت تعویذ کا نہیں۔ جب آپ تشریف لائے تھے تو میں نے آپ سے پوچھا تھا کہ کیا کام ہے؟ آپ نے فرمایا تھا کہ ویسے ہی ملاقات کے لیے آیا ہوں۔ اب اس وقت یہ تعویذ کی فرمائش کیسی؟ اسی وقت پوچھنے کے ساتھ ہی آپ کو فرمائش کرنا چاہیئے تھا۔ لوگ اس کو ادب سمجھتے ہیں۔ میرے نزدیک یہ بڑی بے ادبی ہے۔ اس کا مطلب تو یہ ہے کہ دوسرا

---

[1] آداب المعاشرت صفحہ ۔

شخص ہمارا نوکر ہے کہ جس وقت چاہیں فرمائش کریں۔ اس کے حکم کی تعمیل ہونی چاہیے اب آپ ہی ذرا غور سے کام لیجیے کہ مجھ کو اس وقت کتنے کام ہیں۔ ایک تو سنتیں و نوافل پڑھنا۔ پھر بعض ذاکرین، شاغلین کو کچھ کہنا ہے ان کی سننا ہے۔ مہمانوں کو کھانا کھلانا ہے۔

افسوس ہے کہ ہمارے زمانہ میں دنیا سے ادب و تہذیب بالکل ختم ہو گئی۔ اب جائیے اور تعویذ کے لیے پھر تشریف لائیے۔

اور یاد رکھیے جہاں جائیے پہلے اپنے مقصد کا ذکر کر دینا چاہیے کہ اس کام سے آیا ہوں۔ خصوصاً پوچھنے پر تو ضرور بتلا دینا چاہیے۔ میں تو ہر شخص سے آتے ہی دریافت کر لیتا ہوں، تاکہ جو کچھ کہنا ہو کہہ دے اور اس کا حرج نہ ہو۔

اگر وہ کہتا ہے کہ اکیلے میں کہنے کی بات ہے تو میں جب موقع پاتا ہوں علیحدگی میں ان کو بلا کر ان کی بات سن لیتا ہوں۔ اور جب آدمی منہ سے کچھ بولے ہی نہیں تو کیسے خبر ہو سکتی ہے۔ مجھے علم غیب تو ہے نہیں۔[1]

عین رخصتی کے وقت تعویذ کی فرمائش کرنا تہذیب کے خلاف ہے

ایک صاحب نے جو کئی روز سے ٹھہرے ہوئے تھے عین چلنے کے وقت تعویذ مانگا۔ گاڑی کا وقت بھی قریب تھا۔ حضرت نے تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا کئی روز سے قیام تھا اس وقت کہاں چلے گئے تھے، جو عین چلنے کے وقت تعویذ کی ضرورت ظاہر کی۔ لوگوں میں سلیقہ ہی نہیں رہا۔ جس سے کام لینا ہو اس کی سہولت و آرام کا

---

[1] مجالس ۲ص ۵۔

بھی تول نا رکھنا چاہیے[1]

حالت سفر میں عین چلتے وقت تعویذ کی فرمائش

ایک مرتبہ میں الٰہ آباد گیا ہوا تھا۔ لوگوں نے تعویذ کی فرمائش ایسے وقت کی کہ وہ عین چلنے کا وقت تھا۔ میں نے کہا کہ اس کی صورت یہ ہے کہ کاغذ قلم اسٹیشن پر ساتھ لے چلو۔ میں ریل میں بیٹھ کر لکھوں گا۔ اور جب گاڑی چل دے گی۔ کاغذ قلم دوات واپس کرکے میں بھی چل دوں گا۔ چنانچہ ریل میں بیٹھا ہوا لکھتا رہا۔ جب ریل چلی قلم دوات حوالہ کرکے روانہ ہوگیا۔۔۔۔۔۔اصول سے کام کرنے میں بڑی راحت ملتی ہے[2]

تعویذ لینے والوں کی ظلم وزیادتی

ایک مصیبت یہ ہے کہ تعویذ مانگنے میں لوگ ستاتے بہت ہیں۔ پوری بات نہیں کہتے۔ حتیٰ کہ بار بار پوچھنے پر بھی صاف بات نہیں کہتے۔ اس سے بڑی تکلیف ہوتی ہے۔

ایک لڑکے نے آکر تعویذ مانگا اور یہ نہیں بتلایا کہ کس چیز کا تعویذ چاہیے
حضرت والا نے فرمایا کہ ابھی سے بدتمیزی کی باتیں سیکھنا شروع کردیں؟

ایک صاحب نے عرض کیا کہ معلوم ہوتا ہے کہ گھر والوں نے تعلیم نہیں دی فرمایا کہ بالکل غلط ہے۔ گھر والے ضرور کہتے ہیں کہ فلاں چیز کا تعویذ لے آؤ: اس سے زیادہ بتلانے کی ضرورت نہیں۔ کیوں کہ سیدھی بات ہے اور سیدھی بات فطری

---

[1] ملفوظات حکیم الامت ص۱۲۵ ج ۱ [2] ۔ ص۲۴۱ ج ۲۔

ہوتی ہے اس کے تبلانے کی کیا ضرورت ——— ایک شخص مکان سے تعویذ لینے چلا اور یہ بھی اس کے ذہن میں ہے کہ فلاں چیز کے لئے تعویذ کی ضرورت ہے اور فطرت کا تقاضا یہ ہے کہ وہ اگر خود ہی سب کہہ دے کہ اس کام کا تعویذ چاہیئے اس میں تعلیم کی کون سی ضرورت ہے۔

پھر حضرت والا نے اس لڑکے سے فرمایا کہ تم نے اس وقت بد تمیزی کی جس سے طبیعت سخت پریشان ہوگئی۔ اس لیے آدھ گھنٹے کے بعد آؤ اور آکر پوری بات کہو اس میں تہذیب کی تعلیم بھی ہے۔ اور دوسرے کی پریشانی بھی کم ہو جائیگی تب تعویذ ملے گا۔ اور اگر پھر پوری بات نہ کہوگے تو پھر بھی تعویذ نہ ملے گا۔ اسوقت وہ لڑکا چلا گیا اور آدھ گھنٹہ کے بعد آکر پوری بات کہی اور تعویذ دیدیا گیا۔[1]

تعویذ لینے والوں کی زبردست غلطی

ایک شخص نے تعویذ کی درخواست کی کہ تعویذ دے دو۔ حضرت نے فرمایا کہ میں نہیں سمجھا۔ پھر اس نے زور سے بلند آواز سے کہا کہ تعویذ دے دو۔ فرمایا کہ میں نہیں سمجھا پھر اس نے کہا بخار کے لیے۔ فرمایا۔ بات پہلے کیوں نہیں کہی تھی۔ یہ قصہ ہو ہی رہا تھا کہ اتنے میں ایک اور صاحب نے کہا کہ تعویذ دو۔ فرمایا کہ دیکھیئے ابھی یہ بات ہو ہی رہی ہے اور پھر وہی غلطی یہ صاحب کر رہے ہیں۔

فرمایا میری نظر منشا پر ہوتی ہے یعنی میں یہ دیکھتا ہوں کہ کسی شخص نے جو غلطی کی ہے اس کا اصلی سبب کیا ہے؟ اس واسطے مجھے زیادہ تکلیف ہوتی ہے۔ لوگ یہاں اگر صرف یہ کہہ دیتے ہیں کہ تعویذ دے دو اور پوری بات بیان نہیں

---

[1] ملفوظات حکیم الامت ص۲۹۵ ق۔

کرتے۔ اور حکومت میں (سرکاری کاموں میں یا) ڈاکٹروں کے پاس جا کر پوری بات سوچ سوچ کر کرتے ہیں۔ تو اس کا سبب یہ ہوا کہ اس چیز کی قدر ہے۔ اور تعویذ کی قدر نہیں۔ گو یہ بھی دینا ہے مگر دین کے رنگ میں ہے اور دین کی قدر نہیں اور جو شائخ اصلاح نہیں کرتے۔ وہ کچھ تو اس لیئے کون جھک جھک کرے۔ اور کبھی یہ بھی وجہ ہوتی ہے کہ معتقدین کم نہ ہو جائیں۔

لوگ اگر ادھوری بات کہہ کر مجھے تکلیف دیتے ہیں اور میں اپنی تکلیف کو ظاہر کرتا ہوں تو لوگ مجھ کو بد اخلاق کہتے ہیں۔ بتاؤ بھلا تکلیف دینا تو بد اخلاقی نہیں اور اس کا اظہار بد اخلاقی ہے۔ یہ تو ایسا ہوا کہ کوئی کسی کو پیٹے اور وہ چلائے تو کہنے لگیں کہ کیوں چلاتا ہے؟[۱]

بد تہذیبی کے ساتھ تعویذ کی درخواست

ایک گاؤں کے آدمی نے تعویذ مانگا اور یہ نہیں کہا کہ کس چیز کے لیے تعویذ کی ضرورت ہے۔ اور بھی چند درخواستیں ایک ساتھ ایک جلہ میں کیں اور وہ بھی مبہم (یعنی بات بھی صاف نہیں) اس پر حضرت نے تنبیہ فرمائی کہ میں تمہاری رگ و ریشوں سے واقف ہوں! ادھوری بات کہی ہے جس کو کوئی سمجھ ہی نہ سکے۔

لوگ چاہتے ہیں کہ دوسرا آدمی ہمارے تابع رہے اور ہم کسی کے تابع نہ ہوں۔ اس نے عرض کیا کہ قصور ہو گا معاف کر دو۔ فرمایا کہ پھانسی تھوڑی دے رہا ہوں۔ مگر کیا غلطی پر تنبیہ بھی نہ کروں۔ اسی میں گیہوں، اس میں جو، یہ بھی کوئی کھیتی سمجھ لی ہے۔ (ایک ساتھ ہزار باتیں کہہ دیں) کہ تعویذ بھی دے دو، دعا بھی کر دو۔ خیر اس کا بھی

---

[۱] الکلام الحسن ص۸۰۔

مضائقہ نہیں تھا۔ مگر ساتھ ہی دوسروں کے بکھیڑے بھی اس طرح باندھ کر لایا ہے
یہاں سے ایک پلے میں نمک، ایک میں مرچ، ایک میں ہلدی۔ ایک میں تمباکو
باندھ کر لے جائے گا۔

حضرت نے فرمایا۔ آج تعویذ نہیں ملے گا۔ کل آنا اور پوری بات کہنا
اور اگر عقل نہ ہو تو یہاں کسی سے پوچھ لینا کہ پوری بات کس طرح ہوتی ہے[1]

ایک لفافہ میں ایک سے زائد تعویذ نہ لینا چاہیئے

فرمایا ایک صاحب کا خط آیا ہے تین تعویذ منگائے ہیں۔ نہ معلوم بیگاری سمجھتے
ہیں۔ میں نے لکھ دیا ہے کہ ایک لفافہ میں صرف ایک تعویذ منگاؤ۔

اسی طرح ایک جج صاحب کا طاعون کے زمانہ میں خط آیا تھا۔ چھ تعویذ ایک دم
منگائے تھے۔ میں نے ایک تعویذ لکھ کر بھیجا۔ اور لکھ دیا کہ اس کی کسی سے نقل کرالیں[2]

فرمایا ایک صاحب نے ایک خط میں چار تعویذ اکھٹے مانگے ہیں۔ اگر دس خط
ہوں اور سب میں ایک ایک تعویذ کی فرمائش ہو تو یہ آسان ہے۔ مگر چار تعویذ کی
فرمائش ایک ہی خط میں یہ گراں ہے۔

اتنی فرصت کسی کو ہے؟ ایک لکھ دیا ہے باقی نقل کرا لینا[3]

فرمایا جن خطوط میں تعویذوں کی فرمائش ہوتی ہے ان سے میرا بڑا جی
گھبراتا ہے۔ ایک صاحب کا خط آیا ہے جس میں ایک ہی قسم کے دس بارہ تعویذوں
کی ایک دم فرمائش ہے۔ واہیات لوگوں کو خالی بیٹھے بیٹھے ایسی ہی سوجھتی ہے
اگر اس طرح تعویذ لکھے جایا کریں تو ایک محکمہ قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ باقاعدہ[4]

---

[1] ملفوظات حکیم الامت ص ۲۳۲/۲ ق ۵، [2] ص ۲۶۶/۲ ق ۳، [3] ، [4] ص ۲۶۹ ق ۶

ایک دفتر ہو جس میں منشی رہیں، تاکہ ان لوگوں کا یہ کام ہو۔ مجھے اتنی فرصت کہاں۔ ایک تعویذ لکھ کر ان کو لکھ دوں گا کہ اور جتنی ضرورت ہو۔ آپ خود کسی سے نقل کروالیں ۔[1]

فرمایا آج ایک خط آیا تھا دوپہر ہی اس کا جواب لکھ دیا۔ اس میں لکھا تھا کہ آسیب کا تعویذ چاہیے۔ لیکن لفافہ پر نہ خود پتہ لکھا نہ اس پر ٹکٹ چسپاں کیئے اس بدفہمی کو ملاحظہ فرمائیے۔ کہاں تک بیٹھا ہوا ان کوتاہیوں کی تاویلیں کروں۔ کوئی حد بھی ہے؟ پتہ لکھنا اور ٹکٹ چسپاں کرنا یہ میرے ذمہ رکھا ہے۔ میں نے یہ لکھ دیا ہے کہ تم پر خود آسیب ہے جس نے تمہارے دماغ کو مجنون کر دیا ہے۔ پہلے اپنا علاج کرو۔ تمہے اتنی تمیز نہ ہوئی کہ جب تم لفافہ پر پتہ لکھ سکتے تھے اور ٹکٹ بھی چسپاں کر سکتے تھے پھر کیوں ایسا نہیں کیا؟ جب تم نے اپنے کرنے کا کام نہیں کیا تو مجھ سے کسی کام کی امید کرنا یہ کم عقلی اور بدفہمی نہیں تو اور کیا ہے؟

اس کے بعد فرمایا کہ گالیاں تو بہت دیں گے دیا کریں۔ آخر ایسی غلطی کرتے کیوں ہیں۔ ان بے فکروں کو ذرا حقیقت کا پتہ تو چلے اور یہ تو معلوم ہو کہ جس سے خدمت لیا کرتے ہیں اس کی بھی کچھ رعایت کیا کرتے ہیں۔ اور اس کے بھی کچھ حقوق ہوا کرتے ہیں ۔[2]

ہر تعویذ میں بسم اللہ لکھنے کی تجویز اور ایک بڑا مفسدہ

فرمایا لوگ تعویذ مانگتے ہیں پوری بات نہیں کہتے اس میں بہت تکلیف ہوتی

---

[1] الملفوظات حکیم الامت ص۱۳۹ ق۱، ج۲
[2] " ص۱۳۹ ق۲، ج۲

ہے۔ اسی تکلیف سے بچنے کے لیے میں نے ایک مرتبہ یہ تجویز کی تھی کہ جو بھی تعویذ کے لیے آیا کرے گا۔ اس سے کچھ نہ پوچھوں گا بس بسم اللہ شریف کا تعویذ بنا کر دے دیا کروں گا اس تجویز کی مشق کرنے کے لیے منتظر رہا کہ کوئی تعویذ والا آئے تو اس تدبیر پر عمل کروں۔ اتفاق سے دو شخص آئے اور انہوں نے آکر حسب معمول جاہلوں کی طرح صرف اتنا ہی کہا کہ تعویذ دے دو۔ یہ نہیں کہا کہ کس چیز کا تعویذ۔ میں نے ان کے کہتے ہی بسم اللہ شریف کا تعویذ لکھ کر دے دیا۔ اس قسم کا یہ پہلا ہی تعویذ بنایا تھا وہ لے کر چل دیا۔ میں اپنی اس تجویز پر بہت خوش ہوا۔ اور خدا کا شکر ادا کیا کہ تدبیر کامیاب رہی نہ کچھ کہنا نہ کچھ سننا۔ نہ پوچھ نہ گچھ۔ بڑا آسان طریقہ سمجھ۔

میں آیا۔ میں نے مولوی شبیر علی صاحب سے کہا کہ میں نے تعویذ کے متعلق بڑی سہولت کی تجویز نکالی ہے اور وہ تدبیر بیان کی۔ وہ بولے کچھ بھی ہے۔ جن دو لوگوں کو تعویذ دیا تھا وہ کیا کہتے جا رہے تھے۔؟ یہ کہتے جا رہے تھے کہ دیکھو ہم نے کچھ بھی نہیں کہا اور تعویذ مل گیا۔ ان کو تو بغیر بتلائے ہوئے دل کی خبر ہو جاتی ہے۔ تب اس تجویز کو بھی سلام کیا۔ یہ حالت ہے عوام کے عقائد کی۔ اگر مجھ کو یہ واقعہ معلوم نہ ہوتا تو خود یہ تجویز کتنے بڑے فساد کا ذریعہ بن جاتا۔

ایک بار ان ہی پریشانیوں کی وجہ سے کہ لوگ آ آ کر پریشان کرتے ہیں یہ خیال ہوا تھا کہ ایک شخص کو رجسٹر لیکر خانقاہ کے دروازہ پر بٹھلا دوں اور جو آیا کرے اس کی حاجت (جو بھی ضرورت ہو) لکھ کر مجھ کو دکھلا دیا کرے۔ مگر اس میں وہی مصیبت پیش نظر ہوگئی کہ اس میں مقرب سمجھنے کا سخت اندیشہ ہے تھوڑے دنوں بعد لوگ ان واسطہ صاحب کی پرستش کرنے لگیں گے یہ سمجھ کر کہ یہ بڑا مقرب ہے پھر نہ معلوم کہاں تک نوبت پہنچ جائے۔ تعجب نہ تھا کہ رجسٹر بھرنے کی فیس آنے والوں سے وصول کرنے لگتا۔ اس لیے آنے والوں کی بیہودہ

حرکات سے تکلیف اٹھانا گوارہ کرتا ہوں۔ مگر بحمداللہ کسی کو واسطہ اور مخصوص نہیں بناکر ایک کی روایت کو دوسرے پر حجت نہیں بناتا۔

اور یہ عدل ہے اس پر حق تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں۔ اور ان کا فضل سمجھتا ہوں۔ دوسرے ان واسطہ صاحب کو خود بھی اپنے مقرب ہونے کا وہم ہو جاتا۔ اس میں ان کا بھی نقصان تھا[1]

---

[1] ملفوظات حکیم الامت ص ۲۳۲، قسط ۵

باب ۱۲

تعویذ پر اجرت لینے کا بیان

جھاڑ پھونک اور عمل و تعویذ کرنا عبادت نہیں

تعویذ نقش لکھنا خود دنیا ہی کا کام ہے ——— وہ تو ایسا ہی ہے جیسے حکیم جی کا نسخہ لکھنا عبادت نہیں ہے۔ اس پر اگر اجرت بھی لے تو کچھ حرج نہیں اور قرآن پاک پڑھنا عبادت ہے اس کا ثمرہ (ثواب) آخرت میں ملے گا۔ اس کی صریح دلیل یہ ہے کہ حدیث شریف میں ہے کہ ، اقرأوا القرآن ولا تأکلوا بہ ۔ یعنی قرآن پڑھو اور اس کے عوض میں کھاؤ نہیں۔ ایک حدیث تو یہ ہے۔

اور ایک دوسری حدیث شریف میں ایک اور قصہ آیا ہے کہ چند صحابہ رضی اللہ عنہم سفر میں تھے۔ ایک گاؤں سے گذر ہوا۔ ان گاؤں والوں نے ان کو کھانا تک نہ کھلایا۔ وہاں اتفاقاً ایک شخص کو سانپ نے کاٹ لیا۔ ایک شخص ان کے پاس آیا اور پوچھا کہ ’ ا بجـــــمراقی کیا تم لوگوں میں کوئی منتر پڑھنے

والا ہے! ایک صحابی تشریف لے گئے اور یہ کہا کہ ہم اس وقت دم کریں گے جب ہم کو سو بکریاں دو۔ انھوں نے وعدہ کر لیا۔ انہوں نے سورہ فاتحہ پڑھکر دم کر دیا۔ سبحان اللہ ان حضرات کی کیا پاکیزہ زبان تھی۔ فوراً شفاء ہو گئی۔ ایسا ہو گیا۔ جیسے رسی میں سے کھول دیتے ہیں۔ اس نے حسب وعدہ سو بکریاں دیں وہ لے کر اپنے ساتھیوں میں آئے۔ بعض صحابہ نے کہا کہ ان کا لینا حرام ہے۔ بعض نے کہا کہ حلال۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں حاضر ہوئے تو اس کا استفتاء کیا گیا۔ حضور نے فرمایا ـــــــ بلاشبہ کھاؤ بلکہ میرا بھی حصہ لگاؤ۔

اب بظاہر اس حدیث میں اور گذشتہ حدیث میں تعارض معلوم ہوتا ہے لیکن حقیقت میں کوئی تعارض نہیں۔ اس قصہ میں تو قرآن کو جھاڑ پھونک کے طور پر پڑھا گیا ہے اور اس طور سے پڑھنا عبادت نہیں ہے اس لیے اس پر معاوضہ لینا جائز ہے اور "اقرؤا القرآن ولا تاکلوا بہ" یعنی قرآن پڑھ کر اس کے عوض کھاؤ نہیں اس میں قراۃ قرآن سے قراۃ بطور عبادت ہے اس لیے اس پر معاوضہ لینا حرام اور دین کو دنیا سے بدلنا ہے۔

ختم بخاری شریف پر اجرت لینا

فرمایا اہل دیوبند پر ختم بخاری شریف کے متعلق لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ یہ لوگ خود تو ختم (لا الٰہ الا اللہ اور قرآن وغیرہ) کو تو منع کرتے ہیں اور کبھی کبھی خود اس کا ارتکاب کرتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ ختم بخاری شریف حصول ثواب کے لیے (یعنی ایصال ثواب کے لیے) پڑھ کر معاوضہ نہیں لیا جاتا بلکہ مریض کی شفاء کے لیے یا حق حضرت ...

التہذیب لدرجات العلم ص ۱۴۵

میں غلبہ حاصل کرنے کے لیے پڑھا جاتا ہے (جو عبادت نہیں بلکہ دنیوی مقصد ہے)[1]
اور دنیوی مقاصد پر اجرت لینا جائز ہے۔ فرمایا دنیاوی حاجتوں کے لیے دعا پر
اجرت لینا جائز ہے اور دینی حاجت پر اجرت جائز نہیں[2]

وظیفہ اور تعویذ کا پیشہ

تعویذ اور نقش اگر شریعت کے موافق ہو اور کوئی دھوکہ بازی نہ کی جائے
اس پر اجرت لینا جائز ہے[3]
لیکن ناجائز عملیات یا جائز عملیات لیکن ناجائز مقاصد کے واسطے کرنا
اور اس پر اجرت لینا جائز نہیں۔ افسوس ہے کہ اکثر لوگوں نے اس کو پیشہ بنالیا
ہے اور اسی کو کمائی کا ذریعہ بنا لیا ہے۔ اور جائز ناجائز کا فرق کیئے بغیر روپے
گھسیٹنے کی فکر میں لگ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائیں، ہدایت فرمائیں[4]

پیری مریدی کا پیشہ

مقدس لباس میں چور اور ڈاکو

اس زمانہ میں بعض لوگوں نے پیرزادگی کو بھی ایک پیشہ بنا لیا ہے۔ کچھ
مصنوعی تعویذ گنڈے یاد کر لیئے۔ دو چار شعبدے سیکھ لیے۔ اور ٹھگنے کے لیے پیری
مریدی بھی شروع کر دی۔ مریدوں سے فصلانہ (یعنی ہر فصل کے موقع پر غلہ وغیرہ
لینا) اور دوسرے شخصوں سے مکر و فریب (چالبازی) کے ذریعہ متفرق آمدنی حاصل

---

[1] ملفوظات دعوات عبدیت، ص ۱۳۶/۱۴، [2] الکلام الحسن ص ۲۵۳/۲، [3] التبلیغ ... [4] احکام المال ص ۴۳۔

کرتے ہیں۔ یہ پیشہ تمام پیشوں میں بدترین پیشہ ہے اور حرام ہے۔ البتہ اگر شیخ کامل نے پیری مریدی کی اجازت دی ہو تو ہدایت وارشاد کی غرض سے بیعت کرنا بھی درست ہے۔ اور خلوص سے اگر کوئی کچھ دے تو قبول کرنا بھی درست ہے مگر دنیا کے کمانے کے لیے یہ بھی درست نہیں [1]

تعویذ وظیفہ یا عمل کرنے پر اجرت لینا

حضرت کا معمول ہے کہ اگر کوئی شخص وظیفہ یا عمل کسی حالت کے لیے پڑھوانا چاہتا ہے تو اس کے مناسب اجرت پڑھنے والے طالب علموں کو پڑھوانے والے سے دلواتے ہیں۔

ایک صاحب نے اولاد کے محفوظ رہنے کے لیئے اجوئن اور سیاہ مرچ پڑھوانی چاہی اس کے لیے اکتالیس بار سورہ والشمس پڑھی جاتی ہے۔ ایک بار تو حضرت خود پڑھ دیتے ہیں اور چالیس مرتبہ کسی غریب طالب علم سے پڑھوا دیتے ہیں۔ اور اس کی اجرت دلوا دیتے ہیں ——————— چنانچہ ایک مرتبہ اجرت دے کر فرمایا کہ یہ بلاکراہت جائز ہے کیوں کہ یہ رقیہ (جھاڑ پھونک) ہے اس پر اجرت لینا جائز ہے گو عرفاً (باعتبار محنت کے) یہ اتنی اجرت کا کام نہیں لیکن جو نفع اس سے متوقع ہے۔ اس کے مقابلہ میں چند روپے کیا چیز ہیں [2]

مقتدا شخص کیلئے تعویذ پر اجرت لینا مناسب نہیں

سوال ۲۹۶: میرے پاس بعض لوگ تعویذ کرانے آتے ہیں تو میں ان کی حاجت کو

---

[1] مفاسد ساعات ص ۲۵ ، [2] ملفوظات اشرفیہ ۔ ص ۳۷۸

سن کر مناسب حال کوئی اسم اسماء الہیہ سے لکھ کر یا کوئی مناسب آیت لکھ کر یا عموماً سورۃ فاتحہ لکھ کر دے دیتا ہوں کہ اس کو دھو کر پلاؤ۔ اور اکثر اکیس روز کے لیے دیتا ہوں اور مناسب اجرت لے لیتا ہوں۔ یہ درست ہے یا نہیں۔ اور اکثر لوگوں شفاء ہو جاتی ہے۔

الجواب ۔ شفاء سے پہلے تو لینے میں بدنامی ہے جو عوام کے دین کے لیے مضر ہے۔ اور شفاء کے بعد لینے میں یہ خرابی تو نہیں۔ لیکن مقتدا لوگوں کے لیے نامناسب معلوم ہوتا ہے۔ پس جب تک شدید حاجت (یعنی سخت ضرورت) نہ ہو بچنا اولیٰ ہے [1]

غلط اور جھوٹے تعویز گنڈوں کا پیشہ

زانیہ کی اجرت اور جھوٹے تعویذ گنڈے، فال کھلائی کا نذرانہ وغیرہ سب حرام ہے۔ آج کل پیرزادے ان دونوں بلاؤں میں مبتلا ہیں۔ رنڈیوں سے خوب نذرانے لیتے ہیں اور خود واہی تباہی تعویذ گنڈے کرتے ہیں۔ فال کھولتے ہیں اور لوگوں کو ٹھگتے ہیں [2]

ٹھگنے والے عامل سے بچانے کی کوشش

ایک صاحب نے ایک خاص عورت سے نکاح ہو جانے کی تمنا ظاہر کر کے لکھا ہے کہ اگر وہاں نکاح نہ ہوا تو شاید میری جان جاتی رہے۔ حضرت نے تحریر فرمایا کہ، "یہ عامل کا کام ہے۔ اور میں نہ عامل ہوں اور نہ مجھ کو کسی عامل

---

[1] امداد الفتاوی ص۲۲۲ ج۳، [2] تعلیم الدین ص۲۸ ۔

کہاں کا پتہ معلوم ہے۔ میں پہلے ایسے خطوں میں بعض عاملوں کا پتہ لکھ دیا کرتا تھا مگر معلوم ہوا کہ وہاں کمائی ہونے لگی ہے۔ یہاں تک کہ ایک صاحب نے ایک تعویذ دیا اور پھر کہا کہ ایک سو ایک روپیہ نذرانہ دیجیے۔ میں کہتا ہوں کہ اگر پہلے کہہ دیتے (کہ ایک تعویذ کے اتنے پیسے لوں گا) تو اچھا تھا۔ اب بیچارے کو مجبوراً دینا پڑا ہے۔

عمل و تصرف کے ذریعہ کسی کا مال لینا حرام ہے

عملیات و تصرف کے ذریعہ سے کسی سے کچھ وصول کرنا یہ بھی حرام ہے۔ بعض اہل تصرف اس کو بزرگی سمجھتے ہیں کہ کسی طرف متوجہ ہو گئے کہ یہ شخص ہم کو پانچ سو روپے دے گا۔ ـــــــ تصرف کے اندر یہ اثر ہے کہ اس شخص کا قلب مغلوب ہو کر متاثر ہو جاتا ہے اور وہ وہی کام کرتا ہے (جس کا اس نے تصرف کیا ہے) یہ سمجھتے ہیں کہ یہ حلال ہے حالانکہ حرام ہے اور ایسا ہی حرام ہے جیسے کسی کو مار کر چھین کر لیا جائے۔ اور ایسے دیئے ہوئے کا اثر یہ ہوتا ہے کہ بعد میں آدمی پچھتاتا ہے۔

ایک فقیر صاحب تصرّف تھا وہ کچھ پڑھ کر پیشانی پر مٹی لگا لیتا تھا ایک مرتبہ وہ ایک انگریز کے پاس گیا۔ اس انگریز نے اس کی صورت دیکھتے ہی نوکر کو حکم دیا کہ اس کو سو روپیہ دے دو۔ جب وہ چلا گیا تو بہت پچھتایا کہ میں نے کیا کیا فوراً لکھ کے کہا اس کو پکڑ لاؤ۔ جب وہ آیا تو صورت دیکھتے ہی کہا کہ اس کو کچھ نہ کہو اور وہ سو روپے دے دو پھر وہ چلا گیا تو پھر پچھتایا۔ اور پھر نوکر سے کہا کہ اس کو پکڑ لاؤ

۱؎ الفضل للوصل سفر نامہ لاہور ص ۱۳۰

جب وہ سامنے آیا تو پھر یہی کہا۔ تیسری بار میں خانساماں نے کہا کہ آپ تو پریشان کرتے ہیں آپ لکھ کر دیجئے۔ چنانچہ سو روپیہ دینا اس سے لکھوا لیا۔ اس وقت وہ نادم تو ہوا یعنی پچھتایا۔ تو لیکن چونکہ لکھ چکا تھا اس لیے کچھ نہ بولا۔ پس اس طرح کسی کا مال لینا بالکل ایسا ہی ہے۔ جیسے لٹھمار کر لیا۔

یاد رکھو! جو عمل ہاتھ پاؤں سے ناجائز ہے وہ قلب سے بھی ناجائز ہے۔[1]

باطنی تصرف یا کسی عمل کے ذریعہ مال حاصل کرنا

اگر کوئی "صوفی" یا "جوگی" باطنی تصرف سے کسی کے دل میں یہ خیال ڈال دے کہ فلاں شخص کو ایک ہزار روپیہ دے دو تو اس کا اس طرح کرنا اور دوسرے کو اس کا لینا بھی حرام ہے۔ لوگ اس کو کمال سمجھتے ہیں۔ مگر ایسا کرنا حرام ہے کہ باطنی تصرف سے کسی کا مال لیا جائے۔ تجربہ ہے کہ ایسی صورت میں آدمی دب کر کچھ دے دیتا ہے۔ پھر بعد میں پچھتاتا ہے۔ یہ اس بات کی علامت ہے کہ خوشدلی سے نہیں دیا تھا۔[2]

... اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَلَا لَا تَظْلِمُوْا اَلَا لَا یَحِلُّ مَالُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ اِلَّا بِطِیْبِ نَفْسٍ مِنْهُ۔

ترجمہ: خبردار! ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو کسی مسلمان کا مال بغیر اس کی دلی رضامندی کے حلال نہیں۔[3]

---

[1] احکام المعاملات رسالہ البلاغ۔ [2] اصلاح انقلاب ص ۱۳۶۔

[3] حقوق و فرائض بحوالہ التہذیب ص۔

باب ۱۱

آسیب اور جنات کا بیان

آسیب کی حقیقت

آسیب کی حقیقت صرف یہ ہے کہ خبیث شیاطین تصرف کرتے ہیں۔ اور جھوٹ موٹ کسی کا نام لے دیتے ہیں۔[۱]

کیا خبیث اور جنات واقعی پریشان کرتے ہیں

ایک صاحب نے دریافت کیا کہ ارواح خبیثہ اور شیطان تکلیف دیا کرتے ہیں کیا یہ صحیح ہے؟ فرمایا ممکن تو ہے۔[۲]

جن کا تصرف

بعض جگہ دیکھا ہے کہ آسیب زدہ لڑکی کو کسی کے سر مڑھ دیا یعنی دھوکہ دے کر شادی کر دی، اور جب اس کا شوہر اس کی طرف متوجہ ہوا تو جن صاحب اس کی طرف متوجہ ہوئے۔ بیچارہ یوں ہی صبر کر کے رہ گیا۔ ان سب کا نتیجہ برا ہوتا ہے۔[۳]

[۱] امداد الفتاوی ص ۳۲۰ ج ۴ ۔ [۲] مکتوبات خیرت ص ۳ ج ۱ ۔ [۳] اصلاح انقلاب ص ۳۴۲ ج ۱۲

عورتوں پر آسیب دو وجہ سے ہوتا ہے

فرمایا عورتوں پر جو آسیب کا اثر ہو جاتا ہے اس کے دو سبب ہوتے ہیں۔ کبھی جن کا تصرف۔ اور کبھی اس کی شہوت۔ جیسا کہ بعض عورتوں نے بیان کیا کہ اس نے ہم سے کھلا کیا[1]

جنات کن لوگوں کو زیادہ پریشان کرتے ہیں

جنات کا ذکر تھا۔ فرمایا کہ جنات اپنے معتقدین ہی کو زیادہ ستاتے ہیں اور جو ان کے قائل نہیں ان پر اپنا اثر نہیں ڈالتے۔

اور فرمایا کہ اس میں ایک راز ہے وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کی باطنی قوت میں تمام موجودات سے زیادہ قوت رکھی ہے۔ چنانچہ منجملہ ان قوتوں کے ایک قوت واہمہ بھی ہے۔ جو لوگ جنات و آسیب بھوت پریت کے قائل ہی نہیں ان کی قوت واہمہ کام کرتی ہے۔ اس لئے ان پر جنات کا اثر نہیں ہوتا[2]

کیا جنات انسان کو ایک ملک سے دوسرے ملک لے جا سکتے ہیں

کسی عورت کے بچہ پیدا ہوا اور اس کا شوہر مدت سے غائب ہو تو کیا بچہ کو ولد الحرام (حرامی اولاد) نہ کہا جائے گا۔ یہ مسئلہ سن کر لوگ بے سمجھے فوراً اعتراض کر دیتے ہیں کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ مرد دس برس سے باہر ہو اور پھر بھی یہ بچہ اس کا کہا جائے۔

---

[1] [illegible] ص [illegible]۔ [2] ملفوظات [illegible]

لوگوں کو یہ معلوم نہیں کہ شریعت نے اس بارے میں کس قدر احتیاط سے کام لیا ہے۔ جس کا حاصل یہ ہے کہ فراش کے ہوتے ہوئے نسب کو دوسری طرف نہیں لے جا سکتے یعنی جب تک کہ میاں بیوی کا تعلق موجود ہے نسب کو ثابت ہی کہیں گے۔

رہی یہ بات کہ شوہر دو برس سے باہر ہے یہاں اس سے بچہ کیسے ہو گیا یہ بیشک ہے مگر ادھر گناہ موجود ہے کہ کسی عورت کو حرام کار کہنا اور کسی آدمی کو مجہول النسب کر دینا سخت گناہ کبیرہ ہے۔ اس کے حرام کار ہونے کا ثبوت کہاں تک لے لائے گا اس واسطے بعید سے بعید صورت بھی ایسے موقع پر مان لی جا سکتی ہے۔ چنانچہ اس کی بعض صورتیں جو ممکن ہیں کتابوں میں لکھی ہیں۔ مثلاً استخدام جن یعنی جنات کے ذریعہ سے ایسا ہو سکتا ہے یعنی جن کو کوئی تابع ہو اس نے عورت کو وہاں پہنچا دیا یا مرد کو یہاں لے آیا یا جن نے عداوت کی وجہ سے ایسا کیا بدنام کرنے کی وجہ سے عورت کو مرد کے پاس پہنچا دیا یا مرد کو عورت کے پاس پہنچا دیا۔ اور حمل ہو گیا اور بچہ ہو گیا۔ جنوں کا وجود ثابت ہے اور یہ بھی ثابت ہے کہ وہ بھی انسانوں کی طرح بعض عداوت وغیرہ اخلاق رذیلہ رکھتے ہیں تو اگر کسی جن کو کسی عورت سے عداوت ہو اور وہ ایسا کرے تاکہ عورت بدنام ہو جائے تو کیا تعجب ہے۔ یہ صورتیں بعید اور بہت بعید سہی مگر امکان کے درجہ میں ضرور ہے۔ (اسلام الحقیقی ملتہ القسم صـ۳۹)

شیاطین کا تصرف

میں معلوم ہوتا ہے کہ حدیث میں جو آیا ہے کہ ہر شخص کے ساتھ ایک فرشتہ اور ایک شیطان رہتا ہے ممکن ہے کہ وہی شیطان ہوتا ہو جس کا لوگوں پر اثر ہوتا ہو

(جو اس کی بداعمالی یا کسی کوتاہی کی وجہ سے اللہ کی مشیت سے اس پر مسلط کر دیا جاتا ہو) اور جس شخص پر مسلط تھا اسی کا نام لے دیتا ہو۔

اور یہ بھی ممکن ہے کہ دوسرا کوئی شیطان ہو کیونکہ شیطان کے متعلق حدیث شریف میں آیا ہے، یجری من الانسان مجری الدم او کما قال علیہ السلام کہ شیطان انسان کے اندر خون کی طرح جاری رہتا ہے اس لیے یہ بھی ممکن ہے۔

الغرض یہ جنات اور شیاطین کا اثر ہوتا ہے اور وہ بھی شریر جنات کا لیکن لوگ اس کو روح یا کسی بزرگ کا سایہ آنا سمجھتے ہیں امردہ روحوں کا اثر جیسا کہ مشہور ہے یہ صحیح نہیں ہے

کسی کے اوپر کسی بزرگ کا سایہ یا روح آنیکی تحقیق

کسی کے اوپر کسی مردہ روح (یا کسی بزرگ کی روح اور سایہ آنا) جیسا کہ عوام میں مشہور ہے صحیح نہیں۔ کیوں کہ قرآن میں ہے کہ کافر موت کے بعد کہتا ہے،

رَبِّ ارْجِعُوْنِ لَعَلِّیْ اَعْمَلُ صَالِحًا فِیْمَا تَرَكْتُ كَلَّا اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَائِلُهَا وَمِنْ وَّرَائِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ؏

ترجمہ۔ اے میرے رب مجھ کو پھر واپس بھیج دیجئے تاکہ جس کو میں چھوڑ آیا ہوں اس میں نیک کام کروں۔ ہرگز نہیں۔ یہ ایک بات ہی بات ہے جس کو یہ کہے جا رہا ہے اور ان لوگوں کے آگے ایک آڑ ہے قیامت کے دن تک ؏

---

۱ بہادات معدات طبع۱۵۱، ۲ سورۃ مومنون صـ ، ۳ بیان القرآن ،

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ موت اور قیامت کے درمیان وہ ایسی حالت میں رہتے ہیں کہ ان کو دنیا میں آنے کی تمنا ہوتی ہے لیکن برزخ درمیان میں حائل ہے اور وہ دنیا میں آنے سے باز رکھتا ہے۔

اور عقلاً بھی معلوم ہوتا ہے کہ اگر مردہ تنعم (یعنی نعمت اور راحت) میں ہے تو اُسے یہاں آکر کسی کو لپٹنے پھرنے کی کیا ضرورت ہے۔ اور اگر عذاب میں مبتلا ہے تو عذاب کے فرشتے اس کو کیوں کر چھوڑ سکتے ہیں کہ وہ دوسروں کو لپٹتا پھرے۔[1]

تسخیر جنات کا عمل جاننے کا شوق

ایک شخص کے خط بھیج کر یہ دریافت کیا کہ تسخیر جنات کا عمل بتلا دیجئے۔ فرمایا کہ تسخیر جنات (یعنی جنت کی تسخیر) تو جانتا ہوں۔ تسخیر جنات نہیں جانتا۔

میں نے حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے تسخیر جنات کا عمل دریافت کیا تھا انہوں نے فرمایا کہ ہاں ہے مگر تم بتلاؤ کہ بندہ بننا چاہتے ہو یا خدا؛ پھر کبھی ہوس اور شوق نہیں ہوا۔[2]

موکل کو قبضے میں کرنے اور جنات تابع کرنیکا شرعی حکم

بعض لوگ مؤکلوں کو تابع کرتے ہیں جس کی حقیقت یہ ہے کہ عمل کے زور سے جنات اس شخص کی خدمت کرنے لگتے ہیں۔ سو اس طرح کسی سے خدمت لینا کہ اس کی طیب خاطر (دلی رضامندی) نہ ہو حرام ہے اور دلی رضامندی نہ ہونے کے قرائن میں سے یہ بھی ہے کہ وہ جنات اُس عامل کو خوب ڈراتے اور دھمکاتے ہیں تاکہ وہ

---

[1] ملفوظات معارف ملحقہ دعوات عبدیت ص۱۵۱ج۱۵، [2] الکلام الحسن ص۳۳۔

عمل چھوڑ دے ۔ اور بعضوں کو موقع پاکر ہلاک بھی کر دیتے ہیں [۱]

جنات کا وجود دلائل قطعیہ سے ثابت ہے ۔ اور ان کا وجود بالکل یقینی ہے اور وہ مسخر بھی ہو جاتے ہیں لیکن ان کا مسخر کرنا جائز نہیں ۔ کیوں کہ اس میں غیر کے قلب پر شرعی ضرورت کے بغیر بالجبر تصرف ہوتا ہے اور یہ ناجائز ہے [۲]

بعض لوگ جنات کو عمل سے مسخر کر لیتے ہیں اور ان سے خوب کام لیتے ہیں مگر شریعت میں یہ جبر کی وجہ سے حرام ہے [۳]

دست غیب اور جنات سے پیسے یا کوئی چیز منگانے کا حکم

"دست غیب" میں یہ ہوتا ہے کہ جنات اس کام پر مسلط ہو جاتے ہیں بعض عمل میں تو وہی روپیہ جس کو یہ خرچ کر چکا ہے وہ جہاں بھی ہو وہاں سے اٹھا لاتے ہیں اور بعض عمل میں دوسرا روپیہ جس جگہ سے ان کے ہاتھ آئے نکال لاتے ہیں ۔ سو اسکی تو ایسی مثال ہے کہ جیسے کوئی شخص خاص اس کام کے لیے آدمیوں کو نوکر رکھے کہ چوری کر کر کے مجھ کو دیا کرو ۔ اس نے یہی کام جنات سے لیا ۔ اور چوری کے ناجائز ہونے کا کس کو انکار ہو سکتا ہے اور اگر یہ شبہ ہو کہ ممکن ہے کہ وہ جن اپنے پاس سے لے آتے ہوں تو چوری کہاں ہوئی ۔ سو اوّل تو امکان سے دوسرے احتمالات کی نفی نہیں ہو سکتی ۔ دوسرے اگر اپنے ہی پاس سے لائیں تو بھی ظاہر ہے کہ خوشی سے نہیں لاتے ورنہ اوروں کو لا کر کیوں نہیں دیتے ۔ محض عمل کے جبر سے لاتے ہیں تو کسی کو مجبور کرنا کہ اپنا مال مجھ کو دے دے خود حرام ہے ۔ اور اس تقریر

---

۱ التقی فی احکام الرقی ص ۲۹ ۔ ۲ ملفوظات دعوات عبدیت ص ۱۰/۱۴ ۔

۳ حسن العزیز ص ۱۲۳ ۔

سے تسخیر جنات کا ناجائز ہونا بھی سمجھ میں آگیا۔[1]

خود بخود پیسے آنے کا عمل اور اس کا شرعی حکم

فرمایا کانپور کی ملازمت کے زمانہ میں ایک درویش صاحب کانپور آئے اور مجھ پر بڑے مہربان تھے۔ مجھے چار روپیہ روز مل جانے کا ایک عمل دست غیب کا لکھ کر دے گئے تھے۔ میں نے تحقیق کرنا چاہا کہ یہ چار روپیہ کہاں سے آئیں گے۔ تو معلوم ہوا کہ اس عمل کے ذریعہ چار روپیہ مسخر ہو جاتے ہیں۔ وہ جہاں کہیں جائیں گے بعینہ پھر اس کے پاس واپس آجاتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اس میں جنات کے عمل کو دخل ہوگا۔ اور فرمایا کہ یہ تو چوری ہوئی۔ ہم نے چار روپے کا کوئی سامان خریدا اور وہ چار روپیہ پھر ہمارے پاس آگئے جو اس کا حق تھا۔ اس لیے ایسا عمل کرنا حرام ہے۔

افسوس ہے کہ بعض ناواقف درویش بھی اس کو کرامت سمجھ کر خوش ہوتے ہیں جو کہ قطعی حرام اور گناہ ہے۔[2]

بھوت پریت حق ہیں اور اذان دینے سے بھاگ جاتے ہیں

فرمایا یہاں تھانہ بھون میں ایک گاڑی بان ہے نیک معتبر آدمی ہے۔ اس نے بیان کیا کہ ایک دفعہ میں انبہٹہ (ایک گاؤں کا نام ہے) سے تھوڑا دن باقی تھا اسی وقت چل دیا۔ نانوتہ میں رات ہو گئی۔ کچھ کچھ بارش بھی ہو رہی تھی مگر میں چلتا ہی رہا اور بادل کی گہری تاریکی تھی (اندھیرا چھایا ہوا تھا) رات میں بجلی چمکی تو دیکھا کہ ایک

---

[1] اصلاح انقلاب صفحہ، التقی فی احکام الرقی ص۔ [2] مجالس حکیم الامت ص۔

عورت زیور پہنے سڑک کے کنارے کھڑی ہے. میں سمجھا کوئی ہوا اپنی سانس سے اڑا کر یہاں آگئی ہے پھر دیکھا تو چھلانگ مار کر میری گاڑی پر آگئی۔ میں نے کہا کون ہے تو بولی' میں نے سمجھا کہ شاید شرم کرتی ہے میں خاموش ہوگیا۔ پھر جسم سے کود کر سڑک پر ہوگئی۔ اور میرا نام لیا. تب میں سمجھا کہ چھلنی ہے (یہ بھی جنات شیطان کی قسم ہے) میں فوراً بے ہوش ہوگیا۔ مگر بیل راستہ سے واقف تھے وہ گاڑی کو لیے ہوئے گھر آ گئے اس وقت گھر جلال آباد میں تھا۔ راستہ میں سپاہی نے گاڑی میں پڑا ہوا دیکھ کر پکارا مگر میں نے ڈر کے مارے آنکھ نہیں کھولی. اس نے کہا کہ میں سپاہی ہوں۔ میں نے کہا کہ اگر سپاہی ہے تو مجھ کو گھر پہنچا دے وہ سپاہی گھر پہنچا گیا۔

فرمایا میں نے کہا جب ایسا موقع ہوا کرے تو اذان کہہ دیا کرو' غول بیابانی (بھوت پریت وغیرہ) فوراً چلے جائیں گے. اسی سلسلہ میں فرمایا بعض لوگ میت کے دفن کرنے کے بعد عذاب قبر کے دفع کرنے کے واسطے اذان کہتے ہیں نعوذ باللہ کیا فرشتوں کو بھگاتے ہیں (اذان سے فرشتے بھاگتے بھی تو نہیں وہ تو اللہ کے مقرر کردہ ہیں) قبر پر اذان دینے کی شریعت میں کوئی اصل نہیں ہے[1]

دفع وبا کے لئے اذان دینا

سوال :۔ بیماری کے موسم میں جو اذانیں کہی جاتی ہیں ان کا کیا حکم ہے۔؟

فرمایا بدعت ہے جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ وبا جنات کے اثر سے ہوتی ہے اور اذان سے جنات بھی بھاگتے ہیں. اس واسطہ اس اذان میں کیا حرج ہے ؛ ایک شخص کو میں نے جواب دیا کہ اذان شیطان کے بھگانے کیلئے ہے مگر کیا وہ اذان اس

---

[1] الکلمۃ الحق صـ۲۹۔

کے لیے کافی نہیں جو نماز کے لیے کہی جاتی ہے ؟ اگر کہا جائے کہ وہ صرف پانچ دفعہ ہوتی ہے تو اس وقت شیاطین ہٹ جاتے ہیں مگر پھر آجاتے ہیں تو یہ تو اس اذان میں بھی ہے کہ جتنی دیر تک اذان کہی جائے اتنی دیر ہٹ جائیں گے اور پھر آجائیں گے۔ اور نماز کی اذان سے تو رات دن میں پانچ دفعہ بھی بھاگتے ہیں۔ یہ تو صرف ایک ہی دفعہ ہوتی ہے۔ ذرا دیر بھاگ جائیں گے اور اس کے بعد تمام وقت رہیں گے۔ تو شیاطین کے بھاگنے کی ترکیب صرف یہ ہو سکتی ہے کہ ہر وقت اذان کہتے رہو۔ پھر صرف ایک وقت کیوں کہتے ہو۔

آج کل بعض علما کو بھی اس کے بدعت ہونے میں شبہ پڑ گیا ہے حالانکہ یہ یقیناً بدعت ہے اور اس کی کچھ بھی اصلیت نہیں۔ یہ صرف اختراع ہے [1]

مسئلہ کی تحقیق و تفصیل

کسی وبا، طاعون یا زلزلہ کے وقت اذان پکارنا

سوال:- دفع وبا (مثلاً طاعون) کے واسطے اذان دینا جائز ہے یا ناجائز؟ اور جو لوگ استدلال میں حصن حصین کی یہ حدیث پیش کرتے ہیں،

إذا تغیلت الغیلان نادیٰ بالاذان۔

---

[1] حسن العزیز صفحہ

پیش کرتے ہیں ان کا یہ استدلال درست ہے یا
نہیں ؟ اور اس حدیث کا کیا مطلب ہے ؟ اور ایسے ہی یہ جو حدیث میں
آیا ہے کہ شیطان اذان سے اس قدر دور بھاگ جاتا ہے جیسے
[مدینہ کے فاصلہ پر ایک مقام کا نام ہے] اور طاعون اثر شیطان سے
ہے اس کا کیا مطلب ہے ؟

الجواب

اس باب میں دو حدیثیں معروف ہیں ایک حصن حصین کی مرفوع حدیث
اذا تغیلت الغیلان نادی بالاذان۔

دوسری حدیث صحیح مسلم کی حضرت سہل سے مرفوعاً مروی ہے ... اذا
سمعت صوتا فناد بالصلوٰۃ فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اذا نودی للصلوٰۃ ولیّ الشیطان ولہ حصاص۔
اور حصن حصین میں مسلم کا جو حوالہ دیا گیا ہے وہی حدیث ہے۔ اور
دونوں حدیثیں مقید ہیں اذا تغیلت واذا سمعت صوتا۔ کے ساتھ اور جو
حکم مقید ہوتا ہے کسی قید کے ساتھ اس میں قید نہ پائے جانے کی صورت میں
وہ حکم اپنے وجود میں مستقل دلیل کا محتاج ہوتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ طاعون
میں دونوں قیدیں نہیں پائی جاتیں کیوں کہ نہ اس میں شیطان کا تشکل و تمثل
(یعنی صورتیں نمودار ہوتی) ہیں اور نہ ان کی آواز سنائی دیتی ہے۔ صرف کوئی
باطنی اثر ہے (جس کی وجہ سے طاعون ہوتا ہے) پس جب اس میں دونوں
قیدیں نہیں پائی گئیں تو مذکورہ دونوں حدیثوں سے اس میں اذان کا حکم

بھی ثابت نہ ہوگا۔

اور دوسری شرعی دلیل کی حاجت ہوگی (اور دوسری کوئی ایسی دلیل ہے نہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ طاعون یا اس جیسی وبا کے وقت اذان پکاری جائے)۔

(اور قیاس بھی نہیں کر سکتے کیوں کہ اذان حی علی الصلوٰۃ وحی علی الفلاح پر مشتمل ہے اس لیے غیر صلوٰۃ کے لیے اذان کہنا غیر قیاسی حکم ہے۔ قیاس سے ایسے حکم کا تعدیہ نہیں۔ اس لیے وہ دلیل شرعی کوئی نص ہونا چاہیے۔ محض قیاس کافی نہیں اور طاعون میں کوئی نص موجود نہیں۔

الغرض نفس الامر میں یہ حکم غیر قیاسی ہے پس اس قیاس سے زلزلہ وغیرہ کے وقت بھی اذان کی گنجائش نہیں ہو سکتی۔

(خلاصہ کلام یہ کہ) اس بات میں حدیث تغیل سے استدلال کرنا درست نہیں اور یہ اذان (جو طاعون یا زلزلہ کے وقت دی جائے) احداث فی الدین (یعنی بدعت) ہے۔ یہی وجہ ہے کہ طاعون عمواس میں (جو صحابہ کے زمانہ میں ہوا) شدت احتیاط کے باوجود کسی صحابی سے منقول نہیں کہ طاعون کے لیے اذان کا حکم دیا ہو یا خود عمل کیا ہو[۱] واللہ اعلم۔

ہمزاد کا صحیح مفہوم

"ہمزاد" کا لفظ تراشا ہوا ہے' البتہ جنات کا کسی عمل سے مسخر ہونا صحیح ہے[۲]

ہمزاد وغیرہ کوئی چیز نہیں محض قوت خیالیہ کے اثر سے کوئی روح خبیث شیطان مسخر ہو جاتا ہے[۳] ہمزاد سے مراد یہ نہیں کہ اس کے ساتھ اس کی ماں کے پیٹ سے پیدا ہو بلکہ انسان کے مقابلہ میں ایک شیطان بھی اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتا ہے جو صرف تولد (پیدائش) میں اسکا مشارک (یعنی شریک) ہے اسی بنا پر اس کو ہمزاد کہہ دیا۔ نہ عمل میں شریک ہے' نہ زمان تولد میں[۴]

---

[۱] بوادر النوادر ص ۱/۷۶، [۲] امداد الفتاوی ص ۳۸۹، [۳] ص ۴/۵۰۳، [۴] حسن العزیز ص ۴/۳۸۹۔

جن صحابی کو دیکھنے والا تابعی ہوگا یا نہیں ؟

فرمایا شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی رحہ نے جس جن کو دیکھا تھا وہ جن تو صحابی تھا مگر میں نے حضرت مولانا محمد یعقوب صاحبؒ سے دریافت کیا کہ کیا شاہ ولی اللہ صاحب تابعی ہو گئے یا نہیں ؟ فرمایا کہ نہیں۔ کیوں کہ تابعی ہونے کے لیے قرب زمانی شرط ہے جیسا کہ ارشاد ہے:

ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ۔

اور فرمایا کہ رؤیت (یعنی دیکھنا) اصل میں ان آنکھوں سے نہیں ہوتی۔ باطنی آنکھوں سے ہوتی ہے۔ اُس دیکھنے والے کو پتہ نہیں چلتا۔ وہ یہ سمجھتا ہے کہ میں ان آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں۔ اور اس کی علامت یہ ہے کہ اگر ان آنکھوں کو بند کر لے تو بھی دیکھ لے گا۔ اس واسطے بھی صحابی نہ ہوئے[1]

فصل : حاضرات کا عمل اور اسکی حقیقت

انگوٹھی یا (ناخن) وغیرہ کے ذریعہ سے جو حاضرات کا عمل کیا جاتا ہے۔ یہ سب واہیات ہے اس جگہ جن وغیرہ کچھ بھی حاضر نہیں ہوتے۔ بلکہ جو کچھ عامل کے خیال میں ہوتا ہے۔ عامل جو کچھ بھی اپنے پورے تخیل سے کام لیتا ہے وہی اس میں نظر آنے لگتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ اس عمل کے لیئے بچہ یا عورت کا ہونا شرط ہے کیوں کہ ان کے خیالات زیادہ پراگندہ نہیں ہوتے۔ اور ان میں شک کا مادہ بھی کم ہے۔ اس لیئے ان کی قوت متخیلہ (یعنی خیالات) جلدی متاثر ہوتے ہیں۔ اور اگر

---

[1] الکلام الحسن صفحہ ۱۔

کوئی عقلمند ہوگا تو اس کو شبہات پیش آئیں گے اس لئے عامل کو کامیابی نہ ہو سکے گی چنانچہ ایک صاحب کہتے تھے کہ میں نے ایک انگوٹھی ایک بچہ کو دی پھر جو کچھ میرے خیال میں غائب اس کو نظر آنے لگا۔ تھوڑی دیر میں میں نے اس طرف سے توجہ ہٹالی اور ایک کتاب دیکھنے لگا تو وہ سب صورتیں اس بچہ کی نظر سے غائب ہوگئیں۔ معلوم ہوا کہ یہ تو محض کھیل ہے اسی واسطے اگر ایک شخص ارادہ کرے کہ صورتیں نظر آئیں اور دوسرا شخص جو پہلے سے زیادہ قوت خیال والا پختہ ارادہ کرے کہ صورتیں نظر نہ آئیں تو ہرگز نظر نہ آئے گا۔[۱]

اسی طرح مسمریزم کے عمل میں روحیں وغیرہ کچھ نہیں آتیں صرف اس شخص کا ارادہ اور اس کی قوت خیالیہ ہوتی ہے جو شخص ہو کر نظر آتی ہے۔ اسی طرح تسخیرِ ہمزاد کوئی چیز نہیں۔ اور لطف یہ کہ خود عامل بھی اس دھوکہ میں ہیں کہ کوئی چیز آتی ہے۔[۲]

بعض لوگ حاضرات کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس سے جنات حاضر ہوتے ہیں اور کسی عورت یا نابالغ بچہ کے ہاتھ میں کوئی نقش یا انگوٹھے پر سیاہی اور تیل لگا کر اسکو نگاہ جما کر دیکھنے کو کہتے ہیں اور اس کو کچھ صورتیں نظر آنے لگتی ہیں جن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ جن ہیں اور جنات کا وجود واقعی دلائل قطعیہ سے ثابت ہے۔ گر صورت مذکورہ میں جنات کے آنے کا دعویٰ محض دوسروں کو دھوکہ دینا یا خود دھوکہ میں مبتلا ہوتا ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ عامل جب تصور جما کر بیٹھتا ہے کہ معمول کو ایسا نظر آئے گا تو اس عامل کی قوت خیالیہ سے معمول (جس پر عمل کیا جارہا ہے اس) کے خیال میں

---

[۱] ملفوظات دعوات عبدیت ص $\frac{۱۰۶}{۱۴}$ ، [۲] " " ص $\frac{۱۰۶}{۱۴}$ ۔

وہ تصورات متشکل و متمثل نظر آجاتے ہیں۔ (یعنی عامل کے تصورات معمول کو شکل و صورت میں نظر آنے لگتے ہیں) سو یہ مسمریزم کا ایک شعبہ ہے جس کی بنیاد محض خیال ہے۔ اس میں کوئی خارجی چیز موجود نہیں ہوتی۔ اسی لیے اکثر ایسا ہوا ہے کہ اگر عامل کسی اور طرف متوجہ ہو گیا تو معمول کی نظر سے وہ سب چیزیں غائب ہو گئیں۔ اور اسی وجہ سے معمول (جس پر عمل کیا جائے) اکثر ضعیف العقل (یعنی عورت) اور ضعیف القلب تجویز کیا جاتا ہے جس میں قوت انفعالیہ زائد ہوتی ہے۔ عقلمند پر ایسا اثر نہیں ہوتا اور اگر شاذ و نادر عامل کی قوت بہت ہی زیادہ ہو یا صرف معمول کی یکسوئی کافی ہو جائے تو بھی ہمارے دعوی میں کوئی خرابی لازم نہیں آتی۔ افسوس ہے کہ مسمریزم والے اس کو ارواح کا انکشاف و تصرف سمجھتے ہیں حالانکہ یہ بالکل باطل ہے[۱]

عاملین کا دعوی اور میرا تجربہ

فرمایا بہت سے تعویذ گنڈے والے حاضرات کے ذریعہ معلومات حاصل کرنے کے قائل ہیں اور میرا تجربہ ہے کہ حاضرات محض خیالات کا تصرف ہے اگر اس مجلس میں کوئی آدمی یہ خیال جما کر بیٹھے کہ یہ کچھ نہیں بالکل باطل (اور جھوٹ) ہے تو حاضرات کا ظہور اُسے نہ ہو سکے گا۔ ہم نے خود اس کا تجربہ کیا ہے کہ جب تک یہ خیال جمائے بیٹھے رہے حاضرات والے عاجز ہو گئے۔ کچھ بھی نظر نہ آیا۔ اور جب یہ خیال ہٹا لیا تو سب کچھ نظر آنے لگا[۲]

۱؎ الشقی فی احکام الرقی ص۲۹۔

۲؎ مجالس حکیم الامت ص۱۹۔

حاضرات کے ذریعہ گمشدہ لڑکے کا پتہ معلوم کرنا

ایک صاحب نے حاضرات کا ذکر کیا کہ کسی کا لڑکا واقعی بھاگ گیا ہے۔ اس نے حاضرات کا عمل کرا کے معلوم کرایا تو سب نشان بتلا دیئے کہ (فلاں جگہ موجود ہے) اس پر فرمایا کہ حاضرات کوئی چیز نہیں محض خیال کے تابع ہیں۔ مجھے اس کا پورے طور سے تجربہ ہے۔ یہ سب بالکل واہیات ہے۔ جس مجلس میں حاضرات کا عمل کرایا گیا ہوگا اس میں ضرور کوئی شخص ایسا ہوگا جو اپنے خیال میں لڑکے کو ان پتوں کی جگہ جانتا ہوگا۔[1]

جنات کو جلانے کا شرعی حکم

سوال[۵۴]:۔ اگر کسی بچہ یا عورت پر جن کا شبہ ہوتا ہے تو عاملین جنات کو جلا دیتے ہیں۔ آیا جنات کو جلا کر مار ڈالنا جائز ہے یا ناجائز؟

الجواب:۔ اگر کسی تدبیر سے پیچھا نہ چھوڑے تو درست ہے۔ اور بہتر یہ ہے کہ اس تعویذ میں یہ عبارت لکھ دے کہ اگر نہ جائے تو جل جائے (یعنی جلانے سے پہلے اس کو آگاہ کر دے کہ اگر تم نہ جاؤ گے تو میں جلا دوں گا۔ پھر بھی اگر کئی بار کہنے کے بعد نہ جائے تو جلانے کی اجازت ہے)[2]

[2] امداد الفتاوی ص۳۵۴ ج۴

---

[1] ملفوظات اشرفیہ ص۱۹۶۔

باب ۱۲

میسمرزم، قوتِ خیال، توجّہ و تصرف کا بیان

مسمریزم اور قوتِ خیال کی تاثیر

فرمایا کہ چیونٹیاں جو مٹھائی وغیرہ پر چڑھتی ہیں اگر سانس روک کے وہ مٹھائی وغیرہ رکھی جائے تو اس پر چیونٹیاں نہیں چڑھتیں۔ میں نے خود اس کا تجربہ کیا ہے۔ یہ عمل بھی مسمریزم کی ایک قسم ہے۔ ایسے اعمال میں دراصل فاعل عامل کی قوت خیالیہ ہے اور خیال کی قوت مسلّم ہے۔

میں نے بلاواسطہ حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب رہ سے سنا ہے کہ ایک شخص کو یہ خیال ہوا کہ شیر آیا اور کمر پر پنجہ مار گیا۔ اس کے اس خیال سے پنجہ کا نشان کمر پر ہو جاتا تھا اور اس سے خون گرتا تھا۔ مسمریزم کی حقیقت یہی ہے باقی روحوں وغیرہ کا آنا سب فضول دعویٰ ہے۔ یہ سب صرف خیال کی کرشمہ کاریاں ہیں [1]

---

[1] ملفوظات حکیم الامت صفحہ ۱۴۲ قسط ۲

مسمریزم اور باطنی قوت استعمال کرنے کا

شرعی حکم

سوال ۱۔ کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ مسمریزم کا سیکھنا اور اس پر عمل کرنا اور یقین کرنا مسلمانوں کے لیے کیسا ہے جائز ہے یا ناجائز اور ایک میز تین پاؤں کی بچھا کر مردہ روحوں کو بلاکر سوال و جواب کرتے ہیں اور روحوں سے دریافت کر کے تبلاتے ہیں کہ تمہارا کام ہوگا یا نہیں ہوگا ؟ اس پر مسلمانوں کو یقین کرنا کیسا ہے۔

الجوابُ

پہلے مسمریزم کی حقیقت سمجھنا چاہیئے پھر حکم سمجھنے میں آسانی ہو جائے گی اس عمل کی حقیقت یہ ہے کہ قوت نفسانیہ (یعنی اندرونی و باطنی قوت) کے ذریعہ بعض افعال صادر کرنا۔ جیسے اکثر افعال جسمانی قوت کے ذریعہ سے صادر

کیئے جاتے ہیں۔ پس نفسانی (باطنی) قوت بھی جسمانی قوت کے افعال صادر ہونے کا ایک آلہ (اور ذریعہ) ہے۔

اور اس کا حکم یہ ہے کہ جو افعال فی نفسہا (اپنی ذات میں) مباح ہیں ان کا صادر کرنا بھی اس قوت سے جائز ہے اور جو افعال غیر مباح (ناجائز) ہیں ان کا صادر کرنا بھی ناجائز۔ مثلاً جس شخص پر اپنا قرض واجب ہو اور وہ وسعت بھی رکھتا ہو۔ اس قوت سے اس کو مجبور کر کے اپنا حق وصول کر لینا جائز ہے اور جس شخص پر جو حق واجب نہ ہو جیسے چندہ دینا، یا کسی عورت کا کسی شخص سے نکاح کر لینا، اس کو مغلوب کر کے اپنا مقصود کر لینا حرام ہے۔ یہ تو اس کا فی نفسہ حکم تھا۔

اور ایک حکم عارض کے اعتبار سے ہے کہ اس میں اگر کوئی مفسدہ خارج سے شامل ہو جائے تو اس مفسدہ کی وجہ سے بھی اس میں عارضی ممانعت ہو جائے گی مثلاً اس کو کشف واقعات کا ذریعہ بنانا (یعنی موجودہ یا آئندہ کے حالات معلوم کرنا) جس پر کوئی شرعی دلیل نہیں۔ مثلاً چور کا دریافت کرنا یا مُردوں کا حال پوچھنا۔ یا کسی کام کا انجام پوچھنا۔ یا ارواح کے حضور کا اعتقاد کرنا جیسا کہ سوال میں مذکور ہے کہ یہ سب محض جھوٹ تلبیس اور دھوکہ ہے جس میں خود اکثر عمل کرنے والے مبتلا ہیں اور اسی جہالت پر ان کی تصنیفات اس فن میں مبنی ہیں۔ اور بعض لوگ دوسروں کو دھوکہ دیتے ہیں۔ مسمریزم سے ان چیزوں کا کوئی تعلق نہیں اور اگر بالفرض ہوتا بھی تب بھی کہانت اور عرافت اور نجوم کی طرح اس سے کام لینا اور اس پر اعتقاد کرنا حرام ہوتا۔ چونکہ احقر کو اس عمل کا خود تجربہ ہے اس لیے مذکورہ تحقیق میں کچھ تردد نہیں۔

(بوادر النوادر ص۶۹۳ حکمت ۳۵)

مسمریزم، وعلم التراب

فرمایا مسمریزم کو عمل التراب کہتے ہیں کیونکہ زمین میں قوت برقیہ ہے بعض حکماء اسی کے ذریعہ سے کلکتہ کا حال بمبئی سے بیٹھے بیٹھے معلوم کر لیتے تھے بلکہ تار کے خبر رسانی کا جو ذریعہ نکلا ہے وہ بھی یہی قوت برقیہ ہے جو زمین میں ہے [1]

میں نے بلا واسطہ حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب سے سنا ہے کہ ایک شخص کو یہ خیال ہوتا تھا کہ شیر آیا اور کمر پر پنجہ مار گیا اس کے اس خیال سے پنجہ کا نشان کمر پر ہو جاتا تھا اور اس سے خون گرتا تھا مسمریزم کی یہی حقیقت ہے باقی ارواح وغیرہ کا یہ سب فضول دعوے ہیں صرف خیال کی کرشمہ کاریاں ہیں [2]

ایک شخص کی نظر چھجے پر پڑنے سے وہ چھجہ گر گیا تھا۔ اور ایک شخص نے نظر کی مشق کی تھی وہ جہاز ڈبو دیتا تھا

مسمریزم۔۔ اس عمل کی حقیقت یہ ہے کہ قوت نفسانیہ کے ذریعہ سے بعض افعال کا صادر کرنا۔ جیسے اکثر افعال قویٰ بدنیہ کے ذریعہ سے صادر کئے جاتے ہیں پس قوت نفسانیہ بھی مثل قویٰ بدنیہ کے صدور افعال کا ایک آلہ ہے۔

اور اس کا حکم یہ ہے کہ جو افعال فی نفسہا مباح ہیں ان کا صادر کرنا بھی جائز مثلاً جس شخص پر اپنا قرض واجب ہو اور وہ ادائیگی کی وسعت بھی رکھتا ہو تو اس قوت سے اس کو مجبور کر کے اپنا حق وصول کر لینا جائز ہے اور جس شخص پر جو حق واجب نہ ہو جیسے چندہ دینا یا کسی عورت کا کسی شخص سے نکاح کر لینا اس کو مغلوب کر کے اپنا مقصد حاصل کرنا حرام ہے۔ یہ اس کا فی نفسہ حکم ہے اور ایک حکم عارض کے اعتبار سے ہے کہ اگر اس میں کوئی مفسدہ خارج سے منضم ہو جائے تو اس مفسدہ کی ممانعت ہو جائے گی

[1] حسن العزیز ص۲۹۹ ج ۱ [2] الافاضات الیومیہ ص۲۵۵ [3] حسن العزیز ص۳۲۱ ج ۱

مسمریزم کی حقیقت اور اس کا حکم

سوال:۔ مسمریزم ایک علم ہے جس میں طبیعت کی اور نظر کی یکسوئی کی مہارت چند روز حاصل کی جاتی ہے پھر اس سے بہت سی باتیں حاصل ہوتی ہیں مثلاً کسی کو نظر کے زور سے بیہوش کر دینا پوشیدہ اسرار پوچھنا وغیرہ ذالک جیسے حکمار اشراقین کیا کرتے تھے اس کا حاصل کرنا درست ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ چونکہ مشاہدہ سے اس پر مفاسد کثیرہ کا ترتب معلوم ہوا ہے جیسے انبیاء و اولیاء کے کمالات کو اسی قبیل سے سمجھنا، ان کے ساتھ مساوات و مماثلت کا دعویٰ یا زعم کرنا، عامل میں عجب پیدا ہونا، بعض اغراض غیر مباحہ میں تصرف سے کام لینا، دوسرے عوام کے لئے گمراہی اور فتنہ کا سبب بننا وغیرہ ذالک۔

اس لئے یہ فن بالذات گو قبیح نہ ہو مگر عوارض و مفاسد مذکورہ کی وجہ سے قبیح لغیرہ کی قسم میں داخل ہو کر منہی عنہ اور حرام ہے چنانچہ ماہر اصول فقہ پر یہ قاعدہ مخفی نہیں [1]

[1] امداد الفتاویٰ ص۲۶۹

مسمریزم اور توجہ کا فرق

اس مقام پر یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ توجہ کی حقیقت مسمریزم کی حقیقت ایک ہی ہے۔ بس اتنا فرق ہے کہ اگر کوئی بزرگ اپنی قوت نفسانی سے کام لینے لگے اس کو اصطلاح میں توجہ کہتے ہیں۔ اور اگر ایک آوارہ (بددین) آدمی قوت نفسانی سے کام لے اسے مسمریزم کہتے ہیں۔ باقی حقیقت دونوں کی ایک ہی ہے کہ دونوں ہی میں نفسانی قوت اور خیال سے کام لیا جاتا ہے۔ بعض لوگ توجہ کو بڑا کمال سمجھتے ہیں مگر حقیقت میں یہ کچھ بھی نہیں۔

ایک فاسق فاجر بلکہ کافر شخص بھی توجہ سے اثر ڈال سکتا ہے۔ اس کا مدار مشق پر ہے۔ اور بعض لوگ فطری طور پر بغیر مشق ہی کے صاحب تصرّف ہوتے ہیں۔ یہ کچھ کمال نہیں۔ کیوں کہ جو کام کافر بھی کر سکے وہ مسلمان کے واسطے کمال کیوں کر ہو جائے گا[1]

تصرّف کا شرعی حکم

تصرف کا شرعی حکم یہ ہے کہ فی نفسہٖ وہ مباح وجائز ہے۔ اور پھر غرض اور مقصد کے تابع ہے۔ یعنی اگر اس کا استعمال کسی جائز اور پسندیدہ غرض کے لیئے کیا جائے تو یہ محمود سمجھا جائے گا۔ جیسے مشائخ صوفیاء کے تصرفات۔ اور اگر کسی مذموم (بُرے) مقصد کے لیے کیا جائے تو مذموم ہوگا۔ پھر مذمت وکراہت میں جو درجہ اس کی غرض اور مقصد کا ہوگا اسی کے مطابق اس کی مذمت وکراہت میں کمی بیشی ہوگی[2]

---

[1] تعلیم التعلیم، التبلیغ ص۹۵ ج۱۶ بوادر النوادر ص۹۰۳
[2]

انسان کی قوت خیالیہ جنات کی قوت خیالیہ سے زیادہ قوی ہوتی ہے

ایک مولوی صاحب نے عرض کیا کہ حضرت یہ جو عامل جن کو دفع کر دیتے ہیں یہ کس چیز کا اثر ہوتا ہے ؟ فرمایا کہ یہ قوت خیالیہ کا اثر ہوتا ہے۔ اسی کا تصرف ہوتا ہے عرض کیا کہ اگر وہ جن بھی اپنی قوت خیالیہ سے کام لے ؟ فرمایا کہ ممکن تو ہے۔ مگر انسان کی قوت دافعہ کا مقابلہ جن نہیں کر سکتے۔ ان کی قوت دافعہ ایسی قوی نہیں ہوتی ۱؎

مسمریزم اور قوت خیال کے کرشمے

مسمریزم میں جو کچھ نظر آتا ہے وہ بھی عالم خیال ہوتا ہے۔ اور یہ جو حاضرات دامزات ہے یہ بھی وہی ہے محض قوت خیالیہ کا اثر ہوتا ہے۔ روح دوح کچھ نہیں ہوتی۔ اسی واسطے بچوں پر یہ عمل چلتا ہے۔ بچے کو آئینہ دکھا کر پوچھتے ہیں کہ دیکھو بھنگی آیا، سقہ آیا۔ یا عورتوں پر یہ عمل چلتا ہے کیوں کہ ان میں بھی عقل کم ہوتی ہے یا کوئی مرد ہو جو بہت ہی بے وقوف ہو اس پر بھی چل جاتا ہے۔ اور اثر ڈالنے کے لیے بڑی بڑی ترکیبیں کرتے ہیں۔ ناخن پر سیاہی لگا کر کہتے ہیں کہ نہایت غور کے ساتھ اس سیاہی کے اندر دیکھتے رہو۔ یہ اس وجہ سے کرتے ہیں تاکہ خیالات بالکل یکسو ہو جائیں۔ چنانچہ طلسمی انگوٹھی میں جو چیزیں نظر آتی ہیں اس کا یہی راز ہے۔

ایک صاحب کے پاس طلسمی انگوٹھی تھی ان کے ایک دوست تھانیدار تھے ان کی پیشانی پر زخم لگا تھا پھر وہ زخم اچھا ہو گیا تھا۔ وہاں بھی شرط یہ تھی کہ دیکھنے والا

۱؎ ملفوظات حکیم الامت ص ۲۵۶ قسط ۶

کوئی بچہ ہو یا عورت۔ اور یہ عجیب بات ہے کہ خود عامل کو کچھ نظر نہیں آتا۔ معمول کو جس چیز پر عمل کیا جاتا ہے اس کو نظر آتا ہے۔

اور عامل کی جہاں ذرا توجہ ہٹتی ہے فوراً وہ تصویریں غائب ہو جاتیں ہیں

ایک مرتبہ اسی قسم کے واقعہ میں میں نے ایک صاحب سے کہا تھا کہ بتلائیے اس کی کیا وجہ تھی کہ روح غائب ہو جاتی تھی کیا آتے جاتے روح تھک گئی تھی۔ یا لاحول لگی تھی۔؟

الغرض اس طرح کے تصرفات اور ایسے تخیلات ہوا کرتے ہیں[۱]

چور معلوم کرنے کا عمل بھی مسمریزم کی قسم ہے

چور کے عمل میں لوٹا وغیرہ گھوم جانا یہ محض قوت خیالیہ کا اثر ہے جو مسمریزم کا شعبہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جس پر زیادہ خیال ہوتا ہے اس کا نام نکل آتا ہے چنانچہ اگر دو عاملوں کے سامنے دو مختلف آدمیوں پر چوری کا گمان ظاہر کر دیا جائے اور وہ دونوں الگ الگ اس عمل کو کریں تو پھر دونوں جگہ مختلف نام نکلیں گے۔ یہی حال مسمریزم کے تصرفات کا ہے جس سے سوالوں کے جوابات حاصل کرتے ہیں۔ اور جس کو اس کے مشاق (جنھوں نے باقاعدہ مشق کی ہو) وہ اس کو غلطی سے ارواح کا تصرف سمجھتے ہیں۔ حالانکہ حقیقت میں وہ تصرف ہوتا ہے قوت خیالیہ کا۔ اور اس کا امتحان بھی اسی مذکورہ طریقہ سے ہوتا ہے جس کا دل چاہے آزمالے۔

بلکہ اس سے زیادہ قوی اور صریح دلیل سے اس کا امتحان خود بندہ

---

[۱] التبلیغ۔ ۱۲ انار العربیع ص۱۱۔

نے کیا ہے وہ یہ کہ بعض عاملوں نے میرے سامنے ایک میز منگا کر اس پر
عمل کیا اور زبان سے یہ کہا گیا کہ اگر حقیقت میں اس میں روحیں آتی ہیں تو میز کا
فلاں پایہ مثلاً ایک بار اٹھے۔ اور اگر روحیں نہیں آئیں تو وہ پایہ دوبارہ اٹھ جائے
اس کے بعد عمل کے اثر سے دوبارہ پایہ زمین سے اٹھا۔ پس مذکورہ فن کے
قاعدہ ہی سے تصرفات کا منشا (اور اس کا سبب) قوت خیالیہ ہونا ثابت ہو گیا
چونکہ میرا یہ اعتقاد تھا کہ واقعی روحیں نہیں آتیں اس لیے اسی کے موافق جواب
نکلا۔ اور جس کا اعتقاد اس کے خلاف ہوگا اس کو اس کے خلاف جواب ملے گا
گو دونوں اعتقادوں میں صحیح و باطل کا فرق ہے۔ اور یہ قوت خیالیہ عجیب چیز
ہے جس سے عجیب غریب امور ظاہر ہوتے ہیں۔ اور ناواقف لوگ اس کو غلطی
سے قوت قدسیہ کی طرف منسوب سمجھتے ہیں ؎

غائب اور مردہ شخص کی تصویر دکھلانیوالا عمل

ایک مرتبہ طلسمی انگوٹھی ہندوستان میں مشہور ہوئی تھی جس میں غائب اور
مردہ آدمیوں کی تصویریں نظر آتی ہیں۔ اس کا مدار بھی محض خیال پر تھا۔ اس لیے
اس میں یہ شرط تھی کہ اس انگوٹھی کو کوئی عورت یا بچہ دیکھتا رہے تو اس کو صورتیں
نظر آئیں گی۔ اس میں راز یہی تھا کہ تم نے کسی آدمی کا تصور کیا اور اس کا خیال
جمایا تو تمہارے خیال کا اثر انگوٹھی دیکھنے والے کے خیال پر پڑا۔ اس کو وہی شکلیں
نظر آنے لگیں۔ اور اگر تم کسی کا تصور نہ کرو بلکہ یہ خیال جمالو کہ اس کو کوئی صورت
نظر نہ آئے تو اس کو ہرگز ایک صورت بھی نظر نہ آئے گی۔

لہ التقی فی احکام الرقی ص۲۵ ۔

کانپور میں ایک مولوی صاحب نے کچھ مشق کی تھی جس سے غائب لوگوں کی صورتیں دکھادیا کرتے تھے۔ ان کا قاعدہ یہ تھا کہ جب کوئی آدمی آیا اور اس نے درخواست کی کہ مجھے فلاں شخص کی صورت دکھلا دو۔ انہوں نے اس سے کہا کہ جاؤ وضو کر کے حجرہ میں بیٹھ جاؤ۔ ادھر انہوں نے گردن جھکا کر توجہ کی، تھوڑی دیر میں اسے کچھ بادل وغیرہ نظر آتے تھے پھر اس شخص کی صورت نظر آجاتی تھی۔ اس کی بھی یہی حقیقت تھی کہ وہ مولوی صاحب توجہ سے دوسرے کے خیال پر اثر ڈالتے تھے جس کی وجہ سے اس کے خیال میں وہ صورت پیدا ہو جاتی تھی۔ چنانچہ

اس قسم کے عملیات کی کاٹ

ایک مرتبہ ان کی مجلس میں ایک طالب علم بیٹھے تھے۔ ایک شخص آیا اور اس نے درخواست کی کہ مجھ کو فلاں بزرگ کی صورت دکھلا دیجئے۔ وہ حسب معمول ادھر متوجہ ہو گئے۔ اس کے بعد طالب علم نے چپکے چپکے یہ آیت پڑھنی شروع کی۔

قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا۔

تو اس شخص کو شروع شروع میں تو کچھ مقدمات نظر آنے لگے تھے لیکن جب اس طالب علم نے یہ آیت پڑھنی شروع کی تو وہ بھی سب غائب ہو گئے۔

اب وہ بزرگ پوچھتے ہیں کہ کچھ نظر آیا۔ اس نے کہا کہ جو کچھ نظر آیا تھا وہ بھی سب غائب ہو گیا اور صورت تو کیا نظر آتی۔ غرض انہوں نے بڑا ہی زور لگایا مگر خاک بھی نظر نہ آیا اور اپنا سا منہ لے کر رہ گئے۔

تو بات کیا تھی اُس طالب علم نے جب ان کے خیال کے خلاف جمایا تو دونوں میں تصادم (ٹکراؤ) ہو گیا اور کچھ بھی اثر نہ ہوا۔ اسی لیے میں کہتا ہوں کہ ان عملیات اور سحر وغیرہ کا اثر محض خیال پر ہے۔ اسی لیے معمول (یعنی جس پر عمل کیا جائے اور

عمل کے ذریعہ تصویر وغیرہ دکھائی جائے اس میں معمول (کسی بچہ یا عورت کو بناتے ہیں کیوں کہ ان میں عقل کم ہوتی ہے۔ اور ان کو جو کچھ سمجھا دیا جاتا ہے وہ ان کے خیال میں جم جاتا ہے۔ اور اسی خیال کے مطابق صورتیں نظر آنے لگتی ہیں۔ عقلمند آدمی پر اس کا اثر کم ہوتا ہے کیوں کہ اسے وہم (دوسرے خیالات) آتے رہتے ہیں۔ کہ دیکھیے ایسا ہوتا بھی ہے یا نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ کم عقل ذاکر پر احوال و کیفیات زیادہ ہوتے ہیں کیوں کہ اس کو یکسوئی زیادہ ہوتی ہے۔ اور عقلمند پر کیفیات کم ہوتی ہیں کیوں کہ اس کا دماغ ہر وقت کام کرتا رہتا ہے [۱]

افلاطون کی قوت خیال و قوت تصرف کا عجیب واقعہ

ایک بار بادشاہ وقت افلاطون کے پاس آیا اور امتحان کے بعد اس نے بادشاہ کو اپنے پاس آنے کی اجازت دے دی۔ جب رخصت ہونے لگا تو افلاطون نے کہا کہ میں آپ کی دعوت کرنا چاہتا ہوں۔ بادشاہ نے دل سے کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ زیادہ دنوں تک تنہائی میں رہتے رہتے خبط ہو گیا ہے یہ جنون ہی تو ہے کہ آپ کی ایسی ٹوٹی پھوٹی حالت اور بادشاہوں کی دعوت کرنے کا حوصلہ ہے اور بادشاہ بھی اس خیال میں معذور تھا۔

افلاطون نے چاہا تھا کہ بادشاہ کو ایک خاص نفع پہنچاؤں اور دنیا کی حقیقت و بے ثباتی دکھلاؤں، جس پر اس کو بڑا ناز ہے اس لیئے افلاطون نے کہا تھا کہ میں آپ کی دعوت کرنا چاہتا ہوں یہ سن کر بادشاہ نے دل میں تو یہی کہا کہ واقعی اس کے دماغ میں خلل معلوم ہوتا ہے۔ اس کے پاس ضروری سامان

---

[۱] تعلیم التعلیم، التبلیغ ص۶۱

مجھے کھلائے گا کیا، لیکن زبان سے یہ بات تو ادب کی وجہ سے نہ کہہ سکا
بلکہ نہیں یہ عذر کیا کہ آپ کو خوامخواہ تکلیف ہوگی۔ افلاطون نے کہا کہ نہیں مجھے تکلیف
اور یہ نہیں ہوگی۔ میرا جی چاہتا ہے جب اصرار دیکھا تو بادشاہ نے دعوت منظور کر لی
اور کہا کہ اچھا آجاؤں گا اور ایک آدھ ہمراہی میرے ساتھ ہوگا۔ افلاطون نے
کہا کہ نہیں۔ لشکر، فوج، امراء سب کی دعوت ہے۔ غرض ایک ساتھ دس ہزار
کی دعوت کر دی، اور لشکر بھی معمولی نہیں، خاص شاہی لشکر۔ بادشاہ نے کہا خیر خبط
تو ہے ہی یہ بھی سہی۔ غرض متعین تاریخ پر بادشاہ مع لشکر اور تمام امراء و وزراء
افلاطون کے پاس جانے کے لیئے شہر سے باہر نکلا تو کئی میل پہلے سے دیکھا کہ۔۔۔
چاروں طرف استقبال کا سامان نہایت شان و شوکت کے ساتھ کیا گیا ہے۔ ہر شخص
کے لیئے اس کے درجہ کے موافق الگ کمرہ موجود ہے اور دو طرفہ باغ لگے
ہوئے ہیں۔ رات کا وقت تھا ہزاروں قندیل جگہ جگہ ناچ رنگ نہریں، یہ اور
وہ طرح طرح کے ساز و سامان ایک عجیب منظر پیش نظر تھا۔ اب بادشاہ نہایت
حیران کہ یا اللہ یہاں تو کبھی ایسا شہر تھا نہیں۔ غرض ہر شخص کو مختلف کمروں میں اتار اگیا
اور ہر جگہ نہایت اعلیٰ درجہ کا سامان فرش فروش، جھاڑ فانوس، افلاطون نے خود آکر
مدارات کی اور بادشاہ کا شکریہ ادا کیا۔ ایک بہت بڑا مکان تھا اس میں سب کو جمع
کر کے کھانا کھلایا گیا۔ کھانے ایسے لذیذ کہ عمر بھر کبھی نصیب نہ ہوئے تھے۔ بادشاہ کو
بڑی حیرت کہ معلوم نہیں کہ اس شخص نے اس قدر جلد یہ انتظامات کہاں سے کر لیئے
بظاہر اس کے پاس کچھ پونجی بھی نہیں معلوم ہوتی۔ یہاں تک کہ جب سب کھا پی چکے
تو عیش و طرب مستی کا سامان ہوا۔ ہر شخص کو ایک الگ کمرہ سونے کو دیا جو ہر قسم
کے ساز و سامان سے آراستہ پیراستہ تھا۔ اندر گئے تو دیکھا کہ عیش کی تکمیل کیلیے،
ایک ایک حسین عورت بھی ہر جگہ موجود ہے۔ غرض سارے سامان عیش کے موجود

تھے۔ خیر وہ لوگ کوئی متقی پرہیز گار تو تھے نہیں، بلکہ خواہ مخواہ کے آدمی تھے ہر
آدمی مہانی کا یہ رنگ دیکھ کر بڑے خوش ہوئے اور رات بھر بڑے عیش اڑائے
کیوں کہ ایسی رات انہیں پھر کہاں نصیب ہوتی یہاں تک کہ سو گئے۔

جب صبح آنکھ کھلی تو دیکھتے کیا ہیں کہ نہ باغ ہے، نہ درخت ہیں بلکہ پتھریلا
علاقہ ہے اور ایک ایک پولا۔۔۔۔سب کی بغل میں ہے اور پاجامہ خراب ہے
یہ عورتیں تھیں، سب لوگ بڑے شرمندہ ہوئے کہ لاحول ولاقوۃ یہ کیا
قصہ ہے۔ بادشاہ کی بھی یہی حالت تھی۔ افلاطون نے بادشاہ سے کہا کہ تم نے دیکھا
یہ ساری دنیا جس پر تجھے اتنا ناز ہے ایک خیال کا عالم ہے۔ اور اس کی حقیقت کچھ بھی
نہیں۔ افلاطون کے خیال کا اس قدر قوی تصرف تھا کہ اس نے یہ خیال جمالیا کہ
ان سب کے متخیلہ (یعنی دل و دماغ) میں یہ ساری چیزیں موجود ہو جائیں بس سب کو
وہی نظر آنے لگیں۔ جب وہ لوگ سو گئے اس نے اپنے اس خیال کو ہٹالیا۔ پھر صبح
اٹھ کر جو انہوں نے دیکھا تو کچھ بھی نہ تھا۔

افلاطون ریاضت و مجاہدہ بہت کئے ہوئے تھا اس لئے یہ قوت اسکے
خیال میں پیدا ہوگئی تھی۔ یہ تصوف نہیں ہے بلکہ تصرف ہے یہ اور چیز ہے اور وہ اور
چیز ہے۔

افلاطون نے کہا کہ جیسے تجھے ان چیزوں میں مزہ آتا ہے مجھے بالکل نہیں آتا
کیوں کہ مجھے ان کی حقیقت معلوم ہے۔ تو واقعی جو کچھ نظر آیا وہ عالم خیال تھا۔[1]

---

[1] آثار المرتبع، التبلیغ ص۱۔

جاہل صوفیوں، جوگیوں کا دھوکہ اور قوتِ

خیالیہ کا تصرّف

فرمایا بعض درویشوں [جاہل مکار] صوفیوں کے یہاں یہ حالت سنی گئی ہے کہ جب کوئی مرید ہونے لگتا ہے تو بعض اعمال کی وجہ سے جو وہ اپنے اندر دوسرے کی قوت متخیلہ میں تصرّف کرنے کی مشق کر لیتے ہیں۔ تو وہ [اسی قوت متخیلہ سے] چاند و سورج مرید کو دکھاتے ہیں۔ سورج کو تبلاتے ہیں کہ یہ خدا تعالیٰ ہیں اور چاند کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نور تبلاتے ہیں اور مرید یقین کر لیتا ہے اور بیچارہ بیٹھے اسی میں مبتلا رہ کر برباد ہو جاتا ہے انا للہ و انا الیہ راجعون۔

اس سے زیادہ آفت یہ ہے کہ بعض مقامات میں بہت سے انوار دکھلاتے ہیں۔ مشائخ کی ارواح ہیں سے سب کا نام متعین کر رکھا ہے مثلاً یہ کہ یہ روح حضرت صابر رحمۃ اللہ علیہ کی ہے یہ حضرت شیخ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی ہے۔ اور مرید کو تبلایا جاتا ہے کہ یہ فلاں بزرگ کی روح ہے اور یہ فلاں بزرگ کی۔ اور حقیقت میں وہ سب شیطانی معاملا ہوتے ہیں۔ اور صرف قوت متخیلہ کا تصرف ہوتا ہے اور کچھ بھی نہیں۔ مرید بیچارہ یقین کر لیتا ہے کہ میں نے بزرگوں کو دیکھا۔ یہ آفت اس زمانہ میں ہو رہی ہے۔ اللہ محفوظ رکھے [1]

---

[1] مقالات حکمت دعوات عبدیت ص۲۵۔

اہل باطل کے تصرفات زیادہ قوی ہوتے ہیں

اہل حق کے تصرفات اتنے قوی نہیں ہوتے جتنے اہل باطل کے تصرفات قوی ہوتے ہیں۔ اور اہل حق کے تصرفات اتنے قوی نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ تصرفات کے اثر کی قوت کا دارمدار قوت خیالیہ پر ہے اور خیال میں قوت ہوتی ہے یکسوئی کے ساتھ اور حق کو اس خیال سے جو ذات حق کے علاوہ سے متعلق ہو زیادہ یکسوئی نہیں ہوتی۔ کیوں کہ اہل حق کے دل میں تو صرف ایک ہی ذات بسی ہوئی ہے ان کے دل میں وہی حق تعالیٰ کا خیال رہتا ہے۔ لہٰذا غیر حق کی طرف جو ان کی توجہ ہوتی ہے اس توجہ میں ان کو پور ی نہیں ہوتی بلکہ غیر کی طرف اتنی توجہ کہ جس میں تعالیٰ کا خیال بالکل نہ آئے یا جائے وہ اس کو خلاف غیرت بھی سمجھتے ہیں۔

تو چونکہ اہل حق کی وہ توجہ جو غیر حق کی طرف ہوتی ہے کمزورجہ کی ہوتی ہے اس لیے اہل حق کو اس خیال میں پوری یکسوئی نہیں ہوتی لہٰذا ا خیال میں قوت بھی زیادہ نہیں ہوتی۔ اور قوت خیالیہ ہی تصرف کے اثر کی قوت کا دار رار تھا اس وجہ سے اہل حق کے تصرفات میں اتنی قوت بھی نہیں ہوتی جتنی اہل باطل کے تصرفات میں ہوتی ہے۔

دجّال کا تصرّف

اور اہل باطل کی اسی قو تصرف کی وجہ سے حدیث میں ارشاد ہے کہ جب تم سنو کہ دجّال آیا ہے تو اس سے دور بھاگو۔ اور فرمایا کہ دجّال بھی بڑا صاحب تصرّف ہوگا۔ چنانچہ بعض لوگ اس کے تصرفات کو دیکھ کر اس کے

معتقد ہو جائیں گے۔[1]

ایک عبرتناک حکایت

حضرت حکیم الامت رحؒ نے ہندوستان کے کسی مقام کا ایک واقعہ بیان فرمایا کہ ایک بزرگ گنگا کے کنارے چلے جا رہے تھے راستہ میں انہوں نے ایک جوگی کو دیکھا کہ وہ بیٹھا ہوا ہے اور اپنے چیلوں کو توجہ دے رہا ہے۔ یہ بھی تماشہ کے طور پر وہاں بیٹھ گئے۔ بس بیٹھنا تھا کہ ان کو یہ محسوس ہوا کہ ان کے قلب میں جو کچھ نور تھا وہ سب سلب ہو گیا۔ اور بجائے نور کے ایک سیاہی پورے قلب میں محیط ہو گئی۔ اور جی چاہنے لگا اور بے حد تقاضا ہونے لگا کہ بس اب تو اسی کے قدموں میں رہکر ساری عمر گزار دوں۔ اب یہ بزرگ بڑے گھبرائے کہ یہ کیا بلا آئی۔ اس خیال کو بہت دفع کرتے ہیں مگر دفع ہونے کے بجائے بڑھتا ہی چلا جاتا ہے۔ آخرکار ان کو اور کچھ تو سوجھا نہیں بس یہ خیال کیا کہ جہاں تک ہو سکے نفس کے اس تقاضہ کے خلاف کرو اور یہاں سے چل دو۔ چنانچہ اس جوگی کو برا بھلا کہتے ہوئے وہاں سے چلے آئے مگر اس کے بعد بھی ان کی یہی حالت رہی۔ اب یہ نہایت پریشان کہ اب کیا کروں مگر کوئی تدبیر سمجھ میں نہ آئی۔ اسی حالت میں ان کی آنکھ لگ گئی۔ اور خواب میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ میری دستگیری فرمائیے میں تو برباد ہو گیا۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم نے ایسی حرکت ہی کیوں کی۔ یعنی اس کے پاس کیوں بیٹھے تھے؟ انہوں نے کہا یا رسول اللہ مجھ سے غلطی ہو گئی توبہ کرتا ہوں آئندہ کبھی ایسے شخص سے نہ ملوں گا۔ اس پر حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کے سینہ پر اپنا دست مبارک

---

[1] القول الجلیل ص۲۰۔

پھیرا۔ دست مبارک کا پھیرنا تھا کہ وہ سیاہی اور ظلمت ان کے قلب سے بالکل ختم ہوگئی اور پھر وہی نور عود کر آیا۔ اور بالکل اطمینان وسکون پیدا ہو گیا۔[1]

شیخ عبدالحق محدّث دہلوی کا واقعہ

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رح کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت روز ہوا کرتی تھی ــــ ۔ ــــ ایک مرتبہ راستہ میں ایک فقیر کو سنا اس سے ملنے گئے۔ تو اس نے شراب پیش کی انہوں نے انکار کیا۔ اس نے کہا کہ پچھتاؤ گے انہوں نے کچھ توجہ نہ کی۔ رات کو دیکھا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا دربار ہے انہوں نے چاہا کہ وہ اندر جائیں مگر دیکھا کہ وہ فقیر دروازہ پر کھڑا ہے اور کہتا ہے کہ جب تک شراب نہ پیو گے ہرگز نہ جا پاؤ گے۔ چنانچہ محروم رہے۔ انہوں نے (یعنی شیخ عبدالحق محدّث دہلوی رح نے) فرمایا کہ زیارت واجب نہیں اور شراب سے بچنا واجب ہے۔ دوسرے دن بھی یہی قصہ پیش آیا مگر انہوں نے انکار کر دیا۔ تیسرے دن بھی ایسا ہی دیکھا بس انہوں نے مجلس کے باہر سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آواز دی حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فقیر کو ڈانٹا اور فرمایا اخسایا کلب (اے کتے دور ہو) اور ان کو اندر بلایا۔ صبح کو انہوں نے اس فقیر کے مکان پر جا کر دیکھا تو وہ فقیر نہیں تھا۔ لوگوں سے پوچھا کہ فقیر کہاں گیا۔ کسی نے کہا معلوم نہیں ہاں اتنا دیکھا ہے کہ ایک کتا یہاں سے نکل کر چلا گیا۔ حضرت نے فرمایا ایسے تصرفات بھی اہل باطل کے ہوتے ہیں۔[2]

---

[1] القول الجلیل ص۔ [2] حسن العزیز ص۳۰ ج۴

۲۰۵

کیا عمل کے ذریعہ مُردہ کی روح کو بلایا جا سکتا ہے

ایک صاحب نے دریافت کیا کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ایک ایسا عمل ہے کہ اس کے ذریعہ سے جب چاہیں مردہ کی روح کو بلا سکتے ہیں کیا یہ صحیح ہے فرمایا کہ بالکل غلط ہے (البتہ) ارواح کے تصرف کا احتمال گو نہایت نادر ہے مگر (باذن اللہ تعالیٰ) ممکن ہے۔ اگرچہ عوام کے غلو پر نظر کر کے اس کی بالکلیہ نفی ان کے لئے اصلح (مناسب) ہے اور یہ استقرار ارواح فی البرزخ کے منافی نہیں (کیونکہ) وہ استقرار اصل عادت ہے اور کسی عارض کے سبب اذن الٰہی کے بعد اس سے انفصال خرق عادت ہے اور اس کا وقوع احیاناً متواتر المعنیٰ ہے تفسیر مظہری میں بھی اجمالاً اس سے تعرض کیا ہے تحت قولہ تعالیٰ بل احیاءٌ عند ربھم یرزقون ۔

عجیب واقعہ

جس زمانہ میں میں کانپور میں تھا اس زمانہ میں (یہ مجھ سے متعلق) ایک شخص نے بیان کیا کہ ایک شخص ایسا ہے کہ اس کے ذریعہ سے جس مردہ کی روح کو چاہیں بلا سکتے ہیں مجھ کو یہ سن کر بڑی حیرت ہوئی اور خود دیکھنا چاہا۔ اس شخص نے کہا کہ میں ان آدمیوں کو جو اس عمل کو کرتے ہیں بلا کر لاؤں گا اور آپ کے سامنے یہ عمل کراؤں گا چنانچہ وہ لوگ ہمارے پاس آئے یہ تین شخص تھے مگر ہم نے مدرسہ میں تو یہ شغل مناسب

سمجھا اس سے ایک دوسری جگہ اس کام کے لئے تجویز کی اس مکان میں صرف یہ شخص تھے تین دو عامل، دو ایک … اور میرے ساتھ ایک مدرسہ کے مہتمم اور ایک مدرس۔ عصر کے بعد یہ اجتماع ہوا ان عاملوں نے ایک مدرسہ کے مہتمم اور ایک کیا کہ دونوں ہاتھوں کو رگڑ کر میز پر رکھا اور ادھر متوجہ ہوئے تھوڑی دیر کے بعد تھوڑا تھوڑا میز کا پایا اٹھا۔ انہوں نے کہا لیجئے اب روح آگئی انہوں نے کہا تمہارا کیا نام ہے؟ معلوم ہوا کہ "تجمل حسین" کوئی آواز نہ تھی کچھ اصطلاحات مقرر تھیں ان سے سوالات کے جوابات معلوم ہو جاتے تھے اب لوگوں نے مبتدع شخص کے لڑکے کی روح کو بلوایا اور اسی تجمل حسین کی روح کو مخاطب کر کے کہا کہ جاؤ اس شخص کی روح کو بلاؤ۔ اور جب جانے لگو تو فلاں پایہ کو اٹھا جانا اور جب تم اس کو لے کر آؤ تو اپنے آنے کی اطلاع اس طرح کرنا کہ اس پایہ کو پھر اٹھا دینا چنانچہ فوراً پایہ اٹھا معلوم ہوا کہ روح کو لینے گیا ہے تھوڑی دیر کے بعد پایہ اٹھا معلوم ہوا کہ جس کی روح کو بلایا تھا وہ بھی آگئی اصطلاحوں میں اس لڑکے کی روح سے سوالات کرنے شروع کئے اور اس کی طرف سے اسی اصطلاحوں میں جوابات دیئے گئے۔ اب ہم ناواقف لوگ بڑی حیرت میں تھے کہ کیا معاملہ ہے۔

ان لوگوں نے مجھ سے فرمائش کی آپ جس شخص کی روح کو بلوانا چاہیں تو ہم سے فرمائیے ہم اس شخص کی روح کو بلا دیں گے۔ چنانچہ میں نے حافظ شیرازؒ کی روح کو بلوایا۔ وہی تجمل حسین سب روحوں کو بلا کر لاتا تھا۔ چنانچہ اسی طرح پایہ پھر اٹھا معلوم ہوا کہ حضرت حافظ صاحب بھی تشریف لے آئے میں نے کہا السلام علیکم۔ اصطلاح میں جواب ملا وعلیکم السلام پھر ان لوگوں نے مجھ سے کہا کہ آپ حافظ رحمۃ اللہ علیہ کا کچھ کلام پڑھیے ان کی روح خوش ہو گی چنانچہ میں نے ان کی غزل الا یا ایہا الساقی الخ پڑھی تو میز کا پایہ بار بار اور جلدی جلدی اٹھنے لگا اس سے یہ سمجھا جانے لگا کہ گویا حافظ

صاحب کی روح اپنا کلام سن کر خوش ہو رہی ہے اور وجد میں آ رہی ہے ہم لوگ بڑے تعجب میں تھے اور کوئی وجہ سمجھ میں نہ آتی تھی اتنے میں مغرب کا وقت ہو گیا نماز پڑھنے کے لئے اٹھے ہم تینوں نے آپس میں گفتگو کی کہ یہ کیا بات ہے! اخیر میں یہ رائے قرار پائی کہ یہ سب کرشمے قوت خیالیہ کے ہیں ہوتے ہیں اب اس کا یہ امتحان کرنا چاہیئے کہ جب وہ لوگ عمل کرنے لگیں تو ہم تینوں یہ خیال کر کے بیٹھ جائیں کہ پایہ نہ اٹھے مہتمم صاحب بولے کہ وہ لوگ مشاق ہیں ہم لوگوں کی کوشش ان کے مقابلہ میں کیا کارگر ہو سکتی ہے میں نے کہا تم ابھی سے ہمت نہ ہارو نہیں تو کچھ بھی نہ ہو سکے گا یہی سمجھنا چاہیئے کہ ان کے خیال پر ہمارا خیال ضرور غالب آئے گا۔ امتحان تو کرنا چاہیئے چنانچہ ہم لوگ یہ مشورہ کر کے پھر مغرب کے بعد پہونچے اور ان لوگوں سے کہا کہ اس وقت پھر اپنا عمل دکھلاؤ انہوں نے پھر عمل کرنا شروع کیا اور ہم یہ تینوں یہ خیال جما کر بیٹھ گئے کہ پایہ نہ اٹھے چنانچہ ان لوگوں نے بہت کوشش اور بہت زور لگایا کہ پایہ اٹھے مگر کچھ نہ ہو سکا وہ لوگ بڑے شرمندہ ہوئے اور مجھ کو یقین ہو گیا کہ یہ سب قوت خیالیہ کے کرشمے ہیں

پھر اگلے روز ہم نے خود تجربہ کیا اور اسی طرح ہاتھ رگڑ کر میز پر رکھے اور ہم یہ تینوں سوچ کر بیٹھ گئے کہ فلاں پایہ اٹھے چنانچہ وہی پایہ اٹھا پھر یہ سوچا کہ اب کی مرتبہ فلاں فلاں دو پایہ اٹھیں چنانچہ وہ دونوں اٹھے پھر تیسرے پایہ کا خیال کیا تو وہ بھی۔ اٹھنے لگا لیکن ان دونوں میں سے جو پہلے کے اٹھے ہوئے تھے ایک پایہ نیچے گر گیا تینوں ایک ساتھ نہ اٹھ سکے اس کے لئے زیادہ قوت کی ضرورت تھی پھر ہم نے میز پر بجائے ہاتھ کے ایک انگلی رکھ کر اسی طرح پائے اٹھائے پھر اس میز کے اوپر دوسری میز رکھی اور اس پر ہاتھ رکھ کر یہ سوچ کر کھڑے ہو گئے کہ اوپر والی میز کا فلاں پایہ اور نیچے والی میز کا فلاں پایہ اٹھ جائے چنانچہ اسی طرح اٹھ گئے غرض جسطرح چاہا

اسی طرح پائے اٹھ اٹھ گئے۔ اب ہمیں پوری طرح اطمینان ہو گیا۔

پھر ہم نے اسی قاعدہ کے موافق میز کو یہ خطاب کیا کہ اگر تجھ میں کوئی روح آئی ہے تو ایک بار فلاں پایہ اٹھے اور اگر نہیں آئی تو دو بار اٹھے چنانچہ دو بار اٹھا تو خود انہیں کے قاعدہ سے روح آنے کا غلط ہونا ثابت ہو گیا۔

اصل بات یہی ہے کہ یہ سب تصرفات خیال کے ہیں ایک دوسری بات یہ سمجھنا چاہیئے کہ جب خزانہ خیال میں کوئی چیز آجاتی ہے تو اس کے آجانے کا اگرچہ علم نہ ہو مگر اس کا اثر بھی عامل کی متخیلہ (قوت خیال) کے ذریعہ سے معمول پر بعض مرتبہ ایسا ہی پڑتا ہے جیسا اس صورت میں ہوتا ہے کہ جب عامل کو اس چیز کا ادراک یعنی علم العلم حاصل ہو جاتا۔

بہر حال یہ سب کرشمے قوت خیالیہ کے ہیں اس میں کسی روح کو دخل نہیں یہ سب اس عامل کی قوت متخیلہ کا اثر ہوتا ہے۔ اگر دو شخص ایک جگہ جمع ہوں تو ایک کے ذہن میں جو خیال ہوتا ہے وہ دوسرے کے ذہن میں بھی پہنچ جاتا ہے۔[1]

[1] الافاضات الیومیہ ص[illegible] تا ص[illegible] ج۸ حسن العزیز ص[illegible] تا ص[illegible] ملفوظ ۲۳۵ ج۱ امداد الفتاوی ۱۳۴۸ھ

باب ۱۵

اشتات۔ متفرقات

ایک پریشان شخص کا حال

سوال:۔ ایک بزرگ ہیں جن کی عمر ایک سو بیس سال کی ہے۔ دنیا داروں کا ان کے پاس ہجوم رہتا ہے۔ آمدنی بھی خوب ہوتی ہے۔ یہاں کے رئیسوں میں ایک شخص ان کے چکر میں پھنس گئے۔ ان بزرگ نے ان کو یہ شغل بتلایا کہ پردہ بینی پر نظر جماؤ۔ اور میرا تصور کرو۔ وہ کرنے لگا اور عرصہ تک کیا۔ آنکھیں سرخ ہوگئیں اور آنکھوں پر پانی اتر آیا۔ جب پیر صاحب سے حال عرض کیا تو فرمایا کہ آنکھوں سے آنکھوں کو ملاؤ۔ جب پیر سے آنکھیں ملائیں (خدا معلوم) کیا اثر ڈالا کہ جدھر دیکھتے ہیں پیر صاحب کی تصویر طرف دکھائی دینے لگی۔ ان کے یہاں وصول (یعنی اللہ تک پہنچنا) یہی ہے کہ خدا پیر کی شکل میں دکھائی دیتا ہے جس کی وجہ سے اب وہ واصل ہوگئے (یعنی کامل ہوگئے) ہر وقت اس اثر سے اٹھتے بیٹھتے ان ہی کا تصور بندھ گیا یہی شغل تقریباً پانچ چھ سال تک رہا۔ اب وہ شخص پاگل ہوگیا۔ اس کا دماغ

ماؤف ہوگیا۔ دماغ کی قوت کے لیے بہت روپیہ صرف کیا سب نے یہی کہا کہ دماغ پر کوئی اثر پڑا ہے اگر وہ اثر مٹ جائے تو دماغ صحیح ہوسکتا ہے۔ الغرض سب کچھ تدبیریں کر چکا کچھ بھی مفید نہ ہوا۔ اب مجنونانہ کیفیت ہے۔ کچھ دنوں زنجیروں سے باندھ کر رکھا گیا۔ اب کچھ سنبھلا ہے۔ ایک مہینہ کا عرصہ ہوا میرے پاس آیا تھا۔ میں نے کہا کہ یہ مسمریزم کا اثر ہے کوئی مرض نہیں ہے۔ میں نے اس سے سورہ بقرہ پڑھنے کو کہا اور پورے قرآن پر سرسری نظر ڈالنے کو کہا۔ اور یہ کہا کہ روز تھوڑی دیر میرے پاس آیا کیجئے۔ اور آیات شفا پینے کو کہا۔ اور یہ کہہ دیا کہ اس پیر کا اگر تصور آجائے تو دفع مت کرو۔ اور قصداً لاؤمت، چند روز کچھ فائدہ ہوا۔ یہاں تک کہ نیند بھی اچھی طرح آنے لگی۔

اور ایک روز کہہ رہا تھا کہ اب میں بالکل اچھا ہوں۔ تقریباً بیس پچیس روز اسی حالت پر گذرے۔ پھر پانچ چھ روز سے نیند کم آتی ہے اور کچھ حالت بدلی ہوئی ہے۔ اسی پیر نے پھر اس کو بلایا تھا۔ میں نے منع کر دیا اس لیے گیا نہیں چونکہ یہ بیچارہ بھلا اچھا آدمی تھا۔ اگر حضور والا توجہ فرمادیں تو صحت کی امید ہے۔ خدا کے واسطے کوئی تدبیر فرمائیے اور اسی شہر میں کئی لوگ ان پیر صاحب کے چکر میں پھنسے ہیں، برائے خدا کوئی تدبیر فرمادیجئے۔ یہ عریضہ اس مریض کے اصرار سے بھیجتا ہوں۔[1]

---

[1] تربیت السالک ص۱۳۸۵۔

جواب

اسلام علیکم بیچارہ مظلوم کا حال معلوم کر کے سخت افسوس ہوا۔ لیکن ما جعل اللہ من داءٍ الا وقد جعل لہ دواءً (اللہ تعالیٰ نے کوئی مرض نہیں بنایا مگر اس کی دوا و علاج بھی بنا دیا ہے)۔

انشاء اللہ ان کا حال درست ہو جائے گا، اگر صحیح تدبیر کا التزام کیا گیا وہ تدبیر جو میرے خیال میں ہے یہ ہے۔

۱۔ کسی شفیق ماہر طبیب (معالج) کے مشورہ سے مقویات دماغ و مفرحات قلب، و مقللات سوداء کا استعمال پابندی سے کرنا چاہیے (یعنی مناسب جسمانی علاج کرنا چاہیے)۔

۲۔ ایسے مباح (جائز) کاموں میں لگنا چاہیے جس سے طبیعت میں نشاط ہو۔ جیسے نہروں، باغات میں سیر و تفریح کے لیے جانا۔

۳۔ کسی وقت تنہا نہ رہیں۔

۴۔ کوئی کام ایسا نہ کریں جس میں قوت فکریہ زیادہ صرف ہو (یعنی جس میں سوچنا زیادہ پڑے)۔

۵۔ ایسا کوئی کام کرتے رہیں جس میں اعتدال کے ساتھ قوت فکریہ صرف ہو۔ بشرطیکہ اس سے دلچسپی بھی ہو مثلاً کوئی دستکاری اگر جانتے ہوں یا نیک لوگوں کے اور انبیاء و سلاطین کے حالات یا مواعظ کا مطالعہ کریں۔

۶۔ دماغ میں روغن کدو یا کاہو (یعنی دماغ کی قوت کا مناسب تیل) استعمال کریں۔

۷۔ اگر اس پیر کا بھی تصور آئے تو کسی دوسرے ایسے بزرگ کا جس سے عقیدت و محبت ہو اس طور سے تصور کرنا گویا یہ بزرگ اس باطل گرو بزرگ کو مار کر ہٹا رہے ہیں۔ اور وہ بھاگا جا رہا ہے۔

۸۔ اور جو تدبیریں آپنے تجویز کی ہیں وہ بھی جاری رہیں (یعنی کرتے رہیں) اور یہ نئی تدبیریں زائد پابندی سے کریں۔ انشاء اللہ شفا ہو جائے گی۔

۹۔ اور اس شخص سے ہرگز نہ ملیں نہ ایسے شخص سے ملیں جو اس سے خصوصیت (یعنی خاص تعلق) رکھتا ہو۔ یا اس کا تذکرہ کرے۔[1] والسلام۔

ایک اور شخص کا حال

سوال۔ ایک شخص بذریعہ حاضرات بھوت پلید اور جن چڑیل وغیرہ دور کرتا ہے جس کی ترکیب یہ ہے کہ دو چراغ گھی کے جلا جلا کر سامنے رکھتا ہے اور پھر چراغوں کے سامنے آگ کے قریب ہی دو انگارے رکھ کر اس پر گھی جلاتا ہے اور چھوٹی عمر کے بچہ کو پاس بٹھا کر ان پر چراغوں کی لَو کے اندر دیکھنے کی ہدایت کرتا ہے اور وہ بچہ اس میں دیکھتا ہے اور عجائب وغرائب مشاہدہ کرتا ہے۔ اور سوال و جواب ہو کر بھوت وغیرہ اتر جاتا ہے اور پانچ روپے کی شرینی اور ایک مرغ بھی اور اگر مرغ دستیاب نہ ہو تو بکری کی کلیجی پر پکوا کر فاتحہ دیتا ہے۔ اور فاتحہ کا ثواب اللہ کے واسطے سلیمان علیہ السلام اور بالا شہید اور سلطان شہید اور برہان شہید کی روح کو پہنچاتا ہے اور شیرینی غریبوں کو تقسیم کر دیتا ہے۔ اور مرغ یا کلیجی خود کھاتا ہے۔ باقی

---

[1] تربیت السالک ص۹۹۹

ہے تو زمین میں دفن کر دیتا ہے اور ـــــ کسی مہادیو یا کالی وغیرہ کا نام بالکل نہیں آتا۔ اور نہ کسی وقت کسی قسم کی پوجا پاٹ کرتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ منتر میں بھی کسی قسم کے الفاظ شرکیہ نہیں تو کیا صورت مذکورہ میں اس کا یہ فعل خلاف شرع ہے یا نہیں۔ اور اس سے ہزاروں مخلوق خدا کو فائدہ پہنچتا ہے اور کسی قسم کا اس شخص کو لالچ اور طمع نہیں ہے اور نہ کچھ لیتا ہے محض انسانی ہمدردی کی وجہ سے کرتا ہے۔ ایک شخص نے اس کو اس فعل سے روکا ہے، اور کہتا ہے کہ یہ عمل نہ کیا کرو۔ تو کیا یہ شخص یہ کام چھوڑ دے یا نہ چھوڑے۔

الجواب

میں نے جہاں تک تحقیق کی ہے اس عمل میں چند امور کی تحقیق ہوئی۔

۱:- اولاً جو کچھ اس بچے کو مشاہدہ ہوتا ہے وہ کوئی واقعی شئ نہیں ہوتی محض خیالی اور وہمی اشیاء ہوتی ہیں جو عامل کی قوت خیالیہ سے اس بچے کو معمول کے خیال میں خارجی (ظاہری) صورت کی شکل میں نمودار ہو جاتی ہیں۔ گو عامل خود بھی اس راز کو نہ جانتا ہو۔ اور یہی وجہ ہے کہ بچوں ہی پر یہ عمل ہو سکتا ہے۔ یا کسی بے وقوف بڑی عمر کے آدمی پر بھی ہو جاتا ہے۔ اور عقلمند پر خصوصاً جو اس کا قائل نہ ہو (اور اس کو مانتا نہ ہو) اس پر ہرگز نہیں ہوتا پس اس تقدیر پر یہ ایک قسم کا دھوکہ فریب اور کذب و زور (یعنی جھوٹ) ہے۔

۲:- دوسرے فاتحہ کا ثواب جو ان بزرگوں کو پہنچایا جاتا ہے بعض تو فرضی نام ہوتے ہیں۔ اور جو واقعی ہیں یا سب واقعی ہوں تب بھی تخصیص کی

وجہ سے سمجھنا چاہیئے۔ سو عاملین اور عوام کی حالت سے تفتیش کرنے سے یہ متعین (طور پر معلوم) ہوا کہ وہ آسیب کے دفع کرنے میں ان بزرگوں کو دخیل اور فاعل سمجھتے ہیں۔ پس لامحالہ ان کو ان واقعات پر اطلاع پانے والے اور پھر ان کو دفع کرنے والے یعنی صاحبِ علم، اور صاحبِ قدرت مستقل سمجھتے ہیں۔ اور یہ خود شرک ہے۔ اور اگر علم و قدرت میں غیر مستقل سمجھا جائے لیکن مستقل نہ سمجھنے کی صورت میں کبھی کبھی تخلف بھی ہو سکتا ہے مگر تخلف کا خیال واحتمال بھی نہیں ہوتا یہی اعتقادِ شرک کا شعبہ ہے۔

۳:- تیسرے اکثر ایسے عملیات میں کلمات شرکیہ مثلاً غیر اللہ کی نداء۔ اور استغاثہ واعانت بغیر اللہ (یعنی غیر اللہ کو پکارنا ان سے مدد چاہنا فریاد کرنا) ضرور ہوتا ہے۔ اور عامل کا یہ کہنا کہ منتر میں کسی قسم کے شرک کے الفاظ نہیں ہیں۔ تاوقتیکہ وہ الفاظ معلوم نہ ہوں۔ اس لیے قابلِ اعتماد نہیں کہ اکثر عامل کم علمی (جہالت) کی وجہ سے شرک کی حقیقت ہی نہیں جانتے۔

۴:- چوتھے مرغ وغیرہ کے ذبح کرنے میں زیادہ نیت یہی ہوتی ہے جو شیخ سدّو کے بکرے میں عوام کی ہوتی ہے۔

رہا فائدہ ہو جانا اوّلاً تو وہ اکثر عامل کی قوتِ خیالیہ کا اثر ہوتا ہے عمل کا اس میں دخل نہیں ہوتا اور اگر عمل کا دخل بھی ثابت ہو جائے تو کسی شئی پر کسی اثر کا مرتب ہو جانا اس کے جواز کی دلیل نہیں۔ بہرحال جس عمل میں یہ مذکورہ مفاسد ہوں وہ بلاشبہ ناجائز ہے۔ البتہ جو اس سے یقیناً منزّہ ہو وہ جائز ہے۔ اور ایسا شاید بہت ہی

نادر ہوئے[1]

بزرگوں کی نذر نیاز کرنے میں فسانیت

بعض لوگ اللہ ہی کے لیئے نذر کرتے ہیں لیکن اس کے اندر شرک مدفون ہوتا ہے۔ مثلاً یہ نذر کی کہ اے اللہ اگر میرا فلاں کام ہوجائے تو میں آپ کے نام کی ایک دیگ کھانے کی پکوا کر کھلا کر بڑے پیر صاحب کو اس کا ثواب بخشوں گا اور یہ نہایت احتیاط کا صیغہ سمجھا جاتا ہے۔ ظاہر میں تو یہ نذر اللہ کے لیئے ہے لیکن یہ یقینی بات ہے کہ یہ لوگ اس مقصد میں ضرور ان بزرگوں کو کسی قدر معین (مددگار) اور دخیل اور متصرف سمجھتے ہیں (اور سمجھتے ہیں کہ ان بزرگ کی فاتحہ کرنے سے وہ کام جلدی کروادیں گے)۔

چنانچہ اگر ان سے کہا جائے کہ ان بزرگ کو دوسرے وقت ثواب پہنچا دینا تو ان کے دل میں ضرور یہ خیال گذرے گا کہ اس کے نہ کرنے سے اثر ضعیف ہوجائے گا (اور کام نہ ہوگا) جس کا سبب ان بزرگ سے روحانی امداد کا پہنچنا ہے (حالانکہ یہ عقیدہ غلط ہے) ہر مسلمان اس پر غور کر کے دیکھ لے کہ یہ خلاف توحید ہے یا نہیں ؟[2]

مزارات پر جا کر بزرگوں کے توسل سے فریاد کرنا

مخلوق کے ساتھ توسل (یعنی وسیلہ کرنے) کی تین صورتیں ہیں۔

۱۔ ایک مخلوق سے دعا کرنا اور اس سے التجا کرنا جیسے مشرکین

---

[1] ضمیمہ الحق فی احکام الحق صفحہ ۲۶۳-۲۶۴، [2] اصلاح انقلاب ص ۱۸۹ ۔

کا طریقہ ہے یہ بالاجماع حرام ہے۔ باقی یہ کہ یہ شرک جلی بھی ہے یا نہیں سو اس کا معیار یہ ہے کہ اگر یہ شخص اس مخلوق کو مؤثر مستقل ہونے کا معتقد ہے تب تو یہ شرک کفری ہے جیسے کسی مخلوق کے لیے نماز روزہ ایسی عبادت کرنا جو حق تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے۔ اور مستقل بالتاثیر ہونے کا یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ کام اس کے سپرد اس طور سے کر دیئے ہیں کہ وہ ان کے نافذ کرنے میں حق تعالیٰ کی خاص مشیت کے محتاج نہیں گو اللہ تعالیٰ کو یہ قدرت ہے کہ اس کو تفویض (واختیار تام) سے معزول کر دے۔

۲۔ دوسری صورت یہ کہ مخلوق سے دعاء کی درخواست کرنا اور یہ ایسے شخص سے جائز ہے جس سے دعاء کی درخواست ممکن ہے۔ اور یہ امکان میت میں کسی دلیل سے ثابت نہیں۔ پس توسل کے یہ معنی زندہ کے ساتھ خاص ہوں گے۔

۳۔ تیسری صورت یہ کہ مقبول مخلوق کی برکت سے اللہ سے دعاء کرنا اسکی حقیقت یہ ہے کہ اے اللہ فلاں بندہ یا فلاں عمل ہمارا یا فلاں بندہ کا عمل آپ کے نزدیک مقبول و پسندیدہ ہے اور ہم کو اس سے تعلق ہے خواہ عمل کے کرنے کا، خواہ اس بندہ یا عمل سے محبت کا۔ اور آپ نے ایسے شخص پر رحمت کا وعدہ کیا ہے جس کو یہ تعلق ہو۔ پس ہم اس رحمت کا آپ سے سوال کرتے ہیں۔ اس توسل کو جمہور نے جائز کہا ہے[1]

---

[1] بوادر النوادر ص۷۰۳ رسالۃ الادراک والتوسل۔

بزرگوں کے واسطے نذر نیاز کرنے میں قباحت

۱۔ کسی بزرگ یا پیر کے ساتھ یہ اعتقاد کرنا کہ ہمارے سب حال کی ان کو ہر وقت خبر رہتی ہے۔ نجومی پنڈت سے غیب کی باتیں دریافت کرنا۔ یا جس پر جن چڑھا ہو اس سے غیب کی خبریں پوچھنا۔ یا فال کھلوانا پھر اس کو یقینی سمجھنا یا کسی کو دور سے پکارنا اور یہ سمجھنا کہ اس کو خبر ہو گئی۔ یہ سب شرک فی العلم ہے۔ اسی طرح کسی سے مرادیں مانگنا یا روزی اور اولاد مانگنا۔ کسی کے نام کا روزہ رکھنا۔ کسی کو سجدہ کرنا، کسی کے نام کا جانور چھوڑنا، یا چڑھاوا چڑھانا، کسی کے نام کی منت ماننا۔ کسی کی قبر یا مکان کا طواف کرنا، کسی کے نام جانور ذبح کرنا، جن بھوت پریت وغیرہ کے چھوڑ دینے کے لیئے ان کی بھینٹ دینا، بکرا وغیرہ ذبح کرنا۔ بچے جینے کے لیئے اس کے نار کا پوجنا، کسی کی دہائی دینا، یہ سب کفر و شرک کی باتیں ہیں[۱]

غیر اللہ کی نذر ماننا

بعض لوگ غیر اللہ کی نذر (اس طرح) مانتے ہیں کہ اے فلاں بزرگ اگر ہمارا کام ہو گیا تو آپ کے نام کھانا کریں گے یا آپ کی قبر پر غلاف چڑھائیں گے یا آپ کی قبر پختہ بنا دیں گے۔ تو یہ بالکل شرک جلی ہے۔ کیوں کہ نذر بھی عبادت کی ایک قسم ہے ردالمحتار۔ احکام النذر، قبیل باب الاعتکاف۔

عبادت میں کسی کو شریک کرنا صریح شرک ہے۔ اس کا علاج توبہ اور عقیدہ کو درست کرنا ہے اور ایسی نذر منعقد بھی نہیں ہوتی۔ اس کو پورا نہ کرے[۲]

[۱] تعلیم الدین ص۲۳ بہشتی زیور ص۴۵ [۲] اصلاح انقلاب ص۱۵۹۔

قرآن سے فال نکالنا

اہل فال (فال نکالنے والے) کبھی قرآن سے اپنے خاص احکام خبریہ یا انشائیہ پر استدلال کیا کرتے ہیں (جیسے آج کل رسالوں میں، جنتریوں میں فالنامہ قرآنی مروج ہے) محققین علماء نے ایسے تفاول کو حرام کہا ہے کما فی الفتاوی الحدیثیہ لابن حجر الہیثمی مثلاً اگر کسی شخص جس کا نام زید ہو اس کا اپنی بیوی سے جھگڑا ہوا اور اس کو شک ہو کہ نامعلوم اس کا کیا انجام ہوگا۔ یا یہ شک ہو کہ مجھ کو اس میں کیا کرنا چاہیئے اور وہ قرآن پاک سے تفاول کرے اور اتفاق سے اس میں سورۂ احزاب کی آیات جو زید بن حارثہ کے باب میں نازل ہوئی ہیں نکل آئیں اور اس سے وہ اپنے انجام پر استدلال کرے کہ جدائی ہوگی۔ یا اس مشورہ پر استدلال کرے کہ اس سے جدائی کر لینا مناسب ہے۔ اور واقع میں بھی ایسا ہو گیا یہ استدلال صحیح ہے؟ اور کیا قرآن سے اس خبر یا انشاء کی صحت کا اعتقاد جائز ہوگا؟ اسی وجہ سے محققین علماء نے ایسے تفاول کو حرام کہا ہے [1]

(چونکہ) توکل کے بعض مراتب یعنی اعتقادی توکل فرض اور شرائط ایمان میں سے ہے اور طیرۃ (یعنی بد فالی) اس توکل کے خلاف ہے اس لئے حرام اور شرک کا شعبہ ہے جیسا کہ اور احادیث سے مفہوم ہوتا ہے اور جس فال کا جواز ثابت ہے اس میں اعتقاد یا اخبار (خبر دینا) یا طلب کرنا نہیں بلکہ کلمات خیر سے رحمت کی امید ہے جو ویسے ہی مطلوب ہے [2]

[1] بوادر النوادر ص۴۹۵ [2] امداد الفتاویٰ ص۳۰۰ ج۵

مولانا شاہ عبدالحق محدث دہلویؒ نے فرمایا کہ از روئے احادیث کسی چیز سے نیک فال لینا تو درست اور جائز ہے مگر بد فالی لینا درست نہیں فرق کی وجہ یہ ہے کہ نیک فال کا حاصل زیادہ سے زیادہ یہ ہوگا کہ اپنا مقصد پورا کرنے کی قوی امید ہو جائے گی۔ اور بندہ بھی اس کا مامور ہے کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے مایوسی اور قطع رجاء (امید کو ختم کرنا) سے اللہ سے رجاء (یعنی امید) ختم کرنا حرام ہے جو چیز اس کا سبب ہے وہ بھی ناجائز ہے جب تک شر کے لئے کوئی دلیل نہ ہو حسن ظن مامور بہ ہے اور بدگمانی ممنوع ہے غرض حسن ظن کے لئے دلیل کی ضرورت نہیں عدم الدلیل علیٰ خلافہ (یعنی اس کے خلاف دلیل نہ ہونا) کافی ہے اور بدگمانی بغیر دلیل کے جائز نہیں ہے[1]

واقعہ افک میں قرآن کا ارشاد اس پر شاہد ہے فلولا اذجاؤھم الایہ[2]

جس تفاؤل (فال لینے کی) اجازت ہے اس کی حقیقت صرف رجاء امید کی تقویت ہے ایک ضعیف بنیاد پر جو اس کے بغیر مامور بہ ہے نہ کہ استدلال۔ اور اس درجہ میں قرآن سے بھی فال لینا جائز ہوگا۔

فال وغیرہ کی بناء پر کسی مسلمان سے بدگمان ہو جانا اور کسی قول یا فعل یا غیر مشروع خیال کا مرتکب ہو جانا یہ خاص خرابیاں ہیں اس عمل فال میں۔ غرض فال نکالنے کا عمل مروج طریقہ پر بالکل مذموم ہے۔

اور جس فال کا جواز ثابت ہے اس میں اعتقاد یا اخبار نہیں بلکہ کلمات خیر سے رحمت کی امید ہے یہ ویسے بھی مطلوب ہے۔

[2] مجالس حکیم الامۃ صـ ۲۷۲

یعجبہ الفال الصالح (نیک فال کو پسند فرماتے تھے) اور اکابر سے لیجو فال ثابت ہے) اس کی اصل صرف اتنی ہے کہ کسی شخص کو کچھ تشویش یا فکر ہے اس وقت اتفاق سے یا کسی قدر قصد سے کوئی لفظ خوشی وکامیابی کا اس کے کان میں پڑا یا نظر سے گزرا تو رحمت الٰہیہ سے جو امید رکھنا ہر مسلمان پر فرض ہے اور اس کو پہلے سے بھی تھی وہ اس لفظ سے اور قوی ہوگئی اور بس اس کا حاصل تقویت رجاء رحمت (یعنی رحمت کی امید کو قوی کرنا) ہے اس سے آگے اختراع اور ابتداع میں تفاؤل کو موثر نہیں سمجھا اور نہ ایسا سمجھنا جائز ہے مگر محض تقویت رجاء (امید کی قوت) کے لئے تفاؤل کیا جاتا ہے [۲]

(تطبیق) بد فالی سے اثر نہ لینا چاہیئے اس لئے کہ وہ یاس (نا امیدی) ہے بخلاف نیک فالی کے کہ وہ رجاء (امید) ہے اور رجاء کا حکم ہے یہ فرق ہے فال صالح میں کہ وہ جائز ہے اور طیرہ یعنی فال بد میں کہ وہ ناجائز ہے ورنہ تاثیر کا اعتقاد دونوں جگہ ناجائز ہے [۳]

[۱] افاضات الیومیہ ص۱۲۳ ج۱۰ [۲] بوادر النوادر ص۲۹۵ [۳] اصلاح انقلاب ص۹۳ ج۲

باب ۱۶

مفید اور آسان اہم عملیات و تعویذات

فقر و فاقہ کا علاج

فقر و فاقہ کی حالت کا دستور العمل یہ ہے کہ اگر فقر و فاقہ آفت سماویہ سے ہے مثلاً قحط ہے، بارش بند ہے. تو اس کی تدبیر تو دعا ہے۔ اور اگر اس کا سبب سستی و کاہلی کی وجہ سے فقر و فاقہ ہے تو اس کی تدبیر محنت و مزدوری اور کوشش کرنا ہے۔ اور دونوں کی مشترک تدبیر جو بمنزلہ شرط کے ہے دعا پہ ظاہری و باطنی اعمال کی اصلاح ہے۔[1]

---

[1] الصبر لمتہ فضائل صبر وشکر ص۳۳۔

وتر کی نماز میں شفاء امراض اور بواسیر کیلئے

مخصوص سورتیں پڑھنا عبادت کو دنیوی غرض کا ذریعہ بنانے کا شرعی حکم

سوال ۳۴۹:۔ وتر نماز میں سورہ قدر اور سورہ کافرون اور سورہ اخلاص بواسیر کے مرض کے واسطے مجرب بتلاتے ہیں اگر اس کو التزام کے ساتھ پڑھا جائے تو قباحت تو نہیں۔؟

الجواب

اس میں سوال کا منشا یہ ہے کہ طاعت مقصودہ کو دنیوی غرض حاصل کرنے کا ذریعہ بنایا گیا ہے۔

سو اس میں تفصیل یہ ہے۔ کہ یہ ذریعہ بنانا دو قسم پر ہے۔ ایک بلا واسطہ جیسے عاملوں کا طریقہ ہے کہ دعاؤں اور کلمات سے خاص دنیوی اغراض و مقاصد ہی ہوتے ہیں۔

اور دوسری قسم دینی برکت کے واسطے سے [اس طرح] کہ طاعات سے اوّلاً دینی برکت مقصود ہوتی ہے پھر اس دینی برکت کو دنیوی اغراض میں موثر سمجھا جاتا ہے۔ احادیث میں جو خاص طاعات اور قربات کی خاصیتیں اغراض دنیوی کے قبیل کی وارد ہیں وہ اسی دوسری قسم سے ہیں۔ جیسے سورہ واقعہ کی خاصیت آئی ہے کہ لم تصبہ فاقۃ [اس کی وجہ سے فاقہ نہیں ہوتا] اور یہ دنیوی خاصیتیں جس طرح وحی سے معلوم ہوتی ہیں کبھی الہام سے بھی معلوم ہوتی ہیں۔

پس سوال میں جس عمل کا ذکر کیا گیا، قسم اوّل کے طریق سے تو نماز کی وضع کے خلاف ہے۔ اور دوسرے طریق سے کرنے میں کچھ حرج نہیں۔[1]

وبائی امراض طاعون وغیرہ سے حفاظت

اوران کے دفعیہ کا صحیح علاج

سوال ۵۴۲:- ہمارے موضع میں وبائی مرض پھیلا ہوا ہے مخلوق پریشان ہے اس مرض کے دفعیہ کے واسطے کئی طریقے سنے گئے اور کتابوں سے معلوم ہوئے مگر پورے طور پر اطمینان نہیں ہوتا نہ عمل کا پورا طریقہ معلوم ہو سکا اس علاقہ میں اکثر لوگوں نے اس کام کو جناب کی رائے پر منحصر رکھا ہے جو سہل طریقہ اس آفت کے دفعیہ کا اور امن واماں کے حاصل ہونے کا ہو تحریر فرمائیں۔ اس کام کے واسطے چندہ بھی ہو رہا ہے مگر اب تک کسی کام میں خرچ نہیں ہوا۔

اور چند روز سے اکثر گاؤں کے باشندے گاؤں سے باہر عیدگاہ میں جمع ہو کر تھوڑی دیر تک توبہ واستغفار کر کے سات مرتبہ اذان پڑھتے ہیں۔ پھر دو رکعت نفل نماز ادا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے اس وبائی مرض کے دفعیہ کے واسطے دعا مانگتے ہیں۔ یہ عمل یا کوئی دوسرا طریقہ جس طرح مناسب ہو تحریر فرمائیں۔ اور کتاب شرع محمدی میں جو فقہ کی اردو میں منظوم ہے اس میں ایسا طریقہ ہے اگر یہ جائز ہے اور رائے عالی میں مناسب معلوم ہوتا ہے اس کو بھی تحریر فرمادیں۔

---

[1] امداد الفتاویٰ ص ۴۵۳ ج ۱۔

الجوابُ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ تعالیٰ!

اللہ تعالیٰ اس مرض کو سب جگہ سے دور فرمائیں۔ جو عمل آپ نے شرع محمدی سے نقل کیا ہے اس کی کوئی اصل نہیں اور نہ اذان کہنے کی کوئی اصل ہے اور نہ جماعت کے ساتھ نفل ادا کرنا ثابت ہے۔ اس لیے ان سب اعمال کو موقوف کر دیا جائے۔

اس کے لیئے اصل دوا مرہیں صدقہ کی کثرت اور گناہوں سے توبہ کرنا اور صدقہ کے لیے چندہ جمع کرنا مناسب نہیں۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ (اس طرح) دینے میں خلوص نہیں رہتا۔ بلکہ ہر شخص کو چاہیئے کہ اپنے طور سے جو توفیق ہو خود دے دے۔ اور جو چندہ جمع ہو گیا ہے سب دینے والوں سے اجازت حاصل کر کے ایسے لوگوں کو نقد یا غلہ خرید کر خفیہ طور پر دے دیا جائے جو بہت حاجت مند ہیں، اور کسی سے سوال نہیں کرتے۔

اور عیدگاہ میں جمع ہو کر دعا کرنے میں مضائقہ نہیں لیکن نہ اذان کہیں نہ جماعت سے نفلیں پڑھیں۔ بلکہ (اللہ کے حضور میں اپنے قصور کا اعتراف کرتے ہوئے خوب) روئیں اور الگ الگ نفلیں پڑھیں۔ اور بہتر ہے کہ گھر آ کر نفلیں پڑھیں۔

اور نیز ضروری ہے کہ حق العباد جو کسی کے ذمہ ہوں ان سے سبکدوشی حاصل کریں جس نے کسی کا حق دبا رکھا ہو اس کو واپس کرے۔

ظلم کرنا، غیبت کرنا، جھوٹ بولنا، بدنگاہی کرنا (بے پردگی کرنا) اور اس کے علاوہ تمام معاصی کو چھوڑ دیں اور ہر وقت استغفار زبان و دل سے جاری

رکھیں۔

اور جن لوگوں کو "سورہ تغابن" جو اٹھائیسویں پارہ کے تین پاؤ پر ہے یاد ہو صبح و شام فجر و مغرب کی نماز کے بعد ایک ایک بار پڑھ کر اپنے اوپر اور سب گھر والوں پر دم کر دیا کریں۔

اور جو چیز کھائیں، پئیں، پہلے اس پر سورہ اِنَّا اَنزَلنٰہُ ۳ بار پڑھ کر دم کر لیا کریں۔ بلکہ جو [اس وبائی مرض میں] مبتلا ہو گیا ہو اس کو بھی پانی پر دم کر کے وہ پانی پلا دیں۔

اور سب سے بڑی چیز گناہوں کا ـــــ مدادالفتاوی ص۳۰۰ ج۴
چھوڑنا ہے اور ظاہری علاج و معالجہ (دوا وغیرہ) بھی ضروری ہے۔

فراخیٔ رزق کا عمل

حال :۔ گھریلو ضروریات نے پریشان کر رکھا ہے اس واسطے فراخی رزق کیلئے عشاء کے بعد کچھ دنوں سے ایک عمل پڑھنا شروع کر دیا ہے جس کی اجازت مولانا مرحوم رامپوری سے ہے۔ وہ یہ ہے کہ سورۂ مزمل شریف گیارہ بار اور اس کے ساتھ یا مغنی گیارہ سو بار پڑھتا ہوں۔ اگر یہ وظیفہ میری باطنی حالت کے کچھ خلاف ہو تو تحریر فرما دیجئے میں فوراً چھوڑ دوں گا۔

تحقیق :۔ خلاف نہیں (یعنی کچھ حرج نہیں) گو کچھ زیادہ مناسب بھی نہیں۔

(تربیت السالک)

الّو کی آنکھ سے نیند نہ آنے والا عمل

اور اس کی حقیقت

مولوی صادق الیقین صاحب کو نیند بہت آتی تھی انھوں نے کسی کتاب میں

عمل دیکھا کہ اگر اُلّو کو ذبح کیا جائے تو اس کی خاصیت یہ ہے کہ ذبح کے وقت اس کی ایک آنکھ تو بند ہو جاتی ہے اور ایک کھلی رہتی ہے۔ ان دونوں کی مختلف خاصیتیں ہیں۔ کھلی آنکھ جس کے پاس رہے گی اس کو نیند کم آئے گی۔ چنانچہ انہوں نے اُلّو ذبح کیا تو واقعی اس کی ایک آنکھ بند ہو گئی اور ایک کھلی رہ گئی۔ کھلی آنکھ انہوں نے چاندی کی انگوٹھی میں اپنے پاس رکھی۔ اور کہتے تھے کہ مجھے اس سے نفع ہوا۔

دوسری آنکھ جو نیند لانے والی تھی اس کے لیے میں نے انہیں لکھا کہ وہ میرے کام کی ہے اسے ضائع مت کرنا میرے پاس بھیج دو۔ انہوں نے بھیج دی۔ مجھے تو اس کا کچھ بھی اثر محسوس نہیں ہوا۔ ان کو جو اثر محسوس ہوا وہ میری رائے میں ان کا خیال تھا ہم نے تو اس اثر کا مشاہدہ نہیں کیا۔[1]

بینائی کا عمل

حال:۔ احقر نے ایک بزرگ سے سنا تھا کہ (الکریم ابن الکریم ابن الکریم یوسف بن یعقوب بن اسحٰق بن ابراھیم) نماز کے بعد پڑھ کر انگلیوں پر دم کر کے آنکھوں پر پھیر لینے سے آنکھوں کی روشنی قائم رہتی ہے۔ احقر یہ عمل کیا کرتا تھا پھر یہ خیال ہوا کہ حضور سے دریافت کر لوں۔ ممکن ہے کہ اس میں کوئی خرابی ہو جو ظاہراً نہ معلوم ہوتی ہو۔

اس کے پڑھنے کے وقت انبیاء علیہم السلام کی طرف بالکل توجہ بھی نہیں ہوتی تھی بلکہ صرف یہ خیال ہوتا تھا کہ ان اسماء میں اس فائدہ کیلئے ایک اثر مثل دواؤں کے ہے۔

---

[1] حسن العزیز ص ۴۶۶۔

تحقیق۔ جواز کے لیے یہ کافی ہے لیکن کمال توحید کے خلاف ہے۔ بجائے اسکے بہتر ہے کہ یَانُوْرُ ، بار یا ۱۲ بار پڑھ کر یہی عمل (مذکورہ طریقہ سے یعنی نماز کے بعد) کیا جائے [1]

احتلام سے حفاظت کا عمل

اگر کسی کو احتلام کی کثرت ہو تو عامل لوگ اس کا علاج تبلاتے ہیں کہ سورۂ نوح پڑھ کر سویا جائے۔

اور بعض کا قول ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اسم مبارک (انگلی سے) سینہ پر لکھ لے۔ اور بعض یہ تبلاتے ہیں کہ اس سے خطاب کر کے کہے کہ بے شرم حضرت آدم کو تو سجدہ کرنے سے تجھے عار (شرم) آئی تھی۔ اور مجھ سے بُرا کام کراتا ہے تجھے شرم نہیں آتی [2]

ایک گندہ عمل بھی مشہور ہے جس کا بہت لوگوں نے تجربہ کیا ہے وہ یہ کہ سوتے وقت شیطان کو خطاب کر کے یہ کہے کہ " او بے شرم ہمارا باوا (یعنی آدم علیہ السلام) کو سجدہ کرنا بھی گوارہ نہ ہوا' اور ہم سے ایسا ذلیل فعل گوارہ کرتا ہے کمبخت تجھے حیا نہیں آتی [3]

برائے حفاظت حمل

حمل کی حفاظت کے لیے والشمس وضحٰہا (پوری سورۃ) اجوائن اور کالی مرچ پر اکتالیس بار پڑھے' اور ہر بار والشمس کے ساتھ درود شریف اور بسم اللہ پڑھے

---

[1] تربیت السالک ص۲۵۹ ، [2] الکلام الحسن ص۹۶ ، [3] حسن العزیز ص۱۵۰ ۔

اور دودھ چھوٹنے تک تھوڑی روزانہ حاملہ کو کھلائے [۱]

جوتہ چپل چوری نہ ہونے کا عمل

حضرت سلطان جی نے فرمایا کہ ہم تم کو ایک عمل بتلاتے ہیں اس کو کرنے سے جوتہ چپل کبھی چوری نہ ہوگا۔ وہ یہ ہے کہ جوتہ رکھ کر یہ کہہ دیا جائے کہ "میں نے اسکو مباح کیا" اور راز اس کا یہ ہے کہ چور کی قسمت میں تو حرام ہے ہی اور یہ مباح کرنے سے حلال ہوگیا اس لیے وہ اس کو نہ ملے گا۔ اگرچہ طالب علمانہ شبہات کی گنجائش ہے مگر بزرگوں کے کلام میں برکت ہوتی ہے۔

ایک صاحب نے مجھ کو بھی یہ عمل بتلا کر کہا تھا کہ مجرب ہے۔

ایک صاحب نے عرض کیا کہ اس حالت میں اگر کوئی لے لے تو پھر مالک کو اس سے لینے کا حق نہ ہونا چاہیے؟ فرمایا کہ سلطان جی نے مباح کرنے کو فرمایا ہے۔ مالک بنانے کو نہیں فرمایا۔ تو اگر کوئی اٹھا لے تو اس سے لینے کا حق باقی ہے [کیوں کہ وہ مالک نہیں بنا] بخلاف مالک کر دینے کے کہ اس میں یہ حق نہیں رہتا [۲]

ٹرانسفر

تبادلہ ملازمت ہو جانے کا اہم عمل

ایک جگہ سے دوسری جگہ تبادلہ ملازمت کے لیے فرمایا۔

رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ اَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ

---

[۱] حسن العزیز ص ۱۵۱، [۲] الاشرف ص ۴۳، ۱۳۵۲ھ۔

وَاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطَانًا نَّصِیْرًا ۔

اوّل آخر سات سات بار درود شریف کے ساتھ عشاء کے بعد ستر بار (یہ آیت) پڑھا کرے۔ اور مدخل صدق پر جہاں کا تبادلہ مقصود ہو تصوّر کریں۔ اور مخرج صدق پر جہاں سے جانا مطلوب ہو وہاں کا تصوّر کریں۔ اور سلطاناً نصیرا پر یہ تصوّر کریں کہ عزت کے ساتھ تبادلہ ہو۔[1]

صحت و تندرستی کا مجرب عمل

فرمایا کہ لوگوں کے خیالات اس قدر خراب ہو گئے کہ ایک مرتبہ میں ایک شخص کی عیادت کے لیے گیا اس پر سورۂ یٰسین پڑھ کر دم کرنے کا خیال ہوا۔ میں نے اس خوف سے کہ اس کے گھر والے برا مانیں گے کہ اس کو مرنے والا سمجھ کر سورہ یٰسین پڑھ رہے ہیں۔ نیز اگر یہ مر گیا تو اس کے گھر کے لوگ کہیں گے کہ سورۂ یٰسین سے مر گیا اس لیے سورہ یٰسین شریف آہستہ پڑھی۔ مگر خدا کا شکر کہ وہ مریض صحت مند و تندرست ہو گیا۔[2]

کھیت اور باغ میں چوہے نہ لگنے کا مجرب عمل

ایک شخص نے مجھ سے کھیت میں چوہے نہ لگنے کا تعویذ مانگا میں نے اس سے کہا کہ پانچ کلہیاں (مٹی کے برتن) لے آؤ۔ میں نے ان پانچوں میں یہ آیت لکھ کر رکھ دی،

وَقَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّکُمْ مِّنْ اَرْضِنَا
اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِیْ مِلَّتِنَا فَاَوْحٰۤی اِلَیْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِکَنَّ

---

[1] پ بنی اسرائیل ۔ [2] ملفوظات دعوات عبدیت ص۱۴۳ ج ۔ ۔ ص ۱۰۱/۱۴ ۔

الظّٰلِمِيْنَ وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ۔

اور اس سے یہ کہہ دیا کہ چار تو چاروں کونوں پر گاڑ دینا اور ایک بیچ کھیت میں زرا اونچی جگہ گاڑ دینا. جہاں پیر نہ پڑے. بس اسی دن سے چوہے لگنا بند ہو گئے یہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب کی اجازت کی برکت تھی لہ

فرمایا ایک مرتبہ ایک کاشتکار نے مجھ سے کہا کہ میرے کھیت میں چوہے بہت پیدا ہوتے ہیں اور بڑا نقصان پہنچاتے ہیں. اس لیے کوئی تعویذ دے دیں حضرت نے پانچ پرچوں پر قرآن کے یہ الفاظ لکھ دیے'.

" لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِيْنَ " اور فرمایا کہ ان کو کسی مٹی کی کلھیا یا ڈبہ وغیرہ میں بند کر کے ایک کھیت کے بیچ میں اور چار چاروں کونوں میں دفن کر دیں لہ

لہ ملفوظات صٹ ، لہ مجالس حکیم الامت ص۹۶ .

کشتی میں جیتنے کا تعویذ

فرمایا ایک پہلوان نے کشتی میں غالب رہنے کا مجھ سے تعویذ مانگا۔ میں نے کہا کہ اگر تمہارا مقابل کوئی مسلمان نہیں ہے تو تعویذ دے دوں گا ورنہ نہیں[1] اور بمبئی سے ایک خط آیا ہے کہ کوئی ایسا تعویذ دے دو کہ میں کشتی میں کسی سے مغلوب نہ ہوں میرا جی تو نہ چاہتا تھا کہ تعویذ لکھوں مگر خیر اس کی خاطر یہ تعویذ لکھ دیا۔

"یَا ذَالْبَطْشِ الشَّدِیْدِ اَنْتَ الَّذِی لَا یُطَاقُ اِنْتِقَامُہٗ"[2]

دودھ کی زیادتی کی وجہ سے پریشانی کا تعویذ

ایک شخص نے بچہ کی ولادت کے بعد بیوی کی چھاتیوں میں دودھ کی زیادتی اور اس کی وجہ سے شدید تکلیف کی شکایت کی تو حضرت نے قرآن پاک کی یہ آیت "قِیْلَ یَا اَرْضُ ابْلَعِیْ مَاءَكِ وَیَا سَمَاءُ اَقْلِعِیْ وَغِیْضَ الْمَاءُ"[3]

---

[1] مجالس حکیم الامت ص۱۳۰ ، [2] العبر لمحۃ فضائل صبر و شکر ص۲۶۔

[3] مجالس حکیم الامت ص۹۷۔

وبائی امراض سے شفا، وصحتیابی کا مفید عمل

فرمایا جب میں مدرسہ جامع العلوم کانپور میں مدرس تھا۔ اتفاقاً کانپور میں طاعون کی وبا پھیلی۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک بزرگ فرما رہے ہیں کہ کھانے پینے کی چیزوں پر تین مرتبہ سورۂ قدر اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ الخ پوری سورۃ پڑھ کر دم کر کے پلایا جائے مریض کو صحت ہو جائیگی۔ اور تندرست اور محفوظ رہے گا۔[1]

فرمایا ایک زمانہ میں وبا پھیلی ہوئی تھی میں نے خواب میں دیکھا تھا کہ اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ پانی پر دم کر کے پلانا مفید ہے۔ مگر میں اس میں فاتحہ اور آیات شفاء کو بھی ملا لیتا ہوں۔[2]

پڑھا ہوا پانی بھی بہت مفید ہوتا ہے

ایک شخص نے درد کے لیے تعویذ مانگا۔ فرمایا دوا یا پانی پر دم کرا لو وہ بدن کے اندر جائے گا جس سے زیادہ اثر کی امید ہے۔[3]

ہر مرض ہر درد خصوصاً پیٹ کے درد کا مجرّب عمل

ایک صاحب نے پیٹ کے درد کے لیے تعویذ کی درخواست کی۔ فرمایا تفسیر حسینی میں نقل کیا ہے کہ ایک بزرگ تھے جن کا نام تھا محمدؒ واسع۔ ان کے کہیں درد ہوا۔ خادم کو حکم دیا کہ طبیب کو بلاؤ۔ طبیب (ڈاکٹر) نصرانی تھا خادم اس کو بلانے جا رہا تھا۔ راستہ میں حضرت خضر علیہ السلام ملے، دریافت فرمایا کہ کہاں جا رہے ہو؟ عرض کیا کہ فلاں بزرگ کے درد ہے طبیب کو بلانے جا رہا ہوں۔ فرمایا واپس جاؤ۔ اور ان بزرگ سے میرا

---

[1] مجالس حکیم الامت ص۲۲۲، [2] الکلام الحسن ص۱۲۵، [3] ،، ص۲۲۔

سلام کہنا اور کہہ دینا آپ کے لیئے نصرانی طبیب سے علاج کرانا مناسب نہیں اور یہ آیت دم کر دیں۔

وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا۔

میں ایسے مواقع کے لیے (یعنی درد وغیرہ کے لیے) یہی آیت اور کبھی کوئی دعا، حدیث شریف کی لکھ کر دے دیتا ہوں [۱]

بواسیر، ٹی بی، اور ہر قسم کی خطرناک بیماری کیلئے

ایسے امراض میں تعویز کا کیا اثر ہوگا۔ پابندی کے ساتھ فجر کی نماز کے بعد ۴۱ اکتالیس بار الحمد شریف پانی پر دم کر کے دن بھر پلاتے رہیں۔ جب پانی کم ہو جائے اور ملالیں [۲]

طاعون اور جنات دفع کرنیکے لیئے اذان کہنا

فرمایا جب کبھی جن نظر آئیں۔ تو اذان کہہ دے۔

ایک صاحب نے پوچھا کہ اگر کسی پر جن کا اثر ہو۔ تو اذان کہنا مفید ہوگی یا نہیں؟ فرمایا کہ اس کے کان میں کہہ دے امید ہے کہ فائدہ ہوگا: اور والسماء والطارق پڑھ کر دم کرے۔

اور طاعون کے دفع کرنے کے لیئے اذانیں کہنا بدعت ہے۔ اسی طرح بارش اور استسقاء کے لیئے اور قبر پر دفن کرنے کے بعد بھی اذان کہنا بدعت ہے [۳]

ایک صاحب نے عرض کیا کہ جب کسی جن کو دیکھے تو ننگا ہو جائے اس سے وہ جن دور ہو جاتے ہیں۔ فرمایا اس کی وجہ سمجھ میں نہیں آتی کہ کیا ہے اور خلاف شرع

---

[۱] ملفوظات حکیم الامت ج۳ ص۳، [۲] ملفوظات اشرفیہ ص۳۳ ص۲۲، [۳] الکلام الحسن ص۹۰ ص۹۵

ہوتا رہا ہے۔[1]

مقدمہ کی کامیابی کے لیے

ایک شخص نے مقدمہ کی کامیابی کے لیے تعویذ کی درخواست کی تو تعویذ بھی لکھ دیا اور فرمایا تمہارے گھر والے سب لوگ "یا حفیظ" بغیر کسی تعداد کے ہر وقت پڑھتے رہیں۔[2]

جب حاکم کے سامنے جائے

فرمایا جب حاکم (جج) کے سامنے جاؤ، "یَا وَدُوْدُ" پڑھو۔[3]

سنگین مقدمہ کے لیے مجرب عمل

سخت سے سخت مقدمہ کے لیے ان اسماء کا پڑھنا مفید ہے۔ کئی مرتبہ کا آزمودہ ہے تجربہ کے بعد انشاء اللہ بہت مفید ثابت ہوگا۔

"یا علیمُ یا حلیمُ یا علیُّ یا عظیمُ" یہ اسماء ایک لاکھ اکیاون مرتبہ بطور ختم کے پڑھے۔ انشاء اللہ کامیاب ہوگا۔ مکان اور کپڑے پاک ہونا چاہیے خوشبو بھی لگائیں۔[4]

حکام جج کو نرم کرنے کے لیے

ان اسماء کو حاکم کے سامنے پڑھتا رہے، نرم ہو جائے گا۔

"یَا سُبُّوْحُ یَا قُدُّوْسُ یَا غَفُوْرُ یَا وَدُوْدُ"

حاکم کو مطیع کرنے کے لیے

ان چار حروف کو اپنے داہنے ہاتھ کی انگلیوں پر پڑھ کر حاکم کو سلام کرے اور فوراً مٹھی بند کر لے حاکم مطیع ہو جائے گا۔[6] الفؔ یاؔ سینؔ۔ میمؔ۔[5]

۱؎ الکلام الحسن ص۹۵، ۲؎ " ص۲۴۹، ۳؎ " ص۲۵۴، ۴؎ بیاض اشرفی ص۲۳۳۔

۵؎ بیاض اشرفی ص۲۵۵۔ ۶؎ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا نام ہے۔

روزگار کے لئے
روزگار کے لئے تعویذ نہیں ہوتا میں پڑھنے کے لیے بتلاتا ہوں۔ یَا بَاسِطُ ۷۲ مرتبہ پانچوں نماز کے بعد پڑھ لیا کرو[1]

ایضاً :۔ عشاء کی نماز کے بعد یا وَہَّابُ چودہ تسبیح اور چودہ دانے پڑھ لیا کرو اور اوّل آخر درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ[2]

کشادگی رزق کے لئے
یَا مُغْنِیُ کا ورد گیارہ سو مرتبہ عشاء کی نماز کے بعد اوّل آخر درود شریف گیارہ بار۔ وسعت رزق کیلئے بہت ہی مفید ہے[3]

ملازمت وغیرہ کے لئے
ملازمت وغیرہ کے لیے عشاء کے بعد یَا لَطِیْفُ گیارہ سو بار پڑھیں اوّل آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف پڑھ کر دعا کر لیا کریں۔ جو بہتر ہوگا وہی ہو جائے گا[4]

حزب البحر
حزب البحر اطمینان رزق اور مقہور اعداء کے لیے مجرب ہے[5]

ترقی کے لئے
فرمایا "یا لطیف" کی گیارہ تسبیح ترقی کے لئے مفید ہے۔ عشاء کے بعد پڑھی جائیں، اوّل آخر درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ[6]

ادائیگی قرض کے لئے
ایک صاحب نے سوال کیا کہ میں قرضدار ہوں دعا فرما دیجئے اور کچھ پڑھنے کو بتلا دیجئے۔ فرمایا کہ یَا مُغْنِیُ عشاء کی نماز کے بعد گیارہ سو بار پڑھا کرو۔ اوّل آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف۔ یہ عمل حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے[7]

---

[1] الافاضات ص۲۱۲ انفاس عیسیٰ ص۵۹۹، [2] ۔ ص۵۹۹، [3] مقالات حکمت ص۴۵، [4] الافاضات ص۲۴۶۔

[5] مقالات حکمت ص۴۵، [6] الکلام الحسن ص۱۳۴، [7] ملفوظات حکیم الامت ص۵۹۹ قسط ۲۔

ذہن کشادہ اور فہم میں ترقی ہونیکے لیے | یَا عَلِیْمُ ایک سو پچاس بار روز کسی وقت پڑھ لیا کیجئے اس سے ذہن کشادہ اور فہم ترقی پذیر ہوگا۔[1]

قوت حافظہ کے لیئے | پانچوں نماز کے بعد سر کے اوپر ہاتھ رکھ کر گیارہ بار یَا قَوِیُّ پڑھنا حافظہ کے لیے نافع ہے۔[2]

ذہن کے لیئے | ذہن کی درستگی کے لیئے فرمایا کہ نماز کے بعد یاعلیم ۱۷۰ بار پڑھ لیا کریں۔[3]

کلام پاک نہ بھولنے کیلئے | ایک طالب علم نے شکایت کی کلام پاک بھول جاتا ہوں حضرت نے فرمایا "یاعلیم" ۱۵۰ بار فجر کی نماز کے بعد پڑھ کر قلب پر دم کرلیا کرو۔[4]

قوت حافظہ کیلئے بہترین عمل

ایک صاحب نے عرض کیا کہ میرا ایک لڑکا ہے اس کو قوت حافظہ کی کمی کی شکایت ہے۔ فرمایا کہ ہمارے حضرت حاجی صاحب رہ اس کے لیئے یہ فرمایا کرتے تھے کہ صبح کے وقت روٹی پر الحمد شریف (پوری سورۃ) لکھ کر کھلایا جائے۔ قوت حافظہ کے لیے بہت مفید ہے۔ میں نے اس میں بجائے روٹی کے بسکٹ کی ترمیم کردی ہے۔ کیوں کہ ملاست (یعنی بسکٹ کے چکنا) ہونے کی وجہ سے اس میں لکھنے میں سہولت ہوتی ہے۔ اور فرمایا کہ حضرت حاجی صاحب کم از کم چالیس روز کھانے کیلئے فرمایا کرتے تھے۔[5]

---

[1] ملفوظات حسنت ص ۹۳، [2] افاضات الیومیہ ص ۴۳، [3] ملفوظات اشرفیہ ص ۲۲۶۔
[4] الافاضات الیومیہ ص ۳۴۵، [5] ملفوظات حکیم الامت ص ۲۵۴ قسط ۲۔

امتحان میں کامیابی کے لئے امتحان میں کامیابی کے لئے فرمایا روزانہ یا علیم ۱۵۰ بار فجر کی نماز کے بعد پڑھ لیا کرو۔ اور امتحان کے روز اس کی کثرت رکھو (یعنی خوب پڑھو)[1]

سانپ سے حفاظت کے لئے اگر یہ چاہیں کہ گھر سے سانپ چلا جائے تو اِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا اور دیر پڑھ کر تین کونے میں ڈالدے، اور اگر بند رکھنا چاہے تو چاروں کونوں میں ڈال دے[2]

مکان سے سانپوں کو بھگانے اور حفاظت کے واسطے پنڈول کے تین ڈھیلے لے کر سورة والسماء والطارق پوری سورة پڑھے اور سب سے آخری آیت چھوڑ دے اور ہر ڈھیلے پر سات دفعہ پڑھ کر دم کرے۔ اور جس مکان میں سانپ بہت رہتے ہوں اس میں جتنے کرے ہوں ہر کرہ میں تین ڈھیلے (تین کونوں میں رکھے) اور ایک کونہ خالی چھوڑ دے اور اس چوتھے کونے میں (سانپوں کو مخاطب کرکے) کہے کہ یہاں سے نکل جاؤ۔ اس کے کرنے سے انشاء اللہ تعالیٰ پھر کوئی سانپ نہ رہے گا[3]

بچھو کی جھاڑ ایک گول دائرہ بنا کر انیس ۱۹ کا عدد اس دائرہ میں لکھے اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر سات جوتے اس (دائرہ) پر مارے۔ اس طرح کرنے سے شفا ہو جائے گی۔ مجرب ہے[4] اس طرح لکھے (۱۹)

بچھو کی جھاڑ ایک پیالہ میں پانی لے کر ایک گھونٹ پیے اور فقط بسم پڑھ کر پیے پھر بسم اللہ پڑھ کر دوسرا گھونٹ پیے۔ پھر بسم اللہ الرحمٰن پڑھ کر تیسرا

---

[1] ملفوظات اشرفیہ ص۲۴۲، [2] بیاض اشرفی ص۲۴۶، [3] " ص۲۴۵۔

[4] " ص۲۴۵۔

گھونٹ پیے۔ پھر بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر چوتھا گھونٹ پیے، چند مرتبہ کرنے سے شفاء ہوجاتی ہے۔ مفید ہے ۔

جدائی اور تفریق یعنی ناجائز اور غلط تعلقات کو ختم کرانے کے لئے

۱۔ دو قبروں کے درمیان بیٹھ کر یہ آیت والقینا بینھم العداوۃ والبغضاء الی یوم القیامۃ پڑھے۔ اور اس آیت کا یہ نقش سامنے رکھے۔ جدائی ہوگی نقش یہ ہے:

والبغضاء	العداوۃ	بینھم	والقینا
الیٰ	والبغضاء	العداوۃ	بینھم
یوم	الیٰ	والبغضاء	العداوۃ
القیامۃ	یوم	الیٰ	البغضاء

۲۔ **بغض میں مجرب ہے** سورۂ تبت بغیر بسم اللہ کے نمک و سرسوں اور دونوں کے بال لے کر (جن کے درمیان بغض و جدائی کرانا ہے) اکیس مرتبہ ہر چیز پر علیحدہ علیحدہ پڑھے۔ اور ہر بار دونوں کا نام لے، جن میں عداوت کرنی ہے۔ جانی عداوت ہوجائے گی۔ ناجائز موقع پر نہ کریں ورنہ سخت خطرہ ہے کہ خود اس کے اور اس کے گھر والوں میں نا اتفاقی نہ ہوجائے

۳۔ **برائے دشمنی** (جن کے درمیان دشمنی کرانا ہو ان) دونوں کے بال لے۔ اور سات بنولے لے کر ہر ایک پر ایک بار سورۂ

ا۔ ریاض اشرفی ص۲۸۸ ۔ ۲۔ ص۲۸۶ ۔ ۳۔ ص۲۸۹ ۔

زلزال دونوں کے نام اور دونوں کے ماں باپ کے نام لے کر پڑھ کر آگ میں ڈالدے۔

ناجائز موقع میں دشمنی کرانے والا سخت گنہگار ہوگا اور دنیا میں کسی مصیبت کا جلد شکار ہوگا۔[1]

حمل قرار پانیکے لیے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے ۱۹ حروف کو علیحدہ علیحدہ (یعنی اس طرح ب، س، م ل....) ایک سو دس مرتبہ لکھ کر حیض (ماہواری) سے پاک ہونے غسل کرنے کے بعد عورت کے گلے میں لٹکایا جائے۔ اس طرح کہ پیٹ میں پڑا رہے۔ اور اسی روز سورج ڈوبنے سے پہلے چینی کی طشتری پر سورہ الحمد پوری سورۃ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے ساتھ لکھیں۔ اور سورج طلوع ہونے سے پہلے پانی سے دھو کر عورت کو پلایا جائے۔ اور چالیس روز تک پابندی سے اسی طرح پلاتے رہیں۔ حمل ٹھہرنے تک پاکی کے شروع میں دو تین مرتبہ مسلسل ہمبستری ہونی چاہیئے۔ اور تعویذ اس وقت کھولا جائے جبکہ حمل دو مہینہ کا ہو جائے۔[2]

ظالم کو ہلاک برباد کرنیکے واسطے

اگر ایک آبخورہ آب نارسیدہ (مٹی کا نیا پیالہ جس میں پانی نہ پہنچا ہو) کے ۱۱ ٹکڑے کر کے ہر ایک ٹکڑے پر "تبت یدا" پوری سورۃ بغیر بسم اللہ کے ایک بار پڑھے۔ اور ظالم کے گھر پر تمام ٹھیکریاں (ٹکڑے) ڈال دیں تو ظالم تباہ و برباد ہو جائے گا۔ اسکو سنیچر یا بدھ کو کرے۔ اور اگر دوسرا اپنے اوپر کرے تو اس کے اتارنے کا بھی یہی

---

[1] بیاض اشرفی ص۲۳۱ [2] ص۲۳۳

طریقہ ہے۔

تنبیہ:۔ ناحق کسی کو پریشان اور برباد کرنے والا عنداللہ گنہگار تو ہو ہی گا سخت خطرہ ہے کہ دنیا میں بھی وہ ہلاک اور بری طرح برباد ہو[1] ۔

ظالم اور دشمن سے حفاظت کے واسطے

جو شخص اس دعا کو ہمیشہ فجر کی فرض وسنت کے درمیان دس مرتبہ پڑھ لیا کرے. اور کاغذ پر لکھ کر اپنے بازو پر باندھ لے تو کوئی دشمن اس پر غالب نہ آئے گا وہ دعا یہ ہے.

سُبْحَانَ اللّٰهِ الْقَادِرُ الْقَاهِرُ الْقَوِيُّ الْكَافِيْ. اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ عَدُوِّيْ وَاَقْوٰى مِنْهُ اَنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِيْنَ اَللّٰهُمَّ رَبِّ اِنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ[2]

خواب میں دیکھنے کا عمل، خاص قسم کا استخارہ

گیارہ سو مرتبہ الرحیم پڑھے۔ پھر پانچ روپیہ کی شیرینی بچوں کو تقسیم کرے اور یہ نیت کرے کہ اس کا ثواب اولیاء اللہ کو پہنچے بس اب اس کے عامل ہو گئے ضرورت کے وقت ایک پرچہ پر حرف الرحیم لکھ کر رات کو اپنے سر کے نیچے رکھے خواب میں جو معاملہ دیکھنا ہوگا معلوم ہو جائے گا۔ مجرب ہے[3]

مریض کا حال دریافت کرنا اور یہ تحقیق کرنا کہ آسیب ہے یا مرض یا سحر

یہ نقش جو ذیل میں لکھا ہے اس کو (مٹی کے کورے برتن میں کالی سیاہی سے لکھو کر مریض کے سر پر سات مرتبہ اتارے پھر

---

[1] فیاض اشرفی ص۲۴۹ ، [2] ، ص۲۴۶ ، [3] ، ص۲۴۵

آگ میں ڈالے۔ اگر حرف سفید ہوں تو سحر ہے اور اگر حروف سرخ ہوں تو آسیب وغیرہ ہے۔ اور اگر حروف غائب ہوجائیں تو آسیب پری ہے۔ اور اگر حروف سیاہ رہیں تو جسمانی مرض ہے۔ وہ نقش یہ ہے:

۱۱ ۳ ۸ ۱ ۵ ع ۹ ح ۴ ع ۱۲ ۱۱ ۴ ۳ ۔ ۱ه

میاں بیوی میں آپس میں محبت قائم کرنے اور خوشگوار تعلقات کے لیئے[۲]

میاں بیوی میں باہم سلوک کرانے کے لیے یہ آیات لکھ کر دے یا دم کرکے کھلائے پلائے انشاء اللہ فوراً محبت ہوگی۔ مجرب ہے۔ جن صاحب سے اس کو نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے دھوکہ سے پڑھوا کر کسی ناجائز موقع پر استعمال کیا بالکل اثر نہیں ہوا بلکہ کرنے والے کا بہت نقصان ہوا۔ لہٰذا سب کو چاہیئے کہ ناجائز جگہ اس کا استعمال نہ کریں۔ (ورنہ کسی وبال میں مبتلا ہونے کا خطرہ ہے)

وہ آیات یہ ہیں:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَّأُنْثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَّقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ۔ أَلِّفْ بَيْنَ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ وَفُلَانَةَ بِنْتِ فُلَانَةَ كَمَا أَلَّفْتَ بَيْنَ مُوسَىٰ وَهَارُونَ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا وَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ؕ

۱ه بیاض اشرفی صـ۲۴۴ ، ۲ه " صـ۲۴۵

فلاں بن فلاں کی جگہ شوہر اور اس کے باپ کا نام لے اور فلانۃ بنت فلانۃ کی جگہ بیوی اور اس کی ماں کا نام لے۔

کسی شخص کو طلب کرنیکے لیئے

اگر کسی کو طلب کرنا ہو تو کچی اینٹ پر وَاَلْقَیْتُ عَلَیْکَ مَحَبَّۃً مِنِّیْ سے فُتُوْنًا تک پ۱۶ لکھ کر آدھی رات میں کنویں میں ڈال دے اور اسی جگہ بیٹھ کر اول آخر ۱۱۔ ۱۱ بار درود شریف پڑھ کر مندرجہ ذیل آیات کو ایک سو ایک بار پڑھے۔ تین روز تک اسی طرح کرے انشاء اللہ مراد حاصل ہوگی۔ بشرطیکہ شرعاً جائز ہو ورنہ وبال میں گرفتار ہوگا[1]

وہ آیات یہ ہیں۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ اَنْدَادًا یُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰہِ ؕ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ ؕ وَلَوْ یَرَى الَّذِیْنَ ظَلَمُوْۤا اِذْ یَرَوْنَ الْعَذَابَ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰہِ جَمِیْعًا ۙ وَّ اَنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ الْعَذَابِ ؕ زُیِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِیْنَ وَالْقَنَاطِیْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَیْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ؕ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۚ وَاللّٰہُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ۝ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰہُ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ یُّحِبُّهُمْ وَیُحِبُّوْنَهٗۤ ۙ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِیْنَ ۝ هُوَ الَّذِیْۤ اَیَّدَكَ

---

[1] بیاض اشرفی ص۱۲۲،

بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ لَوْ اَنْفَقْتَ
مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّا اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ
اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ہ يُوْسُفُ اَعْرِضْ
عَنْ هٰذَا ۚ وَاسْتَغْفِرِيْ لِذَنْۢبِكِ ۚ اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ
الْخٰطِئِيْنَ ہ وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِيْنَةِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ
تُرَاوِدُ فَتٰهَا عَنْ نَّفْسِهٖ ۚ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا ۗ اِنَّا لَنَرٰهَا
فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ہ وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّيْ ۚ وَلِتُصْنَعَ
عَلٰى عَيْنِيْ ۘ اِذْ تَمْشِيْٓ اُخْتُكَ فَتَقُوْلُ هَلْ اَدُلُّكُمْ
عَلٰى مَنْ يَّكْفُلُهٗ ۚ فَرَجَعْنٰكَ اِلٰٓى اُمِّكَ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا
وَلَا تَحْزَنَ ۚ وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنّٰكَ
فُتُوْنًا ۣ فَقَالَ اِنِّيْٓ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ
حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ رُدُّوْهَا عَلَيَّ ۚ فَطَفِقَ مَسْحًا
بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ ہ قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا
اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى ۚ وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ
فِيْهَا حُسْنًا ۔ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ہ عَسَى اللّٰهُ اَنْ
يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً ۚ
وَاللّٰهُ قَدِيْرٌ ۚ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۔ [1]

---

[1] بیاض اشرفیہ ص ۲۳۵۔

مختلف امراض کے مجرب عملیات

برائے تپ ولرزہ ملیریا وغیرہ بخار کیلئے

بخار آنے سے پہلے گڑ کی گولی بناکر اس پر بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا اِنَّ رَبِّىْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ پڑھ کر کھلادے۔

۲۔ اسی آیت کو بیری کی لکڑی پر لکھ کر گلے میں ڈالے۔

۳۔ پیپل کے تین پتے لے کر ان پر بسم اللہ سمیت اِنَّا اَعْطَيْنٰكَ (پوری سورۃ) لکھ کر بخار کے آنے سے پہلے مریض کو دیا جائے وہ انہیں دیکھے اور پھر چاٹ لے تین روز تک کرے انشاء اللہ چلا جائے گا۔

۴۔ یہ نقش لکھ کر بازو پر باندھے۔

بسم	اللہ	الرحمٰن	الرحیم
اللہ	الرحمٰن	الرحیم	بسم
الرحمٰن	الرحیم	بسم	اللہ
الرحیم	بسم	اللہ	الرحمٰن

۵۔ یہ نقش لکھ کر بازو پر باندھے۔

ابوبکر	عمر	عثمان
علی	بحق	لا الٰہ
الا اللہ	محمد	رسول اللہ

برائے دردِ سر ۔ یہ نقش لکھ کر باندھے۔

۲۱	۲۶	۱۹
۲۰	۲۲	۲۴
۲۵	۱۸	۲۳

صحت بود دردِ سر دفع بود

برائے دفع دشمن | مٹی کا ایک کچا ڈھیلا لے کر اس پر تین بار یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ اور یہ تصور رکھے کہ دشمن میرے سامنے کھڑا ہے۔ پھر اس کی خیالی صورت پر ڈھیلا مارے۔ روزانہ اسی طرح کرے۔ خدا کی رحمت سے یقین ہے کہ دشمن دفع ہوجائے گا؎

برائے محبت وغیرہ | چاہیئے کہ بعد عشاء عطریات اور خوشبو کا استعمال کر کے دوزانو باادب بیٹھ کر اس ورد کو حضورِ قلب کے ساتھ تین سو ساٹھ مرتبہ پڑھے۔ جملہ حاجات برآئیں گی۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ اَلْبَشَرِ بَشَرٌ لَا کَالْبَشَرِ بَلْ ھُوَ کَالْیَاقُوْتِ فِی الْحَجَرِ۔

برائے سہولت نکاح | بعد نمازِ عشاء یا لَطِیْفُ یَا وَدُوْدُ گیارہ سو گیارہ بار۔ اوّل آخر درود شریف کے ساتھ چالیس روز تک پڑھے۔ اور اس کا تصور کرے انشاء اللہ مقصود حاصل ہوگا۔ اگر مقصود پہلے پورا ہو جائے چھوڑے نہیں؎

برائے تسخیر | نمک کی سات کنکریاں لے کر ہر آیت پر آیت زُیِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّھَوٰتِ سے حُسْنُ الْمَاٰبِ تک؎ مطلوب کا تصور کر کے اور طالب اپنی والد کے نام اور مطلوب اور اس کی والدہ کے نام کے

[illegible]

ساتھ پڑھ کر آگ میں ڈال دے[1]

برائے تسخیر اسی آیت زُیِّنَ لِلنَّاس ..... تا مَآب کو شیرینی یا عطر یا چھالیہ پر ستر بار طالب اور اس کے باپ کے نام اور مطلوب اور اس کی ماں کے نام کے ساتھ پڑھ کر استعمال میں لائیں[2]

برائے تسخیر سورۂ مزمل ۴۱ بار نمک پر طالب اور مطلوب کے نام اور ان کے ماں باپ کے نام کے ساتھ پڑھے اور استعمال میں لائے

سر کے درد کی مجرب جھاڑ ایک پرچہ پر "بسم اللہ" پوری لکھ کر اس کے نیچے موٹے قلم سے حرف سؔ لکھے اور اسکے پہلے شوشہ پر ایک میخ (کیل) گاڑ کر کسی لکڑی سے بسم اللہ پڑھ کر سات مرتبہ اس میخ پر لکڑی مارے۔ چند بار ایسا کرنے سے بہت نفع ہوگا مجرب ہے[3]

درد ڈاڑھ اور ہر قسم کے درد کیلئے ایک تختی پر ریت پھیلا کر ا ب ج د ہ و ز لکھے پھر پہلے حرف پر کیل رکھ کر ایک بار فاتحہ پڑھے۔ پھر دوسری پر دوبارہ۔ اسی طرح بڑھاتا جائے۔ درد جاتا رہیگا اور جتنے درد ہیں سب کے لیے مفید ہے[4]

پسلی چلنے کے واسطے نمک کی سات کنکریاں لے کر ہر ایک پر تین بار۔ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھتا جائے اور پیٹ پر اوپر سے نیچے کو (یعنی لمبائی میں) پھیرتا جائے۔ پھر اسی طرح پڑھ کر چوڑائی میں پھیرتا جائے پھر کنویں میں ان کنکریوں کو ڈال دے[5]

---

[1] بیاض اشرفی ، ج ۱ ، ص ۲۲۹ ۔ [2] ، ، ، ، ص ۲۳۰ ، [3] ، ، ، ، [4] ، ، ، ، [5] ، ، ص ۲۳۲

ناف اکھڑ جانیکے لئے

جس کی ناف اکھڑ گئی ہو یہ تعویذ لکھ کر باندھا جائے۔

۸	۱	۶
۳	۵	۷
۴	۹	۲

ذالک تخفیف من ربکم و رحمۃ

تلی بڑھ جانیکے لئے

اِنَّ اللّٰہَ یُمْسِکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا وَلَئِنْ زَالَتَا اِنْ اَمْسَکَھُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِہٖ اِنَّہٗ کَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا۔ لکھ کر تلی پر لٹکا دیا جائے۔

گنڈہ برائے ہر مرض

۱۲ تار کا دھاگہ لے کر سورۂ مزمل ۳ بار پڑھ کر اوّل آخر ایک بار درود شریف کے ساتھ پڑھ کر ایک گرہ باندھے۔ اسی طرح پڑھ کر ۱۲ گرہیں باندھ کر گلے میں ڈالے۔

ہر قسم کی بیماری کیلئے

"لایستوی" اخیر تک ۳ بار۔ سورہ مزمل ایک بار سورۂ فاتحہ ایک بار اور سورۂ قل یاایہا الکافرون ایک بار۔ ہر بیماری کے واسطے مجرّب ہے، پڑھ کر دم کرے۔ یا پانی وغیرہ میں دم کر کے پلائے۔

برائے علم

سنت اور وتر کے درمیان ۱۰۰ بار یا ۲۵ بار سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ الرَّحِیْمِ۔ یا ۳۶ بار درود شریف پڑھے۔

برائے حافظہ۔ استغفار کی کثرت بہت مفید ہے۔ کذا افادہ مولانا محمد یعقوب صاحبؒ

برائے قوت حافظہ آیت، رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ وَاحْلُلْ

بیاض اشرفی [illegible] ۲۴۹ [illegible]

عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ۔ صبح کے وقت ۱۲ مرتبہ پڑھے ۱؎

زنا کی رغبت دور کرنے کیواسطے چوراہے کے سنگریزے لے کر پاک پانی سے دھو کر مسجد سے باہر باوضو ہر ایک پر سورہ اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ (پوری سورۃ) اور "الٰہی بحق سورہ کوثر از زنا منحرف شود" پڑھ کر اول آخر درود شریف گیارہ گیارہ بار پڑھ کر رغبت رکھنے والے کی چارپائی کے نیچے یا چولہے میں دفن کر دے ۲؎

جس شخص کیلئے قتل کا حکم دیدیا گیا ہو اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ۔ ایک رات میں چار ہزار مرتبہ پڑھ کر نیز ایک کاغذ پر لکھ کر حاکم کے سامنے جائے (انشاء اللہ خلاصی ہوگی ۳؎

قیدی کی خلاصی کے لئے رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ۔ سوالاکھ مرتبہ عصر بعد یا مغرب بعد پڑھے ۴؎

موٹھ وغیرہ کے واسطے قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پوری سورۃ پڑھ کر ایک خط اپنے سامنے کھینچ کر اس پر قدم رکھ کر سورۂ مزمل پڑھ کر موٹھ پر دم کرے ۵؎

برائے دشمنی دونوں کے بال اور سات بنولے لے کر ہر ایک پر سورۃ زلزال ایک بار دونوں فریق اور ان کے ماں باپ کے نام لے کر پڑھ کر آگ میں ڈال دے۔ (ناجائز موقع پر کرنے سے خود عمل کرنے اور کروانے کیلئے

۱؎ بیاض اشرفی ص۲۲ ۲؎ ، ۳؎ ، ۴؎ ، ۵؎ ، ۶؎ ،

وبال میں مبتلا ہونے کا خطرہ ہے[1]

حفاظت کے لیے اہم عملیات

عامل کی حفاظت کے لئے حصار

عامل کو چاہیے کہ عمل کرنے سے پہلے وضو کرکے تین مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھے اور اپنے تمام جسم پر دم کرے۔ پھر چاقو لے کر ایک خط اپنے سامنے داہنی جانب سے شروع کرے اور شروع کرتے وقت ایک سانس میں سورۂ اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ پوری سورۃ پڑھے پھر اپنے داہنی طرف خط کھینچے اور سورہ قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ پوری سورۃ پڑھے۔ پھر بائیں جانب خط کھینچے اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ پوری سورۃ ایک سانس میں پڑھے۔ پھر اپنے پیچھے ایک خط کھینچے اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پوری سورۃ ایک سانس میں پڑھے[2]

ہر طرح کی آفتوں سے مکان کی حفاظت کیلئے

بعض عاملین سے سنا گیا ہے کہ اگر سوتے وقت آیۃ الکرسی پڑھ کر جس سمت کی طرف دم کر دے گا جتنی دور تک نیت کرے گا انشاء اللہ وہاں تک ہر آفت سے حفاظت رہے گی[3]

جنات و شیاطین سے حفاظت کیلئے

سوتے وقت قُلْ ھُوَ اللّٰہُ پوری سورت دو سو بار پڑھے۔ جنات و شیاطین سے حفاظت رہے گی[4]

---

[1] بیاض اشرفی صفحہ ۲۲، [2] ، صفحہ ۲۴، [3] ، صفحہ ۲۴۸، [4] ، صفحہ ۲۳۹۔

آسیب کے لئے مفید عملیات

جن کے شر سے حفاظت کے لئے

یہ نقش سورۂ مزمل کا ہے جو اس کو اپنے پاس رکھے گا جن کے شر سے محفوظ رہے گا وہ نقش یہ ہے ؎

۳۲۵۶۴	۳۲۵۵۹	۳۲۵۶۶
۳۲۵۶۵	۳۲۵۶۳	۳۲۵۶۱
۳۲۵۶۰	۳۲۵۶۷	۳۲۵۶۲

جنُ کے شر سے حفاظت کے لئے

یہ نقش سورہ جن کا ہے۔ بچوں کے گلے میں باندھے جن کے شر سے حفاظت رہے گی۔ وہ نقش یہ ہے ؎

۷۸۲۴	۷۸۱۷	۷۸۲۲
۷۸۱۹	۷۸۲۱	۷۸۲۳
۷۸۲۰	۷۸۲۵	۷۸۱۸

جس گھر میں ڈھیلے آتے ہوں

جس شخص کے گھر میں ڈھیلے آتے ہوں اس نقش کو لکھ کر دیوار پر قبلہ رو چسپاں کرے وہ نقش یہ ہے ؎

۱۶	۳	۶	۹
۲	۱۳	۱۲	۷
۱۱	۸	۱	۱۴
۱۵	۱۰	۱۵	۴

؎ بیاضِ اشرفی ، ص ، ج ، ص ۲۴۴۔

جن کو دفع کرنے کے واسطے

جس گھر میں جن آواز دیتا ہو یا ڈراتا ہو اس کو لکھ کر دروازہ پر لگا دے۔ جن کے شر سے محفوظ رہے گا۔ؔ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

بحق جبرائیل یا بدوح

۸	۶	۴	۲
۲	۴	۶	۸
۶	۸	۲	۴
۴	۲	۸	۶

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ بحق جبرائیل یا بدوح

مجبوری میں جن کو جلانے کے واسطے

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمہ کے اعمال میں منقول ہے کہ جن بغیر حاضر ہوئے جل جاتا ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ نقش لکھ کر فتیلہ بنائے اور نئی روئی میں لپیٹ کر کورے چراغ میں چنبیلی کا تیل ڈال کر روشن کرے۔ اور اس کا رخ مریض کی طرف کرے۔ فتیلہ کے جلانے کی طرف مقرر ہے۔ وہ یہ ہے کہ داہنی جانب نیچے کی طرف سے موڑنا شروع کرے اور اسی جانب میں اوپر کی طرف سے جلائے۔ نقش کریم یہ ہے۔ؔ

اللّٰھم احرق الشیاطین

۱۳	۳	۲	۱۶
۸	۱۰	۱۱	۵
۱۲	۶	۷	۹
۱	۱۵	۱۴	۴

ؔ بیاض اشرفی ص۲۴۳ ، ؔ " ص۲۴۳

سر کا اور دانت کا درد اور ریاح

ایک پاک تختی پر پاک ریتا بچھا کر ایک میخ سے اس پر یہ لکھو، ابجد، ہوز حطی اور یخ کو زور سے الف پر دباؤ اور درد والا اپنی انگلی زور سے درد کی جگہ رکھے اور تم ایک دفعہ الحمد الخ پڑھو اور اس سے درد کا حال پوچھو اگر اب بھی رہا ہو تو اسی طرح ب کو دباؤ، غرض ایک ایک حرف پر اسی طرح عمل کرو انشاء اللہ تعالیٰ حروف ختم نہ ہونے پائیں گے کہ یہ درد جاتا رہے گا،

ہر قسم کا درد

خواہ کہیں ہو یہ آیت بسم اللہ سمیت تین دفعہ پڑھ کر دم کریں اور کسی تیل وغیرہ پر پڑھ کر مالش کریں یا باوضو لکھ کر باندھیں ؛

وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ط وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا

دماغ کا کمزور ہونا

پانچوں نماز کے بعد سر پہ ہاتھ رکھ کر گیارہ بار یَا قَوِيُّ پڑھو،

نگاہ کی کمزوری

بعد پانچوں نمازوں کے یَا نُوْرُ گیارہ بار پڑھ کر دونوں ہاتھوں کے پوروں پر دم کر کے آنکھوں پر پھیر لیں.

زبان میں ہلکا پن ہونا یا ذہن کا کم ہونا،

فجر کی نماز پڑھ کر ایک پاک کنکری منہ میں رکھ کر یہ آیت اکیس بار پڑھیں

رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْۤ اَمْرِيْ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ، اور روزمرہ ایک بسکٹ پر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، لکھ کر چالیس روز کھلانے سے بھی ذہن بڑھتا ہے۔

دل دھڑکنا

یہ آیت بسم اللہ سمیت لکھ کر گلے میں باندھیں۔ ڈورا اتنا لمبا رہے کہ تعویذ دل پر پڑا رہے اور دل ایٔں طرف ہوتا ہے، اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ

قُلُوبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ،

پیٹ کا درد یہ آیت پانی وغیرہ پر تین بار پڑھ کر پلادیں یا لکھ کر پیٹ پر باندھ کر لَا فِيْهَا غَوْلٌ وَّ لَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ

ہیضہ اور ہر قسم کی وبا طاعون وغیرہ ایسے دنوں میں جو چیز بھی کھاویں، پیویں پہلے تین بار اس پر سورہ اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ پڑھ کر دم کر لیا کریں انشاء اللہ حفاظت رہے گی اور جس کو ہو جائے اس کو بھی کسی چیز پر دم کر کے کھلا دیں، انشاء اللہ شفا ہوگی۔

تلی بڑھ جانا یہ آیت بسم اللہ سمیت لکھ کر تلی کی جگہ باندھیں۔ ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ،

ناف ٹل جانا یہ آیت بسم اللہ سمیت لکھ کر ناف کی جگہ باندھیں، ناف اپنی جگہ آجاوے گی اور اگر بندھا رہنے دیں تو پھر نہ ٹلے گی۔ اَللّٰهُ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا وَلَئِنْ زَالَتَا اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا،

بخار اگر بدون جاڑے کے ہو یہ آیت لکھ کر باندھیں اور اسی کو دم کریں، قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ اور اگر جاڑے سے ہو تو یہ آیت لکھ کر گلے میں یا بازو پر باندھیں۔ بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔

پھوڑا پھنسی یا ورم پاک مٹی پنڈول وغیرہ چاہے ثابت ڈھیلا چاہے پسی ہوئی لے کر اس پر یہ دعا تین بار پڑھ کر تھوک دیں.....

بِسْمِ اللّٰهِ بِتُرْبَةِ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا لِيُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا اور اس پر تھوڑا پانی چھڑک کر وہ مٹی تکلیف کی جگہ یا اس کے آس پاس دن

میں دو چار بار ملا کرے۔

سانپ بچھو یا بھڑ وغیرہ کا کاٹ لینا

ذرا سے پانی میں نمک گھول کر اس جگہ ملتے جاویں اور قُل یا پوری سورت پڑھ کر دم کرتے جاویں بہت دیر تک ایسا ہی کریں۔

سانپ کا گھر سے نکلنا یا کہ آسیب ہونا

چالیس کیلیں لوہے کی لے کر ایک ایک پر یہ آیت پچیس پچیس بار دم کر کے گھر کے چاروں کونوں پر زمین میں گاڑ دیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ سانپ اس گھر میں نہ رہے گا وہ آیت یہ ہے، اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا وَّاَكِيْدُ كَيْدًا ۔ فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ۔ اس گھر میں آسیب کا اثر بھی نہ ہوگا۔

باؤلے کتے کا کاٹ لینا

یہی آیت جو اوپر لکھی گئی ہے اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ سے رُوَيْدًا تک ایک روٹی یا بسکٹ کے چالیس ٹکڑوں پر لکھ کر ایک ٹکڑا روز اس شخص کو کھلا دیں، انشاء اللہ ہڑک نہ ہوگی۔

بانجھ ہونا

چالیس لونگیں لے کر ہر ایک پر سات سات بار اس آیت کو پڑھے اور جس دن عورت پاکی کا غسل کرے اس دن سے ایک لونگ روزمرہ سوتے وقت کھانا شروع کرے اور اس پر پانی نہ پئے اور کبھی کبھی میاں کے پاس بیٹھے اٹھے۔ آیت یہ ہے، اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ظُلُمٰتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ اِذَا اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ انشاء اللہ تعالیٰ اولاد ہوگی۔

حمل گر جانا

ایک تاگا کسم رنگا ہوا عورت کے قد کی برابر لے کر اس میں نو گرہ لگا دے اور ہر گرہ پر یہ آیت پڑھ کر پھونکے۔ انشاء اللہ تعالیٰ حمل نہ گرے گا، اور اگر کسی وقت تاگا نہ ملے تو کسی پرچہ پر لکھ کر پیٹ پر باندھیں آیت یہ ہے، وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِي ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُونَ إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ هُم مُّحْسِنُونَ ۝

بچہ ہونے کا درد

یہ آیت ایک پرچہ پر لکھ کر پاک کپڑے میں لپیٹ کر عورت کی بائیں ران میں باندھے یا شیرینی پڑھ کر اس کو کھلا دے انشاء اللہ تعالیٰ بچہ آسانی سے پیدا ہوگا۔ آیت یہ ہے: إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝ وَإِذَا الْأَرْضُ مُدَّتْ ۝ وَأَلْقَتْ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ ۝ وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝

بچہ زندہ نہ رہنا

اجوائن اور کالی مرچ آدہ آدہ پاؤ لے کر پیر کے دن کے دوپہر کے وقت چالیس بار سورہ والشمس اس طرح پڑھے کہ ہر دفعہ کے ساتھ درود شریف بھی پڑھے اور جب چالیس بار ہو جاوے پھر ایک دفعہ درود شریف پڑھے اور اجوائن اور کالی مرچ پر دم کرے اور شروع حمل سے یا جب سے خیال ہوا ہو۔ دودھ چھڑانے تک روزمرہ تھوڑا تھوڑا دونوں چیزوں سے کھایا کرے انشاء اللہ اولاد زندہ رہے گی۔

ہمیشہ لڑکی ہونا

اس عورت کا خاوند یا کوئی دوسری عورت اس کے پیٹ پر انگلی سے کنڈل یعنی دائرہ ستر بار بنا دے اور ہر بار میں یا متین کہے انشاء اللہ تعالیٰ لڑکا پیدا ہوگا۔

بچہ کو نظر لگجانا یا رونا یا سونے میں ڈرنا یا کیڑہ وغیرہ ہوجانا

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ تین تین بار پڑھ کر اس پر دم کرے اور یہ دعا لکھ کر گلے میں ڈال دے اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّعَيْنٍ لَامَّةٍ انشاء اللہ سب آفتوں سے حفاظت رہے گی۔

چیچک ؛ ایک نیلا گنڈا سات تار کا لے کر اس پر سورہ الرحمٰن جو ستائیسویں پارہ کے آدھے پر ہے پڑھے اور جب یہ آیت آیا کرے فَبِاَیِّ اٰلَاءِ الخ اس پر دم کر کے ایک گرہ لگا دے۔ سورۃ کے ختم ہونے تک اکتیس گرہ ہوجائیں گی پھر وہ گنڈہ بچے کے گلے میں ڈال دے اگر چیچک سے پہلے ڈال دیں تو انشاء اللہ چیچک سے حفاظت رہے گی اور اگر چیچک نکلنے کے بعد ڈالیں تو زیادہ تکلیف نہ ہوگی۔

ہر طرح کی بیماری | چینی کی تشتری پر سورۃ الحمد اور یہ آیتیں لکھ کر روزمرہ بیمار کو پلایا کریں بہت ہی تاثیر کی چیز ہے۔ آیات شفا یہ ہیں، وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنَ وَشِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا، قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَاءٌ، يَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ،

محتاج اور غریب ہونا | بعد نماز عشاء کے آگے پیچھے گیارہ گیارہ بار درود شریف اور بیچ میں گیارہ تسبیح یا مُعِزُّ کی پڑھ کر دعا کیا کرے اور چاہے یہ وظیفہ پڑھ لیا کرے کہ بعد نماز عشاء کے آگے پیچھے

سات دفعہ درود شریف اور بیچ میں چودہ تسبیح اور چودہ دانے یعنی چودہ سو چودہ مرتبہ یَا وَهَّابُ پڑھ دعا کرے انشاء اللہ تعالیٰ فراغت اور برکت ہو گی۔

آسیب لپٹ جانا ان آیتوں کو پڑھ کر بیمار کے کان میں دم کرے اور پانی پڑھ کر اس کو پلا دے۔ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰکُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّکُمْ اِلَیْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ فَتَعٰلَی اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ وَمَنْ یَّدْعُ مَعَ اللّٰہِ اِلٰـھًا اٰخَرَ لَا بُرْھَانَ لَہٗ بِہٖ فَاِنَّمَا حِسَابُہٗ عِنْدَ رَبِّہٖ اِنَّہٗ لَا یُفْلِحُ الْکٰفِرُوْنَ ۔ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ ۔ اور سورہ وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ سات بار کان میں دم کرنا اور داہنے کان میں اذان اور بائیں میں تکبیر کہنا بھی آسیب کو بھگا دیتا ہے۔

کسی طرح کا کام اٹکنا بارہ روز تک روز اس دعا کو بارہ ہزار مرتبہ پڑھ کر ہر روز دعا کیا کرے انشاء اللہ کیسا ہی مشکل کام ہو پورا ہو جائے گا یَا بَدِیْعُ الْعَجَائِبِ بِالْخَیْرِ یَا بَدِیْعُ ،

جادو کی کاٹ کیلیے قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ. قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ تین تین بار پانی پر دم کر کے مریض کو پلا دیں اور زیادہ پانی پر دم کر کے اس پانی میں نہلا دیں اور یہ دعا چالیس روز تک روز مرہ چینی کی تشتری پر لکھ کر پلایا کریں۔ یَا حَیُّ حِیْنَ لَا حَیَّ فِیْ دَیْمُوْمَۃِ مُلْکِہٖ وَبَقَائِہٖ یَا حَیُّ انشاء اللہ تعالیٰ جادو کا اثر جاتا رہے گا اور یہ دعا ہر اس بیمار کے لیے بھی بہت مفید ہے جس کو حکیموں نے جواب دیدیا ہے۔

خاوند کا ناراض یا بے پرواہ رہنا بعد نماز عشاء کے گیارہ دانے سیاہ مرچ کے لے کر آگے پیچھے گیارہ بار درود شریف اور درمیان میں گیارہ تسبیح یَا لَطِیْفُ یَا وَدُوْدُ کی پڑھیں اور خاوند کے مہربان ہونیکا خیال رکھیں. جب سب پڑھ چکیں تو ان سیاہ مرچوں پر دم کر کے تیز آنچ میں ڈال دیں

اور اللہ تعالیٰ سے دعا کریں انشاء اللہ تعالیٰ خاوند مہربان ہو جائے گا۔ کم سے کم چالیس روز کریں۔

دودھ کم ہونا

یہ دونوں آیتیں نمک پر سات بار پڑھ کر ماش کی دال میں کھلائیں پہلی آیت وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ دوسری آیت وَإِنَّ لَكُمْ فِي الْأَنْعَامِ لَعِبْرَةً نُسْقِيكُمْ مِمَّا فِي بُطُونِهِ مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ وَدَمٍ لَبَنًا خَالِصًا سَائِغًا لِلشَّارِبِينَ۔ دوسری آیت اگر آٹے کے پیڑے پر پڑھ کر گائے بھینس کو کھلاویں، تو خوب دودھ دیتی ہے جن کو اور زیادہ جھاڑ پھونک کی چیزیں جاننے کا شوق ہو، وہ ہماری کتاب اعمالِ قرآنی کے تینوں حصے اور شفاء العلیل اور ظفر جلیل دیکھ لیں اور ان باتوں کو ہمیشہ یاد رکھو کہ قرآن کی آیت بے وضو مت لکھو اور نہانے کی ضرورت میں بھی مت پڑھو۔ اور جس کاغذ پر قرآن کی آیت لکھ کر تعویذ بناؤ اس کاغذ پر ایک اور کاغذ سادہ لپیٹ دو۔ تاکہ تعویذ لینے والا اگر بے وضو ہو تو اس کو ہاتھ میں لینا درست ہو اور چینی کی تشتری پر بھی آیت لکھ کر بے وضو کے ہاتھ میں مت دو بلکہ تم خود پانی سے گھول دو۔ اور جب تعویذ سے کام نہ رہے اس کو پانی میں گھول کر کسی ندی یا نہر یا کنویں میں چھوڑ دو۔ (بہشتی زیور ص۵۲)

حفاظت حمل

اگر کسی عورت کا حمل اکثر گر جاتا ہو یا کسی صدمہ کی وجہ سے کسی مرتبہ ایسا خطرہ ہو تو آیات ذیل لکھ کر حاملہ کے گلے میں اس طرح ڈال دیں کہ وہ تعویذ پیٹ پر پڑا رہے۔ آیات یہ ہیں، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِي ضَيْقٍ مِمَّا يَمْكُرُونَ إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ۝ اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنْثٰى

وَمَا تَغِيضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ رَبِّ اِنِّیْ اُعِیْذُهَا بِكَ وَذُرِّیَّتَهَا مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ۔

حفاظت اطفال بچوں کے اکثر امراض سے بحکم خدا حفاظت رہے کلمات ذیل کو لکھ کر بچہ کے گلے میں ڈالدیں۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَیْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّعَیْنٍ لَامَّةٍ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ اور اگر سوتے میں ڈرتا ہو تو اس کو بھی پڑھا دیں۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ سُوْءِ الْاَحْلَامِ وَمِنْ اَنْ یَّتَلَاعَبَ بِیَ الشَّیْطَانُ فِی الْیَقْظَةِ وَالْمَنَامِ

نظر بد اگر نظر بد کا احتمال ہو تو آیات ذیل لکھ کر گلے میں ڈالدیں۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَاِنْ یَّكَادُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَیَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ۔ اَیْضًا ۔ کلمات ذیل بھی نظر بد کا اثر دور کرنے کے لیے خصوصیت سے لکھ کر گلے میں ڈالتے ہیں۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَیْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّعَیْنٍ لَامَّةٍ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

حفاظت از وبا ہر قسم و طاعون جو منام میں تعلیم کی گئی ایسے امراض کے زمانہ میں جو چیز کھائی پی جاوے اس پر تین بار سورہ اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ۔ پڑھ کر دم کر کے کھائیں پیئں۔ اور اگر مریض کے لیے پانی پر تین بار دم کر کے پلایا جاوے تو مبتلا تک کو شفا ہو گئی ہے۔

درد سر درد سر خواہ آدھا سیسی کا ہو یا دوسری طرح کا۔ آیات ذیل لکھ کر درد کے موقع پر باندھ دیں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ (پوری سورت) لَا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُوْنَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَّمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ۔

دردِ زہ کلمات و آیات ذیل کو گڑ پر پڑھ کر کھلاویں یا لکھ کر سفید کپڑے میں باندھ کر حاملہ کی بائیں ران میں باندھ دیں اور بعد فراغت فوراً کھول دیں انشاءاللہ ولادت میں بہت سہولت ہوگی۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ اٰهْيًا اِشْرَاهِيًا اَللّٰهُمَّ سَهِّلْ عَلَيْهَا الْوِلَادَةَ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ۔

آسیب اور جادو اگر کسی پر آسیب کا شبہ ہو تو آیات ذیل لکھ کر مریض کے گلے میں ڈال دیں اور پانی پر دم کر کے مریض پر چھڑک دیں اور اگر گھر میں اثر ہو تو ان کو پانی پر پڑھ کر گھر کے چاروں گوشوں میں چھڑک دیں۔ آیات یہ ہیں۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ (۲) الٓمّٓ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (۳) وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ (۴) اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ

سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ
عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ
مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا يَئُوْدُهٗ
حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ
الْغَيِّ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ
الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓؤُهُمُ الطَّاغُوْتُ
يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا
خٰلِدُوْنَ (٤) لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ
اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ
مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ
مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ
بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ
الْمَصِيْرُ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ
رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا
حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ
وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى
الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ (٦) شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا
الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (٧) اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ
الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ
يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ

مسخرات بامره الا له الخلق والامر تبارك الله رب العالمين (٨) فتعالى
الله الملك الحق لا اله الا هو رب العرش الكريم ومن يدع مع
الله الها آخر لا برهان له به فانما حسابه عند ربه انه لا يفلح
الكافرون وقل رب اغفر وارحم وانت خير الراحمين (٩) والصافات
صفا فالزاجرات زجرا فالتاليات ذكرا ان الهكم لواحد رب
السماوات والارض وما بينهما ورب المشارق انا زينا السماء الدنيا
بزينة الكواكب وحفظا من كل شيطان مارد لا يسمعون الى
الملإ الاعلى ويقذفون من كل جانب دحورا ولهم عذاب واصب
الا من خطف الخطفة فاتبعه شهاب ثاقب فاستفتهم اهم اشد
خلقا ام من خلقنا انا خلقناهم من طين لازب (١٠) هو الله الذي
لا اله الا هو عالم الغيب والشهادة هو الرحمن الرحيم هو
الله الذي لا اله الا هو الملك القدوس السلام المؤمن المهيمن
العزيز الجبار المتكبر سبحان الله عما يشركون هو الله
الخالق البارئ المصور له الاسماء الحسنى يسبح له ما في السماوات
والارض وهو العزيز الحكيم (١١) وانه تعالى جد ربنا ما اتخذ
صاحبة ولا ولدا (١٢) قل هو الله احد الله الصمد لم يلد ولم
يولد ولم يكن له كفوا احد (١٣) قل اعوذ برب الفلق من شر
ما خلق ومن شر غاسق اذا وقب ومن شر النفاثات في العقد
ومن شر حاسد اذا حسد (١٤) قل اعوذ برب الناس ملك الناس
اله الناس من شر الوسواس الخناس الذي يوسوس في صدور
الناس من الجنة والناس۔

حرز ابی دجانہ

ایضاً۔ کلمات ذیل کو لکھ کر مریض کے گلے میں ڈال دیا جاوے اس عمل کا نام حرز ابی دجانہ
ہے نہایت مجرب ہے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ھذا کتاب من محمد
رسول اللہ رب العالمین الیٰ من طرق الدار من العمار والزوار
والسائحین الا طارقا یطرق بخیر یا رحمٰن اما بعد فان لنا
ولکم فی الحق سعۃ فان تک عاشقا مولعا او فاجرا مقتحما
او راعیا حقا مبطلا ھذا کتاب اللہ ینطق علینا وعلیکم بالحق
انا کنا نستنسخ ما کنتم تعملون اترکوا صاحب کتابی ھذا
وانطلقوا الیٰ عبدۃ الاوثان والاصنام والیٰ من یزعم ان مع اللہ
الٰھا اٰخر لا الٰہ الا ھو کل شیء ھالک الا وجھہ لہ الحکم والیہ
ترجعون تغلبون حٰمٓ لا ینصرون حٰمٓ عٓسٓقٓ تفرق اعداء اللہ
وبلغت حجۃ اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ فسیکفیکھم اللہ
وھو السمیع العلیم ہ اس کو لکھ کر گلے میں ڈال دیا جاوے

ایضاً۔ اگر آسیب کا اثر گھر میں معلوم ہو تو آیات ذیل لکھ کر چار کیلوں پر پڑھ کر گھر
کے چاروں کونوں میں گاڑ دیں۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم انھم یکیدون
کیدا واکید کیدا فمھل الکافرین امھلھم رویدا ہ

ایضاً۔ اس نقش کو ... کپڑے کی ... میں تعویذ لکھیں ... کو اس طرح
مٹی کے دو کوزوں کو ... رکھے اور آٹھ کا بند ... دونوں پیٹ
دونوں چراغ میں تیل ڈال کر مریض کے پاس اوپر کی طرف ... آٹھ
ان سے روشن کریں۔ اول روز ایک فتیلہ جلا دیں۔ پھر ایک دن ناغہ کرکے دوسرا
پھر ایک دن ناغہ کرکے تیسرا۔ نقش یہ ہے

۶	۱	۸
۷	۵	۳
۲	۹	۴

فرعون، قارون، ہامان، شداد، نمرود، ابلیس

علیہ اللعنتہ واتباع ایشاں اگر نہ گریزند سوختہ شوند

برائے دفع سحر آیات ذیل لکھ کر مریض کے گلے میں ڈال دیں اور پانی پر پڑھ کر اس کو پلا دیں، اگر نہلانا نقصان نہ کرتا ہو تو ان ہی آیات کو پانی پر پڑھ کر اس سے مریض کو نہلا دیں۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰی مَا جِئْتُمْ بِہِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰہَ سَیُبْطِلُہٗ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِیْنَ وَیُحِقُّ اللّٰہُ الْحَقَّ بِکَلِمٰتِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْمُجْرِمُوْنَ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ مَلِکِ النَّاسِ اِلٰہِ النَّاسِ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَّۃِ وَالنَّاسِ ؕ

برائے دفع مرگی آیات ذیل کو لکھ کر گلے میں ڈال دیا جائے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ رَبِّ اِنِّیْ مَسَّنِیَ الشَّیْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ رَبِّ اِنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ۔ رَبِّ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ ھَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ وَاَعُوْذُ بِکَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ۔

برائے اختلاج قلب آیات ذیل کو لکھ کر گلے میں اس طرح ڈالیں کہ قلب پر پڑی رہیں۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرحمن الرحیم اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُھُمْ بِذِکْرِ اللّٰہِ اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ

الْقُلُوْبَ وَرَبَطْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ لَوْلَآ اَنْ رَّبَطْنَا عَلٰى قَلْبِهَا لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيَرْبِطَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ

محبت زوجین اگر زوجین میں سے کسی کو دوسرے سے نفرت ہو اور محبت نہ ہو تو آیات ذیل کو لکھ کر محب اپنے پاس رکھے اور نمک یا مٹھائی پر پڑھ کر محبوب کو کھلا دیں۔ فلانہ کی جگہ محبوب کا نام اور لفظ فلاں کی جگہ محب کا نام لکھیں۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّيْ وَلِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِيْ اِذْ تَمْشِيْ اُخْتُكَ فَتَقُوْلُ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَنْ يَّكْفُلُهٗ فَرَجَعْنٰكَ اِلٰى اُمِّكَ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنّٰكَ فُتُوْنًا يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ وَيَا مُسَخِّرَ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَالْاَرَضِيْنَ السَّبْعِ قَلِّبْ قَلْبَ فُلَانَةَ قَلْبَ فُلَانٍ بِالْغَيْرِ لِاَدَاءِ الْحُقُوْقِ يَا وَدُوْدُ حَبِّبْ حَبِّبْ يَا وَدُوْدُ۔

ردِ غائب اگر کسی کا لڑکا یا اور کوئی لاپتہ کہیں چلا گیا ہے تو اس کے واپس آنے کے لیئے آیات ذیل کو لکھ کر اس تعویذ کو کالے یا نیلے کپڑے میں لپیٹ کر کسی جو کوٹھری زیادہ تاریک ہو اس میں دو پتھروں کے درمیان اس طرح رکھ دیا جاوے کہ اس پر کسی کا پاؤں نہ پڑے۔ پتھر نہ ہوں تو چکی کے دو پاٹوں میں دبا دیں اور لفظ فلاں کی جگہ اس لاپتہ کا نام لکھیں۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ظُلُمٰتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ اِذَا اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ط اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ فَرَدَدْنٰهُ اِلٰى اُمِّهٖ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ط يٰبُنَيَّ اِنَّهَا اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ

صَخْرَةٍ اَوْ فِی السَّمٰوٰتِ اَوْ فِی الْاَرْضِ یَاْتِ بِهَا اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ ط حَتّٰی اِذَا ضَاقَتْ عَلَیْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَیْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَیْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَیْهِمْ لِیَتُوْبُوْا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ۔ اَللّٰهُمَّ یَا هَادِیَ الضَّالِّ وَیَا رَادَّ الضَّالَّۃِ اُرْدُدْ عَلَیَّ ضَالَّتِیْ فُلَانٌ ۔

پیشاب رُک جانا یا پتھری ہوجانا کلمات ذیل کو لکھ کر ناف پر باندھ دیا جاوے۔ رَبُّنَا اللّٰهُ الَّذِیْ فِی السَّمَاءِ تَقَدَّسَ اسْمُكَ اَمْرُكَ فِی السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ كَمَا رَحْمَتُكَ فِی السَّمَاءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِی الْاَرْضِ وَاغْفِرْ لَنَا حُوْبَنَا وَخَطَایَانَا اَنْتَ رَبُّ الطَّیِّبِیْنَ فَاَنْزِلْ شِفَاءً مِنْ شِفَائِكَ وَرَحْمَةً مِّنْ رَحْمَتِكَ عَلٰی هٰذَا الْوَجْعِ۔

غنا یَا وَهَّابُ بعد نماز عشاء اس طرح پڑھے کہ اوّل وآخر گیارہ گیارہ بار درود شریف پڑھے اور درمیان میں چودہ سو چودہ بار اسم مذکور اور بعد میں سو بار یہ دعا پڑھے۔ یَا وَهَّابُ هَبْ لِیْ مِنْ نِعْمَةِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ (اس عمل کا نام حضرت مولانا محمد یعقوب صاحبؒ کیمیائے درویشاں فرمایا کرتے تھے)

انجاح حاجت تمام مشکلات کے حل کے لیے اسم یالطیف بعد نماز عشاء گیارہ سو گیارہ مرتبہ پڑھے اول وآخر درود شریف گیارہ گیارہ بار پڑھے اور پھر دعا کرے۔

برائے دفع تپ ولرزہ ہر قسم نقش ذیل کو لکھ کر مریض کے گلے میں ڈال دیں۔ نقش یہ ہے۔

بسم	اللہ	الرحمٰن	الرحیم
اللہ	الرحمٰن	الرحیم	بسم
الرحمٰن	الرحیم	بسم	اللہ
الرحیم	بسم	اللہ	الرحمٰن

ایام ماہواری کی کمی

اگر ایام ماہواری میں کمی ہو اور اس سے تکلیف ہو تو آیات ذیل کو لکھ کر گلے میں اس طرح ڈال دیں کہ تعویذ رحم پر پڑا رہے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ وَجَعَلْنَا فِیْھَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِیْلٍ وَّاَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا فِیْھَا مِنَ الْعُیُوْنِ لِیَاْکُلُوْا مِنْ ثَمَرِہٖ وَمَا عَمِلَتْہُ اَیْدِیْھِمْ اَفَلَا یَشْکُرُوْنَ ۔ اَوَلَمْ یَرَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰھُمَا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ کُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ اَفَلَا یُؤْمِنُوْنَ ۔

ایام ماہواری کی زیادتی

اگر کسی کو ایام ماہواری زیادہ آتے ہیں اور اس سے تکلیف ہو تو آیات ذیل کو لکھ کر گلے میں اس طرح ڈال دیں کہ تعویذ رحم پر پڑا رہے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ وَقِیْلَ یٰٓاَرْضُ ابْلَعِیْ مَآءَکِ وَیٰسَمَآءُ اَقْلِعِیْ وَغِیْضَ الْمَآءُ وَقُضِیَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَی الْجُوْدِیِّ وَقِیْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۔

برائے خنازیر

جس کی گردن میں کنٹھ مالا ہو تو تانت پر جو مریض کے قد کی برابر ہو اکتالیس گرہ دے اور ہر گرہ پر یہ دعا پھونکے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ اَعُوْذُ بِعِزَّۃِ اللّٰہِ وَقُدْرَۃِ اللّٰہِ وَقُوَّۃِ اللّٰہِ وَعَظَمَۃِ اللّٰہِ وَبُرْھَانِ اللّٰہِ وَسُلْطَانِ اللّٰہِ وَکَنَفِ اللّٰہِ وَجِوَارِ اللّٰہِ وَاَمَانِ اللّٰہِ وَحِزْبِ اللّٰہِ وَصُنْعِ اللّٰہِ وَکِبْرِیَاءِ اللّٰہِ وَنَظَرِ اللّٰہِ وَبَھَاءِ اللّٰہِ وَجَلَالِ اللّٰہِ وَکَمَالِ اللّٰہِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ مِنْ شَرِّ مَآ اَجِدُ پھر مریض کے گلے میں ڈال دے۔ (بہشتی زیور ص ۹۴)

برائے عقیمہ [منقول از قول الجمیل] ہرن کی جھلی پر زعفران اور گلاب سے یہ آیت لکھے، وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُیِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِیْعًا پھر اس تعویذ کو عورت کی گردن میں باندھے۔

ایضًا۔ چالیس لونگوں پر سات سات بار اس آیت کو پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِیْ بَحْرٍ لُّجِّیٍّ یَّغْشٰىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ظُلُمٰتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ اِذَاۤ اَخْرَجَ یَدَهٗ لَمْ یَكَدْ یَرٰىهَا وَمَنْ لَّمْ یَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ اور ایک لونگ کو ہر روز کھائے حیض کے غسل ہونے سے اور ان دنوں میں اس کا شوہر اس سے صحبت کرتا ہے اور شرط یہ ہے کہ لونگ رات کو کھائے اور اس پر پانی نہ پیے۔

برائے افزایش شیرزن اگر کسی عورت کے دودھ کی کمی ہو تو آیات ذیل کو ایک بار پڑھ کر نمک پر دم کر کے کھانے میں ڈال کر عورت کھاوے اس کھانے میں سے اور سب بھی کھاویں تو کچھ حرج نہیں ہے آیات یہ ہیں۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، وَالْوَالِدٰتُ یُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَیْنِ كَامِلَیْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ یُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ، وَاِنْ یَّكَادُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَیَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ، وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ، وَاِنَّ لَكُمْ فِی الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ، نُسْقِیْكُمْ مِّمَّا فِیْ بُطُوْنِهٖ مِنْۢ بَیْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِیْنَ ،

برائے افزائش شیر جانوران

اگر کوئی گائے بھینس وغیرہ دودھ نہ دیتی ہو تو لیک آٹے کے پیڑے پر آیات ذیل پڑھ کر اس جانور کو کھلاویں۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ وَاِنَّ لَکُمْ فِی الْاَنْعَامِ لَعِبْرَۃً نُسْقِیْکُمْ مِّمَّا فِیْ بُطُوْنِہٖ مِنْۢ بَیْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِیْنَ ۔ وَاِنْ یَّکَادُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَکَ بِاَبْصَارِھِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّکْرَ وَیَقُوْلُوْنَ اِنَّہٗ لَمَجْنُوْنٌ ۔ وَمَا ھُوَ اِلَّا ذِکْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ۔ اَفَغَیْرَ دِیْنِ اللّٰہِ یَبْغُوْنَ وَلَہٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّکَرْھًا وَّاِلَیْہِ یُرْجَعُوْنَ ۔ سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ ۔

برائے تھیلا

بعض اوقات عورتوں کے پستان میں بوجہ زیادتی دودھ وغیرہ درد اور دکھن ہوتی ہے تو اس دعا کو چھنی ہوئی راکھ پر یا مٹی پر سات بار اس طرح پڑھیں کہ ہر بار پڑھ کر اس راکھ یا مٹی میں تھوک دیں پھر پانی سے اس کو پتلا کر کے درد کی جگہ لیپ کریں اگر پھوڑے پھنسی وغیرہ پر لگایا جاوے تب بھی مفید ہے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ بِسْمِ اللّٰہِ تُرْبَۃُ اَرْضِنَا بِرِیْقَۃِ بَعْضِنَا لِیُشْفٰی سَقِیْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا ۔

ذیل میں کچھ تعویذ و گنڈے اور نقل کئے جاتے ہیں جو دیگر حضرات سے پہنچے ہیں۔

برائے آسیب زدہ

(از قطب عالم مولانا گنگوہی) اسماء اصحاب کہف بعبارت ذیل کاغذ پر لکھ کر جس مکان میں مریض یا مریضہ ہو اس کی دیواروں پر جگہ جگہ چسپاں کر دیئے جاویں اور بیس کا نقش مندرجہ ذیل ایک کاغذ پر لکھ کر مریض کو دکھایا جاوے دیکھنے سے گھبرائے گا اور انکار کرے گا مگر زبردستی اسکی نظر اس پر ڈلوائی جائے اور جبراً نقش کو تعویذ بنا کر اس کے گلے میں ڈال دیا جاوے۔

اسماء اصحاب کہف یہ ہیں۔ اِلٰھِیْ بِحُرْمَۃِ یَمْلِیْخَا مَکْسَلْمِیْنَا کَشْفُوْطَطْ تَبْیُوْنَسْ

كَشْفَطَيُوْنُسْ يُوَانِسْ بُوْنُسْ وَكَلْبُهُمْ قِطْمِيْرُ وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ وَمِنْهَا جَائِرٌ وَلَوْ شَاءَ لَهَدٰىكُمْ أَجْمَعِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ۔

۲	۴	۶	۸
۸	۶	۴	۲
۴	۲	۸	۶
۶	۸	۲	۴

گنڈہ برائے مسان

(از حضرت مولانا خلیل احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ) نیلے تاگے کے اکتالیس تار عورت کے قد کے برابر لمبے لے کر اس پر سورہ الحمد مع بسم اللہ اکتالیس بار پڑھے اور ہر دفعہ اس تاگے پر دم کر کے ایک گرہ لگاتا رہے حمل کے زمانہ میں ماں کے پیٹ پر اس گنڈے کو باندھ دے اور بعد پیدا ہونے کے بچہ کے گلے میں ڈال دے اور اگر حمل کے وقت نہ باندھ سکے تو بچہ ہی کے گلے میں ڈالنے سے بھی انشاء اللہ تعالیٰ وہی فائدہ ہوگا۔

گنڈہ برائے آسیب زدہ

گیارہ تار نیلا یا سیاہ سوت کا ڈیڑھ گز لمبا لے کر اکتالیس بار آیت ذیل پڑھیں اور ہر دفعہ گرہ لگا کر اس کے اندر دم کر کے بند کر دیں۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا وَّاَكِيْدُ كَيْدًا ۔ فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ۔

(بہشتی زیور)

ختم شد

امام ابن تیمیہ کے نزدیک تعویذ کی شرعی حیثیت

امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے فتاوی میں تحریر فرماتے ہیں۔

"اور جائز ہے کہ مصیبت زدہ اور دوسرے مریضوں وغیرہ کے لیے کتاب اللہ اور ذکر اللہ سے کچھ کلمات جائز، پاکیزہ روشنائی سے لکھے جائیں اور ان کو دھو کر مریض کو پلایا جائے امام احمد وغیرہ نے اس کی تصریح کی ہے۔

حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ جب عورت کو ولادت میں تنگی اور دشواری پیش آئے تو مندرجہ ذیل کلمات لکھے .....

بسم اللہ لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم لا الہ الا اللہ العلی العظیم سبحان اللہ وتعالی رب العرش العظیم والحمد للہ رب العلمین کانہم یوم یرونہا لم یلبثوا الا عشیۃ او ضحاہا کانہم یوم یرون ما یوعدون لم یلبثوا الا ساعۃ من نہار بلاغ فہل یہلک الا القوم الفاسقون۔

حضرت علی فرماتے ہیں کہ کسی کاغذ میں لکھ کر عورت کے بازو میں باندھ دیا جائے اور فرماتے ہیں کہ ہم نے بارہا تجربہ کیا اس سے زیادہ عجیب تر (یعنی زود اثر) چیز ہم نے نہیں دیکھی۔ جب وضع حمل ہو جائے تو اس تعویذ کو جلد ہی کھول دیا جائے پھر اس کو کسی کپڑے میں محفوظ رکھ لے یا اس کو جلا دے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ نور اللہ مرقدہ کا کلام ختم ہو گیا"

(فتاوی ابن تیمیہ ص ۶۵ ج ۱۹)

(فتاوی ابن تیمیہ ص ۶۵ ج ۱۹)

یونس بن حبان کہتے ہیں کہ میں نے ابو جعفر محمد بن علی سے تعویذ لٹکانے کے متعل
کیا۔ انہوں نے فرمایا اگر اللہ کے کلام یا رسول کے کلام کا تعویذ ہو تو اس کو لٹکا سکتے
حتی الامکان اس سے شفاء حاصل کر سکتے ہو۔

میں نے عرض کیا، میں چوتھے دن بخار کے لیے یہ تعویذ لکھتا ہوں۔

" بسم اللہ وباللہ ومحمد رسول اللہ قلنا یا نار کونی برداً
علی ابراھیم وارادوا بہ کیدا فجعلناھم الاخسرین اللھم رد
جبرئیل ومیکائیل واسرافیل اشف صاحب ھذا الکتاب بحو
قوتک وجبروتک الٰہ الحق آمین"

فرمایا ہاں ہاں ٹھیک ہے اور امام احمد نے حضرت عائشہؓ اور دیگر صحابہ
قل کیا ہے کہ انہوں نے اس سلسلہ میں سہولت اور آسانی برتی ہے۔ حرب فر
یں کہ امام احمد بن حنبل رہ نے اس میں تشدد نہیں کیا اور ابن مسعود اس کو سخ
رار دیتے تھے۔

امام احمد سے پریشانی مصیبت نازل ہونے کے بعد تعویذ لٹکانے کی بابت
وال کیا گیا۔ آپ نے فرمایا۔ میرا خیال ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔
(پھر حافظ ابن قیم رہ نے متعدد تعویذات نقل فرماتے ہیں) (زاد المعاد

حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ مصیبت پریشانی کے بعد جو تعویذ لٹکایا جا

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ

جدید مترجم، مکمل و مدلل عکسی

اعمالِ قرآنی (ہر سہ حصہ)

از

حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رح

ادارہ افادات اشرفیہ
ہتھورا باندہ یوپی

ضروری گذارش

احقر کو اعلٰحضرت مرشدی سیدی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا تھا کہ اگر کوئی حاجتمند تعویذ لینے آئے تو انکار مت کیا کرو، جو خیال میں آیا کرے لکھ دیا کرو چنانچہ احقر کا معمول ہے کہ اس کی حاجت کے مطابق کوئی آیتِ قرآنی یا کوئی اسم الٰہی سوچ کر لکھ دیتا ہے اور بفضلہٖ تعالیٰ اس میں برکت ہوتی ہے۔ چنانچہ ایک بی بی کی مانگ باوجود کوشش بار بار کے سیدھی نہ نکلتی تھی۔ احقر نے کہا اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ پڑھ کر مانگ نکالو۔ چنانچہ اس کا پڑھنا تھا کہ بے تکلف مانگ سیدھی نکل آئی۔ احقر نے یہ حکایت اس لئے عرض کی ہے کہ اگر کوئی طالب صادق بھی اس معمول کو اختیار کرے تو امید نفع اور برکت کی ہے۔

"اشرف علی"

ضروری مسائل :-

(۱) بے وضو آیاتِ قرآنی کاغذ یا طشتری پر لکھنا جائز نہیں۔

(۲) بے وضو اُس کاغذ یا طشتری کو چھونا جائز نہیں۔ پس چاہیئے کہ لکھنے والا اور طشتری یا تعویذ کا ہاتھ میں لینے والا اور اس کا دھونے والا سب باوضو ہوں ورنہ سب گنہگار ہوں گے۔

(۳) جب تعویذ سے کام ہو چکے تو اس کو قبرستان میں کسی احتیاط کی جگہ دفن کر دے۔

(۴) بلا وضو بلا جزدان کے قرآن شریف کو ہاتھ لگانا جائز نہیں۔

آیاتِ فرقانی المسمیٰ بہ اعمالِ قرآنی

حصہ اول

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دینی حاجات

۱۔ نماز کا شوق اور خشوع

شبِ پنجشنبہ (جمعرات) میں آدھی رات کے وقت اٹھ کر وضو کر کے دو رکعت نفل پڑھے اور آیت قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ؕ اَیًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی ۚ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَیْنَ ذٰلِكَ سَبِیْلًا ۝ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِیْرًا ۝ شیشے کے برتن میں زعفران اور گلاب سے لکھ کر برتن کو پانی سے دھوئے پھر ان آیات کو اس پانی پر سات مرتبہ پڑھے پھر بعد نماز صبح اس پانی پر سورۂ اَلَمْ نَشْرَحْ دم کر کے دعا کرے کہ یہ سستی جاتی رہے اور نیک کاموں کا شوق، نماز میں خوف پیدا ہو جائے اور پھر وہ پانی پی لے۔ انشاء اللہ تعالیٰ مقصود حاصل ہو۔

۲۔ آمادگیٔ طاعت

(۱) اَلْبَصِیْرُ (دیکھنے والے)

خاصیت:۔ بعد نماز جمعہ سو مرتبہ پڑھنے سے دل میں صفائی ہو اور نیک اعمال کی توفیق ہو۔

(۲) اَلْقَیُّوْمُ (تھامنے والے)

خاصیت :۔ اس کی کثرت سے نیند جاتی رہے اور یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ کو فجر سے طلوعِ آفتاب تک پڑھنے سے مستعدی اور آمادگیِ طاعات حاصل ہو۔

۳۔ اللہ کی رضا

اَلْعَفُوُّ (معاف کرنے والے)

خاصیت :۔ بکثرت ذکر کرنے سے گناہوں سے معافی اور رضائے الٰہی حاصل ہو۔

۴۔ قلب کا منوّر ہونا

۱۔ اَلْبَاعِثُ (بھیجنے والے رسولوں کے)

خاصیت :۔ سوتے وقت سینہ پر ہاتھ رکھ کر اس کو سو بار پڑھا کرے تو اس کا قلب علم و حکمت سے منور ہوگا۔

۲۔ فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ (پارہ ۱۲ رکوع ۱۰)

(ترجمہ) جس طرح آپ کو حکم ہوا ہے (راہِ دین پر) مستقیم رہئے اور وہ لوگ بھی مستقیم رہیں جو کفر سے توبہ کر کے آپ کی ہمراہی میں ہیں۔

خاصیت :۔ استقامتِ قلب کے لئے گیارہ مرتبہ ہر نماز کے بعد پڑھے۔

۳۔ اَلنُّوْرُ (روشنی والے)

خاصیت :۔ اس کے ذکر سے نورِ قلب حاصل ہو۔

۴۔ پوری سورۂ کہف (پارہ ۱۵)

خاصیت :۔ جو کوئی ہر جمعہ کو ایک بار پڑھ لے، انشاء اللہ تعالیٰ دوسرے جمعہ تک اس کا دل نور سے منور ہوگا اور جو کوئی شروع کی دس آیتیں روزمرہ پڑھ لیگا وہ دجال کے شر سے محفوظ رہیگا۔

۵۔ ہدایت پانا

۱۔ سورۂ اخلاص (پارہ ۳۰)

خاصیت :- صبح و شام پڑھے۔ شرک اور فسادِ اعتقاد سے محفوظ رہے۔

۲۔ ایک مصری نے بیان کیا کہ ایک مشرک ایک مسلمان کے پاس آیا اور کہا کہ تمہارے قرآن میں کوئی ایسی چیز بھی ہے جو میرے دل کو بدل دے، شاید میں مسلمان ہو جاؤں۔ اس نے کہا ہاں ہے اور اس کو سورۂ الم نشرح لکھ کر پلائی، وہ مسلمان ہو گیا۔

۳۔ اَلْمُؤَخِّرُ (پیچھے کرنے والے)

خاصیت :- کثرت سے پڑھے تو برے کاموں سے توبہ نصیب ہو۔

۴۔ اَلتَّوَّابُ (توبہ قبول کرنے والے)

خاصیت :- بعد نماز چاشت تین سو ساٹھ بار پڑھے تو توبہ کی توفیق حاصل ہو۔ اور اگر ظالم پر دس بار پڑھے تو اس سے خلاصی ہو۔

۶۔ حفظِ قرآن

سورۂ مدثر (پارہ ۲۹)

خاصیت :- اس کو پڑھ کر اگر دعا قرآن حفظ ہونے کی کرے ان شاء اللہ حفظ آسان ہو۔

۷۔ اصلاحِ فاسق

اَلْمَتِیْنُ (مضبوط)

خاصیت :- اگر کمزور پڑھے زور آور ہو جائے اور اگر کسی فاسق و فاجر مرد یا عورت پر پڑھا جائے تو فجور سے باز آ جائے۔

۸۔ زیارتِ رسولِ کریم ﷺ

سورۂ کوثر (پارہ ۳۰)

خاصیت :- شبِ جمعہ میں ایک ہزار مرتبہ اس کو پڑھے اور ایک ہزار مرتبہ درود شریف پڑھے تو خواب میں حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہو۔

(۹) اسم اعظم

۱۔ الۗمّۗ اللہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ O (پارہ ۳ رکوع ۹)

(ترجمہ) الۗمّۗ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی قابل معبود بنانے کے نہیں ہے اور وہ زندہ ہیں سب چیزوں کو برقرار رکھنے والے ہیں۔

خاصیت :۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اس میں اسم اعظم ہے۔

۲۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ (۲۶)

(ترجمہ) آپ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے آپ (سب عیوب سے) پاک ہیں میں بیشک قصوروار ہوں۔

خاصیت :۔ اس میں اسم اعظم مخفی ہے جس مصیبت و بلا میں پڑے گا، انشاءاللہ تعالیٰ فائدہ عظیم اٹھائیگا۔

۳۔ ھُوَ اللہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ج عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ ج ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ O (پ ۲۸ ع ۶)

(ترجمہ) وہ ایسا معبود ہے کہ اس کے سوا کوئی اور معبود (بننے کے لائق) نہیں، وہ جاننے والا ہے، پوشیدہ اور ظاہر چیزوں کا۔ وہی بڑا مہربان رحم والا ہے۔

خاصیت :۔ اس میں اسم اعظم مخفی ہے۔ جو کوئی اس کو صبح کے وقت سات مرتبہ پڑھے تو شام تک اس کے واسطے فرشتے دعائے مغفرت کریں اور اگر اس دن میں مرے تو شہید کا درجہ پائیگا اور اگر شام کو پڑھے تو صبح تک اسکے واسطے فرشتے دعائے مغفرت کریں اور اگر اس شب کو مرے تو درجہ شہادت کا پائے۔

۱۰۔ ایمان پر خاتمہ

۱۔ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ O (پارہ ۳ رکوع ۹)

(ترجمہ) اے ہمارے پروردگار! دلوں کو ہدایت کے بعد پریشان نہ کر دیجئے اور ہم کو اپنے پاس سے رحمت عطا فرمائیے، بلاشبہ آپ بہت بخشش کرنے والے ہیں۔

خاصیت :- جو کوئی ہر نماز کے بعد اس کو پڑھ لیا کرے وہ دنیا سے انشاء اللہ باایمان اٹھے گا۔

۱۱- گناہ معاف ہوں

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ (پ ۸ رکوع ۹)

(ترجمہ) اے ہمارے رب ہم نے اپنا اوپر ظلم کیا اور اگر آپ مغفرت نہ کریں گے اور ہم پر رحم نہ کریں گے تو واقعی ہمارا بڑا نقصان ہو جائیگا۔

خاصیت :- جو شخص اس آیت کو ہر فرض نماز کے بعد ایک بار پڑھ کر مغفرت کی دعا مانگے، انشاء اللہ اس کے گناہ معاف ہوں، کیونکہ یہ دعا آدم علیہ السلام کی ہے۔

۱۲- شفاعت نصیب ہو

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝ (پارہ ۱۱ رکوع ۵)

(ترجمہ) (اے لوگو) تمہارے پاس ایک ایسے پیغمبر تشریف لائے ہیں جو تم میں سے ہیں جن کو تمہاری تکلیف بھاری ہوتی ہے تلاش رکھتے ہیں تمہاری۔ ایمان والوں پر شفیق اور مہربان ہیں۔ پھر اگر وہ پھر جاویں تو آپ کہدیجئے کافی ہے ہم کو اللہ کسی کی بندگی نہیں سوائے اس کے اُس ہی پر میں نے بھروسہ کیا اور وہ صاحب تخت عظیم ہے۔

خاصیت :- جو کوئی ان آیتوں کو ہر نماز کے بعد ایک مرتبہ پڑھا کرے تو انشاء اللہ تعالیٰ روز محشر میں جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اس کی شفاعت فرمائیں گے اور جس مصیبت

اور ہم کے لئے چاہے پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ مشکل آسان ہو جائے گی۔

۱۳۔ مقبولیتِ اعمال

ما اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ (پ ۲۲ ع ۱۴)

(ترجمہ) اچھا کلام اسی تک پہنچتا ہے اور اچھا کام اس کو پہنچاتا ہے۔

خاصیت :- مشائخ اس سے استنباط کرتے ہیں کہ جو شخص نماز کے بعد کلمۂ توحید تین بار پڑھ لیا کرے تو انشاء اللہ تعالیٰ اس کی نماز مقبول ہوگی۔

ما اَلرَّشِيْدُ۔

خاصیت :- بعد عشاء کے سو بار پڑھے تو سب عمل مقبول ہوں۔

۱۴۔ متعلقین دیندار ہو جائیں

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا (پ ۱۹ ع ۴)

(ترجمہ) اے ہمارے پروردگار ہم کو ہماری بیویوں اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک (یعنی راحت) عطا فرما اور ہم کو متقیوں کا امام بنادے۔

خاصیت :- جو کوئی اس کو ایک مرتبہ ہر نماز کے بعد پڑھ لیا کرے۔ اس کی اولاد اور بیوی دیندار ہو جائیں گے۔

۱۵۔ شیطانی وسوسے سے پناہ

ما رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ (پ ۱۸ ع ۶)

(ترجمہ) اے میرے رب میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں شیطانوں کے وسوسوں سے اور اے میرے رب میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ شیطان میرے پاس بھی آئے۔

خاصیت :- جس کے دل میں وسوسۂ شیطانی بکثرت پیدا ہوتے ہوں وہ اس کو بکثرت پڑھا کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ان وسوسوں سے محفوظ رہے گا۔

۱۵۔ اَلْمُقْسِطُ۔ (انصاف کرنے والے)

خاصیت:۔ اس کی مداومت سے عبادات میں وسوسہ نہ آئے گا۔

۱۶۔ قیامت کے دن چہرہ چمکے

اِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيْمُ ﴿۲۸﴾ (پارہ ۲۷ رکوع ۳)

خاصیت:۔ جو کوئی اس آیت کریمہ کو بعد نماز کے گیارہ بار انگلی پر دم کرکے پیشانی پر مل دیوے تو انشاء اللہ تعالیٰ قیامت میں اس کا منہ چمکیگا۔

۱۷۔ دوزخ سے نجات ہو جائے

۱۔ حٰمٓ ﴿۱﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿۲﴾ (پ ۲۴ ع ۶)

۲۔ حٰمٓ ﴿۱﴾ تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۲﴾ (پارہ ۲۴ رکوع ۱۵)

۳۔ حٰمٓ ﴿۱﴾ عٓسٓقٓ ﴿۲﴾ (پارہ ۲۵ رکوع ۲)

۴۔ حٰمٓ ﴿۱﴾ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۲﴾ (پ ۲۵ ع ۱۲)

۵۔ حٰمٓ ﴿۱﴾ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ﴿۳﴾ (پ ۲۵ رکوع ۱۴)

۶۔ حٰمٓ ﴿۱﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿۲﴾ (پ ۲۵ ع ۱۶)

۷۔ حٰمٓ ﴿۱﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿۲﴾ (پ ۲۶ ع ۱)

خاصیت:۔ جو شخص ان ساتوں حٰمٓ کو پڑھے گا اس پر دوزخ کے ساتوں دروازے بند ہو جائیں گے۔

۱۸۔ رات کو جس وقت چاہے آنکھ کھل جائے

وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ؕ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴿۱۲۵﴾ (پارہ ۱ رکوع ۱۵)

(ترجمہ) اور (وہ وقت بھی قابل ذکر ہے کہ) جس وقت ہم نے خانہ کعبہ کو لوگوں کے

جگہ (یعنی) مقام) اس مقرر رکھا اور مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بنالیا کرو، اور ہم نے حضرت ابراہیم و حضرت اسمٰعیل (علیہما السلام) کی طرف حکم بھیجا کہ میرے (اس) گھر کو خوب پاک رکھا کرو بیرونی اور مقامی لوگوں (کی عبادت) کے واسطے اور رکوع (اور) سجدہ کرنے والوں کے واسطے ۔

خاصیت :- ایک عارف کے نوشتہ سے منقول ہے کہ اس آیت کو اگر سوتے وقت پڑھے جس وقت چاہے آنکھ کھلے ۔

۲۔ اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ ....(تا) تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ؕ (پارہ ۴ رکوع ۱۱)

خاصیت :- جو شخص ہمیشہ ان آیتوں کو پڑھا کرے اس کا ایمان ثابت رہے اور اگر لکڑی کے برتن پر لکھ کر اور زمزم کے پانی سے دھو کر پیئے، جس وقت رات کو اٹھنا چاہے گا اسی وقت آنکھ کھل جائے گی ۔

۱۹۔ قبر کے عذاب سے نجات

پوری سورۂ ملک (پارہ ۲۹ رکوع ۱)

خاصیت :- جو شخص اس سورت کو ہمیشہ پڑھے گا، انشاء اللہ تعالیٰ وہ عذاب قبر سے محفوظ رہے گا ۔

۲۰۔ سفر میں دل نہ گھبرائے ۔

اَلْمُقِیْتُ ۔ (قوت دینے والے)

خاصیت :- اگر روزہ دار اس کو مٹی پر پڑھ کر یا لکھ کر اس کو تر کر کے سونگھے تو قوت اور غذائیت حاصل ہو، اور اگر مسافر کوزے پر سات بار پڑھ کر پھر اس کو لکھ کر اس سے پانی پیا کرے تو وحشت سفر سے مامون رہے ۔

دنیوی حاجاتِ متفرقہ

۱۔ پھل میں برکت

۱؎ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ۙ وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا ؕ وَلَهُمْ فِيْهَاۤ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۙ وَّهُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ (پارہ ۱ رکوع ۳)

(ترجمہ) اور خوش خبری سنا دیجئے آپ اے پیغمبر ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اس بات کی کہ بے شک بہشتیں ان کے لئے ہیں کہ چلتی ہوں گی ان کے نیچے سے نہریں جب کبھی دیے جائیں گے وہ لوگ ان بہشتوں میں سے کسی پھل کی غذا تو ہر بار یہی کہیں گے کہ یہ تو وہی ہے جو ہم کو ملا تھا اس سے پیشتر اور ملے گا بھی ان کو دونوں بار کا پھل ملتا جلتا، اور ان کے واسطے ان بہشتوں میں پاک بیویاں ہوں گی اور وہ لوگ ان بہشتوں میں ہمیشہ کے لئے بسنے والے ہوں گے۔

خاصیت:۔ جو درخت پھلتے نہ ہوں یا کم پھلتے ہوں اُن کو بار آور کرنے کے لئے جمعرات کا روزہ رکھے اور کدو سے افطار کرے، اور مغرب کی نماز پڑھ کر یہ آیتیں کاغذ پر لکھے اور کسی سے بات نہ کرے اور اس کو لے کر اس باغ کے وسط میں کسی درخت پر لٹکا دے، اگر اس میں کچھ پھل لگا ہو تو اس سے، ورنہ اس کے آس پاس کے کسی درخت سے پھل لے کر کھائے اور اس پر تین گھونٹ پانی پئے اور چلا آئے انشاء اللہ تعالیٰ برکت ہوگی۔

۲۔ حفاظت پھل از ہر بلا

۱؎ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۙ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً ۪ وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ (پارہ ۱ رکوع ۳)

(ترجمہ) اے لوگو! عبادت اختیار کرو اپنے پروردگار کی، جس نے تم کو پیدا کیا اور ان لوگوں کو بھی جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں، کیا تعجب ہے کہ تم دوزخ سے بچ جاؤ۔ وہ ذات پاک ایسی ہے جس نے بنایا تمہارے لئے زمین کو فرش اور آسمان کو چھت، اور برسایا آسمان سے پانی پھر پیدا کیا عدم سے نکالا بذریعہ اس پانی کے پھلوں کو از روئے غذا کے تمہارے لئے۔ اب مت ٹھیراؤ اللہ کے مقابل اور تم تو جانتے بوجھتے ہو

خاصیت:۔ باغ، درخت اور کھیت کو جمیع آفات و بلیات سے بچانے کے لئے غسل کرکے جمعرات کے دن روزہ رکھے اور جمعہ کے دن اس موضع کے چاروں گوشوں پر دو دو رکعت نفل پڑھے۔ اول رکعت میں اَلْحَمْدُ اور وَالتِّیْنِ اور دوسری میں اَلْحَمْدُ اور اَلَمْ تَرَ کَیْفَ اور لِاِیْلٰفِ پڑھے اور اسی طرح دو رکعت اس کھیت یا باغ یا گاؤں کے بیچ میں پڑھے پھر ایک قلم چوبِ زیتون کا تراش کر زعفران سے آیتِ مذکورہ اسی موضع کے کسی درخت کے سبز پتے پر لکھے اور عود کی دھونی دے اس موضع کے سرے پر جدھر سے پانی آتا ہو گاڑ دے اور دوسرا پتہ لکھ کر اس موضع کے ختم پر دفن کر دے اور تیسرا لکھ کر کسی اونچے درخت پر باندھ دے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہر قسم کی بلا سے حفاظت رہے گی۔

۶ وَهُوَ الَّذِیْ یُرْسِلُ الرِّیٰحَ بُشْرًا بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِهٖ حَتّٰۤی اِذَاۤ اَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ مَّیِّتٍ فَاَنْزَلْنَا بِهِ الْمَآءَ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِؕ كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰى لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝ وَالْبَلَدُ الطَّیِّبُ یَخْرُجُ نَبَاتُهٗ بِاِذْنِ رَبِّهٖۚ وَالَّذِیْ خَبُثَ لَا یَخْرُجُ اِلَّا نَكِدًاؕ كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّشْكُرُوْنَ ۝ (پارہ ۸ رکوع ۱۴)

(ترجمہ) اور وہ (اللہ) ایسا ہے کہ اپنے باران رحمت سے پہلے ہواؤں کو بھیجتا ہے کہ وہ خوش کر دیتی ہیں یہاں تک کہ جب وہ ہوائیں بھاری بادلوں کو اٹھا لیتی ہیں تو ہم اس بادل کو کسی خشک سرزمین کی طرف لیجاتے ہیں، پھر اس بادل سے پانی برساتے ہیں۔ پھر اس پانی سے ہر قسم کے پھل نکالتے ہیں۔ یونہی ہم مُردوں کو نکال کر کھڑا کر دینگے تاکہ تم سمجھو اور جو ستھری سرزمین ہوتی ہے اسکی پیداوار اس کے حکم سے خوب نکلتی ہے اور جو خراب ہے اسکی پیداوار بہت کم نکلتی ہے اسی طرح ہم دلائل کو طرح طرح سے بیان کرتے ہیں ان لوگوں کیلئے جو قدر کرتے ہیں۔

خاصیت :- یہ آیت درختوں کے آفات، کیڑا اور قعض اور طرح طرح کی بلاؤں سے محفوظ رکھنے کے لئے مفید ہے۔ زیتون کی جوب پر آبِ سیب اور زعفران اور عرق گلاب کی آبِ انگور سے دھو کر تھوڑا سا درخت کی جڑ میں چھوڑ دیں اور اوپر سے خالص پانی ڈالیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ اُس درخت کی حالت درست ہو جائے گی۔

۵ برائے حفاظت اسقاطِ حمل یا بارِ درخت۔ یہ لکھ کر باندھا جائے۔

إِنَّ اللَّهَ يُمْسِكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ أَنْ تَزُولَا وَلَئِنْ زَالَتَا إِنْ أَمْسَكَهُمَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ بَعْدِهِ إِنَّهُ كَانَ حَلِيمًا غَفُورًا ۞ وَلَهُ مَا سَكَنَ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۞ وَلَبِثُوا فِي كَهْفِهِمْ ثَلَاثَ مِائَةٍ سِنِينَ وَازْدَادُوا تِسْعًا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ ۞

۶ لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ

(پارہ ۷، رکوع ۱۹)

(ترجمہ) اس کو تو کسی کی نگاہ محیط نہیں ہو سکتی اور وہ سب نگاہوں کو محیط ہو جاتا ہے اور وہی بڑا باریک بیں باخبر ہے۔

خاصیت :- اس آیت کو بکثرت پڑھنے سے ہولِ شند کو سکون ہوتا ہے اور ظالموں کی نگاہ سے پوشیدہ رہتا ہے۔

۳۔ مال، کھیت اور مویشی میں برکت

۱ اَللّٰهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَكُمْ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهِ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْأَنْهَارَ ۞ وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَائِبَيْنِ وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۞ وَآتَاكُمْ مِنْ كُلِّ مَا سَأَلْتُمُوهُ وَإِنْ تَعُدُّوا نِعْمَتَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا إِنَّ الْإِنْسَانَ لَظَلُومٌ كَفَّارٌ ۞ (پارہ ۱۳، رکوع ۱۷)

(ترجمہ) اللہ ایسا ہے جس نے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو اور آسمان سے پانی

مسخر بنایا۔ پھر اُس پانی سے پھلوں کی قسم سے تمہارے لئے رزق پیدا کیا اور تمہارے نفع کے لئے
کشتی (اور جہاز) کو مسخر بنایا کہ وہ خدا کے حکم (و قدرت) سے دریا میں چلے اور تمہارے نفع کے
واسطے سورج اور چاند کو مسخر بنایا، جو ہمیشہ چلتے ہی رہتے ہیں اور تمہارے نفع کے واسطے
رات دن کو مسخر بنایا۔ اور جو چیز تم نے مانگی تم کو ہر چیز دی اور اللہ تعالیٰ کی نعمتیں اگر شمار کرنے لگیں
تو شمار میں نہیں لا سکتے (مگر) سچ یہ ہے کہ آدمی بہت ہی بے انصاف بڑا ہی ناشکرا ہے۔

خاصیت:۔ جو شخص اس کو صبح و شام اور سونے کے وقت پڑھا کرے، یا
کہیں جانے کے وقت پڑھے تو تمام آفاتِ بری و بحری سے محفوظ رہے اور مال و کھیت
وغیرہ کشتی میں برکت ہو۔

۴۔ کھیت اور باغ کی پیداوار میں عمدگی

ط اِنَّ اللّٰہَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰی ؕ یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَیِّتِ مِنَ الْحَیِّ ؕ
ذٰلِکُمُ اللّٰہُ فَاَنّٰی تُؤْفَکُوْنَ ۝ (پارہ ۷، رکوع ۱۸)

(ترجمہ) بے شک اللہ تعالیٰ پھاڑنے والا ہے دانہ کو اور گٹھلیوں کو، وہ جاندار کو بے جان
سے نکال لاتا ہے اور وہ بے جان کو جاندار سے نکالنے والا ہے۔ اللہ یہی ہے سو تم کہاں اُلٹے چلے
جاتے ہو۔

خاصیت:۔ کھیت کی عمدگی اور حفاظت کے لئے، اور درختوں کی پیداوار اور
عمدہ طور پر پھل نکلنے کے لئے کسی پاک برتن میں زعفران اور کافور سے لکھ کر اور آبِ چاہ بلا جگت
سے دھو کر جو تخم یا غلہ بونا ہو اس کو بھگو کر بوویں یا وہ پانی درخت کی جڑ میں چھوڑا کریں۔ انشاء اللہ
تعالیٰ برکت و حفاظت ہوگی اور پھلوں میں خوبی و شیرینی حاصل ہوگی۔

ط فَذَبَحُوْھَا وَمَا کَادُوْا یَفْعَلُوْنَ ۝ (پارہ ۱ رکوع ۸)

خاصیت:۔ یہ آیت پڑھ کر خربزہ یا اور کوئی چیز تراشے تو انشاء اللہ تعالیٰ شیریں
معلوم ہوگی۔

۳ وَهُوَ الَّذِيٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا
نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ۚ وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ وَّجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّالزَّيْتُوْنَ وَ
الرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۗ اُنْظُرُوْٓا اِلٰى ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَيَنْعِهٖ ۗ اِنَّ فِيْ ذٰلِكُمْ
لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ (پارہ ۷، رکوع ۱۸)

خاصیت ۱۔ اس آیت کو کمہار کی گٹھل کے غلاف میں جب اوّل اوّل نکلے جمعہ کے روز لکھ کر آب باغی کے کنویں میں ڈال دے اس کے پانی میں اور وہ پانی جس درخت یا پھل میں دیا جائے اُن سب میں برکت اور پاکیزگی پیدا ہو اور تمام جن و انسان کی نظر بد اور سب آفات سے محفوظ رہے۔

۴ وَهُوَ الَّذِيٓ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّغَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ
مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۭ كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ
اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ ڮ وَلَا تُسْرِفُوْا ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۝ (پ ۸ ع ۴)

خاصیت ۱۔ اس آیت کو زیتون کی تختی پر لکھ کر باغ کے دروازے پر لگائے تو خوب پھل پیدا ہو اور اگر مینڈھے کے مدبوغ چمڑے پر لکھ کر جانور کے گلے میں باندھ دیا جائے تو تمام آفات سے محفوظ رہے۔

۵ الٓمّٓرٰ ۣ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ ۭ وَالَّذِيٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ وَ
لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ اَللّٰهُ الَّذِيْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ
اسْتَوٰى عَلَي الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۭ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ
يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَاۗءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ ۝ وَهُوَ الَّذِيْ مَدَّ الْاَرْضَ وَجَعَلَ فِيْهَا
رَوَاسِيَ وَاَنْهٰرًا ۭ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِيْهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ ۭ
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ (پ ۱۳ ع ۵)

خاصیت ۱۔ باغات و مکانات و املاک و دکانات کی آبادی اور تجارت کی ترقی

کے لئے ان آیتوں کو زیتون کے چار تختیوں پر لکھ کر مکان یا دکان یا باغ کے چاروں کونوں میں دفن کردے بہت ترقی اور آبادی ہو۔

۳۔ اعمال سیرابی زمین و درخت:۔ ایک ٹھیکری پر یہ آیت وَفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلٰۤى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ۔ لکھ کر اور آنکھ بند کر کے وہ ٹھیکری اس سرزمین پر ڈال دو کہ اس کے گرنے کی جگہ نظر نہ آوے، انشاء اللہ تعالیٰ بارش ہوگی۔

۴۔ دیگر:۔ بنی ہاشم میں سے ایک شخص کا قول ہے کہ میں نے سورۂ فاتحہ تمام کامل لکھی اور مالک یوم الدین سات مرتبہ لکھا اور اس کو دھو کر ایسے درختوں میں چھڑکا جو کئی سال سے بے برگ و ثمر ہو گئے تھے۔ خدائے تعالیٰ کے فضل سے بہت ہی جلدی اس میں پتے آگئے اور پھل آنے لگے۔

۵۔ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَاۤ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِىْ مِلَّتِنَا فَاَوْحٰۤى اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِىْ وَخَافَ وَعِيْدِ ۝ وَاسْتَفْتَحُوْا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ۝ مِّنْ وَّرَآئِهٖ جَهَنَّمُ وَيُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ ۝ يَّتَجَرَّعُهٗ وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ وَيَاْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ۝ وَمِنْ وَّرَآئِهٖ عَذَابٌ غَلِيْظٌ ۝ (پارہ ۱۳ رکوع ۱۵)

خاصیت:۔ جس کے کھیت میں کیڑا یا چوہا لگ گیا ہو زیتون کی چار تختیوں پر پہلے سے ان آیتوں کو بدھ کی صبح کے وقت قبل طلوع آفتاب لکھ کر ایک ایک گوشہ میں ایک ایک تختی دفن کردے اور گاڑتے وقت ان آیتوں کو بار بار پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ سب موذی جانور دفع ہو جائیں گے۔

۶۔ سورۃ المجادلہ (پارہ ۲۸)

خاصیت:۔ مریض کے پاس پڑھنے سے اس کو نیند اور سکون آئے اور اگر کاغذ پر لکھ کر غلہ میں رکھ دے تو اس میں کوئی بگاڑ نہ ہو۔

۱۱ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ (پ ۲۸ ع ۱۱)

(ترجمہ) یہ (رسولؐ کے ذریعہ گمراہی سے نکل کر ہدایت کی طرف آنا) خدا کا فضل ہے وہ فضل جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

خاصیت:۔ صدف کے ٹکڑے پر جمعہ کے روز لکھ کر مال یا خرمن میں رکھنے سے برکت و حفاظت رہے۔

۱۲ سورۃ التطفیف (پارہ ۳۰) (وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ)

خاصیت:۔ کسی ذخیرہ کی ہوئی چیز پر پڑھ دے تو دیمک وغیرہ سے محفوظ رہے۔

۱۳ سورۃ التین (پارہ ۳۰) (وَالتِّيْنِ)

خاصیت:۔ غلہ کی کوٹھڑی میں پڑھ کر دم کرنے سے برکت ہو اور ضرر رساں جانوروں سے حفاظت رہتی ہے۔

۵۔ جانور کا دودھ اور کنویں کا پانی بڑھ جائے

۱ ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ۭ وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ ۭ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ ۭ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ۭ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ (پ ۱ ع ۹)

خاصیت:۔ اگر گائے یا بکری کا دودھ گھٹ جائے تو کورے تانبے کے برتن میں اس آیت کو لکھ کر اوپر پانی سے دھو کر اس جانور کو پلایا جائے انشاء اللہ تعالیٰ دودھ بڑھ جائے گا۔ اگر کنویں یا نہر یا چشمے کا پانی گھٹ جائے تو یہ آیت ٹھیکری پر لکھ کر اس میں ڈال دے۔

۶۔ دشمن کے باغ کی بربادی

۱ سورۃ النحل (پارہ ۱۴)

خاصیت:۔ اگر اس کو لکھ کر کسی باغ میں رکھ دے تو تمام درختوں کا پھل جاتا رہے اور جو کسی مجمع میں رکھ دے سب پراگندہ اور تباہ ہو جائیں۔

۷۔ کاروبار میں ترقی

۱۔ اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ؕ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ ؕ وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ؕ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ (پ ۱۱ ع ۳)

(ترجمہ) بے شک اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے ان کی جانوں اور مالوں کو اس بات کے عوض خرید لیا ہے کہ ان کو جنت ملے گی۔ وہ لوگ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں جس میں قتل کرتے ہیں اور قتل کئے جاتے ہیں اس پر سچا وعدہ کیا گیا ہے توریت میں اور انجیل میں اور قرآن میں اور (یہ مسلم ہے کہ) اللہ سے زیادہ اپنے عہد کو کون پورا کرنے والا ہے تو تم لوگ اپنی اس بیع پر جس کا تم نے (اللہ تعالیٰ سے) معاملہ ٹھہرایا ہے خوشی مناؤ اور یہ بڑی کامیابی ہے۔

خاصیت ا۔ ان آیتوں کو لکھ کر مال تجارت میں رکھے تو موجب بہتری اور ترقی ہو۔

۲۔ جو شخص آیۃ الکرسی کو لکھ کر مال تجارت میں رکھا کرے شیطان کے وسوسے اور سرکش شیطانوں کے مکروایذا سے محفوظ رہے اور فقیر سے غنی ہو جائے اور ایسے طریق سے رزق ملے کہ اس کو گمان بھی نہ ہو اور جو اس کو صبح و شام اور گھر میں جاتے وقت اور بستر پر لیٹنے کے وقت ہمیشہ پڑھا کرے تو چوری اور غرق اور جلنے سے مامون رہے اور صحت نصیب ہو۔

۳۔ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ يَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝ (پارہ ۳ ع ۱۶)

(ترجمہ) (اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ کہہ دیجئے کہ بے شک فضل تو خدا کے قبضہ میں ہے وہ اس کو جسے چاہیں عطا فرمائیں اور اللہ تعالیٰ بڑی وسعت والے ہیں، خوب جاننے والے ہیں خاص کر دیتے ہیں اپنی رحمت جس کو چاہیں، اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والے ہیں۔

خاصیت ا۔ جمعرات کے روز با وضو کسی طالع مند آدمی کے کرتے کے ٹکڑے

پر اس آیت کو دوکان یا مکان یا خرید و فروخت کی جگہ میں لٹکائے خوب آمدنی ہو۔

۴ **دیگر :-** اور اس کاغذ کو لکھ کر کسی بے کار آدمی کے بازو پر باندھ دیا جائے ، باکار ہو جائے یا جس نے کہیں پیغام نکاح بھیجا ہو اس کے بازو پر باندھ دیا جائے اس کا پیغام منظور ہو جائے ۔

۵ الٓمّٓرٰ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ ؕ وَالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ○ اَللّٰهُ الَّذِيْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَآءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ ○ وَهُوَ الَّذِيْ مَدَّ الْاَرْضَ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْهٰرًا ؕ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِيْهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ○ (پارہ ۱۳ رکوع ۷)

خاصیت :- باغات و تجارت کی ترقی کے واسطے ان آیتوں کو زیتون کے چار پتوں پر لکھ کر مکان یا دوکان یا باغ کے چاروں گوشوں میں دفن کر دے ، بہت ترقی اور آبادی ہو۔

۶ اَلْحَلِیْمُ (بردبار)

خاصیت :- اگر رئیس آدمی اس کو بکثرت پڑھے اس کی سرداری خوب جمے اور راحت سے رہے اور اگر کاغذ پر لکھ کر پانی سے دھو کر اپنے پیشے کے آلات و اوزار پر ملے تو اس پیشے میں برکت ہو۔ اگر کشتی ہو غرق سے محفوظ رہے ۔ اگر جانور ہو تو ہر آفت سے مامون رہے ۔

۷ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ؕ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌ ؕ عَوَانٌۢ بَيْنَ ذٰلِكَ ؕ فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ ○ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا لَوْنُهَا ؕ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ ۙ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النّٰظِرِيْنَ ○ قَالُوا ادْعُ لَنَا

رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ۙ اِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَيْنَا ؕ وَاِنَّآ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ ۝

خاصیت ۱:- جو شخص کوئی جانور یا لباس یا میوہ یا اور کوئی چیز خریدنا چاہے اور اس کو منظور ہو کہ اچھی چیز ملے تو اس چیز کو دیکھنے بھالنے کے وقت ان آیتوں کو پڑھا کرے انشاء اللہ تعالیٰ مرضی کے موافق چیز ملے گی۔

ٹ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ قف يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا ۙ وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ ؕ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ؕ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ (پ۸ ع۱۴)

خاصیت ۱:- اگر یہ آیت مع آیات آخر سورۂ براءت مکان یا دوکان یا اسباب و مال پر پڑھ دی جائے تو ہر طرح کی حفاظت رہے۔

۸۔ مزدور کی مشکل آسان ہو

اَلْئٰنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا ؕ فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفَيْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ (پ۱۰ ع۵)

خاصیت ۱:- بوجھ اٹھانے والے اور مشکل کام کے کرنے والے اگر اس آیت کو جمعہ کی عصر سے شروع کر کے اگلے جمعہ کی نماز پر ختم کریں، پانچوں نمازوں کے بعد اور کاموں سے فارغ ہونے کے بعد پڑھا کریں تو کام میں تخفیف و آسانی ہر قسم کی حاصل ہو۔

۹۔ بلا و مصیبت سے نجات حاصل ہونا

ٹ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ۝ (پارہ ۴، رکوع ۹)

(ترجمہ) ہم کو حق تعالیٰ کافی ہے اور وہی سب کام سپرد کرنے کے لئے اچھا ہے۔

خاصیت ۱:- جو کوئی کسی مصیبت و بلا میں مبتلا ہو اس آیت کو پڑھا کرے انشاء اللہ تعالیٰ اس کی مصیبت جاتی رہے گی۔

ٹ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ (پ۱۷ ع۶)

ترجمہ:- مجھ کو یہ تکلیف پہنچ رہی ہے اور آپ سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہیں۔

خاصیت:- بلا و مصیبت کے وقت پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ نجات ہوگی۔

۱۰- برائے قبولیتِ دعا:

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ۝ الَّذِیْنَ یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِیٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِهِمْ وَیَتَفَكَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ رَبَّنَاۤ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَیْتَهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝ رَبَّنَاۤ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖۗ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۝ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ۝ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّیْ لَاۤ اُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰی ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِیْ سَبِیْلِیْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ۝ لَا یَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فِی الْبِلَادِ ۝ مَتَاعٌ قَلِیْلٌ ۟ ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝ لٰكِنِ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ۝ وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ یُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْهِمْ خٰشِعِیْنَ لِلّٰهِ ۙ لَا یَشْتَرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِیْلًا ؕ اُولٰٓىِٕكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ۝ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا ۟ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ (پ ۴ ع ۱۱)

خاصیت:- رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز تہجد کے بعد اس رکوع کو پڑھا کرتے تھے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا فضیلت ہوگی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کو

پڑھا کرتے تھے۔ اس کو اس وقت پڑھ کر جو دعا مانگے انشاء اللہ تعالیٰ پوری ہوگی۔

۲۔ وَإِذَا جَآءَتْهُمْ اٰیَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰی نُؤْتٰی مِثْلَ مَآ اُوْتِیَ رُسُلُ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ (پارہ ۸ رکوع ۲)

(ترجمہ) اور جب ان کو کوئی آیت پہنچتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم ہرگز ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ ہم کو بھی ایسی ہی چیز نہ دی جائے جو اللہ تعالیٰ کے رسولوں کو دی جاتی ہے۔ اس موقعہ کو تو خدا ہی خوب جانتا ہے۔

خاصیت :۔ جہاں پیغام بھیجا ہو ان دو آیتوں میں لفظ اللہ کا دو جگہ متصل واقع ہے جو شخص ان دونوں لفظ اللہ کے درمیان دعا مانگے انشاء اللہ تعالیٰ وہ ضرور قبول ہوجائے۔

۳۔ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۙ یُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْكُمْ مِّدْرَارًا ۙ وَّیُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِیْنَ وَیَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّیَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ؕ (پ۲۹ ع۹)

(ترجمہ) اور میں نے کہا کہ تم اپنے پروردگار سے گناہ بخشواؤ۔ بے شک وہ بڑا بخشنے والا ہے کثرت سے تم پر بارش بھیجے گا۔ اور تمہارے مال اور اولاد میں ترقی دیگا۔ اور تمہارے لئے باغ لگا دیگا اور تمہارے لئے نہریں بہا دیگا۔

خاصیت :۔ چند شخص حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آئے کسی نے پانی نہ برسنے کی شکایت کی اور کسی نے اولاد نہ ہونے کی شکایت کی اور کسی نے دوسری حاجت کے لئے کہا آپ نے سب کے جواب میں فرمایا کہ استغفار کیا کرو۔ ایک شخص نے پوچھا کہ حضرت اس کی کیا وجہ کہ آپ نے سب کو استغفار ہی کے لئے فرمایا ہے۔ آپ نے جواب میں ان تینوں آیتوں کو پڑھا اور فرمایا کہ دیکھو اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں اسی کو ارشاد فرمایا ہے۔

۴۔ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا

خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ ۖ
وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ۝ (پارہ ۳ رکوع ۲)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ (ایسا ہے کہ) اُس کے سوا کوئی عبادت کے قابل نہیں۔ زندہ ہے
سنبھالنے والا ہے۔ نہ اس کو اونگھ دبا سکتی ہے اور نہ نیند۔ اُسی کے مملوک ہیں، سب جو کچھ آسمانوں میں
ہے اور جو کچھ زمین میں ہے، ایسا کون شخص ہے جو اُس کے پاس سفارش کر سکے بدون اس کی اجازت
کے۔ وہ جانتا ہے اُن کے تمام حاضر و غائب حالات کو اور وہ موجودات اس کے معلومات میں سے
کسی چیز کو اپنے احاطۂ علمی میں نہیں لا سکتے مگر جس قدر چاہے، اس کی کرسی نے تمام آسمانوں اور زمین
کو اپنے اندر لے رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ کو ان دونوں کی حفاظت کچھ گراں نہیں گذرتی۔ وہ عالیشان ہے۔

خاصیت جمعہ کے روز بعد نماز عصر خلوت میں ستر بار پڑھنے سے قلب میں عجیب
ہیبت پیدا ہوگی اس حالت میں جو دعا کرے قبول ہو۔

۵۔ اَلسَّمِیْعُ (سننے والے)

خاصیت:۔ جمعرات کے روز بعد نماز چاشت پانچ سو مرتبہ پڑھ کر جو دعا کرے
قبول ہو۔

۶۔ اَلْمُجِیْبُ (قبول کرنے والے)

خاصیت:۔ دعا کے ساتھ اس کا ذکر کرنا موجب قبولیت دعا ہے

۱۱۔ حاجت پوری ہونا

۱۔ سورۂ یٰس

خواص:۔ جس حاجت کے لئے اکتالیس بار پڑھے وہ روا ہو۔ خوفزدہ ہو، امن میں
ہو جائے یا بیمار ہو شفا پائے یا بھوکا ہو سیر ہو جائے۔

دیگر:۔ سورۂ یٰس میں چار جگہ لفظ الرَّحْمٰن آیا ہے اور تین جگہ لفظ اللہ
اور اسی طرح سورۂ تبارک الذی میں بس جو شخص سورۂ یٰس پڑھے اور جہاں لفظ رحمٰن آئے

داہنے ہاتھ کی ایک انگلی بند کرے اور جہاں لفظ اللہ آئے بائیں ہاتھ کی انگلی بند کرے حتیٰ کہ ختم سورت پر داہنے ہاتھ کی چار انگلیاں بند ہو جائیں گی اور بائیں ہاتھ کی تین انگلیاں، پھر سورۂ تبارک الذی پڑھے اور لفظ رحمٰن پر داہنے ہاتھ کی ایک انگلی کھول دے، اور لفظ اللہ پر بائیں ہاتھ کی انگلی کھول دے، اس کی تمام حاجتیں پوری ہوں اور دعائیں قبول ہوں اور انگلیوں کا کھولنا، بند کرنا کن انگلیوں سے شروع ہوگا۔

۱ پوری سورۂ انعام (پارہ ۷)

خاصیت ۱۔ جس مہم اور غرض کے لئے چاہے اس سورت کو پڑھ کر دعا کرے انشاء اللہ تعالیٰ پوری ہوگی۔

۲ نٓ اور جتنے مُقطّعات قرآن شریف میں ہیں۔

خاصیت ۱۔ ان سب کو انگشتری پر کندہ کرا کر جو شخص اپنے پاس رکھے گا تو انشاء اللہ تعالیٰ اس کی سب حاجتیں پوری ہونگی۔ ر خیر و خوبی سے بسر ہوگی۔

۳ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ کو بارہ ہزار بار اس طرح پڑھے کہ جب ایک ہزار بار ہو جائے دو رکعت پڑھ کر اپنی حاجت کے واسطے دعا کرے پھر پڑھنا شروع کرے ایک ہزار کے بعد پھر اسی طرح دو رکعت پڑھے۔ غرض اسی طرح بارہ ہزار مرتبہ ختم کرے، انشاء اللہ اس کی حاجت پوری ہوگی۔

۴ اَلْمُلْکُ کے حرف جُدا جُدا اس طرح لکھے ال م ل ک اور سر روز درمیان کے حرف یعنی م کو چالیس بار یہ آیت[1] پڑھتا ہوا دیکھے، اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت کے سامان اس کے لئے درست فرمائیں اور سب حاجتیں پوری فرمائیں۔

۵ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ ؕ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَہُوَ رَبُّ الْعَرْشِ

---

[1] قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ سے بِغَيْرِ حِسَابٍ تک (پارہ ۳ رکوع ۱۱)

المؤمنون ۵ (پارہ ۱۸ رکوع ۵)

خاصیت :- حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جو شخص اس آیت کو ہر روز سو بار پڑھے تمام مہمات دنیا و آخرت کے لئے اس کو کافی ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ وہ شخص ہدم و غرق و ضرب آہنی سے نہ مرے گا۔ اور لیث بن سعد سے منقول ہے کہ کسی شخص کی ران میں ضرب لگی تھی جس سے ہڈی ٹوٹ گئی تھی۔ کوئی شخص اس کے خواب میں آیا اور کہا کہ جس موقعہ میں درد ہے اس جگہ اپنا ہاتھ رکھ کر یہ آیت پڑھو، پس اس کی ران اچھی ہو گئی۔ اور اس کی خاصیت یہ بھی ہے کہ اس کو لکھ کر باندھ کر جس حاکم کے روبرو جس کام کے لئے جائے وہ اس کی حاجت بحکم الٰہی پوری کرے۔

دیگر :- محمد بن دستویہ سے منقول ہے کہ میں نے امام شافعیؒ کی بیاض میں ان کے ہاتھ کا لکھا ہوا دیکھا کہ یہ نماز حاجت ہے ہزار حاجت کے واسطے۔ حضرت خضرؑ نے کسی عابد کو سکھائی تھی۔ دو رکعت نفل پڑھے۔ اوّل میں سورۂ فاتحہ ایک بار اور قل یاایّھا الکافرون، دس بار دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ ایک بار اور قل ھو اللہ گیارہ بار پھر سلام پھیر کر سجدہ میں جائے اور اس میں دس بار سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ اور دس بار رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ پڑھ کر اپنی حاجت مانگے۔ حکیم ابو القاسم فرماتے ہیں کہ میں نے اس عابد کے پاس قاصد بھیجا کہ مجھ کو یہ نماز سکھلائے انھوں نے بتلادی، میں نے پڑھ کر علم و حکمت کی دعا کی اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا اور ہزار حاجتیں میری پوری فرمائیں۔

حکیم ممدوح فرماتے ہیں کہ جو شخص اس نماز کو پڑھنا چاہے شب جمعہ میں غسل کرے اور پاک کپڑے پہنے اور آخر میں بہ نیت قضائے حاجت پڑھے ان شاء اللہ تعالیٰ وہ حاجت پوری ہو۔

ش　**اعمال قضائے حاجت**:- ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ ہم کسی سفر میں تھے۔ ایک نہر پر مقام ہوا لوگوں نے ڈرایا کہ یہاں لٹ جاتے ہیں میرے سب رفیق وہاں سے چل دیئے۔ مگر میں چونکہ آیات جرز پڑھا کرتا تھا اس لئے وہاں ٹھہر رہا۔ جب رات ہوئی ابھی میں سونے بھی نہ پایا تھا کہ چند آدمی شمشیر بکف آئے مگر مجھ تک نہ پہنچ سکتے تھے۔ جب صبح کو وہاں سے چلا، ایک شخص گھوڑے پر سوار ملا اور مجھ سے کہا کہ ہم لوگ شب میں سو بار سے زائد تیرے پاس آئے مگر درمیان میں ایک آہنی دیوار حائل ہو جاتی تھی۔ میں نے کہا کہ یہ ان آیات کی برکت ہے۔ اس شخص نے عہد کیا کہ اب یہ کام نہ کروں گا آیات یہ ہیں:-

الٓمّٓ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۙ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۙ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۭ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَاۗءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَـــُٔـوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝ لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ڐ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۤ لَا انْفِصَامَ لَهَا ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ڛ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰۗــــُٔــھُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ ھُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ۭ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ اٰمَنَ

الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ
وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا
غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ
وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ
عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ
وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝
اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى
الْعَرْشِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ
مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِهٖ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اُدْعُوْا
رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا
وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ اَيًّا مَّا
تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ
ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۝ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ
فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ۝ وَالصّٰٓفّٰتِ
صَفًّا ۝ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ۝ فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ۝ اِنَّ اِلٰهَكُمْ
لَوَاحِدٌ ۝ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ۝ اِنَّا زَيَّنَّا
السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ ِالْكَوَاكِبِ ۝ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ۝
لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ۝ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ
عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۝ اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۝ فَاسْتَفْتِهِمْ
اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ ۝ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ
وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا

لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۝ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ یُرْسَلُ عَلَیْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ وَّ نُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ۝ (الرحمٰن) لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ ؕ وَ تِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَفَكَّرُوْنَ ۝ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ۝ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ۝ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؕ یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝ قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْۤا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۙ یَّهْدِیْۤ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ؕ وَ لَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَاۤ اَحَدًا ۙ وَّ اَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّ لَا وَلَدًا ۝

یہ تینتیس آیتیں ہیں۔ ان کے پڑھنے سے آسیب و درندہ، چور اور ہر قسم کی بلا اور آفت دفع ہو جاتی ہے۔ کہا گیا ہے کہ ان میں سو بیماریوں سے شفا ہے۔ محمد بن علی فرماتے ہیں کہ ہمارے ایک بوڑھے کو فالج ہو گیا تھا اس پر یہ آیتیں پڑھیں اسکو شفا ہو گئی۔

۹۔ اَلْحَقُّ (سزاوارِ خدائی)

خاصیت:۔ ایک مربع کاغذ کے چاروں گوشوں پر لکھ کر اس کو ہتھیلی پر رکھکر آخر شب میں آسمان کی طرف ہاتھ بلند کرے تو مہمات میں کفایت ہو۔

۱۰ اَلْوَكِیْلُ (کارساز)

خاصیت:۔ ہر حاجت کے لئے اس کی کثرت مفید ہے۔

۱۱ اَلْمُقْتَدِرُ (قدرت والے)

خاصیت:۔ جب سو کر اُٹھے اس کی کثرت کرے تو جو اس کی مراد ہو اس کی تدبیر اللہ تعالیٰ آسان کر دے۔

اعمالِ قرآنی ملقب بہ خواصِ فرقانی

حصۂ دوئم

۱۲۔ ترقی علم و کشادگی ذہن

۱ رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي ه وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي يَفْقَهُوا قَوْلِي ه

(ترجمہ) ۔ اے میرے پروردگار میرا حوصلہ فراخ کر دیجئے اور میرا (یہ) کام (تبلیغ کا) آسان فرما دیجئے اور میری زبان سے بستگی (لکنت کی) ہٹا دیجئے تاکہ لوگ میری بات سمجھ سکیں۔

خاصیت :۔ ترقی علم و کشادگی ذہن کے لئے ہر روز نماز صبح کے بعد بیس بار پڑھا کرے، مجرب ہے۔

۲ رَّبِّ زِدْنِي عِلْمًا ه (پارہ ۱۶ رکوع ۱۵)

(ترجمہ) اے میرے رب میرا علم بڑھا دے

خاصیت :۔ ترقی علم کے لئے ہر نماز کے بعد جس قدر ہو سکے پڑھا کرے۔

۳ الٓر كِتَابٌ أُحْكِمَتْ آيَاتُهُ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِن لَّدُنْ حَكِيمٍ خَبِيرٍ ه أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ ۚ إِنَّنِي لَكُم مِّنْهُ نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ ه وَأَنِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُمَتِّعْكُم مَّتَاعًا حَسَنًا إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى وَيُؤْتِ كُلَّ ذِي فَضْلٍ فَضْلَهُ ۖ وَإِن تَوَلَّوْا فَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيرٍ ه إِلَى اللَّهِ مَرْجِعُكُمْ ۖ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ه (پارہ ۱۱ رکوع ۱۷)

(ترجمہ) الٓر ۔ یہ (قرآن) ایسی کتاب ہے کہ اس کی آیتیں (دلائل سے) محکم کی گئی ہیں پھر صاف صاف (بھی) بیان کی گئی ہیں (وہ کتاب ایسی ہے کہ) کہ ایک حکیم باخبر (یعنی اللہ تعالیٰ) کی طرف سے یہ (ہے) کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت مت کرو میں

تم کو اللہ کی طرف سے ڈرانے والا اور بشارت دینے والا ہوں اور یہ کہ تم لوگ اپنے گناہ اپنے رب سے معاف کراؤ پھر اس کی طرف متوجہ رہو۔ وہ تم کو وقت مقررہ تک (دنیا میں) خوشی عیش دے گا اور (آخرت میں) ہر زیادہ عمل کرنے والے کو زیادہ ثواب دیگا۔ اور اگر (ایمان لانے سے) تم لوگ احتراز کرتے رہے تو مجھ کو تمہارے لئے ایک بڑے دن کے عذاب کا اندیشہ ہے۔ تم (سب) کو اللہ ہی کے پاس جانا ہے اور وہ ہر شئے پر پوری قدرت رکھتا ہے۔

خاصیت :۔ سبز اروی کے پتے پر طلوع فجر کے وقت مشک وگلاب سے لکھ کر جس کنویں سے اس اروی میں پانی دیا جاتا ہو اس کے پانی سے دھو کر چار روز تک صبح وشام پئے۔ تعلیم قرآن وعلم وحافظہ اور ذہن میں ترقی و آسانی ہو اور خوب دل کھل جائے۔

۱۳۔ روزگار لگنا اور نکاح کا پیغام منظور ہونا

۱۔ رجب کی نوچندی جمعرات کو چاندی کے نگینہ پر یہ حرف کندہ کرا کر پہنے تو ہر خوف سے امن میں رہے۔ اگر حاکم کے پاس جائے تو اس کی قدر ہو اور سب کام پورے ہوں اور اگر غضب ناک آدمی کے سر پر ہاتھ پھیر دے تو اس کا غصہ جاتا رہے اور اگر پیاس کی شدت میں اس کو چوس لے تو سکون ہو جائے اور اگر بارش کے پانی میں اس کو رات کے وقت ڈال کر صبح کو نہار منہ پئے تو حافظہ قوی ہو جائے۔ اور جو بے کار آدمی پہنے برسر کار ہو جائے اور اگر مرگی والے کو پہنا دیا جائے تو مرگی جاتی رہے وہ حروف یہ ہیں :۔

۱۔ الٓمٓ ۔ الٓمٓصٓ ۔ الٓمٓرٰ ۔ کٓھٰیٰعٓصٓ ۔ طٰهٰ ۔ طٰسٓ ۔ طٰسٓمٓ ۔ یٰسٓ ۔ صٓ ۔ حٰمٓ ۔ عٓسٓقٓ ۔ قٓ ۔ نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ۝

۲۔ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ

عَلِيْمٌ ﴿٧٣﴾ يَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿٧٤﴾ (پ ۳ - ع ۱۶)

(ترجمہ) آپ کہہ دیجئے کہ بے شک فضل تو خدا کے قبضہ میں ہے وہ اس کو جسے چاہیں عطا فرمائیں۔ اور اللہ تعالیٰ بڑی وسعت والے ہیں خوب جاننے والے ہیں۔ خاص کر دیتے ہیں اپنی رحمت و فضل کے ساتھ جس کو چاہیں اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والے ہیں۔

خاصیت ۱۔ جمعرات کے دن باوضو کسی طالع مند آدمی کے کرتے کے ٹکڑے پر اس آیت کو دوکان یا مکان یا خرید و فروخت کی جگہ میں لٹکائے تو خوب آمدنی ہوگی۔

۳ اَلْبَدِيْعُ (ایجاد کرنے والے)

خاصیت ۱۔ اس کو ہزار بار پڑھے تو حاجت پوری ہو اور رنج دفع ہو۔

۴ **دیگر ۲۔** اور اس کو کسی کاغذ پر لکھ کر کسی بے کار آدمی کے بازو پر باندھ دیا جائے باکار ہو جائے۔ یا جس نے کہیں پیغام نکاح بھیجا ہو، اس کے بازو پر باندھ دیا جائے اس کا پیغام منظور ہو جائے۔

۵ وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِيْ بِهٖٓ اَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِيْ ۚ فَلَمَّا كَلَّمَهٗ قَالَ اِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِيْنٌ اَمِيْنٌ ﴿۵۴﴾ قَالَ اجْعَلْنِيْ عَلٰى خَزَآئِنِ الْاَرْضِ ۚ اِنِّيْ حَفِيْظٌ عَلِيْمٌ ﴿۵۵﴾ وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِي الْاَرْضِ ۚ يَتَبَوَّاُ مِنْهَا حَيْثُ يَشَآءُ ۚ نُصِيْبُ بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَّشَآءُ وَلَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۶﴾

(پ ۱۳ ع ۱)

(ترجمہ) اور (سن کر) بادشاہ نے کہا کہ ان کو میرے پاس لاؤ۔ میں ان کو خاص اپنے لئے رکھوں گا۔ پس جب بادشاہ نے ان سے باتیں کیں تو بادشاہ نے کہا کہ تم ہمارے نزدیک آج سے بڑے معزز اور معتبر ہو۔ یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ ملکی خزانوں پر مجھ کو مامور کر دیجئے میں حفاظت رکھوں گا، اور خوب واقف ہوں اور ہم نے ایسے طور پر یوسف (علیہ السلام) کو بااختیار بنا دیا کہ اس میں جہاں چاہیں رہیں سہیں

ہم جس پر چاہیں اپنی عنایت متوجہ کردیں اور ہم نیکی کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتے۔

خاصیت :- جس کو روزگار نہ ملتا ہو یا روزگار سے معطل ہوگیا ہو، مہینے میں جو اول جمعرات اور جمعہ آئے ان میں روزہ رکھے اور شب جمعہ میں بستر پر سوتے وقت یہ سورۃ پڑھے پھر جمعہ کے دن مابین ظہر اور عصر کے اس سورۃ کو لکھے پھر افطار کرکے اس سورۃ کو پڑھے پھر عشا پڑھ کر اس سورت کو پڑھے پھر بستر پر جاکر اس سورت کو پڑھے اور سو بار لا الٰہ الا اللہ پھر سو بار اللہ اکبر اور سو بار الحمد للہ اور سو بار سبحان اللہ اور سو بار استغفار اور سو بار درود شریف پڑھ کر سو رہے۔ جب صبح ہو گھر سے نکل کر لکھی ہوئی سورت کو تعویذ بنا کر باندھ لے اور پختہ عہد اور نیت کرے کہ کسی پر کبھی ظلم نہ کروں گا اور اپنے حق سے زیادتی نہ کروں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ جلد ہی برسر روزگار ہو جائے جو شخص پڑھنا نہ جانتا ہو وہ لکھے ہوئے کو سر تلے رکھ لے بجائے لا الٰہ الا اللہ بدستور سابق کہے۔

۱۴- ہمیشہ خوش رہنا، غم کا دفع ہونا۔

۱ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى وَلِتَطْمَئِنَّ بِهٖ قُلُوْبُكُمْ ۚ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ (پ ۹ ع ۱۵)

(ترجمہ) اور اللہ تعالیٰ نے یہ امداد محض (اس حکمت) کے لئے کی کہ (غلبہ کی) بشارت ہو اور تاکہ تمہارے دلوں کو قرار ہو جائے اور نصرت صرف اللہ ہی کی طرف سے ہے جو کہ زبردست حکمت والے ہیں۔

خاصیت :- رمضان کی ستائیسویں تاریخ کو ایک پرچہ پر یہ آیت لکھ کر انگوٹھی کے نگینے کے نیچے رکھ لے تو ہمیشہ محفوظ اور شاداں و فرحاں و منصور و مظفر رہے۔

۲ سورۃ نوح (پارہ ۲۹)

خاصیت :- ہر قسم کی حاجت روائی اور غم و وہم کے دفع ہونے کے لئے نافع ہے۔

دیگر برائے دفع خوف :- ابن الکلبی سے منقول ہے کہ کسی نے کسی

شخص کو قتل کی دھمکی دی، اس کو اندیشہ ہوا اس نے کسی عالم سے ذکر کیا۔ انھوں نے فرمایا گھر سے نکلنے کے قبل سورۂ یٰسٓ پڑھ لیا کرو پھر گھر سے نکلا کرو۔ وہ شخص ایسا ہی کرتا تھا اور جب اپنے دشمن کے روبرو آتا تھا اس کو ہرگز نظر نہ آتا تھا۔

۳۔ اَلصَّبُوْرُ (صبر کرنے والے)

خاصیت:۔ آفتاب طلوع ہونے سے پہلے سو بار پڑھے تو کوئی تکلیف نہ پہنچے۔

۴۔ اَلْبَاقِیْ (ہمیشہ رہنے والے)

خاصیت:۔ ہزار بار پڑھے تو ضرور غم سے خلاصی ہو۔

۵۔ اَلْوَارِثُ (مالک)

خاصیت:۔ درمیان مغرب عشا کے ہزار بار پڑھے تو حیرت دفع ہو۔

۱۵۔ مشکل آسان ہونا

۱۔ اَللّٰہُ (اللہ)

خاصیت:۔ جو شخص ہزار مرتبہ روزانہ پڑھے اللہ تعالیٰ اس کو کمال یقین نصیب فرمائیں اور جو شخص جمعہ کے روز قبل نماز جمعہ پاک وصاف ہو کر خلوت میں دو سو بار پڑھے اس کی مشکل آسان ہو اور جس مریض کے علاج سے اطباء عاجز آگئے ہوں اس پر پڑھا جائے تو اچھا ہو جائے بشرطیکہ موت کا وقت نہ آگیا ہو۔

۱۶۔ مراد پوری ہونا

۱۔ اَلْمُعْطِیْ (دینے والے)

خاصیت:۔ ہر مراد کے حاصل ہونے کے لئے مفید ہے۔

۲۔ اَلْمَانِعُ (روکنے والے)

خاصیت:۔ جو اپنی مراد تک نہ پہنچ سکے اس کو صبح و شام پڑھا کرے، مراد حاصل ہو۔

۳۔ اَلْحَفِیْظُ (نگہبان)

خاصیت:۔ اس کا ذکر کرنے والا یا لکھ کر پاس رکھنے والا خوف سے محفوظ رہے اگر درندوں کے درمیان سو رہے تو ضرر نہ پہنچے

۴۔ اَلْمُقِیْتُ (قوت دینے والے)

خاصیت:۔ اگر روزہ دار اس کو مٹی پر پڑھ کر یا لکھ کر اس کو تر کر کے سونگھے تو قوت و غذائیت حاصل ہو اور اگر مسافر کوزے پر سات بار پڑھ کر پھر اس کو لکھ کر اس سے پانی پیا کرے تو وحشت سفر سے مامون رہے۔

۵۔ اَلرَّقِیْبُ (نگہبان)

خاصیت:۔ اس کے ذکر کرنے سے مال وعیال محفوظ رہے اور جس کی کوئی چیز گم ہو جائے اس کو پڑھے تو وہ انشاء اللہ تعالیٰ مل جائے اور اگر اسقاطِ حمل کا اندیشہ ہو تو اس کو سات مرتبہ پڑھے تو ساقط نہ ہو اور سفر کے وقت جس بال بچہ کی طرف سے فکر ہو اس کی گردن پر ہاتھ رکھ کر سات مرتبہ پڑھے تو مامون رہے۔

۱۷۔ برائے حفاظت از ہر مصیبت

۱۔ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۟ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۟ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۟ وَاغْفِرْ لَنَا ۟ وَارْحَمْنَا ۟ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ (پارہ ۳ رکوع ۸)

خاصیت:۔ جو شخص یہ سب آیتیں پڑھ کر سو رہے تو انشاء اللہ تعالیٰ چور اور

ہر شے سے محفوظ رہے گا۔

ابوجعفر نحاس نے یہ حدیث نقل کی ہے کہ آیت الکرسی اور سورہ اعراف کی یہ تین آیتیں :-

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِىْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِى الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِهٖ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝ وَلَا تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ (پ ۸ ع ۱۴)

اور وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۝ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ۝ فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ۝ اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ۝ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ۝ اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ نِ الْكَوَاكِبِ ۝ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ۝ لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى -

اور سورہ رحمٰن کی یہ آیتیں سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ۝ (پارہ ۲۷ ع ۱۲)

خاصیت :- یہ سب آیتیں اگر کوئی دن میں پڑھے تو تمام دن اور اگر رات کو پڑھے تو تمام رات شیطان سرکش، جادوگر، ضرر رساں اور حاکم ظالم اور تمام چوروں اور درندوں سے محفوظ رہے گا۔

حروفِ مقطعات جو سورتوں کے شروع میں آتے ہیں وہ یہ ہیں :-

حمعسق

الٓمٓ۔ الٓمٓصٓ۔ الٓرٰ۔ الٓمٓرٰ۔ کٓھٰیٰعٓصٓ۔ طٰہٰ۔ طٰسٓمٓ۔ طٰسٓ۔ یٰسٓ۔ صٓ۔ حٰمٓ۔ حٰمٓ عٓسٓقٓ۔ قٓ۔ نٓ جن میں یہ حروف آئے ہیں الف۔ حا۔ صاد۔ سین۔ کاف۔ عین۔ طا۔ قاف۔ را۔ ھا۔ ن۔ میم۔ یا۔ ان کا لقب اصطلاح میں حروفِ نورانی ہے اور ہر ایک حرف کے ساتھ بعض اسماءِ الٰہیہ کو تعلق ہے۔ مثلاً الف کے ساتھ اللہ۔ احد۔ ح حی۔ ص صمد۔ س سمیع۔ سبوح۔ سلام۔ ک کریم۔ ع علیم۔ عظیم۔ عزیز۔ ط طیب۔ ق قیوم۔ ر رب۔ رحمٰن۔ رحیم۔ ہ ھادی۔ ن نور۔ نافع۔ م مالک یوم الدین۔ مالک الملک۔ محیی۔ ممیت۔ ل لطیف وغیرہ۔

خواص:۔ حروفِ نورانی کو لکھ کر اگر اپنے مال ومتاع یا کھیت یا گھر وغیرہ میں رکھے تو ہر بلا سے محفوظ رہے۔

۴ آیۃُ الکُرسی۔

خواص:۔ جو شخص آیت الکرسی کو ہر نماز کے بعد اور صبح وشام اور گھر میں جانے کے وقت اور رات کو لیٹتے وقت پڑھا کرے تو فقیر سے غنی ہو جائے اور بے گمان رزق ملے۔ چوری سے مامون رہے، رزق بڑھے کبھی فاقہ نہ ہو اور جہاں پڑھے وہاں چور نہ جائے۔

۵ اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّكۡرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ۝ (پ ۱۴)

(ترجمہ) ہم نے قرآن کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ اور نگہبان ہیں۔

خاصیت:۔ چاندی کے ملمع کے پترے پہ اسکو لکھ کر شب جمعہ کو یہ آیت چالیس بار اس پر پڑھے پھر اسکو نگین انگشتری کے نیچے رکھ کر وہ انگشتری پہن لے۔ اس کا مال و جان اور سب حالات حفاظت سے رہیں۔

۶ سورۂ مریم (علیٰ نبینا وعلیہا السلام) (پارہ ۱۶)

خاصیت ۲:- اس کو لکھ کر شیشے کے گلاس میں رکھ کر اپنے گھر میں رکھنے سے خیر و برکت زیادہ ہو اور خوشی کے خواب نظر آئیں اور جو شخص اس کے پاس سوئے وہ بھی اچھے خواب دیکھے۔ اور جو شخص اسے لکھ کر مکان کی دیوار میں لگائے سب آفات سے حفاظت رہے اور جو خوف زدہ پی لے تو خوف جاتا رہے۔

۳ فَإِذَا اسْتَوَيْتَ أَنْتَ وَمَنْ مَّعَكَ عَلَى الْفُلْكِ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي نَجَّانَا مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝ وَقُلْ رَّبِّ أَنْزِلْنِي مُنْزَلًا مُّبَارَكًا وَأَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِينَ ۝ (پارہ ۱۸ ع ۲)

خاصیت ۲:- اس کو پڑھنے سے چور، دشمن اور جن وغیرہ سے حفاظت رہتی ہے۔

۴ سورۃ العصر (پارہ ۳۰)

خاصیت ۱:- مال وغیرہ دفن کرنے کے وقت اس کو پڑھنے سے وہ ہر آفت سے محفوظ رہے گا۔

۱۸- دفینہ کا پتہ لگانا

۱ وَإِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادَّارَأْتُمْ فِيهَا ۖ وَاللَّهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُونَ ۚ فَقُلْنَا اضْرِبُوهُ بِبَعْضِهَا ۚ كَذَٰلِكَ يُحْيِي اللَّهُ الْمَوْتَىٰ وَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ۝ (پ ۱ ع ۹)

خاصیت ۲:- بعض عارفین سے منقول ہے کہ یہ آیتیں اور سورۂ شعرا کاغذ پر لکھ کر ایک سفید مرغ کی گردن میں جس کا تاج شاخ شاخ ہو باندھ کر جس جگہ دفینے کا شبہ ہو وہاں چھوڑ دیا جائے۔ وہ مرغ وہاں جا کر کھڑا ہو جائیگا اور اگلے دن مر جائے گا۔ مگر مجھ کو اس میں شبہ ہے کہ حیوان کا ہلاک کرنا عمل سے ناجائز ہے۔

۲ قُلِ اللَّهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ

وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ط بِيَدِكَ الْخَيْرُ ط اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ○ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِى النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِى الَّيْلِ ز وَتُخْرِجُ الْحَىَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَىِّ ز وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ○ (پ ۳ ع ۱۱)

خاصیت:- جو شخص دفینہ و خزانہ پر مطلع ہونا چاہے تو ان آیتوں کو تانبے کے برتن پر مشک و زعفران سے لکھے پھر آب ہلیلہ زرد و آب طوبہ[1] و آب میوۂ سبز سے اس کے حروف دھو کر سیاہ مرغی کا پتہ یا سیاہ بط کا پتہ اور پانچ مثقال سرمہ اصفہانی لیکر اس پانی میں ملا کر خوب باریک پیسے حتّٰی کہ وہ باریک سرمہ ہو جائے اور رات کے وقت پیسا کرے تاکہ اس پر دھوپ نہ پڑے جب وہ سرمہ بن جائے کانچ کی شیشی میں رکھ لے اور آبنوس کی سلائی سے اس کا استعمال کرے اس طرح کہ اوّل جمعرات کے دن روزہ رکھے جب نصف شب کا وقت ہو ستر مرتبہ درود شریف پڑھے پھر اسی سلائی سے دونوں آنکھوں میں تین تین سلائی اس سرمہ کی لگائے اور داہنی آنکھ میں پہلے لگائے۔ اسی طرح سات جمعرات تک کرے کہ دن میں روزہ رکھے اور رات کو درود شریف اور استغفار پڑھے اور سرمہ لگائے۔ اس شخص کو کچھ اشخاص نظر آئینگے۔ اُنسے جو پوچھنا ہو پوچھ لو وہ سوال کا جواب دینگے۔

۱۹۔ گمشدہ کی تلاش

۱: اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ○ (پارہ ۲ رکوع ۳)

(ترجمہ):- وہ کہتے ہیں کہ ہم تو (مع مال و اولاد حقیقۃً) اللہ تعالیٰ ہی کی ملک ہیں اور ہم سب (دنیا سے) اللہ تعالیٰ کے پاس جانے والے ہیں۔

خاصیت:- اگر یہ آیت پڑھ کر گم ہوئی چیز تلاش کی جائے تو انشاء اللہ تعالیٰ ضرور مل جائے گی۔ ورنہ غیب سے کوئی چیز اس سے عمدہ ملے گی۔

۲: وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ط اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا

---

[1] طوبہ: خشت پختہ۔ بلغت اہل مصر ۱۲۔

يَأْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا ۖ إِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ (پ۲ ع۲)

(ترجمہ) اور ہر شخص (ذی مذہب) کے واسطے ایک قبلہ رہا ہے جس کی طرف وہ (عبادت میں) منہ کرتا رہا ہے سو تم نیک کاموں میں تگ و دو کرو تم خواہ کہیں ہو گے (لیکن) اللہ تعالیٰ تم سب کو حاضر کر دیں گے، بالیقین اللہ تعالیٰ ہر امر پر پوری قدرت رکھتے ہیں۔

خاصیت ۴۔ اس آیت کو کورے کپڑے کے گول کٹے ٹکڑے پر لکھ کر چور یا بھاگے ہوئے آدمی کا نام لکھ کر جس مکان میں چوری ہوئی ہے یا جس مکان سے کوئی بھاگا ہے اس کی دیوار میں میخ سے گاڑ دیا جائے، انشاء اللہ تعالیٰ مال مسروقہ یا گریختہ واپس آجائے گا۔

۲ قُلْ أَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلٰى أَعْقَابِنَا بَعْدَ إِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ كَالَّذِي اسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِيْنُ فِي الْأَرْضِ حَيْرَانَ لَهٗ أَصْحٰبٌ يَدْعُوْنَهٗ إِلَى الْهُدَى ائْتِنَا ۗ قُلْ إِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ۖ وَأُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

(پارہ ۷، رکوع ۱۵)

(ترجمہ) آپ کہہ دیجئے کہ کیا ہم اللہ کے سوا ایسی چیز کی عبادت کریں کہ وہ نہ ہم کو نفع پہنچائے اور نہ وہ ہم کو نقصان پہنچائے اور کیا ہم اُلٹے پھر جائیں بعد اس کے کہ ہم کو خدا تعالیٰ نے ہدایت کر دی ہے جیسے کوئی شخص ہو کہ اس کو شیطانوں نے کہیں جنگل میں بے راہ کر دیا ہو اور وہ بھٹکتا پھرتا ہو اس کے کچھ ساتھی بھی تھے کہ وہ اس کو ٹھیک راستے کی طرف بُلا رہے ہیں کہ ہمارے پاس آ۔ آپ کہہ دیجئے کہ یقینی بات ہے کہ راہِ راست وہ خاص اللہ ہی کی راہ ہے اور ہم کو یہ حکم ہوا ہے کہ ہم پورے مطیع ہو جائیں پروردگارِ عالم کے۔

خاصیت :۔ یہ چور اور گریختہ کے واسطے ہے کسی پرانی مشک کا ٹکڑا یا کدوئے خشک کا پوست لے کر پرکار سے اس پر گول دائرہ بنایا جائے اور دائرہ کے اندر یہ آیت اور دائرہ سے خارج چور یا گریختہ کا نام مع اس کی ماں کے نام کے لکھ کر ایسی جگہ دفن کرے جہاں کوئی نہ چلتا ہو۔ انشاء اللہ تعالیٰ چور و گریختہ حیران و پریشان ہو کر واپس آجائیگا۔

۴ وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً وَّلٰكِنْ كَرِهَ اللّٰهُ انْۢبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ وَقِيْلَ اقْعُدُوْا مَعَ الْقٰعِدِيْنَ ۞ (پ ۱۰ رکوع ۱۳)

(ترجمہ) اور اگر وہ لوگ (غزوہ میں) چلنے کا ارادہ کرتے تو اس کا کچھ سامان تو درست کرتے لیکن (خیر ہوئی) اللہ تعالیٰ نے ان کے جانے کو پسند نہیں کیا اس لئے ان کو توفیق نہیں دی اور (بحکم تکوینی) یوں کہہ دیا گیا کہ اپاہج لوگوں کے ساتھ تم بھی یہاں ہی دھرے رہو۔

خاصیت :۔ یہ آیت سارق و گریختہ کے واسطے ہے۔ کتان کے دُھلے ہوئے کپڑے کے قوارہ[^1] پر شروع ماہ میں یہ آیت لکھی جائے۔ اور گرد اُس کے اُس شخص کا نام مع نام والدہ کے لکھیں اور جس جگہ کوئی نہ دیکھتا ہو جا کر ایک میخ اُس قوارہ کے اوپر ٹھونک دیں اور اس کو مٹی سے چھپا دیں وہ چور یا گریختہ باذنِ الٰہی واپس آجائے گا۔

۵ سورۃ الضحیٰ (پارہ ۳۰)

خاصیت :۔ جس کی کوئی چیز گم ہوگئی ہو یا کوئی شخص بھاگ گیا ہو اس کو سات مرتبہ پڑھنے سے واپس آجائے گا۔

۶ جعفر خالدی کا ایک نگیں دجلہ میں گر گیا انھوں نے یہ دعا پڑھی :۔

اَللّٰهُمَّ يَا جَامِعَ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ اجْمَعْ عَلَيَّ ضَالَّتِيْ۔ ایک۔ وزاوراق

---

[^1]: ۱ؔ گول کٹا ہوا چاند۔ ۱۲

کاغذات دیکھ رہے تھے۔ ان کاغذات میں وہ نگین مل گیا۔

۷ سورۃ والضحیٰ پڑھنے اور اس آیت کو تین بار پڑھے وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى۔

۸ دیگر:۔ یہ آیت روٹی یا کسی خوردنی چیز پر لکھ کر جس پر شبہ ہو چوری کا اس کو کھلا دے۔ چور کھا نہ سکے گا۔ وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا ۖ وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ۝

اور يَتَجَرَّعُهٗ وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ وَيَاْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ۖ وَمِنْ وَّرَآئِهٖ عَذَابٌ غَلِيْظٌ ۝

اور اَلَّا يَسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ۝ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝

اور وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ۖ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝

اور صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ۔

۹ دیگر:۔ جس دروازے سے چوری کا مال یا گریختہ نکلا ہے اس میں کھڑے ہو کر سورۂ والطارق پڑھنے سے انشاء اللہ تعالیٰ واپس آجائے گا یا اس کو خواب وغیرہ میں دیکھ لے گا۔

خاصیت:۔ اس آیت کو ایک روٹی کے ٹکڑے پر لکھ کر جس شخص کو بھاگنے کی علت ہو یا جس عورت کو نافرمانی اور سرکشی کی عادت ہو اس کو کھلا دینے سے وہ عادت جاتی رہتی ہے۔

۱۰ دیگر:۔ اپنے رومال وغیرہ کے کونے پر فاتحہ اور سورۂ اخلاص اور معوذتین اور قل یا ایہا الکافرون۔ ہر سورۃ تین تین بار اور سورۂ طارق ایک بار اور سورۂ والضحیٰ تین بار پڑھ کر اس میں گرہ لگائیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ چور نہ جانے پائے گا۔

۱۱ الرَّقِیْبُ (نگہبان)

خاصیت:۔ اس کے ذکر کرنے سے مال وعیال محفوظ رہے اور جس کی کوئی چیز گم ہو جائے اس کو بہت پڑھے تو وہ انشاء اللہ تعالیٰ مل جائے۔ اور سفر کے وقت

جس بال بچے کی طرف سے فکر ہو اس کی گردن پر ہاتھ رکھ کر سات مرتبہ پڑھے تو وہ مامون رہے۔

۱۸ اَلْجَامِعُ (جمع کرنے والے)

خاصیت :- اس کی مداومت سے اپنے مقاصد واحباب سے مجتمع رہے اور جس کی کوئی چیز گم ہو جائے اس کو پڑھے تو مل جائے۔

۲۰ - واپسی گریختہ

۱۔ فَرَدَدْنٰهُ اِلٰۤى اُمِّهٖ كَیْ تَقَرَّ عَیْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ (پ ۲۰ ع ۴)

(ترجمہ) غرض ہم نے موسیٰ کو ان کی والدہ کے پاس اپنے وعدے کے موافق واپس پہنچا دیا تاکہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور تاکہ (فراق کے) غم میں نہ رہیں اور تاکہ اس بات کو جان لیں کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا (ہوتا) ہے لیکن (افسوس کی بات ہے کہ) اکثر لوگ (اس کا) یقین نہیں رکھتے۔

خاصیت :- اگر کوئی شخص بھاگ گیا ہو تو اس آیت کو لکھ کر چرخے میں باندھ کر ساٹھ مرتبہ ہر روز چالیس دن تک الٹا گھمائیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ برکت اس عمل کے وہ شخص جلد واپس آجائے گا۔

۲۔ اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰى مَعَادٍ ؕ (پ ۲۰ ع ۱۲)

(ترجمہ) :- جس خدا نے آپ پر قرآن (کے احکام پر عمل اور اس کی تبلیغ) کو فرض کیا ہے وہ آپ کو (آپ کے) اصلی وطن (یعنی مکہ) میں پھر پہنچائیگا۔

خاصیت :- دو رکعت نفل پڑھ کر اس آیت کریمہ کو ایک سو انیس مرتبہ چالیس روز تک پڑھے برکت اس کے جو شخص بھاگ گیا ہو واپس آجائیگا۔

۳۔ یٰبُنَیَّ اِنَّهَاۤ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِیْ صَخْرَةٍ اَوْ فِی السَّمٰوٰتِ

اَوْ فِي الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ○ (پارہ ۲۱ رکوع ۱۱)

(ترجمہ) بیٹا اگر کوئی عمل رائی کے دانے کے برابر ہو پھر وہ کسی پتھر کے اندر ہو یا وہ آسمان کے اندر ہو یا وہ زمین کے اندر ہو تب بھی اس کو اللہ تعالیٰ حاضر کردے گا بیشک اللہ تعالےٰ بڑا باریک بیں باخبر ہے۔

خاصیت:۔ برکت اس کے جو شخص بھاگ گیا ہو، واپس آجائے گا موافق ترکیب اوپر کے عمل میں لائیں۔

بیوی و شوہر سے متعلق

۱۔ لڑکی کا نکاح ہونا

شیخ شرف الدین بونی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ جو شخص ہرن کی جھلی پر چودھویں شب کسی ماہ کو بعد نماز عشاء کے گلاب و زعفران سے یہ آیات لکھ کر ایک نلکی میں رکھ کر اس کا منہ نئے چھتے کے موم سے بند کرکے اس کو چمڑے میں سلوا کر اپنے داہنے بازو پر باندھے اس کے قلب میں شجاعت پیدا ہو۔ دشمن کے دل میں اس کی ہیبت پیدا ہو، خلق کی نظر میں مقبول ہو اگر محتاج ہو غنی ہوجائے اور خوف زدہ ہو تو مامون ہوجائے۔ اور اگر جادو یا زندان یا جنون میں مبتلا ہو تو اس سے خلاصی حاصل ہو اگر قرضدار ہو تو اللہ تعالیٰ اس کا قرض ادا کردے۔ اگر کسی فکر میں مبتلا ہو وہ فکر دفع ہوجائے اور اگر مسافر ہو صحیح و سالم اپنے گھر آجائے۔ جو کسی عورت کا نکاح نہ ہوتا ہو تو اس کے پاس رکھنے سے لوگوں کو اس کے نکاح سے رغبت پیدا ہو۔ اگر کسی دوکان میں رکھا جائے تو خوب نفع ہو، اگر بچوں کے باندھا جائے تو تمام آفات سے مامون رہیں اور جس کے پاس رہے وہ شخص جو حاجت اللہ تعالےٰ سے مانگے پوری ہو وہ آیات یہ ہیں:۔

الٓمّٓ ○ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ

بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۞ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۞ (پ ۱ ع ۱)

(ترجمہ) الٓمٓ۔ یہ کتاب ایسی ہے جس میں کوئی شبہ نہیں ہے راہ بتلانے والی ہے خدا سے ڈرنے والوں کو وہ خدا سے ڈرنے والے لوگ ایسے ہیں کہ یقین لاتے ہیں پوشیدہ چیزوں پر اور قائم رکھتے ہیں نماز کو اور جو کچھ دیا ہے ہم نے اُن کو اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ اور وہ لوگ ایسے ہیں کہ یقین رکھتے ہیں اس کتاب پر بھی جو آپ کی طرف اتاری گئی ہے اور ان کتابوں پر بھی جو آپ سے پہلے اتاری جا چکی ہیں اور آخرت پر بھی وہ لوگ یقین رکھتے ہیں۔ بس یہ لوگ ہیں ٹھیک راہ پر جو اُن کے پروردگار کی طرف سے ملی ہے اور یہ لوگ ہیں پورے کامیاب۔

الٓمّٓ ۞ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۞ نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۞ مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ۞

(پارہ ۳ ع ۹)

(ترجمہ) الٓمّٓ۔ اللہ تعالیٰ ایسے ہیں کہ ان کے سوا قابل معبود بنانے کے کوئی نہیں اور وہ زندہ ہیں۔ سب چیزوں کے سنبھالنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے پاس قرآن بھیجا ہے واقعیت کے ساتھ اس کیفیت سے کہ وہ تصدیق کرتا ہے ان کتابوں کی جو اس سے پہلے ہو چکی ہیں۔ اور بھیجا تھا توریت اور انجیل کو اس سے قبل لوگوں کی ہدایت کے واسطے اور اللہ تعالیٰ نے بھیجے معجزات۔

الٓمّٓصٓ ۞ كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِيْ صَدْرِكَ حَرَجٌ مِّنْهُ لِتُنْذِرَ بِهٖ وَذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۞ (پ ۸ ع ۸)

(ترجمہ) الٓمّٓصٓ۔ یہ ایک کتاب ہے جو آپ کے پاس اس لئے بھیجی گئی ہے کہ آپ اس کے ذریعہ سے ڈرائیں، پس آپ کے دل میں اس سے بالکل تنگی نہ ہونا چاہیے اور نصیحت ہے ایمان والوں کے لئے۔

الٓمّٓرٰ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ ۞ وَالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ وَلٰكِنَّ

أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ (پ ۱۳ ع ۷)

(ترجمہ) المٓرٰ - یہ آیتیں ہیں ایک بڑی کتاب کی اور جو کچھ آپ پر آپ کے رب کی طرف سے نازل کیا جاتا ہے یہ بالکل سچ ہے اور لیکن بہت سے آدمی ایمان نہیں لاتے۔

كٓهٰيٰعٓصٓ ۝ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهُ زَكَرِيَّا ۝ (پ ۱۶ ع ۱۰)

(ترجمہ) کٓھٰیٰعٓصٓ۔ یہ تذکرہ ہے آپ کے پروردگار کے مہربانی فرمانے کا اپنے بندے زکریا پر۔

طٰهٰ ۝ مَا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْقٰى ۝ (پ ۱۶ ع ۱۰)

(ترجمہ) طٰہٰ ۝ ہم نے آپ پر قرآن مجید اس لئے نہیں اتارا کہ آپ تکلیف اٹھائیں۔

طٰسٓمٓ ۝ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ ۝ (پ ۹ ع ۵)

(ترجمہ) طٰسٓمٓ ۝ یہ کتاب واضح (یعنی قرآن) کی آیتیں ہیں۔

طٰسٓ ۝ تِلْكَ آيَاتُ الْقُرْآنِ وَكِتَابٍ مُّبِينٍ (پ ۱۹ ع ۱۶)

(ترجمہ) طٰسٓ۔ یہ آیتیں ہیں قرآن کی اور ایک واضح کتاب کی۔

يٰسٓ ۝ وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ ۝ (پ ۲۲ ع ۱۸)

(ترجمہ) یٰسٓ قسم ہے قرآن باحکمت کی۔

صٓ ۝ وَالْقُرْآنِ ذِي الذِّكْرِ ۝ بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ ۝

(پارہ ۲۳ ع ۱۰)

(ترجمہ) صٓ۔ قسم ہے قرآن کی جو نصیحت سے پُر ہے بلکہ خود یہ کفار (ہی) تعصب اور مخالفت میں ہیں۔

حٰمٓ ۝ تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ۝ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ

۱۱ (ترجمہ) (حضرت زکریا نے عرض کیا) اے میرے رب عنایت کیجئے مجھ کو خاص اپنے پاس سے کوئی اچھی اولاد بے شک آپ دعا کے سننے والے ہیں۔

خاصیت:۔ جس کو اولاد سے مایوسی ہو گئی ہو، اس آیت کو پڑھا کرے، خداوند کریم اس آیت کی برکت سے فرزند صالح عطا فرمائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

۱۲ رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَّأَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ۝ (پارہ ۱۷، رکوع ۶)

(ترجمہ) اے میرے پروردگار مجھ کو لاوارث مت رکھیو (یعنی مجھ کو فرزند دیجئے کہ میرا وارث ہو) اور سب وارثوں سے بہتر آپ ہی ہیں۔

خاصیت:۔ جس کو اولاد سے مایوسی ہو، ہر نماز کے بعد تین مرتبہ پڑھا کرے انشاء اللہ تعالیٰ صاحبِ اولاد ہو جائے گا۔ یہ دعا حضرت زکریا علیہ السلام کی ہے۔

۱۳ وَالسَّمَآءَ بَنَيْنٰهَا بِأَيْدٍ وَّإِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ۝ وَالْأَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ ۝ (پ ۲۷ ع ۲)

(ترجمہ):۔ اور ہم نے آسمانوں کو (اپنی) قدرت سے بنایا اور ہم وسیع القدرۃ ہیں اور ہم نے زمین کو فرش بنایا سو ہم (کیسے) اچھے بچھانے والے ہیں)۔

خاصیت:۔ جس کو اولاد سے مایوسی ہو تو وہ دو انڈے روز جوش کر کے اور پوست دور کر کے ایک پر وَالسَّمَآءَ بَنَيْنٰهَا بِأَيْدٍ وَّإِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ۝ اور دوسرے پر وَالْأَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ ۝ لکھے، پہلا بیضہ مرد اور دوسرا بیضہ عورت کھائے۔ اسی طرح چالیس روز تک یہ ترکیب کرے اور اس درمیان میں قربت بھی کرتا جائے، انشاء اللہ تعالیٰ استقرار حمل ہوگا۔

۱۴ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ إِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۝ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۝ وَّيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ أَنْهٰرًا ۝ (پ ۲۹ ع ۹)

(ترجمہ) اور میں نے کہا کہ تم اپنے پروردگار سے گناہ بخشواؤ، بے شک وہ بڑا

بخشنے والا ہے۔ کثرت سے تم پر بارش بھیجے گا اور تمہارے مال اور اولاد میں ترقی دیگا اور تمہارے لئے باغ لگادے گا اور تمہارے لئے نہریں بہادے گا۔

خاصیت ۱:- چند شخص حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آئے کسی نے پانی نہ برسنے کی شکایت کی اور کسی نے اولاد نہ ہونے کی شکایت کی اور کسی نے دوسری حاجت کے لئے کہا۔ آپ نے سب کے جواب میں فرمایا کہ استغفار کیا کرو۔ ایک شخص نے پوچھا کہ یا حضرت اس کی کیا وجہ کہ آپ نے سب کو استغفار ہی کے لئے فرمایا ہے۔ آپ نے جواب میں ان ہی آیتوں کو پڑھا اور فرمایا کہ دیکھو! اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں اسی کو ارشاد فرمایا ہے۔

۵۔ بانجھ پن ختم ہونا

۱۔ وَاِنِّیْ خِفْتُ الْمَوَالِیَ مِنْ وَّرَآءِیْ وَکَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا فَهَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِیًّا ○ یَّرِثُنِیْ وَیَرِثُ مِنْ اٰلِ یَعْقُوْبَ ق وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِیًّا ○ یٰزَكَرِیَّاۤ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ نِ اسْمُهٗ یَحْیٰی لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِیًّا ○ قَالَ رَبِّ اَنّٰی یَكُوْنُ لِیْ غُلٰمٌ وَّكَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا وَّقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِیًّا ○ قَالَ كَذٰلِكَ ج قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَیَّ هَیِّنٌ وَّقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَیْئًا ○ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّیْۤ اٰیَةً قَالَ اٰیَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَیَالٍ سَوِیًّا ○ فَخَرَجَ عَلٰی قَوْمِهٖ مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰۤی اِلَیْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّعَشِیًّا ○ یٰیَحْیٰی خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ط وَاٰتَیْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِیًّا ○ وَّحَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَزَكٰوةً ط وَكَانَ تَقِیًّا ○ وَّبَرًّا بِوَالِدَیْهِ وَلَمْ یَكُنْ جَبَّارًا عَصِیًّا ○ وَسَلٰمٌ عَلَیْهِ یَوْمَ وُلِدَ وَیَوْمَ یَمُوْتُ وَیَوْمَ یُبْعَثُ حَیًّا ○ (پارہ ۱۶ رکوع ۴)

خاصیت ۱:- جس عورت کو حمل نہ رہتا ہو دونوں میاں بیوی جمعہ کے دن روزہ رکھیں اور شکر اور بادام اور روٹی سے افطار کریں اور پانی بالکل نہ پئیں اور یہ آیتیں شیشے

کے جام پر شہد سے جس کو آگ نہ پہنچی ہو لکھ کر آبِ شیریں پاک سے دھو کر سفید نخود دو سو چالیس دانے پر یہ آیتیں پڑھ کر اس پانی کو ہنڈیا میں ڈال کر وہ نخود اس میں ڈال دیں اور خوب تیز آنچ کر دیں، پھر عشا کی نماز پڑھ کر سورۂ مریم پڑھے جب نخود خوب پک جائیں پانی سے نکال لیں اور اس میں تھوڑا آبِ انگور اضافہ کر کے آدھا آدھا دونوں میاں بیوی پئیں اور تھوڑی دیر سو رہیں۔ پھر اٹھ کر مباشرت کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اسی روز حمل رہ جائے گا اور اگر تین شب تک غذا کھانے سے پہلے اسی طرح کریں تو اولاد بہت اچھی ہو۔

۲۔ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ۚ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۞ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ۗ ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ۗ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ۞ (پارہ ۱۸ رکوع ۱)

خاصیت ۱۔ عورت کے حاملہ ہونے کے واسطے یہ تین آیتیں ریحان اترجی کے سات پتوں پر لکھ کر عورت ان کو ایک ایک بنا کر کے نگل جائے اور ہر پتے پر زرد رنگ کی گائے کا دودھ ایک گھونٹ پی جائے انشاء اللہ تعالیٰ اس کو حمل قرار پائے۔

۳۔ جس روز عورت حیض سے پاک ہو کر غسل کرے ایک بکری کا بچہ فربہ ذبح کر کے ایک دیگچہ میں تھوڑے پانی میں یخنی کے طور پر پکایا جائے اور وہ پانی عورت کو پلا دیا جائے۔ اور ایک برتن میں سورۂ فاتحہ، درود شریف اور ابجد سے ضظغ تک لکھ کر اور دوسرے برتن میں قَالَ اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ ۖ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا ۞ قَالَتْ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ وَّلَمْ اَكُ بَغِيًّا ۞ قَالَ كَذٰلِكِ ۚ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ ۚ وَلِنَجْعَلَهٗٓ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا ۚ وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا ۞ فَحَمَلَتْهُ بِعَوْنِ اللّٰهِ فَحَمَلَتْهُ بِلُطْفِ اللّٰهِ فَحَمَلَتْهُ بِلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۔ فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا ۞ اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْئًا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۞ لکھ کر پانی میں حل کر کے وقت قربت شوہر پی لے انشاء اللہ تعالیٰ حمل رہ جائے گا۔

۴ برائے عقیمہ:- بانجھ عورت کے واسطے ہرن کی جھلی پر گلاب اور زعفران سے یہ آیت لکھے وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا ؕ پھر اس تعویذ کو گردن میں باندھے۔

۵ برائے عقیمہ:- چالیس لونگوں پر سات بار اس آیت کو پڑھے:-
اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ؕ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ؕ اِذَاۤ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا ؕ وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ؕ اور ایک لونگ کو ہر دن کھائے اور شروع کرے حیض کے غسل ہونے سے اور ان دنوں میں اس کا زوج اس سے صحبت کرتا رہے۔

فائدہ:- مولانا نے فرمایا اور شرط اس عمل کی یہ بھی ہے کہ لونگ سمت کو کھائے اور اس پر پانی نہ پیئے۔

۱۲ اَلْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ (بنانیوالے۔ صورت بنانے والے)

خاصیت:- بکثرت ذکر کرنے سے صنائع عجیبہ کا ایجاد آسان ہو۔ اگر بانجھ عورت سات روز تک روزہ رکھے اور پانی سے افطار کرے اور بعد افطار کے اکیس بار پڑھے، تو انشاء اللہ تعالیٰ حمل قرار پائے اور اولاد ہو۔

۶۔ حفاظت حمل

۱ اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ؕ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ (پارہ ۱۳: رکوع ۸)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ کو سب خبر رہتی ہے جو کچھ کسی عورت کو حمل رہتا ہے (لڑکا یا لڑکی) اور جو کچھ رحم میں کمی بیشی ہوتی ہے۔ اور ہر شئے اللہ کے نزدیک ایک خاص انداز سے ہے۔

خاصیت:- اگر حمل گر جانے کا خوف ہو یا حمل نہ ٹھہرتا ہو تو یہ آیت اور اوپر والی

آیت ان دونوں کو لکھ کر عورت کے رحم پر باندھے انشاء اللہ تعالیٰ حمل محفوظ رہے گا اور اگر نہ ٹھہرتا ہوگا تو قرار پائیگا۔

۲۔ یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ ۝ (پ ۱۷، ۸)

(ترجمہ) اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو (کیونکہ) یقیناً قیامت (کے دن) کا زلزلہ بڑی بھاری چیز ہوگی۔

خاصیت:۔ حفظ حمل کے لئے مفید ہے۔ ہر نماز کے بعد تین مرتبہ پڑھا کرے۔

۳۔ اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝ فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ اِنِّیْ وَضَعْتُهَآ اُنْثٰی ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ ؕ وَلَیْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰی ۚ وَاِنِّیْ سَمَّیْتُهَا مَرْیَمَ وَاِنِّیْ اُعِیْذُهَا بِكَ وَذُرِّیَّتَهَا مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝ فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّاَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا ۙ وَّكَفَّلَهَا زَكَرِیَّا ؕ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَیْهَا زَكَرِیَّا الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ یٰمَرْیَمُ اَنّٰی لَكِ هٰذَا ؕ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ۝ (پارہ ۳ رکوع ۱۲)

خاصیت:۔ یہ آیت حفاظتِ حمل اور بچوں کو آفات و تغیرات اور دیگر عیوب اور نظر بد سے محفوظ رکھنے کے لئے ہے۔ ان آیتوں کو گلاب اور زعفران سے ہرن کی جھلی پر لکھ کر حاملہ عورت کی داہنی کوکھ پر باندھ دیں وضع حمل تک بندھا رہے۔ انشاء اللہ تمام آفات سے مامون رہے گی۔

۴۔ وَالَّتِیْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِیْهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَجَعَلْنٰهَا وَابْنَهَآ اٰیَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝ اِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖ وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ ۝ وَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَیْنَهُمْ ؕ كُلٌّ اِلَیْنَا رٰجِعُوْنَ ۝ (پارہ ۱۷ رکوع ۶)

خاصیت:۔ حفاظتِ حمل اور بچہ صحیح و سالم پیدا ہونے کے لئے یہ آیتیں لکھ کر

شروع حمل میں چالیس روز تک حاملہ عورت کے باندھ دیں پھر کھول کر نویں مہینے پھر باندھیں۔
پھر بعد پیدائش تعویذ کھول کر بچہ کے باندھ دیں۔

۵ سورۃ الحجرات (پارہ ۲۶)

خاصیت :- کاغذ پر لکھ کر دیواروں پر چسپاں کر دے تو آسیب نہ آئے۔ لکھ کر پلانے سے دودھ بڑھے اور حمل محفوظ رہے۔

۶ سورۃ الحاقہ (پ ۲۹)

خاصیت :- حاملہ کے باندھنے سے بچہ ہر آفت سے محفوظ رہے۔ اگر بچہ ہونیکے وقت اس کا پڑھا ہوا پانی منہ میں لگائیں تو اس کو ذکاوت حاصل ہو۔ اور ہر مرض اور ہر آفت سے جس میں بچے مبتلا ہو جاتے ہیں محفوظ رہے اور اگر روغن زیتون پر پڑھ کر بچے کو مل دیں تو بہت فائدہ بخشے اور سب حشرات اور موذی جانوروں سے محفوظ رہے اور یہ تیل تمام جسمانی دردوں کو نافع ہے۔

۷ برائے حفاظت اسقاطِ حمل یا بارِ درخت۔

یہ لکھ کر باندھ دیا جائے :- إِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۚ وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ ۚ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ۞ وَلَهٗ مَا سَكَنَ فِي الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۞ وَلَبِثُوْا فِيْ كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِيْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا ۞ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ۞

۸ ایضاً۔ کسی برتن پر لکھ کر پلایا جائے :- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞ اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ۖ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ۞ وَلَقَدْ اٰتَيْنَآ اِبْرٰهِيْمَ رُشْدَهٗ مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا بِهٖ عٰلِمِيْنَ ۞ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ نَافِلَةً ۖ وَكُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ ۞ وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۞ وَزَكَرِيَّآ

إِذْ نَادٰى رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّأَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِيْنَ ۝ وَالَّتِيْٓ أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَجَعَلْنٰهَا وَابْنَهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝

۵ۓ اَلْمُبْدِئُ (پیدا کرنے والے)

خاصیت :- حاملہ کے بطن پر آخر شب میں پڑھے تو حمل محفوظ رہے اور ساقط نہ ہو۔

۷ - ولادت میں آسانی

۱ۓ إِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ۝ وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝ وَإِذَا الْأَرْضُ مُدَّتْ ۝ وَأَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ ۝ (پ ۳۰ ع ۹)

(ترجمہ) جب آسمان پھٹ جائیگا اور اپنے رب کا حکم سُن لے گا اور وہ (آسمان) اسی لائق ہے اور جب زمین کھینچ کر بڑھادی جائیگی، اور وہ (زمین) اپنے اندر کی چیزوں کو (یعنی مردوں کو) باہر اُگل دیگی اور خالی ہو جائے گی۔

خاصیت :- ان آیتوں کو لکھ کر ولادت کی آسانی کے لئے بائیں ران میں باندھ دے انشاء اللہ تعالیٰ بہت آسانی سے ولادت ہوگی مگر بعد ولادت کے تعویذ کو فوراً کھول دینا چاہئے۔ اور اسی عورت کے سر کے بال کی دھونی مقام خاص پر دینا مفید ولادت ہے۔

۲ۓ قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ أَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْأَمْرَ ۝ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ ۝ فَقُلْ أَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ (پارہ ۱۱ رکوع ۹)

خاصیت :- یہ آیت تسہیل ولادت اور درد گوش اور آسانی رزق کے لئے کدوئے شیریں کے پوست پر سیاہی سے لکھ کر دردِ زہ والی عورت کے داہنے بازو پر باندھ دینے سے ولادت میں سہولت ہوتی ہے اور قلعی دار تانبے کی طشتری پر عرق گندنا سے لکھ کر صاف شہد سے دھو کر آگ پر پکا کر جس کے کان میں درد ہو تین قطرے چھوڑ دے انشاء اللہ تعالیٰ نفع ہو اور جو کاغذ پر لکھ کر نیلے کپڑے میں تعویذ بنا کر داہنے بازو پر باندھے، اسباب روزی

کے اُس کے لئے آسان ہوں۔

۳۔ اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ (پ ۱۷ ع ۳)

خاصیت:۔ جو عورت دردِ زہ میں مبتلا ہو اس کے شکم پاکمر پر اس کو دم کر دے یا لکھ کر باندھ دے تو ولادت بآسانی ہو۔

۴۔ **برائے دردِ زہ** ۔ (دفع درد)

جس عورت کو درد زہ یعنی لڑکا پیدا ہونے کا درد تکلیف دے تو پرچہ کاغذ میں یہ آیت لکھے :۔ وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ اَهْيًا اَشَرَ اَهْيًا اور پرچے کو کپڑے میں لپیٹے اور اس کی بائیں ران میں باندھے تو وہ جلدی جنے گی۔

۵۔ اگر اوّل سورۂ اِنْشِقَاق سے حُقَّتْ تک شیرینی پر پڑھے اور حاملہ کو کھلائے تو بھی جلدی بچہ جنے۔

۸۔ دودھ بڑھنا

سُوْرَۃُ الْحِجْر (پ ۱۴) **خاصیت:**۔ جو شخص اس کو زعفران سے لکھکر کسی عورت کو پلائے اس کا دودھ بڑھ جائے۔ سورۂ یٰسین کو لکھ کر پلانے سے دودھ پلانے والی عورت کا دودھ بڑھ جائے۔

۲۔ سورۃ الحجرات (پارہ ۲۶) **خاصیت:**۔ کاغذ پر لکھ کر دیوار پر چسپاں کر دے تو آسیب نہ آئے۔ لکھ کر پلانے سے دودھ بڑھے اور حمل محفوظ رہیگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

۹۔ دودھ چھڑانا

۱۔ سورۃ البروج (پارہ ۳۰)

خاصیت:۔ جس کا دودھ چھڑانا منظور ہو، اُس کے باندھ دے۔ وہ بآسانی دودھ چھوڑ دے۔

۱۰۔ اولادِ نرینہ کا نیک بخت ہونا۔

۱۔ سورۃ الاعلیٰ (پارہ ۳۰)

خاصیت:۔ شروع مہینے حمل میں اگر عورت کی داہنی پسلی پر یہ سورت لکھیں تو انشاء اللہ تعالیٰ اولاد نرینہ پیدا ہو۔

۲۔ برائے زنے کہ فرزند نرینہ نزاید۔

جو عورت سوائے لڑکی کے لڑکا نہ جنتی ہو تو حمل پر تین مہینے گذرنے سے پہلے ہرن کی جھلی پر زعفران اور گلاب سے اس آیت کو لکھے:۔ اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ۔ اور اس آیت کو لکھے۔ يٰزَكَرِيَّا اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ نِ اسْمُهٗ يَحْيٰى لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا۔ پھر یہ لکھے بِحَقِّ مَرْيَمَ وَعِيْسٰى اِبْنًا صَالِحًا طَوِيْلَ الْعُمْرِ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ پھر اس تعویذ کو حاملہ باندھے رہے۔

۳۔ برائے فرزند نرینہ۔ اور یہ بھی اسی شخص معتمد نے مجھ کو خبر دی ہے کہ جو عورت سوائے لڑکی کے لڑکا نہ جنتی ہو اس کے پیٹ پر گول لکیر کھینچے اور ستر بار انگلی پھیرنے کے ساتھ یَا مَتِیْنُ کہے۔

۴۔ برائے تولد فرزند نیک

سورۂ یوسف تمام لکھ کر حاملہ کے تعویذ باندھ دے، فرزند نرینہ نیک و دیندار پیدا ہو۔

۵۔ اَلْمُتَكَبِّرُ۔ (تکبر کرنے والے)

خاصیت:۔ بکثرت ذکر کرنے سے بزرگی میں برکت ہو اور شب زفاف میں بیوی کے پاس جاکر قبل مباشرت دس بار ذکر کرے تو اولاد نرینہ نیک بخت پیدا ہو۔

۶۔ سورۃ الفجر (پارہ ۳۰)

خاصیت:۔ وسط شب میں پڑھ کر جماع کرنے سے اولاد نیک بخت پیدا ہو۔

۷۔ اَلْبَرُّ۔ (نیک کار)

خاصیت:۔ اگر سات مرتبہ پڑھ کر بچہ پر دم کیا کرے تو نیک بخت اٹھے۔

۱۱۔ حفاظتِ اطفال

۱۔ اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ سے بِغَیْرِ حِسَابٍ تک (پ ۳ ع ۱۲)

خاصیت:۔ اگر مشک و زعفران سے لکھ کرتا نبے یا لوہے کی نلکی میں رکھ کر بچے کے گلے میں لٹکا دیا جائے تو رونے اور ڈرنے اور بدخوابی سے حفاظت رہے اور ماں کے تھوڑے دودھ سے آسودہ ہو جائے اور اگر دودھ کم ہو تو بڑھ جائے اور بچے کی نشو و نما خوب ہو۔

۲۔ سورۃ جاثیہ (پارہ ۲۵)

خاصیت:۔ پیدائش بچہ کے وقت اس کو لکھ کر باندھنے سے تمام آسیب و موذی جانوروں سے محفوظ رہے گا۔

۳۔ اِنِّیْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ تا عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ حَفِیْظٌ (پارہ ۱۲ رکوع ۵)

خاصیت:۔ تعویذ بنا کر بچے کے گلے میں ڈالنے سے جس قدر امراض بچوں کو لاحق ہوتے ہیں سب سے حفاظت رہتی ہے۔

۴۔ سورۃ ابراھیم علی نبینا وعلیہ السلام (پ ۱۳)

خاصیت:۔ سفید حریر کے ٹکڑے پر اس کو باوضو لکھ کر لڑکے کے گلے میں باندھ دے تو رونا، ڈرنا اور نظر بد سب دفع ہو جائے اور دودھ چھوڑنا آسان ہو۔

۵۔ سورۃ البلد (پ ۳۰)

خاصیت:۔ ولادت کے وقت لکھ کر بچے کے باندھ دینے سے سب موذی جانور اور بھیش سے محفوظ رہے۔

۱۲۔ نشو و نمائے اطفال

۱۔ اَلَّذِیْٓ اَحْسَنَ كُلَّ شَیْءٍ خَلَقَهٗ وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِیْنٍ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِیْنٍ ثُمَّ سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَجَعَلَ لَكُمُ

السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَةَ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ٥ (پ ۲۰-۱۴۶)

خاصیت :۔ جب بچے کو پیدا ہوئے ستر دن گزر جائیں اس کو شیشہ کے برتن میں لکھ کر آبِ باراں سے دھو کر دو حصے کرے۔ ایک حصہ اُس بچہ کے کھانے کی چیز میں ملائے اور ایک حصہ بوتل میں رکھ چھوڑے اور سات روز تک اس میں سے بچہ کو پلائے اور اس کے منہ کو ملے، انشاء اللہ تعالیٰ خوب نشو و نما ہو۔

۱۳۔ قدرتِ جماع

عمل برائے قدرتِ جماع :۔ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے ذکر کیا گیا کہ فلاں شخص نے نکاح کیا مگر عورت پر قادر نہیں ہوا۔ آپ نے دو انڈے جوش دیئے ہوئے منگائے اور چھلکا اتار کر ایک پر یہ آیت لکھی :۔ وَالسَّمَآءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ٥ اور مرد کو کھانے کے لئے دیدیا اور دوسرے پر یہ آیت لکھی :۔

وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ ٥ اور وہ عورت کو کھانے کے لئے دے دیا اور کہا کہ اب مطلب حاصل کرو، چنانچہ وہ کامیاب ہوا۔

۱۴۔ لڑکے کا زندہ نہ رہنا

عمل برائے زندہ ماندن فرزند شی نہ زیند[1]۔ اور اُس شخص نے جس پر اعتماد ہے خبر دی ہے کہ جس عورت کا لڑکا زندہ نہ رہتا ہو تو اجوائن اور کالی مرچ لے، دونوں چیزوں پر دو شنبہ کی دوپہر کو چالیس بار سورۂ والشمس پڑھے اور ہر بار درود شریف پڑھ کر شروع کرے اور اسی پر ختم کرے اس کو ہر روز عورت کھایا کرے حمل کے دن سے لڑکے کے دودھ چھڑانے تک۔

۱۵۔ امر پوشیدہ کا دریافت کرنا۔

آیت اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى ۔۔۔ اَلْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ ٥ (پ ۱۳ ع ۵)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ کو سب خبر رہتی ہے جو کچھ کسی عورت کو حمل رہتا ہے

[1] اس عورت کے لئے جس کا لڑکا نہ زندہ رہے ۱۲۔

(لڑکا یا لڑکی) اور جو کچھ رحم میں کمی بیشی ہوتی ہے اور ہر چیز اللہ کے نزدیک ایک خاص اندازہ سے ہے۔ وہ تمام پوشیدہ اور ظاہر چیزوں کا جاننے والا ہے، سب سے بڑا عالیشان ہے۔

خاصیت:۔ جو شخص کسی پوشیدہ امر کو دریافت کرنا چاہے۔ مثلاً حاملہ کے شکم میں کیا ہے یا دفینہ کہاں ہے یا کوئی چیز دفن کر کے بھول گیا اس کا موقع دریافت کرنا ہے یا غائب کب تک آئے گا۔ یا مریض کب تک اچھا ہو جائیگا تو وضو کر کے عطر لگائے اور دوشنبہ کے روز روزہ رکھے اور شب کو باوضو سوئے اور منگل کے روز قبل طلوع آفتاب ان آیتوں کو ایک سبز کپڑے پر زعفران اور گلاب خالص سے لکھے پھر اس کپڑے کو عود و عنبر سے دھونی دے کر اس کو ایک ڈبے کے اندر بند کر دے، اس طرح کہ نہ کوئی آدمی اس کو دیکھے اور نہ چاند سورج کا سامنا ہو، جب بدھ کی رات ہو تو عشاء کی نماز پڑھ کر اس ڈبے کو ہاتھ میں لے کر یوں کہے:۔ یَا عَالِمَ الْخَفِیَّاتِ فِی الْاُمُوْرِ یَا مَنْ هُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اِطَّلِعْنِیْ عَلٰی کُلِّ مَا اُرِیْدُ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ پھر ذکر اللہ کرتا ہوا سو جائے۔ خواب میں کوئی امرِ مقصود بتلا جائے گا، اگر اس شب کو نظر نہ آئے تو جمعرات کو روزہ رکھ کر شبِ جمعہ میں اسی طرح کرے انشاء اللہ تعالیٰ ضرور کوئی نہ کوئی خواب میں اس کو خبر دے گا۔

رزق و ادائیگی قرض

۱۔ قرض کا ادا ہونا

۱ قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِیَدِكَ الْخَیْرُ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ (پ ۳ ع ۱۱)

(ترجمہ): (اے محمد) آپ یوں کہیے کہ اے اللہ مالک تمام ملک کے آپ ملک جس کو چاہیں دیدیتے ہیں اور جس سے چاہیں آپ ملک لے لیتے ہیں اور جس کو چاہیں باعزت کر دیتے

ہیں اور جس کو آپ چاہیں ذلیل کر دیتے ہیں۔ آپ ہی کے اختیار میں سب بھلائی ہے۔ بلاشبہ آپ ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والے ہیں۔

خاصیت:۔ ادائے قرض کے لئے سات بار صبح و شام پڑھ لیا کرے تو انشاء اللہ تعالیٰ قرض ادا ہو جائے گا۔

۳ ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَآئِفَةً مِّنْكُمْ وَطَآئِفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ط يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ ط قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ط يُخْفُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ ط يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ط قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ ج وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ط وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ٥ (پ ۴-ع ۶)

(ترجمہ) پھر اللہ تعالیٰ نے اس غم کے بعد تم پر چین بھیجی یعنی اونگھ کہ تم میں سے ایک جماعت پر تو اس کا غلبہ ہو رہا تھا اور ایک جماعت وہ تھی کہ ان کو اپنی جان ہی کی فکر پڑ رہی تھی، وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ خلاف واقع خیالات کر رہے تھے جو کہ محض حماقت کا خیال تھا، وہ یوں کہہ رہے تھے کہ ہمارا کچھ اختیار چلتا ہے (یعنی کچھ نہیں چلتا) آپ فرما دیجئے کہ اختیار تو سب اللہ ہی کا ہے۔ وہ لوگ اپنے دلوں میں ایسی بات پوشیدہ رکھتے ہیں جسکو آپؐ کے سامنے (صراحۃً) ظاہر نہیں کرتے کہتے ہیں کہ اگر ہمارا کچھ اختیار چلتا (یعنی ہماری رائے پر عمل ہوتا) تو ہم (میں جو مقتول ہوئے وہ) یہاں مقتول نہ ہوتے۔ آپ فرما دیجئے کہ اگر تم لوگ اپنے گھروں میں بھی رہتے تب بھی جن لوگوں کے لئے قتل مقدر ہو چکا تھا وہ لوگ ان مقامات کی طرف نکل پڑتے جہاں وہ (قتل ہو ہو کر) گرے ہیں اور جو کچھ ہوا اس لئے ہوا تاکہ اللہ تعالیٰ تمہارے باطن کی بات (یعنی ایمان) کی آزمائش کرے اور تاکہ تمہارے دلوں کی بات کو صاف کر دے اور اللہ تعالیٰ باطن کی سب باتوں کو خوب جانتے ہیں اور بے شک ہم نے تم کو زمین

پر رہنے کی جگہ دی۔ اور ہم نے تمہارے لئے اس میں سامان زندگی پیدا کیا۔ تم لوگ بہت ہی کم شکر کرتے ہو۔

خاصیت:۔ کشائش رزق کے لئے ان آیتوں کو ابتدائی مہینہ کے جمعہ سے چالیس جمعہ تک بعد مغرب کے گیارہ بار پڑھے اور اس دوسری آیت یعنی وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِي الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ (پ ۸ ع ۹) کو ہر جمعہ کے بعد کاغذ پر لکھ کر کنویں میں ڈالتا جائے۔ امید قوی ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس عمل سے غنی و توانگر ہو جائیگا۔ اگر قرضہ ہو تو ادا ہو جائے گا۔

۳۔ سورۂ کہف (پارہ ۱۵)

خاصیت:۔ اس کو لکھ کر ایک بوتل میں رکھ کر گھر میں رکھنے سے محتاجی اور قرضے سے بے خوف رہے اور اس کے گھر والوں کو کوئی آزار نہ دے سکے۔ اور جو اناج کی کوٹھی میں رکھ دے سب خطروں سے محفوظ رہے۔

۴۔ سورۃ التحریم (پ ۲۸)

خاصیت:۔ مریض پر دم کرنے سے درد کو سکون اور مرگی والے کو افاقہ ہو اور جس کو نیند نہ آتی ہو نیند آجائے اور مدتوں کا قرض ادا ہو۔

۲۔ برکت ہونا

۱۔ اور جو شخص سورۂ الحجر کو جیب میں رکھے اس کی کمائی میں برکت ہو اور معاملات میں کوئی شخص اس کی مرضی سے عدول اور خلاف نہ کرے۔

۳۔ وسعتِ عیش

۱۔ برائے وسعتِ عیش:۔ سورۂ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ اور سورۂ قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور سورۂ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ گیارہ گیارہ بار پاک پانی پر دم کرکے نئے کپڑے پر چھڑک دے تو اس کے استعمال تک عیش میں رہے۔

۲۔ مَالِكَ الْمُلْكِ (ملک بادشاہت)

خاصیت:۔ اس پر مداومت کرے تو مال و توانگری حاصل ہو۔

۳۔ اَلْمُغْنِیُ (تونگر کرنے والا)

خاصیت:۔ ہزار بار پڑھے تو توانگری حاصل ہو۔

۴۔ برائے دفع بھوک پیاس

۱۔ سورۂ اخلاص (پارہ ۳۰)

خاصیت:۔ جو شخص ہمیشہ اس کو پڑھا کرے ہر قسم کی خیر حاصل ہو اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رہے اور جو بھوک میں پڑھے تو سیر ہو جائے اور جو پیاس میں پڑھے سیراب ہو جائے۔

دیگر:۔ اور اگر خرگوش کی جھلی پر لکھ کر اپنے پاس رکھے، کوئی انسان اور جن اور موذی جانور اس کے پاس نہ آئے۔

۲۔ پوری سورۂ واقعہ (پ ۲۷ رکوع ۱۱)

خاصیت:۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص اس سورت کو رات کے وقت ایک مرتبہ پڑھ لیا کرے وہ کبھی بھوکا نہ رہے گا۔

۳۔ وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَؕ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًاؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْؕ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝ (پ ۱ ع ۷)

(ترجمہ) اور جب (حضرت موسیٰؑ نے پانی کی دعا مانگی اپنی قوم کے واسطے اس پر ہم نے حکم دیا کہ اپنے اس عصا کو فلاں پتھر پر مارو پس فوراً اس سے پھوٹ نکلے بارہ چشمے۔ معلوم کر لیا ہر ہر شخص نے اپنے پانی پینے کا موقع کھاؤ اور پیو اللہ تعالیٰ کے رزق سے اور حد سے مت نکلو فساد کرتے ہوئے زمین میں۔

خاصیت :- جس کو سفر میں پانی میسر نہ ہو یا ایسے مرض میں مبتلا ہو جس میں پانی کثرت سے پئے اور پیاس نہ بجھے تو ان آیتوں کو مٹی کے کسی چکنے برتن میں جو تیل یا گھی سے چکنا ہو گیا ہو یا کانچ یا پتھر کے برتن پر لکھ کر باران ربیع کے پانی سے دھو کر ایک شیشی میں بھر کر تین روز رہنے دے۔ پھر اس میں سرخ بکری کا دودھ ملا کر آنچ پر اس کو گاڑھا کرے۔ پیاس میں صبح کے وقت دو درہم۔ اور مبتلائے مرض سوتے وقت اسی قدر پیا کرے۔

۴ وَلَهُ مَا سَكَنَ فِي الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ (پ ۷، ع ۸)

(ترجمہ) اور اللہ ہی کی ملک ہے سب جو کچھ رات میں اور دن میں ٹھہرتے ہیں اور وہی ہے بڑا سننے والا، بڑا جاننے والا۔

خاصیت :- یہ آیت تسکین غیظ و غضب اور دفع تشنگی و رنج کے لئے ہے اور اگر کھڑا ہو تو بیٹھ جائے اور اگر بیٹھا ہو تو کھڑا ہو جائے۔ اور یہ آیت کثرت سے پڑھے

۵ الصَّمَدُ (بے نیاز)

خاصیت :- آخر شب میں ایک سو پچیس بار پڑھے تو آثار صدق و صلاحیت کے ظاہر ہوں اور جب تک اس کو ذکر کرتا رہے بھوک کا اثر نہ ہو

۵- بے مشقت روزی

۱ سورۂ فاتحہ ایک سو گیارہ بار پڑھ کر بیڑی ہتھکڑی پر دم کرنے سے قیدی جلدی رہائی پائے۔ آخر شب میں اکتالیس بار پڑھنے سے بے مشقت روزی ملے۔

۲ سورۂ یٰسٓ

خاصیت :- جس حاجت کے لئے اکتالیس بار پڑھے وہ روا ہو، خوفزدہ امن میں ہو جائے۔ یا بیمار ہو شفا پاوے یا بھوکا ہو سیر ہو جائے۔

۶- زیادتی رزق کیلئے

۱ ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى

صمم

قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ يُخْفُوْنَ فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ○ (پ ۴ ع ۷)

خاصیت :- کشائش رزق کے لیے ان آیتوں کو ابتدائی مہینہ کے جمعہ سے اگلے جمعہ تک بعد مغرب کے گیارہ بار پڑھے اور اس دوسری آیت یعنی وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِي الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ○ (پ ۸ ع ۸) کو ہر جمعہ کو لکھ کر کنویں میں ڈالتا جائے۔ امید قوی ہے کہ ان شاء اللہ تعالیٰ اس عمل سے غنی اور تونگر ہو جائیگا۔

ط اَللّٰهُ لَطِيْفٌ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ○ (پ ۲۰ ع ۴)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر مہربان ہے جس کو چاہتا ہے روزی دیتا ہے اور وہ قوت والا زبردست ہے۔

خاصیت :- زیادتی رزق کے لئے بعد نماز کے کثرت سے پڑھا کرے۔

ی وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ○ (پ ۲۸ ع ۱۷)

(ترجمہ) اور جو شخص اللہ پر توکل کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے کافی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنا کام پورا کر کے رہتا ہے، اللہ تعالیٰ نے ہر شے کا ایک اندازہ اپنے علم میں مقرر کر رکھا ہے۔

خاصیت :- فراخیٔ رزق کے لئے اور جس مہم میں چاہے اس کو پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ تنگدستی دور ہو جائیگی اور مہم آسان ہوگی۔

ی پوری سورۂ مزمل (پارہ ۲۹ رکوع ۱۳)

خاصیت :۔ کشائش رزق کے لئے بہت ہی مفید ہے۔ اس کی ترکیب یہ ہے کہ ایک چلہ تک ہر روز وقت معین پر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ پھر گیارہ سو گیارہ مرتبہ یَا مُغْنِیُ پڑھے اس کے بعد گیارہ مرتبہ سورة مزمل شریف پڑھے اور پھر آخر میں بھی گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ لے۔

جو اس عمل کو کرے گا اللہ تعالیٰ غیب سے اس کی طرح طرح کی امداد فرمائیگا۔

۵۔ آیۃ الکرسی مع بسم اللہ۔ خالدون تک۔ پوری سورة الفلق مع بسم اللہ اور پوری سورة الناس اور یہ آیت قُلْ لَّنْ یُّصِیْبَنَآ اِلَّا مَا کَتَبَ اللّٰهُ لَنَا، هُوَ مَوْلٰىنَا ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ (پارہ ۱۰، رکوع ۱۰)

ترجمہ) فرما دیجئے ہم کو کوئی حادثہ نہیں پیش آسکتا مگر وہی جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے مقدر فرمایا ہے۔ وہ ہمارا مالک ہے اور اللہ کے تو سب مسلمانوں کو اپنے کام سپرد رکھنے چاہئیں

خاصیت :۔ جو شخص آیت الکرسی کو ہر نماز کے بعد پڑھا کرے شیطان کے وسوسے اور سرکش شیطانوں کے مکر و ایذا سے محفوظ رہے اور فقیر سے غنی ہو جائے اور ایسے طریق سے رزق ملے کہ اس کو گمان بھی نہ ہو اور جو اس کو صبح و شام اور گھر میں جانے کے وقت اور بستر پر لیٹنے کے وقت ہمیشہ پڑھا کرے تو چوری اور غرق اور جلنے سے مامون رہے اور تندرستی نصیب ہو اور ہر قسم کے خوف اور اندیشے سے سالم رہے۔ اور اس کو ٹھیکری پر لکھ کر غلہ میں رکھ دے تو غلہ چوری اور گھن سے محفوظ رہے اور اس میں برکت ہو۔ اور جو اس کو اپنی دوکان یا مکان میں کسی اونچی جگہ رکھ دے تو رزق بڑھے اور کبھی فاقہ نہ ہو اور وہاں چور نہ آئے اور اگر سفر یا کسی خوفناک جگہ میں رہنے کا اتفاق ہو تو آیۃ الکرسی مع سورة اخلاص اور معوذتین اور قُلْ لَّنْ یُّصِیْبَنَآ آخر تک پڑھ کر اپنے گرد دائرہ کھینچ لیا جائے انشاء اللہ تعالیٰ کوئی موذی نہ پہنچ سکے گا۔

۶ قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ○ (پارہ ۳ رکوع ۱۱)

خاصیت ۱۔ جو شخص کثرت سے ان آیتوں کو فرض نمازوں کے بعد اور نوافل کے بعد اور سوتے وقت پڑھا کرے اس کو روزی اور وسعت نصیب ہو، اس کے مال میں ترقی ہو اور تنگ دستی دُور ہو۔

۷ اِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ اَنْ يُّنَزِّلَ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○ قَالُوْا نُرِيْدُ اَنْ نَّاْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُنَا وَنَعْلَمَ اَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا وَنَكُوْنَ عَلَيْهَا مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ○ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ○ (پ ۷، ع ۵)

(ترجمہ) وہ وقت قابلِ یاد ہے جب کہ حواریین نے عرض کیا کہ اے عیسیٰ بن مریم (علیک السلام) کیا آپ کے پروردگار ایسا کر سکتے ہیں کہ ہم پر آسمان سے کچھ کھانا نازل فرما دیں۔ آپ نے فرمایا کہ خدا سے ڈرو اگر تم ایمان دار ہو۔ وہ بولے کہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس میں سے کھائیں اور ہمارے دلوں کو پورا اطمینان ہو جائے اور ہمارا یقین اور بڑھ جائے کہ آپ نے ہم سے سچ بولا ہے اور ہم گواہی دینے والوں میں سے ہو جائیں۔ عیسیٰ ابن مریم نے دعا کی کہ اے اللہ اے ہمارے پروردگار! ہم پر آسمان سے کھانا نازل فرمائیے کہ وہ ہمارے لئے یعنی ہم میں جو اول ہیں اور بعد میں ہیں سب کے لئے ایک خوشی کی بات ہو جائے اور آپ کی طرف سے ایک نشانی ہو جائے اور آپ ہم کو عطا فرمائیے۔ اور آپ سب عطا کرنے والوں سے اچھے ہیں۔

خاصیت ۱۔ یہ آیتیں وسعتِ رزق اور دفعِ گرسنگی کے واسطے ہیں۔ جو ان کی

مٹی کے برتن میں ان کو باوضو لکھ کر اپنے پاس رکھے۔ جب ضرورت ہو اس میں پانی بھر کر گھر یا کھیت یا باغ میں چھڑکے اور اگر دل چاہے تو تین ہفتہ متواتر وہ پانی پئے انشاء اللہ تعالیٰ جان و مال میں برکت ہوگی۔

۵ وَلَقَدْ مَكَّنَّاكُمْ فِي الْأَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ قَلِيلًا مَا تَشْكُرُونَ (پ ۸ ع ۹)

(ترجمہ) اور بے شک ہم نے تم کو زمین پر رہنے کی جگہ دی اور ہم نے تمہارے لئے اس میں سامانِ زندگی پیدا کیا۔ تم لوگ بہت ہی کم شکر کرنے والے ہو۔

خاصیت:۔ تکثیرِ رزق و زیادتیٔ معاش کے واسطے جمعہ کے روز جب نماز سے فارغ ہو جائیں لکھ کر دوکان یا مکان میں رکھنے سے رزق بڑھتا ہے۔

۶ قُلْ مَنْ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَمَّنْ يَمْلِكُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَمَنْ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ فَسَيَقُولُونَ اللَّهُ فَقُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ (پ ۱۱ ع ۹)

(ترجمہ) آپ کہئے کہ وہ کون ہے جو تم کو آسمان اور زمین سے رزق پہنچاتا ہے یا وہ کون ہے جو کانوں اور آنکھوں پر پورا اختیار رکھتا ہے اور وہ کون ہے جو جاندار کو بے جان سے نکالتا ہے اور بے جان کو جاندار سے نکالتا ہے اور وہ کون ہے جو تمام کاموں کی تدبیر کرتا ہے سو ضرور وہ یہی کہیں گے کہ اللہ (ہے) تو ان سے کہئے کہ پھر (شرک سے) کیوں نہیں پرہیز کرتے۔

خاصیت:۔ یہ آیت تسہیل ولادت اور دردِ گوش اور آسانیٔ رزق کے لئے کدوئے شیریں کے پوست پر سیاہی سے لکھ کر دردِ زہ والی کے داہنے بازو پر باندھ دینے سے ولادت میں سہولت ہوتی ہے اور قلعی دار تانبے کی طشتری پر عرقِ گندنا سے لکھ کر صاف شہد سے دھو کر آگ پر پکا کر جس کے کان میں درد ہو تین قطرے چھوڑ دے انشاء اللہ تعالیٰ نفع ہو، اور جو کاغذ پر لکھ کر نیلے کپڑے میں تعویذ بنا کر داہنے بازو پر باندھے اسبابِ روزی اس کے لئے آسان ہوں۔

۱۰ سورۂ یوسف علیٰ نبینا وعلیہ السلام (پ ۱۲ ع ۵):

خاصیت:- جو شخص اس کو لکھ کر پئے اس کا رزق بڑھے اور ہر شخص کے نزدیک باقدر رہو۔

۱۱ سورۂ نحل (پارہ ۹)

خاصیت:- جو شخص اس کو ہرن کی جھلی پر لکھ کر مدبوغ چمڑے میں رکھ کر اپنے پاس رکھے کوئی نعمت اس کی قطع نہ ہو۔ اور اگر صندوق میں رکھ دے تو اس گھر میں سانپ، بچھو، درندہ اور کوئی موذی جانور نہ آئے۔

۱۲ سورۂ فتح (پارہ ۲۶)

خاصیت:- رمضان شریف کی رویتِ ہلال کے وقت تین بار پڑھنے سے تمام سال روزی فراخ رہے۔ لکھ کر قتال یا جدال کے وقت پاس رکھنے سے مامون رہے اور فتح میسر ہو۔ کشتی میں سوار ہو کر پڑھنے سے غرق سے مامون رہے۔

۱۳ سورۂ ق (پ ۲۶)

خاصیت:- جس گھر میں پڑھی جائے اس کی دولت قائم رہے۔

۱۴ سورۂ واقعہ (پ ۲۷)

خاصیت:- لکھ کر باندھنے سے بچہ بآسانی پیدا ہو۔ باوضو صبح و شام پڑھنے سے گرسنگی و تشنگی دفع ہو۔

۱۵ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ فَلْيُنفِقْ مِمَّا آتَاهُ اللَّهُ لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا مَا آتَاهَا سَيَجْعَلُ اللَّهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا ○ (پ ۲۸ ع ۱۷)

(ترجمہ) اور جس کی آمدنی کم ہو اس کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے جتنا اس کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرے۔ خدا تعالیٰ کسی شخص کو اس سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا جتنا اس کو دیا ہے خدا تعالیٰ تنگی کے بعد جلدی فراغت بھی دے گا گو بقدر ضرورت و حاجت روائی یعنی

خاصیت:- جس کی روزی تنگ ہو گناہوں سے توبہ کرے اور نیک کاموں کا ارادہ کرے اور شب جمعہ کی نصف شب کو اٹھ کر استغفار سو مرتبہ اور درود شریف سو مرتبہ اور یہ آیت سو مرتبہ پھر درود شریف سو مرتبہ پڑھ کر سو رہے۔ خواب میں معلوم ہو جائے گا کہ کیا تدبیر کرے کہ تنگی رزق دفع ہو۔

۱۶۔ سورۂ نٓ (پارہ ۲۹)

خاصیت:- نماز میں پڑھنے سے فقر و فاقہ دور ہو۔

۱۷۔ سورۂ مزّمّل (پارہ ۲۹)

خاصیت:- اس کو پڑھنے سے روزی فراخ ہو۔

۱۸۔ سورۂ عادیات (پ ۳۰)

خاصیت:- لکھ کر پاس رکھنا آسانیٔ معاش اور امن و خوف کے لئے نافع ہے۔

۱۹۔ سورۂ قارعہ (پ ۳۰)

خاصیت:- اس کا بکثرت پڑھنا روزی کو بڑھاتا ہے۔

۲۰۔ آیۃ الکرسی

خاصیت:- جو شخص اس کو تین سو تیرہ بار پڑھے خیر بے شمار اس کو حاصل ہو۔

۲۱۔ سورۂ واقعہ (پ ۲۷)

خاصیت:- ایک مجلس میں اکتالیس بار پڑھنے سے حاجت پوری ہو بالخصوص جو رزق کے متعلق ہو۔

۲۲۔ سورۂ طٰہٰ

خاصیت:- صبح صادق کے وقت اس کے پڑھنے سے رزق ملے اور سب حاجات پوری ہوں اور لوگوں کے دل مسخر اور دشمنوں پر غلبہ ہو۔

۲۳۔ یا مُغنِیُ

خاصیت :- میرے مرشد قدس سرہٗ نے مجھ کو وصیت کی یَامُغْنِیُّ کی مواظبت کی، ہر دن گیارہ سو بار اور سورۂ مزمل پڑھنے کو چالیس بار سو اگر نہ ہو سکے تو گیارہ بار اور فرمایا کہ دونوں عمل غنائے دلی اور ظاہری دونوں کے واسطے مجرب ہیں، اور مجھ کو درود کی ہمیشگی پر وصیت کی، اور فرمایا کہ اسی کے سبب سے ہم نے پایا جو پایا۔

۲۴　اَلْمَلِکُ (بادشاہ)

خاصیت :- جو شخص زوال کے وقت ایک سو تیس بار پڑھا کرے، اللہ تعالیٰ اس کو صفائی قلب اور غنا عطا فرمائیں۔

۲۵　اَلْعَزِیْزُ (سب سے غالب)

خاصیت :- چالیس روز تک ہر روز اکتالیس بار پڑھیں تو غنائے ظاہری و باطنی نصیب ہو اور کسی مخلوق کا محتاج نہ ہو۔

۲۶　اَلْغَفَّارُ (بخشنے والے)

خاصیت :- بعد نماز جمعہ سو بار پڑھے تو آثار مغفرت پیدا ہوں اور تنگی دفع ہو اور بے گمان رزق ملے۔

۲۷　اَلْوَهَّابُ (بڑے دینے والے)

خاصیت :- بکثرت ذکر کرنے سے غنا اور قبولیت اور ہیبت و بزرگی پیدا ہو۔

۲۸　اَلرَّزَّاقُ (رزق دینے والے)

خاصیت :- قبل نماز فجر گھر کے سب گوشوں میں دس دس بار کہے اور جو گوشہ سمت قبلہ کی داہنی طرف ہو اس سے شروع کرے تو وسعتِ رزق حاصل ہو۔

۲۹　اَلْفَتَّاحُ (کھولنے والے)

خاصیت :- بعد نماز فجر سینے پر ہاتھ رکھ کر ۷۰ بار پڑھے تو تمام امور میں آسانی

ہو اور قلب میں طہارت و نورانیت ہو اور رزق میں آسانی ہو۔

۳۰ اَلْقَابِضُ (بند کرنے والے)

خاصیت:۔ چالیس روز تک روٹی کے لقمے پر اس کو لکھ کر کھائے تو بھوک سے تکلیف نہ ہو۔

۳۱ اَلْبَاسِطُ (کھولنے والے)

خاصیت:۔ نماز چاشت کے بعد دس بار پڑھنے سے رزق میں فراخی ہو۔

۳۲ اَللَّطِيْفُ (مہربان)

خاصیت:۔ ایک سو تینتیس بار پڑھنے سے رزق میں وسعت ہو، تمام کام لطف سے پورے ہوں۔

۳۳ اَلْعَلِيُّ (بلند سب سے)

خاصیت:۔ اگر لکھ کر مسافر اپنے پاس رکھے تو جلدی اپنے عزیزوں سے آملے، اگر محتاج رکھے تو غنی ہو جائے۔

۳۴ اَلْوَاسِعُ (فراخی والے)

خاصیت:۔ بکثرت ذکر کرنے سے غنائے ظاہری و باطنی حاصل ہو اور فراخ حوصلگی و بُردباری پیدا ہو۔

حُبّ و تسخیرِ خلائق

۱۔ حاکم کا ناراض ہونا

۱۔ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ج وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ (پارہ ۱، رکوع ۱۰)

(ترجمہ) تو ان سمجھو لوگ تمہاری طرف سے عنقریب ہی نمٹ لیں گے۔ اللہ تعالےٰ سنتے ہیں جانتے ہیں۔

خاصیت :- جس سے حاکم ناراض وخفا ہو وہ اس آیت کو پڑھا کرے یا لکھ کر بازو پر باندھے انشاء اللہ تعالیٰ حاکم مہربان ہو جائے گا۔

۲۔ کَمْ اٰتَیْنٰهُمْ مِّنْ اٰیَةٍۭ بَیِّنَةٍؕ وَ مَنْ یُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ۝ (پ ۲ ع ۱۰)

(ترجمہ) ہم نے ان کو کتنی واضح دلیلیں دی تھیں اور جو اللہ تعالیٰ کی نعمت کو بدلتا ہے اُس کے پاس پہونچنے کے بعد تو یقیناً حق تعالیٰ سخت سزا دینے والے ہیں۔

خاصیت :- جس سے حاکم سخت خفا و ناراض ہو ان آیتوں کو تین بار پڑھ کر اپنے اوپر دم کرکے اس کے سامنے جائے انشاء اللہ تعالیٰ مہربان ہو جائیگا۔

۳۔ کٓھٰیٰعٓصٓ (پارہ ۱۶، رکوع ۴) حٰمٓ عٓسٓقٓ (پ ۲۵ ع ۳)

خاصیت :- اگر حاکم خفا ہو تو اوّل تین مرتبہ بسم اللہ پڑھے۔ بعدہٗ کٓھٰیٰعٓصٓ کے ہر حرف کو پڑھتا جائے اور داہنے ہاتھ کی انگلی کو ہر حرف پر بند کرتا جائے اسی طرح حٰمٓ عٓسٓقٓ کے ہر حرف کو پڑھتا جائے اور بائیں ہاتھ کی انگلی کو بند کرتا جائے پھر کٓھٰیٰعٓصٓ کے ہر حرف کو پڑھتا جائے اور داہنے ہاتھ کی انگلی کھولتا جائے اسی طرح حٰمٓ عٓسٓقٓ کے ہر حرف کو پڑھتا جائے اور بائیں ہاتھ کی انگلی کھولتا جائے۔ اس ترکیب کے بعد نظر بچا کر حاکم کی طرف دم کرے، انشاء اللہ تعالیٰ مہربان ہو جائے گا۔

۴۔ ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِیَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ؕ وَ اِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا یَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ ؕ وَ اِنَّ مِنْهَا لَمَا یَشَّقَّقُ فَیَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ ؕ وَ اِنَّ مِنْهَا لَمَا یَهْبِطُ مِنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ ؕ وَ مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ (پ ۱ ع ۹)

(ترجمہ) ایسے ایسے واقعات کے بعد تمہارے دل پھر بھی سخت ہی رہے تو ایسی

مثال پتھر کی سی ہے بلکہ سختی میں پتھر سے بھی زیادہ سخت اور بعضے پتھر تو ایسے ہیں جن سے (بڑی بڑی) نہریں پھوٹ کر چلتی ہیں اور ان ہی پتھروں میں کرچھ ش ہو جاتے ہیں، پھر ان سے پانی نکل آتا ہے اور انہی پتھروں میں سے بعضے ایسے ہیں جو اللہ کے خوف سے اوپر سے نیچے لڑھک آتے ہیں اور اللہ تمہارے اعمال سے بے خبر نہیں ہے۔

خاصیت: جس شخص کا دل کسی سے سخت ہو جائے یا اپنے گھر والوں سے تنگی کرے اور مزاج بگڑ جائے تو ایک کوری پاک ٹھیکری لے کر چوب آس سے اس شخص کا نام اس ٹھیکری پر لکھے اور قدرے شہد جس کو آنچ نہ لگی ہو اور انگوری سرکہ لے کر اس سے یہ آیت اس نام کے گرد لکھے اور اس ٹھیکری کو کنوئیں یا نہر میں ڈال دے جس سے وہ شخص پانی پیتا ہو۔ اسی طرح اگر کوئی بادشاہ رعایا سے بگڑ جائے تو اس آیت کو کاغذ پر مع نام بادشاہ اور اس کی ماں کے لکھ کر پہاڑ میں کسی اونچی جگہ رکھ دے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کی حالت درست ہو جائے گی۔

۵ آیاتِ حزبِ چہل قاف:- اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ مِنْۢ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰىۘ اِذْ قَالُوْا لِنَبِیٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِؕ قَالَ هَلْ عَسَیْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَیْكُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْاؕ قَالُوْا وَ مَا لَنَاۤ اَلَّا نُقَاتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ قَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِیَارِنَا وَ اَبْنَآىٕنَاؕ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَیْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْهُمْؕ وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِالظّٰلِمِیْنَ ۝ (پ ۲، رکوع ۱۶)

لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِیْنَ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ فَقِیْرٌ وَّ نَحْنُ اَغْنِیَآءُۘ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا وَ قَتْلَهُمُ الْاَنْۢبِیَآءَ بِغَیْرِ حَقٍّۙ وَّ نَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِیْقِ ۝ (پ ۴ ع ۱۰)

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ قِیْلَ لَهُمْ كُفُّوْۤا اَیْدِیَكُمْ وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَۚ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَیْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ یَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْیَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْیَةًۚ وَ قَالُوْا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَیْنَا الْقِتَالَۚ لَوْ لَاۤ اَخَّرْتَنَاۤ اِلٰۤى اَجَلٍ قَرِیْبٍؕ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْیَا قَلِیْلٌۚ وَ الْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى وَ لَا تُظْلَمُوْنَ

قبیلاہ (پارہ ۶ رکوع ۸)

وَاتْلُ عَلَیْهِمْ نَبَأَ ابْنَیْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَلَمْ یُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ط قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ ط قَالَ اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ ○

(پارہ ۶ رکوع ۹)

خاصیت :- ان کی خاصیت جاہ و منزلت اور غلبہ بمقابلہ اعداء ہے۔ اگر پرچم پر لکھ لیا جائے تو مقابلہ میں ہرگز شکست نہ ہو اور دشمنوں پر فتح وظفر حاصل ہو۔ اور اگر کاغذ پر لکھ کر امراء و حکام کے پاس جائے تو اُس کی قدر و عظمت اُن کی آنکھ میں ہو۔

۱۷ اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ ط وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ○ وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ قف وَمَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ قف وَلَمْ یُصِرُّوْا عَلٰی مَا فَعَلُوْا وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ ○ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ط وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ ○ (پارہ ۴ رکوع ۵)

(ترجمہ) جو کہ خرچ کرتے ہیں فراغت میں اور تنگی میں بھی اور غصے کے ضبط کرنے والے اور لوگوں سے درگذر کرنے والے ہیں تو اللہ تعالیٰ ایسے نیکو کاروں کو محبوب رکھتا ہے۔ اور (بعضے) ایسے لوگ کہ جب کوئی ایسا کام کر گزرتے ہیں جس میں زیادتی ہو یا اپنی ذات پر نقصان اٹھاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کو یاد کر لیتے ہیں۔ پھر اپنے گناہوں کی معافی چاہنے لگتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سوا اور ہے کون جو گناہوں کو بخشتا ہے اور وہ لوگ اپنے فعل (بد) پر اصرار نہیں کرتے، اور وہ جانتے ہیں کہ ان لوگوں کی جزا بخشش ہے ان کے رب کی طرف سے اور ایسے باغ ہیں کہ ان کے نیچے سے نہریں چلتی ہوں گی۔ یہ ہمیشہ

ان ہی میں رہیں گے اور یہ بہت اچھا حق الخدمت ہے اُن کام کرنے والوں کا۔

خاصیت :- یہ آیتیں سکون تیزیٔ نفس وغضب اور سلطان جابر و دشمن جلیل کے لئے ہیں۔ شب جمعہ میں بعد نماز عشاء کاغذ پر لکھ کر باندھے اور صبح کو ان لوگوں کے پاس جائے، انشاء اللہ تعالیٰ ان کے شر سے محفوظ رہے۔

۵ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○ وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ○ وَهُوَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَهُ الْحَمْدُ فِى الْاُوْلٰى وَالْاٰخِرَةِ وَلَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ○ (پارہ ۲۰ رکوع ۱۰)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ ان کے شرک سے پاک اور برتر ہے اور آپ کا رب سب چیزوں کی خبر رکھتا ہے جو ان کے دلوں میں پوشیدہ رہتا ہے اور جس کو یہ ظاہر کرتے ہیں اور وہی ہے، اُس کے سوا کوئی معبود (ہونے کے قابل) نہیں۔ حمد (وثنا) کے لائق دنیا و آخرت میں وہی ہے اور قیامت میں حکومت بھی اسی کی ہوگی اور تم سب اسی کے پاس لوٹ کر جاؤ گے۔

خاصیت :- اگر کسی کو جھوٹی گواہی یا حاکم کے غلط فیصلہ اور ظلم سے اندیشہ ہو تو پیشی مقدمہ کے وقت یہ آیتیں سات بار پڑھے اور تین بار یہ کہے وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰى اَمْرِهٖ۔ انشاء اللہ تعالیٰ سب شروں سے محفوظ رہے گا۔

۸ سورۃ النبأ (پارہ ۳۰)

خاصیت :- اس کو پڑھ کر یا باندھ کر حاکم کے پاس جانے سے اس کے شر سے محفوظ رہے۔

۹ سورۃ المعوذتین (پارہ ۳۰)

خاصیت :- ہر قسم کے درد و بیماری و سحر و جادو وغیرہ کے لئے پڑھنا اور دم کرنا و

لکھ کر باندھنا مفید ہے اور سوتے وقت باندھنے سے ہر قسم کی آفت سے محفوظ رہے۔ اور اگر اس کو لکھ کر بچوں کے باندھ دے تو ام الصبیان وغیرہ سے حفاظت رہے اور اگر حاکم کے رُو برو جاتے وقت پڑھ لے تو اس کے شر سے محفوظ رہے۔

۲۔ ظالم کے لئے

وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ وَأَلْقَيْنَا عَلَىٰ كُرْسِيِّهِ جَسَدًا ثُمَّ أَنَابَ ۝ (پارہ ۲۳، رکوع ۱۲)

(ترجمہ) اور ہم نے سلیمانؑ کو ایک اور طرح بھی) امتحان میں ڈالا اور ہم نے ان کے تخت پر ایک (ادھورا) دھڑ ڈالا۔ پھر انھوں نے (خدا کی طرف) رجوع کیا۔

خاصیت ۱۔ اگر کسی شریر ظالم کو شہر سے نکالنا ہو تو ہر روز سات سرخ گھونگچی پر ایک بار سات دن تک پڑھے اور ہر روز اس گھونگچی کو کنویں میں ڈالتا جائے انشاء اللہ تعالیٰ وہ شخص جلد چلا جائے گا۔ اس عمل میں ترک حیوانات لازم ہے، مگر اس کو ناجائز جگہ پر عمل نہ کرے ورنہ نقصان اٹھائے گا۔

۲۔ ابوجعفر نحاسؒ نے حدیث نقل کی ہے کہ آیۃ الکرسی (پارہ ۳ رکوع) اور سورۂ اعراف کی تین آیتیں یہ۔ إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَثِيثًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ ۗ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ ۗ تَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ۝ ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ۝ وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا وَادْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا ۚ إِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ ۝ (پ ۸ ع ۱۴)

اور وَالصَّافَّاتِ صَفًّا ۝ فَالزَّاجِرَاتِ زَجْرًا ۝ فَالتَّالِيَاتِ ذِكْرًا ۝ إِنَّ إِلَٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ۝ رَّبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ۝ إِنَّا زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِزِينَةٍ الْكَوَاكِبِ ۝ وَحِفْظًا مِّن كُلِّ شَيْطَانٍ مَّارِدٍ ۝ لَّا يَسَّمَّعُونَ إِلَى الْمَلَإِ الْأَعْلَىٰ وَيُقْذَفُونَ مِن كُلِّ جَانِبٍ ۝ دُحُورًا ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ وَاصِبٌ ۝

إِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۝ (پ ۲۳ ع ۵)

اور سورۂ رحمٰن کی یہ آیتیں:۔ سَنَفْرُغُ لَكُمْ أَيُّهَ الثَّقَلَانِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ إِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ تَنْفُذُوا مِنْ أَقْطَارِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ فَانْفُذُوا لَا تَنْفُذُونَ إِلَّا بِسُلْطَانٍ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِنْ نَارٍ وَنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرَانِ ۝ (پ ۲۷ ع ۱۲)

خاصیت:۔ یہ سب آیتیں اگر کوئی شخص دن میں پڑھے تو تمام دن، اور رات کو پڑھے تو تمام رات شیطان سرکش اور جادوگر ضرر رساں اور حاکم ظالم اور تمام چوروں اور درندوں سے محفوظ رہے گا۔

۳۔ وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّورَ خُذُوا مَا آتَيْنَاكُمْ بِقُوَّةٍ وَاسْمَعُوا قَالُوا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَأُشْرِبُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ قُلْ بِئْسَمَا يَأْمُرُكُمْ بِهِ إِيمَانُكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝ (پارہ ۱ رکوع ۱۱)

(ترجمہ) اور جب ہم نے تمہارا قول و قرار لیا تھا اور طور کو تمہارے (سروں) کے اوپر لاکھڑا کیا تھا تو جو کچھ (احکام) ہم تم کو دیتے ہیں، ہمت (اور پختگی) کے ساتھ پکڑو اور سنو، اس وقت انھوں نے زبان سے کہہ دیا کہ ہم نے سن لیا اور ہم سے عمل نہ ہوگا اور (وجہ) اس کی یہ ہے کہ ان کے قلوب میں وہی گوسالہ پیوست ہوگیا تھا ان کے کفر (سابق) کی وجہ سے، آپ فرما دیجئے کہ یہ افعال بہت برے ہیں جن کی تعلیم تمہارا ایمان تم کو کررہا ہے اگر تم اہلِ ایمان ہو۔

خاصیت:۔ جو شخص اپنی ذہانت سے ظلم کے طریقے ایجاد کرکے لوگوں کو تکلیف دیتا ہو اور اس کو مسلوب الفہم کرنا ہو تو یہ آیت ہفتے کے روز کسی مٹھائی پر لکھ کر اس کو نہار منہ کھلانے ان شاء اللہ تعالیٰ پھر کوئی بات اس کی سمجھ میں نہ آسکے گی۔

۴۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُبْطِلُوا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْأَذَىٰ كَالَّذِي يُنْفِقُ

مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا ؕ لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ (پ ۳ ع ۴)

(ترجمہ) اے ایمان والو! تم احسان جتلاکر یا ایذا پہنچاکر اپنی خیرات کو برباد مت کرو جس طرح وہ شخص جو اپنا مال خرچ کرتا ہے لوگوں کے دکھلانے کی غرض سے اور اور ایمان نہیں رکھتا اللہ پر اور یوم قیامت پر، سو اس شخص کی حالت ایسی ہے جیسا ایک چکنا پتھر جس پر کچھ مٹی ہو پھر اس پر زور کی بارش پڑ جائے سو اس کو بالکل صاف کر دے، ایسے لوگوں کو اپنی کمائی بھی ہاتھ نہ لگے گی اور اللہ تعالیٰ کافر لوگوں کو رستہ نہ بتائینگے۔

خاصیت:- اگر کوئی ظالم دشمن ہو اور اس کو ویران کرنا منظور ہو تو بعد استفتاء شرعی کے ہفتہ کے دن ایک ٹھیکری پکی تیار کرو اور کسی پرانے قبرستان کی تھوڑی مٹی ہفتہ کے دن لو اور تھوڑی سی ویران گھر کی لو اور تھوڑی مٹی کسی خالی گھر کی لو جس کے رہنے والے مر گئے ہوں اور ان آیتوں کو اس ٹھیکری پر لکھو اور خوب باریک پیس لو، دوسری مٹیوں کے ساتھ ملاؤ، پھر ان سب کو ملاکر اس کے گھر میں ہفتہ کے روز پہلی ساعت میں بکھیر دو۔

۵ قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّاۤ اِلَّاۤ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ ۙ وَاَنَّ اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ ؕ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ۝ (پ ۶ ع ۱۲)

(ترجمہ) آپ کہیئے کہ اے اہل کتاب تم ہم میں کون سی بات معیوب پاتے ہو بجز اس کے کہ ہم ایمان لائے ہیں اللہ پر اور اس پر جو ہمارے پاس بھیجی گئی ہے اور اس پر جو پہلے بھیجی جا چکی ہے باوجود اس کے کہ تم میں اکثر لوگ ایمان سے خارج ہیں۔ آپ کہیئے کہ کیا میں تم کو ایسا طریقہ بتلاؤں جو اس سے بھی خدا کے یہاں پاداش ملنے میں زیادہ برا ہو۔ وہ ان اشخاص کا طریقہ ہے جن کو اللہ

نے دُور کر دیا ہو اور اُن پر غضب فرمایا ہو اور اُن کو بندر اور سُوَر بنا دیا ہو اور انھوں نے شیطان کی پرستش کی ہو۔ ایسے اشخاص مکان کے اعتبار سے بھی بہت بُرے ہیں اور راہِ راست سے بھی بہت دُور ہیں۔

خاصیت ۱:- جو شخص ناحق ایذا دیتا ہو اور ظلم کرتا ہو تو جمعرات کا روزہ رکھو اور نمازِ عشاء پڑھ کر ان آیتوں کو کسی وقفی گھر کی ایک مشت خاک پر تیس بار پڑھ کر اُس شخص کے گھر میں وہ مٹی چھوڑ دو پھر اس کی جان و مال کا تماشہ دیکھ لو۔

۷ اِنِّیْ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ رَبِّیْ وَرَبِّکُمْ ؕ مَا مِنْ دَآبَّۃٍ اِلَّا ھُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِیَتِھَا ؕ اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ اَبْلَغْتُکُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِہٖۤ اِلَیْکُمْ ؕ وَیَسْتَخْلِفُ رَبِّیْ قَوْمًا غَیْرَکُمْ ۚ وَلَا تَضُرُّوْنَہٗ شَیْئًا ؕ اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ حَفِیْظٌ ۝ (پ ۱۲ ع ۵)

(ترجمہ) میں نے اللہ پر توکل کر لیا۔ ہے جو میرا بھی مالک ہے اور تمہارا بھی مالک ہے، جتنے روئے زمین پر چلنے والے ہیں سب کی چوٹی اُس نے پکڑ رکھی ہے۔ یقیناً میرا رب سیدھے راستہ پر (چلنے سے ملتا) ہے پھر اگر (اس بیان کے بعد بھی) تم (راہِ حق سے) پھرے رہو گے تو میں (تو معذور سمجھا جاؤں گا کیونکہ) جو پیغام دے کر مجھ کو بھیجا گیا تھا وہ تم کو پہنچا چکا ہوں اور تمہاری جگہ میرا رب دوسرے لوگوں کو زمین میں آباد کر دے گا اور اس کا تم کچھ نقصان نہیں کر رہے۔ بالیقین میرا رب ہرشئے کی نگہداشت کرتا ہے۔

خاصیت ۱:- جس کو کسی ظالم آدمی یا موذی جانور کا اندیشہ ہو۔ اس کو کثرت سے پڑھا کرے، جب بستر پر لیٹے، جب سوئے، جب جاگے، صبح کے وقت، شام کے وقت، انشاء اللہ تعالیٰ محفوظ رہے گا۔

۸ سورۃ الرّعد (پ ۱۳)

خاصیت :- اس کو کسی بڑی نئی رکابی پر شب تاریک میں جس میں رعد و برق ہو لکھ کر آب باراں سے دھو کر شب تاریک میں اس پانی کو حاکم ظالم کے دروازے پر چھڑک دیں، انشاء اللہ تعالیٰ اُسی روز معزول ہو جائے گا۔ امام کا قول ہے جو شخص اس کو عشاء کے بعد اندھیری رات میں آگ کی روشنی میں لکھ کر اسی وقت بادشاہ ظالم یا حاکم ظالم کے دروازے پر ڈال دے۔ اس کی رعایا اور لشکر اس سے برگشتہ ہو جائیں اور کوئی اس کا کہنا نہ مانے اور اس کا دل خوب تنگ ہو۔

۵ فَسَتَذْكُرُوْنَ مَآ اَقُوْلُ لَكُمْ ۚ وَ اُفَوِّضُ اَمْرِيْۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۝ (پ ۲۴ ع ۱۰)

(ترجمہ) :- آگے چل کر تم میری بات کو یاد کرو گے، اور میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔ خدا تعالیٰ سب بندوں کا نگراں ہے۔

خاصیت :- ظالم کے سامنے پڑھنے سے اس کے ضرر سے محفوظ رہیگا۔

۹ سورۃ التغابن (پارہ ۲۸)

خاصیت :- یہ سورۃ پڑھ کر کسی ظالم کے پاس چلا جائے تو اس کے شر سے محفوظ رہے گا۔

۱۰ اَلْجَبَّارُ (درست کرنے والے)

خاصیت :- صبح و شام ۲۱۶ مرتبہ پڑھے تو ظالموں کے شر سے محفوظ رہیگا۔

۱۱ اَلرَّافِعُ (بلند کرنے والے)

خاصیت :- ستر بار پڑھنے سے ظالموں سے امن ہو۔

۱۲ اَلْخَبِيْرُ (خبر رکھنے والے)

خاصیت :- سات روز تک بکثرت پڑھنے سے اخبار مخفیہ معلوم ہونے لگیں گے اور جو کسی ظالم موذی کے پنجے میں گرفتار ہو اس کو بکثرت پڑھنے سے حالت

درست ہوجائے۔

۱۳ اَلْقَوِیُّ (توانا)

خاصیت ۱۔ اگر کم ہمت پڑھے باہمت ہوجائے اگر کمزور پڑھے زور آور ہو۔ اور اگر مظلوم اپنے ظالم کے مغلوب کرنے کو پڑھے وہ مغلوب ہوجائے۔

۳۔ عزت بڑھنا

۱۔ سورۂ آل عمران :۔ الٓمّٓ ۝ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۝ نَزَّلَ عَلَیْکَ الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْہِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰۃَ وَالْاِنْجِیْلَ ۝ مِنْ قَبْلُ ھُدًی لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ۝ (پ ۳ ع ۹)

(ترجمہ) الٓمّٓ۔ اللہ تعالیٰ ایسے ہیں کہ ان کے سوا کوئی قابل معبود بنانے کے نہیں اور وہ زندہ (جاوید) ہیں۔ سب چیزوں کے سنبھالنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے پاس قرآن بھیجا ہے واقعیت کے ساتھ اس کیفیت سے کہ وہ تصدیق کرتا ہے ان (آسمانی) کتابوں کی جو اس سے پہلے نازل ہوچکی ہیں اور اسی طرح بھیجا تھا توریت اور انجیل کو اس کے قبل لوگوں کی ہدایت کے واسطے۔ اور اللہ تعالیٰ نے معجزات بھیجے ہیں۔

خاصیت ۱:۔ ہرن کی جھلی پر باریک قلم سے لکھ کر نگینۂ انگشتری کے نیچے رکھ لیا جائے، جو شخص باوضو پہنے، جاہ و قبولیت حاصل ہوجائے اور دشمن سے محفوظ رہے۔

۲۔ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاھِھِمْ وَیَاْبَی اللّٰہُ اِلَّآ اَنْ یُّتِمَّ نُوْرَہٗ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ ۝ ھُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَ ۝ (پ ۱۰ ع ۱۱)

(ترجمہ) وہ لوگ یوں چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور (یعنی دین اسلام) کو اپنے منہ سے بجھادیں، حالانکہ اللہ تعالیٰ بدون اس کے کہ اپنے نور کو کمال تک پہنچادے، ماننے کا نہیں، گو کافر لوگ کیسے ہی ناخوش ہوں (چنانچہ) وہ اللہ ایسا ہے کہ اس نے اپنے رسول کو ہدایت

(کا سامان یعنی قرآن مجید) اور سچا دین دے کر بھیجا ہے تاکہ اس کو بقیہ تمام دینوں پر غالب کر دے گو مشرک کیسے ہی ناخوش ہوں۔

خاصیت:- آب گینہ کے آب نارسیدہ برتن میں زعفران و گلاب سے اس آیت کو لکھ کر آب عود کی دھونی دے کر روغن چنبیلی خالص سے اس کو دھو کر سبز شیشی میں اٹھا رکھے، جب کسی کے پاس جانے کی ضرورت ہو تھوڑا روغن اپنے دونوں ابرؤوں پر مل کر جائے، انشاء اللہ تعالیٰ قبولیت و محبت، اور عزت و جاہ لوگوں کے دلوں میں پیدا ہو۔

۳؎ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ۝ وَّ رَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا ۝

(پارہ ۱۶ ع ۷ رکوع)

(ترجمہ) اور اس کتاب میں ادریسؑ کا بھی ذکر کیجئے۔ بے شک وہ بڑے راستی والے نبی تھے۔ اور ہم نے ان کو (کمالات میں) بلند رتبہ تک پہنچایا۔

خاصیت:- رتبہ اور شان بڑھنے کے لئے حریر زرد کے ٹکڑے پر زعفران سے جو شہد میں حل کی گئی ہو لکھ کر تعویذ بنالیں اور موم کو کندر میں گوندھ کر اس سے تعویذ کو دھونی دیں اور باندھ لیں ہر جگہ عزت و آبرو ہو۔

۴؎ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا ۝ وَّ دَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِيْرًا ۝ وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا ۝ وَ لَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَ دَعْ اَذٰىهُمْ وَ تَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝

(پارہ ۲۲ رکوع ۴)

(ترجمہ) اے نبیؐ ہم نے بے شک آپؐ کو اس شان کا رسول بنا کر بھیجا ہے کہ آپ گواہ ہوں گے اور آپ (مومنین کے) بشارت دینے والے ہیں اور (کفار کے) ڈرانے والے ہیں اور (سب کو اللہ کی طرف اُس کے حکم سے بلانے والے ہیں اور آپؐ ایک روشن چراغ ہیں اور مومنین کو بشارت دیجیے کہ اُن پر اللہ کی طرف سے بڑا فضل ہونیوالا ہے،

اور کافروں اور منافقوں کا کہنا نہ کیجئے اور ان کی طرف سے جو ایذا پہنچے اس کا خیال نہ کیجئے اور اللہ پر بھروسہ کیجئے۔ اللہ کافی کارساز ہے۔

۱ **خاصیت:۔** روغن چنبیلی میں مشک و زعفران حل کرکے بعد نماز صبح ان آیات کو سات روز تک اس پر دم کرکے شیشی میں رکھ چھوڑے ابرو اور رخساروں کو لگا کر جس کے روبرو جائے وہ اس کی عزت کرے اور احترام اور خوش معاملگی سے پیش آئے۔ جو مانگے وہ دے۔ اور سب پر اس کی ہیبت ہو۔

۵ اَلْعَظِیْمُ (بزرگ)

خاصیت:۔ بکثرت ذکر کرنے سے عزت، اور ہر مرض سے شفا ہو۔

۶ اَلْجَلِیْلُ (بزرگ قدر)

خاصیت:۔ اس کو بکثرت ذکر کرنے سے یا مشک و زعفران سے لکھ کر پاس رکھنے سے قدر و منزلت زیادہ ہو۔

۷ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ (صاحب بزرگی اور انعام)

خاصیت:۔ اس کے ذکر کرنے سے عزت و بزرگی حاصل ہو۔

۴۔ محبت کے لئے

۱ یُحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗۤ اَذِلَّۃٍ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اَعِزَّۃٍ عَلَی الْکٰفِرِیْنَ (ب ۶ ع ۱۲)

(ترجمہ) جن سے اللہ تعالیٰ کو محبت ہوگی اور ان کو اللہ تعالیٰ سے محبت ہوگی، مہربان ہونگے وہ مسلمانوں پر، تیز ہونگے کافروں پر۔

خاصیت:۔ اس آیت کو شیرینی پر دم کرکے کھلائے۔ جس کو کھلائے انشاء اللہ تعالیٰ اس سے محبت ہو جائے گی۔

۲ هُوَ الَّذِیْۤ اَیَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِیْنَ ۙ وَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ ؕ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مَّاۤ اَلَّفْتَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَیْنَهُمْ ؕ اِنَّهٗ

عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ (پ ۱۰ ع ۴)

(ترجمہ) اور وہی ہے جس نے آپ کو اپنی (غیبی) امداد (ملائکہ) سے اور (ظاہری امداد) مسلمانوں سے قوت دی اور ان کے قلوب میں اتفاق پیدا کر دیا۔ اور اگر آپ دنیا بھر کا مال خرچ کرتے تب بھی ان کے قلوب میں اتفاق پیدا نہ کر سکتے۔ لیکن اللہ ہی نے ان میں باہم اتفاق پیدا کر دیا۔ بے شک وہ زبردست حکمت والا ہے۔

خاصیت:۔ محبت کے لئے شیرینی پر دم کر کے کھلائے، دلی محبت انشاء اللہ تعالیٰ ہو جائے گی۔

۳۔ يُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا سكتہ وَاسْتَغْفِرِيْ لِذَنْۢبِكِ ۚ اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِئِيْنَ ۝ وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِيْنَةِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ تُرَاوِدُ فَتٰىهَا عَنْ نَّفْسِهٖ ۚ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا ۭ اِنَّا لَنَرٰىهَا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ (پارہ ۱۲ رکوع ۱۴)

(ترجمہ) اے یوسفؑ! اس بات کو جانے دو اور (عورت سے کہا) اے عورت تو (یوسفؑ) سے اپنے قصور کی معافی مانگ۔ بے شک سر تا سر تو ہی قصوروار ہے اور چند عورتوں نے جو کہ شہر میں رہتی تھیں یہ بات کہی کہ عزیز کی بیوی اپنے غلام کو اس سے ناجائز مطلب حاصل کرنے کے لئے پھسلاتی ہے۔ اس غلام کا عشق اس کے دل میں جگہ کر گیا ہے۔ ہم تو اس کو صریح غلطی میں دیکھتے ہیں۔

خاصیت:۔ یہ آیاتِ حُب میں سے ہیں جس کی ترکیب اوپر دو جگہ گذر چکی ہے۔

۴۔ اِنِّيْٓ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ ۚ حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ۣ رُدُّوْهَا عَلَيَّ ۭ فَطَفِقَ مَسْحًۢا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ ۝ (پ ۲۳ ع ۱۲)

(ترجمہ) میں اس مال کی محبت میں اپنے رب کی یاد سے غافل ہو گیا یہاں تک کہ آفتاب پردۂ (مغرب) میں چھپ گیا (پھر حشم و خدم کو حکم دیا کہ) ان گھوڑوں کو ذرا پھیر کر

میرے سامنے لاؤ۔ انھوں نے اُن کی پنڈلیوں اور گردنوں پر تلوار سے ہاتھ صاف کرنا شروع کر دیا۔

خاصیت:۔ آیاتِ حُب میں سے ہے۔ ترکیب اوپر گذر چکی ہے۔

۵ **آیاتِ حُب:۔** وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۠ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَاۗءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ عَلٰي شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْھَا ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَھْتَدُوْنَ ۝ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ (پ ۴ رکوع ۲)

(ترجمہ) اور مضبوط پکڑے رہو اللہ تعالیٰ کے سلسلہ کو اس طور پر کہ باہم سب متفق بھی رہو اور باہم نااتفاقی مت کرو اور تم پر جو اللہ تعالیٰ کا انعام ہے اس کو یاد کرو جب کہ تم (باہم) دشمن تھے پس اللہ تعالیٰ نے تمہارے قلوب میں الفت ڈال دی، سو تم خدا تعالیٰ کے انعام سے آپس میں بھائی بھائی ہو گئے اور تم لوگ دوزخ کے گڑھے کے کنارے پر تھے سو اس سے خدا تعالیٰ نے تمہاری جان بچائی۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو اپنے احکام بیان کر کے بتلاتے رہتے ہیں تاکہ تم لوگ راہ پر رہو اور تم میں ایک جماعت ایسی ہونا ضروری ہے کہ جو خیر کی طرف بلایا کریں اور نیک کاموں کے کرنے کو کہا کریں اور بُرے کاموں سے روکا کریں اور ایسے لوگ (آخرت میں) پورے کامیاب ہوں گے۔

خاصیت:۔ اگر عروج ماہ میں دوشنبہ کے روز ہرن کی جھلی پر توت کے عرق سے لکھ کر آخر میں یَا مُؤَلِّفَ الْقُلُوْبِ اَلِّفْ بَيْنَ فُلَانٍ وَفُلَانٍ لکھے اور فلاں فلاں کی جگہ اُن دونوں شخصوں کے نام لکھے جن میں اُلفت پیدا کرانا منظور ہو اور طالب کے بازو وغیرہ پر باندھ دے مطلوب مہربان ہو جائے گا۔ اگر عداوت ہوئی دوستی سے مبدل ہو جائے گی۔ اگر غضبناک ہوگا مہربان ہو جائیگا، اور اقبال وجاہ میسر ہوگا۔ اور اگر اس کو واعظ اپنے پاس رکھے اس کا وعظ مقبول و مؤثر ہو۔

۶۔ وَنَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ ۚ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰىنَا لِهٰذَا ۫ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَاۤ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ؕ وَنُوْدُوْۤا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ (پارہ ۸ رکوع ۱۲)

(ترجمہ) اور جو کچھ ان کے دلوں میں غُبار تھا ہم اُس کو دور کر دیں گے اُن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور وہ لوگ کہیں گے کہ اللہ کا لاکھ لاکھ احسان ہے جس نے ہم کو اس مقام تک پہنچایا اور کبھی رسائی (یہاں تک) نہ ہوتی اگر اللہ تعالیٰ ہم کو نہ پہنچاتے واقعی ہمارے رب کے پیغمبر سچی باتیں لے کر آئے تھے۔ اور اُن سے پکار کر کہا جائے گا کہ یہ جنت تم کو دی گئی ہے تمہارے اعمال کے بدلے۔

خاصیت ا۔ نوترا شیدہ قلم سے مٹھائی پر لکھ کر جن لوگوں میں بغض و عداوت اور نا اتفاقی ہو اُن کو کھلانے سے محبت و اتفاق پیدا ہو جائے۔ اسی طرح خرما یا انجیر یا بیر پر لکھ کر کھلانے سے بھی اثر ہوتا ہے۔

۷۔ سورۃ القدر (پارہ ۳۰)

خاصیت ا۔ جس سے محبت ہو اُس کے موئے ناصیہ پکڑ کر یہ سورۃ پڑھے تو کوئی امر ناگوار اس سے صادر نہ ہو

۸۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لکھ کر بلی سے دھو کر وہ پانی کسی درخت کی جڑ میں ڈال دیں اس کے پھل میں برکت پیدا ہو اور اگر کسی کو دھو کر پلائے اس کے دل میں کاتب کی محبت پیدا ہو اسی طرح اگر طلب اور مطلوب کا نام مع والدہ کے لکھے اس کی محبت میں سرگرداں ہو بشرطیکہ جائز محبت ہو

۹۔ اَلْمُتَكَبِّرُ ارشے

خاصیت ا۔ بکثرت ذکر کرنے سے باب علم و معرفت کشادہ ہو اور اگر کھانے کی چیز پر پڑھ کر زوجین کو کھلایا جائے تو باہم اُلفت ہو۔

۱۰۔ اَلْوَدُوْدُ (دوستدار)

خاصیت ۱۔ اگر کھانے پر ایک ہزار بار پڑھ کر بیوی کے ساتھ کھائے تو وہ محب اور فرمانبردار ہو جائے۔

۱۱۔ اَلْوَلِیُّ (مدد کرنے والے)

خاصیت ۱۔ جو بکثرت پڑھے محبوب ہو جائے اور جس کو کوئی مشکل پیش آئے۔ شبِ جمعہ میں ہزار بار پڑھے۔ مشکل آسان ہو جائے۔

۵۔ اپنا حق وصول کرنے کے لئے

۱۔ اَلْمُذِلُّ (ذلت دینے والے)

خاصیت ۱۔ ۷۵ بار پڑھ کر سربسجود ہو کر دعا کرے تو حاسد کے حسد سے محفوظ رہے اور جس کا حق دوسرے کے ذمے آتا ہو، وہ اس میں عمل مشغول کرتا ہو تو اس کو بکثرت پڑھنے سے وہ اس کا حق ادا کر دے۔

۶۔ مقبولیت عامہ کے لئے

۱۔ فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ۚ وَجَعَلَ الَّیْلَ سَکَنًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ؕ ذٰلِکَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ۝ وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِیْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ۝ (پ ۷، ع ۱۰۶)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ صبح کا نکالنے والا ہے اور اس نے رات کو راحت کی چیز بنائی ہے اور سورج اور چاند (کی رفتار) کو حساب سے رکھا ہے، یہ ٹھہرائی ہوئی بات ہے ایسی ذات کی جو کہ قادر ہے بڑے علم والا ہے اور وہ (اللہ) ایسا ہے جس نے تمہارے (فائدہ) کے لئے ستاروں کو پیدا کیا تاکہ تم ان کے ذریعے سے اندھیروں میں اور خشکی میں بھی اور دریا میں بھی راستہ معلوم کر سکو۔ بے شک ہم نے (یہ) دلائل خوب کھول کھول کر بیان کر دیئے، ان لوگوں کے لئے جو خبر رکھتے ہیں۔

خاصیت:۔ اگر لاجورد کے نگیں پر بدھ کے روز کندہ کر کے انگوٹھی پہنے ہر طرح کی حاجت روائی ہو اور قبولیت اور محبت و ہیبت لوگوں کی نظر میں پیدا ہو۔

۲۔ وَاِنْ یُّرِیْدُوْٓا اَنْ یَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ ؕ هُوَ الَّذِیْٓ اَیَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِیْنَ ۙ وَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ ؕ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مَّاۤ اَلَّفْتَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَیْنَهُمْ ؕ اِنَّهٗ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ۝ (پ ۱۰ ع ۴)

(ترجمہ) اگر وہ لوگ آپ کو دھوکہ دینا چاہیں تو اللہ تعالیٰ آپ کے لئے کافی ہیں اور وہی ہے جس نے آپ کو اپنی امداد سے اور مسلمانوں سے قوت دی اور ان کے قلوب میں اتفاق پیدا کر دیا۔ اور اگر آپ دنیا بھر کا مال خرچ کرتے تب بھی ان کے قلوب میں اتفاق پیدا نہ کر سکتے لیکن اللہ ہی نے ان میں باہم اتفاق پیدا کر دیا، بے شک وہ زبردست حکمت والے ہیں۔

خاصیت:۔ جو شخص رمضان کے اوّل جمعہ میں درمیان ظہر و عصر کے اس آیت کو باوضو صوف کے تین رنگ یعنی سبز، زرد اور سرخ ٹکڑوں پر لکھ کر وہ ٹکڑے ٹوپی کی گوٹ میں لگا کر احتیاط سے رکھ دے، ضرورت کے وقت پہن کر جہاں جائے عزت ہیبت و محبت سے لوگ پیش آئیں۔

۳۔ وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِی السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّزَیَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِیْنَ ۝ وَحَفِظْنٰهَا مِنْ كُلِّ شَیْطٰنٍ رَّجِیْمٍ ۝ (پ ۱۴ ع ۲)

(ترجمہ) اور بے شک ہم نے آسمان میں بڑے بڑے ستارے پیدا کئے اور دیکھنے والوں کے لئے اسکو آراستہ کیا اور اس کو ہر شیطان مردود سے محفوظ فرمایا۔

خاصیت:۔ نگین پر کندہ کر کے یا ہرن کی جھلی پر لکھ کر پہننے سے جاہ و قبولیت عام کے لئے ازبس مؤثر ہے۔

۴۔ طٰهٰ ۝ مَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰۤى ۝ اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ یَّخْشٰى ۝

تَنْزِيلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْأَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ۝ اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ۝ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى ۝ وَإِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَإِنَّهٗ يَعْلَمُ السِّرَّ وَأَخْفٰى ۝ اَللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰى ۝ (پ ۱۶ ع ۱۰)

(ترجمہ) طٰہٰ۔ ہم نے آپؐ پر قرآن مجید اس لئے نہیں اتارا کہ آپ تکلیف اٹھائیں بلکہ ایسے شخص کی نصیحت کے لئے جو (اللہ سے) ڈرتا ہو۔ یہ اس کی طرف سے نازل کیا گیا ہے جس نے زمین کو اور بلند آسمان کو پیدا کیا ہے (اور) وہ بڑی رحمت والا عرش پہ قائم ہے۔ اسی کی ملک ہیں جو چیزیں زمین پر ہیں اور جو چیزیں ان دونوں کے درمیان ہیں اور جو چیزیں تحت الثریٰ میں ہیں (اس کے علم کی یہ شان ہے کہ) اگر تم پکار کر بات کہو تو وہ چپکے سے کہی ہوئی بات کو اور اس سے زیادہ خفی کو جانتا ہے (وہ) اللہ ایسا ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس کے اچھے اچھے نام ہیں۔

خاصیت ا۔ سنگ مرمر یا چینی یا بلور کے برتن میں مشک و کافور و گلاب سے لکھ کر روغن بان سے دھو کر اس میں تھوڑا عنبر و کافور کا اضافہ کر کے خوشبو بنالیں پیشانی اور ابروؤں پر مل کر جس کے سامنے ہوگا وہ اس کی عزت و آبرو کرے۔

۵ اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ۚ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ ۚ اَلزُّجَاجَةُ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ ۙ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ۚ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ ۚ يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ ۚ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ فِيْ بُيُوْتٍ أَذِنَ اللّٰهُ أَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ ۝ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ ۙ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْأَبْصَارُ ۝ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۗ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ

مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ (پ ۱۸ ع ۱۱)

خاصیت :- قبول عام کے لئے غسل کر کے جمعرات و جمعہ کا روزہ رکھے اور جمعہ کے روز عصر کے قبل رُو بقبلہ بیٹھ کر اول سورۂ یٰسٓ پڑھے پھر یہ آیتیں ہرن کی جھلی پر دیندار عالم کی دوات کی سیاہی سے لکھ کر اس کو لپیٹ کر عصر کی نماز پڑھے اور تعویذ ہاتھ میں لے کر سورہ کہف پڑھے اور تعویذ حفاظت سے اٹھا رکھے، جو شخص اپنے پاس رکھے گا قبول عام اس کو حاصل ہو۔

۳ سورۂ مُحَمَّد (صلی اللہ علیہ وسلم) (پارہ ۲۶)

خاصیت :- لکھ کر آب زمزم سے دھو کر پینے سے لوگوں کی نظر میں محبوب ہو جائے جو بات سُنے یاد رہے۔ اس کے پانی سے غسل کرانا تمام امراض کا ازالہ کرتا ہے۔

۴ اَلْعَدْلُ (انصاف کرنے والے)

خاصیت :- شب جمعہ میں روٹی کے تیس ٹکڑوں پر اس کو لکھ کر کھانے سے مخلوق کے قلب مسخر ہو جائیں۔

۵ اَلْكَرِيْمُ (بخشش کرنے والے)

خاصیت :- سوتے وقت بکثرت پڑھا کرے تو لوگوں کے قلوب میں اس کا اکرام واقع ہو۔

۶ الٓرٰ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ۝ اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ اَنْ اَنْذِرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ قَالَ الْكٰفِرُوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِيْنٌ ۝ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ ؕ مَا مِنْ شَفِيْعٍ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اِذْنِهٖ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝ (پ ۱۱ ع ۶)

خاصیت :- جو چاہے کہ لوگ میرے مطیع و مسخر ہو جائیں تو شعبان کے مہینے میں پہلا

بیض کے روزے رکھے۔ آخری روزہ سرکہ و ساگ اور جو کی روٹی اور نمک سے افطار کرے اور مغرب سے عشا تک ذکر اللہ اور درود شریف میں مشغول رہے اور عشا پڑھ کر بھی تسبیح و تقدیس میں جب تک چاہے مشغول رہے۔ پھر یہ آیتیں آب آس اور زعفران سے ایک کاغذ پر لکھ کر سر کے نیچے رکھ کر سو رہے۔ صبح کو نماز پڑھ کر اس پرچے کو لے کر جس کے پاس جائے گا اس کی قدر و منزلت کرے گا اور جو بات کہے گا وہ درست ہوگی۔

۲۔ اَلْمُحْصِیْ (گھیرنے والے)

خاصیت:۔ اگر روٹی کے بیس ٹکڑوں پر بیس بار پڑھے تو خلقت مسخر ہو۔

۷۔ اہل و عیال کا فرمانبردار ہونا

۱۔ وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ ۚ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْكَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ○ (پ ۲۶ ع ۲)

(ترجمہ) اور میری اولاد میں بھی میرے لئے صلاحیت پیدا کر دیجئے۔ میں آپ کی جناب میں توبہ کرتا ہوں اور میں آپ کا فرمانبردار ہوں۔

خاصیت:۔ جس کی اولاد نافرمان ہو وہ اس آیت کو ہر نماز کے بعد پڑھا کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ صالح ہو جائیگی۔ پڑھنے کے وقت ذُرِّیَّتِیْ کے لفظ پر اپنی اولاد کا خیال رکھے۔

۲۔ اَلشَّهِیْدُ (بڑے موجود)

خاصیت:۔ اگر نافرمان اولاد یا بیوی کی پیشانی پکڑ کر اس کو پڑھے یا ہزار بار پڑھ کر دم کر دے وہ فرمانبردار ہو جائیں گے۔

۸۔ راز معلوم کرنے کے لئے

۱۔ یٰبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِیَ الَّتِیْۤ اَنْعَمْتُ عَلَیْكُمْ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِیْۤ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ ۚ وَاِیَّایَ فَارْهَبُوْنِ ○ وَاٰمِنُوْا بِمَاۤ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُوْنُوْۤا اَوَّلَ كَافِرٍۭ بِهٖ ۪ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰیٰتِیْ ثَمَنًا قَلِیْلًا ۫ وَّاِیَّایَ فَاتَّقُوْنِ ○ وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ

وَتَكْفُرُوْا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ (پ ۱ ع ۵)

خاصیت :- نابالغ دختر کے بدن کے کپڑے پر شب دوشنبہ میں جب پانچ گھنٹہ رات گذر جائے ان آیتوں کو لکھ کر سوئی ہوئی عورت کے سینہ پر رکھ دیں تو جو کچھ اس نے کیا ہو سب بتلا دے گی، مگر یہ اسی جگہ جائز ہے جہاں شرعاً تجسس جائز ہو ورنہ حرام ہے۔

۲: وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ○ فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ○ (پ ۱ ع ۹)

(ترجمہ) اور جب تم نے ایک آدمی کا خون کر دیا پھر ایک دوسرے پر اس کو ڈالنے لگے اور اللہ تعالیٰ کو اس امر کا ظاہر کرنا منظور تھا جس کو تم مخفی رکھنا چاہتے تھے اس پر ہم نے حکم دیا کہ اس کو اس کے کسی ٹکڑے سے چھواؤ اسی طرح حق تعالیٰ (قیامت میں) مردوں کو زندہ کر دیں گے اور اللہ تعالیٰ اپنے نظائر (قدرت) تم کو دکھلاتے ہیں اس توقع پر کہ تم عقل سے کام لیا کرو۔

خاصیت :- سوتے آدمی سے راز دریافت کرنے کے لئے مگر جس جگہ معلوم کرنا شرعاً جائز ہو۔

۹. جدائی سے بچنے کے لئے

۱: اَلْمُحْيِيْ (زندہ کرنے والے)

خاصیت :- جس کو کسی سے مفارقت کا اندیشہ یا قید کا خوف ہو اس کو بکثرت پڑھے۔

۱۰. سرکش غلام کے لئے

۱: اِنِّيْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّيْ وَرَبِّكُمْ مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○ (پ ۱۲، رکوع ۵)

(ترجمہ) میں نے اللہ پر توکل کر لیا ہے جو میرا بھی مالک ہے اور تمہارا بھی

مالک ہے، جتنے رُوئے زمین پر چلنے والے ہیں سب کی چوٹی اُس نے پکڑ رکھی ہے۔ یقیناً میرا رب صراط مستقیم پر (چلنے سے ملتا) ہے۔

خاصیت :- اگر کوئی لونڈی یا غلام سرکش ہو تو بال پیشانی کے پکڑ کر تین مرتبہ اس کو پڑھے اور اس پر دم کرے انشاء اللہ تعالیٰ فرماں بردار اور مسخر ہو جائیگا۔

۱۱- خانہ ویرانی کے لئے

فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ ؕ حَتّٰۤى اِذَا فَرِحُوْا بِمَاۤ اُوْتُوْۤا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ۝ فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ؕ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ (پ ۷ ع ۱۱)

(ترجمہ) پھر جب وہ لوگ ان چیزوں کو بھولے رہے جن کی ان کو نصیحت کی جاتی تھی تو ہم نے اُن پر ہر چیز کے دروازے کشادہ کر دیے، یہاں تک کہ جب ان چیزوں پر جو کہ اُن کو ملی تھیں وہ خوب اِترا گئے ہم نے اُن کو دفعتاً پکڑ لیا پھر تو بالکل حیرت زدہ رہ گئے، پھر ظالم (کافر) لوگوں کی جڑ (تک) کٹ گئی، اور اللہ کا شکر ہے جو تمام عالم کا پروردگار ہے۔

حفاظت از سحر و جنات و آسیب و موذی جانور

۱- جن و انس سے حفاظت

اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّ لَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ ۚ وَ لَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ ۚ وَ لَا یَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَ هُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ۝ (پ ۳ ع ۲)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ ایسا ہے کہ اس کے سوا کوئی عبادت کے قابل نہیں۔ زندہ ہے، سنبھالنے والا ہے۔ نہ اس کو اونگھ دبا سکتی ہے، نہ نیند۔ اسی کے مملوک ہیں

سب جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ ایسا کون شخص ہے جو اس کے پاس کسی کی سفارش کر سکے بدون اس کی اجازت کے، وہ جانتا ہے ان کے تمام حاضر و غائب حالات کو اور وہ موجودات اس کی معلومات میں سے کسی چیز کو اپنے احاطہ علمی میں نہیں لا سکتے مگر جس قدر (علم دینا وہی) چاہے اس کی کرسی نے سب آسمانوں اور زمین کو اپنے اندر لے رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ کو ان دونوں کی حفاظت کچھ گراں نہیں گزرتی اور وہ عالی شان ہے۔

خاصیت ۱- آیۃ الکرسی کو جو شخص ہر نماز کے بعد ایک بار پڑھ لے انشاء اللہ تو اس کے پاس شیطان نہ آئے گا، کیونکہ اس نے اقرار کیا ہے کہ جو شخص آیۃ الکرسی پڑھتا ہے میں اُس کے پاس نہیں جاتا۔

۲۔ سورۃ المعوذتین (پارہ ۳۰)

خاصیت ۱- ہر قسم کے درد، بیماری و سحر و نظر وغیرہ کے لئے پڑھنا اور دم کرنا اور لکھ کر باندھنا مفید ہے اور سوتے وقت پڑھنے سے ہر قسم کی آفت سے محفوظ رہے اور اگر اس کو لکھ کر بچوں کے باندھ دے تو ام الصبیان وغیرہ سے حفاظت رہے اور اگر حاکم کے روبرو جانے کے وقت پڑھ لے تو اس کے شر سے محفوظ رہے۔

۳۔ سورۂ اخلاص (پ ۳۰)

خاصیت ۱- اگر خرگوش کی جھلی پر لکھ کر اپنے پاس رکھ لے تو کوئی انسان اور جن اور موذی جانور اس کے پاس نہ آئے۔

مسئلہ ایک بزرگ سے منقول ہے کہ جنگل میں ایک بکری دیکھی جس سے بھیڑیا کھیل رہا تھا۔ یہ پاس گئے تو بھیڑیا بھاگ گیا۔ دیکھتے کیا ہیں کہ اس بکری کے گلے میں کوئی تعویذ ہے، کھول کر دیکھا تو اس میں یہ آیتیں نکلیں:-

وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ۝ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ

الرّٰحِمِیْنَ ۞ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَیْطٰنٍ مَّارِدٍ ۞ وَحَفِظْنٰهَا مِنْ كُلِّ شَیْطٰنٍ رَّجِیْمٍ ۞ وَحِفْظًا ذٰلِكَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ۞ اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَیْهَا حَافِظٌ ۞ اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِیْدٌ ۞ اِنَّهٗ هُوَ یُبْدِئُ وَیُعِیْدُ ۞ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ۞ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِیْدُ ۞ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ ۞ هَلْ اَتٰىكَ حَدِیْثُ الْجُنُوْدِ ۞ فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ ۞ بَلِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فِیْ تَكْذِیْبٍ ۞ وَّاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِیْطٌ ۞ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ ۞ فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ۞ جو شخص ان کو لکھ کر اپنے پاس رکھے اس کو کوئی گزند نہ پہنچے۔

۵ اَلْقَهَّارُ (بڑے غالب)

خاصیت :۔ بکثرت ذکر کرنے سے دنیا کی محبت اور ماسوائے اللہ کی عظمت دل سے جاتی رہے اور دشمنوں پر غلبہ ہو۔ اور اگر چینی کے برتن پر لکھ کر ایسے شخص کو پلایا جائے جو بوجہ سحر کے عورت پر قادر نہ ہو، سحر دفع ہو۔

۲۔ دفعِ سحر کے لئے

۱۔ فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰی مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَیُبْطِلُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِیْنَ ۞ وَیُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۞

(پارہ ۱۱ رکوع ۱۴)

(ترجمہ) سو جب انھوں نے (اپنا جادو کا سامان) ڈالا، تو موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا کہ جو کچھ تم (بنا کر) لائے ہو، جادو ہے، یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ اس (جادو) کو درہم برہم کئے دیتا ہے (کیونکہ) اللہ تعالیٰ ایسے فسادیوں کا کام بننے نہیں دیتا اور اللہ تعالیٰ دلیلِ صحیح (یعنی معجزہ) کو اپنے وعدوں کے موافق ثابت کر دیتا ہے گو مجرم (اور کافر لوگ) کیسا ہی ناگوار سمجھیں۔

خاصیت :۔ سحر کے لئے بہت مجرب ہے، جس پر کسی نے سحر کیا ہو، ان آیتوں کو لکھ کر اس کے گلے میں ڈالے یا طشتری پر لکھ کر پلائے انشاء اللہ تعالیٰ صحت یاب ہو جائیگا۔

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۝ قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ قُلْ هِىَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ (پ ۸ ع ۱۲)

(ترجمہ) اے آدمؑ کی اولاد! تم مسجد کی حاضری کے وقت اپنا لباس پہن لیا کرو، اور خوب کھاؤ اور پیو اور حد سے مت نکلو، بے شک اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتے حد سے نکل جانے والوں کو، آپ فرمائیے کہ اللہ کے پیدا کئے ہوئے کپڑوں کو جن کو اس نے اپنے بندوں کے واسطے بنایا ہے اور کھانے پینے کی حلال چیزوں کو کس شخص نے حرام کیا ہے۔ آپ یہ کہہ دیجئے کہ یہ اشیاء اس طور پر کہ قیامت کے روز بھی خالص رہیں، دنیوی زندگی میں خالص اہل ایمان ہی کے لئے ہیں ہم اسی طرح تمام آیات کو سمجھداروں کے واسطے صاف صاف بیان کیا کرتے ہیں۔ آپ فرمائیے کہ البتہ میرے رب نے حرام کیا ہے تمام فحش باتوں کو ان میں جو علانیہ ہیں وہ بھی اور ان میں جو پوشیدہ ہیں وہ بھی اور ہر گناہ کی بات کو اور ناحق کسی پر ظلم کرنے اور اس بات کو کہ تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی ایسی چیز کو شریک ٹھہراؤ جس کی اللہ نے کوئی سند نازل نہیں فرمائی اور اس بات کو کہ تم لوگ اللہ تعالیٰ کے ذمہ ایسی بات لگادو جس کی تم سند نہ رکھو

خاصیت:۔ یہ آیت زہر و چشم بد و سحر کے دفع کے لئے مفید ہے جو شخص اسکو سبز رنگ کے عرق اور زعفران سے لکھ کر اوس کے پانی سے دھوکر غسل کرے جسے پہنچا ہو جادو اس سے دفع ہو جائیگا نیز کھانے میں ملا کر کھائے تو زہر سے مامون رہے اور سحر او نظر بد سے بھی

فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰٓى اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ۝ فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ (پ ۱۱ ع ۱۳)

(ترجمہ) سو جب وہ آئے اور موسیٰ علیہ السلام سے مقابلہ ہوا موسیٰ علیہ السلام نے ان سے فرمایا کہ ڈالو جو کچھ تم کو میدان میں ڈالنا ہے، سو جب انہوں نے (اپنا جادو کا سامان) ڈالا تو موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا کہ جو کچھ تم (بنا کر) لائے ہو جادو ہے، یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ اس (جادو) کو ابھی درہم برہم کئے دیتا ہے (کیونکہ) اللہ تعالیٰ ایسے فسادیوں کا کام بننے نہیں دیتا۔

خاصیت ۱: سخت جادو کے دفع کرنے کے لئے نافع ہے۔ ایک گھڑا بارش کے پانی کا لے کر ایسی جگہ سے جہاں برسنے کے وقت کسی کی نظر نہ پڑی ہو اور ایک گھڑا ایسے کنوئیں کے پانی کا لے جس میں سے کوئی پانی نہ بھرتا ہو جمعہ کے روز، ایسے درختوں کے سات پتے لے جس کا پھل نہ کھایا جاتا ہو، پھر دونوں پانی ملا کر اس میں ساتوں پتے ڈال دے پھر ان آیتوں کو کاغذ پر لکھ کر اس پانی سے دھو کر سحر زدہ کو کنارۂ دریا یا نہر پہ جا کر پانی میں اس کو کھڑا کر کے سات مرتبہ اس پانی سے اس کو غسل دیں، ان شاء اللہ تعالیٰ سحر باطل ہو جائے گا۔

۳۔ تسخیر جن و انس (جن و انسان تابع کرنا)

وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً ۚ قَالُوا أَتَجْعَلُ فِيهَا مَنْ يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ۚ قَالَ إِنِّي أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝ وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلَائِكَةِ فَقَالَ أَنْبِئُونِي بِأَسْمَاءِ هَٰؤُلَاءِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝ قَالُوا سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ۖ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ۝ (پ۱ رکوع ۴)

(ترجمہ) اور جس وقت ارشاد فرمایا آپ کے رب نے فرشتوں سے کہ ضرور میں بناؤں گا زمین میں ایک نائب، فرشتے کہنے لگے کہ آپ پیدا کریں گے زمین میں ایسے لوگوں کو جو فساد کریں گے اور خون ریزیاں کریں گے اور ہم برابر تسبیح کرتے رہتے ہیں بحمد اللہ اور تقدیس کرتے رہتے ہیں آپ کی۔ حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ میں جانتا ہوں اس بات کو جس کو تم نہیں

جانتے ۔ اور علم دے دیا اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو (ان کو پیدا کر کے) سب چیزوں کے اسماء کا۔ پھر وہ چیزیں فرشتوں کے روبرو کردیں، پھر فرمایا کہ بتلاؤ مجھ کو اسماء ان چیزوں کے (یعنی مع ان کے آثار و خواص کے) اگر تم سچے ہو۔ فرشتوں نے عرض کیا کہ آپ تو پاک ہیں، ہم کو ہی علم نہیں مگر وہی جو کچھ آپ نے علم دیا۔ بے شک آپ بڑے علم والے ہیں، حکمت والے ہیں (کہ جس قدر جس کے لئے مصلحت جانا اسی قدر علم و فہم عطا فرمایا)

خاصیت:۔ کشفِ علوم و تسخیرِ جن و انسان کے لئے مفید ہے۔ جس مہینے کی پہلی تاریخ کو پنجشنبہ ہو غسل کر کے اُس دن روزہ رکھے۔ شام کو جَو کی روٹی، شکر اور کسی قسم کے ساگ سے افطار کرے اور اپنے وقت پر سو رہے، جب نصف شب ہو اُٹھ کر وضو کر کے رو بہ قبلہ بیٹھ کر یہ آیتیں ۳۳ بار پڑھے پھر کانچ کے برتن پر مشک و زعفران و گلاب سے ان آیتوں کو لکھ کر آبِ ژالہ سے دھو کر پیئے اور سو رہے۔ سات روز تک اسی طرح کرے اور آخری دن میں یہ آیتیں ستر بار پڑھے مگر مکان تنہائی کا ہو اور عود کی دھونی دے پھر فارغ ہو کر ان ہی کپڑوں میں سو رہے۔ انشاء اللہ مقصود حاصل ہوگا۔

۴۔ وسوسۂ شیطانی دفع کرنے کے لئے

۱ وَ اِمَّا يَنۡزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيۡطٰنِ نَزۡغٌ فَاسۡتَعِذۡ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ ۝ اِنَّ الَّذِيۡنَ اتَّقَوۡا اِذَا مَسَّهُمۡ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّيۡطٰنِ تَذَكَّرُوۡا فَاِذَا هُمۡ مُّبۡصِرُوۡنَ ۝

(پارہ ۹ رکوع ۱۴)

(ترجمہ) اور اگر آپ کو کوئی وسوسہ شیطان کی طرف سے آنے لگے تو اللہ کی پناہ مانگ لیا کیجئے۔ بلاشبہ وہ خوب سننے والا، خوب جاننے والا ہے۔ یقیناً جو لوگ خدا ترس ہیں۔ جب ان کو کوئی خطرہ شیطان کی طرف سے آجاتا ہے تو وہ یاد میں لگ جاتے ہیں سو یکایک ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔

خاصیت:۔ جس کو وساوس اور خطرات و خیالات فاسدہ اور لرزۂ قلب نے عاجز

کردیا ہو، ان آیات کو گلاب و زعفران سے جمعہ کے روز طلوعِ شمس کے وقت سات پرچوں پر لکھ کر ہر روز ایک پرچہ نگل جائے اور اس پر ایک گھونٹ پانی کا پی لے، انشاء اللہ تعالیٰ دفع ہو جائیگا۔

فائدہ:۔ احادیث میں آیا ہے کہ وسوسہ کے وقت اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ کہے، یا اعوذ باللہ پڑھ کر بائیں جانب تین مرتبہ تھتکارنا آیا ہے۔ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ پڑھے۔ اس سے کسی کو نجات نہیں ہوتی، اس کا غم نہ چاہیے۔ یا لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ بکثرت پڑھے۔ ابو سلیمان دارانی نے عجیب تدبیر بتلائی ہے کہ جب وسوسہ آئے، خوب خوش ہو۔ شیطان کو مسلمان کا خوش ہونا سخت ناگوار ہے، وہ پھر وسوسہ نہ ڈالے گا۔

۵۔ خوف کا دُور ہونا

۱　فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا ۪ وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ (پ ۱۳ ع ۲)

(ترجمہ) اللہ کے سپرد وہی سب سے بڑا نگہبان ہے اور وہ سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے۔

خاصیت:۔ جس کو کسی دشمن سے خوف ہو یا اور کسی طرح کی بلا و مصیبت کا خوف ہو وہ اس کو کثرت سے پڑھا کرے انشاء اللہ تعالیٰ دشواری دُور ہو جائیگی۔

۲　اِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتٰنِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا ۙ وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا ۭ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ ۝ بَلٰٓى ۙ اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَيَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ ۝ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ بِهٖ ۭ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ (پ ۴ ع ۳)

(ترجمہ) جب تم میں سے دو جماعتوں (بنی سلمہ و بنی حارثہ) نے دل میں خیال کیا

کہ ہمت ہار دیں اور اللہ تعالیٰ ان دونوں جماعتوں کا مددگار تھا اور بس مسلمانوں کو تو اللہ تعالیٰ پر اعتماد کرنا چاہئے اور یہ بات محقق ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو (غزوۂ بدر میں) منصور فرمایا حالانکہ تم بے سروسامان تھے۔ سو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہا کرو کیا تم کو یہ امر کافی نہ ہوگا کہ تمہارا رب تمہاری امداد کرے تین ہزار فرشتوں کے ساتھ (جو آسمان سے) اتارے جائیں گے، ہاں کیوں نہیں (کافی ہوگا) اگر مستقل رہوگے اور متقی رہوگے اور (اگر) وہ تم پر ایک دم سے (بھی) آئیں گے تو تمہارا رب تمہاری امداد فرمائے گا۔ پانچ ہزار فرشتوں سے جو کہ ایک خاص وضع بنائے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ نے یہ امداد محض اس لئے کی کہ تمہارے لئے (غلبہ) کی بشارت ہو اور تاکہ تمہارے دلوں کو (اضطراب) سے قرار ہو جائے اور نصرت صرف اللہ ہی کی طرف سے ہے جو کہ زبردست ہیں، حکیم (بھی) ہیں۔

خاصیت:۔ یہ آیتیں ظالم بادشاہ و دشمن اور شب کے وقت جن یا انسان کے خوف کے لئے ہیں، اس کو شب جمعہ میں نصف شب کے وقت باوضو لکھے، پھر کاتب صبح کی نماز پڑھ کے طلوع آفتاب تک ذکر و تسبیح میں مشغول بیٹھا رہے۔ جب آفتاب بلند ہو جائے دو رکعت پڑھے اوّل میں فاتحہ اور آیۃ الکرسی اور دوئم میں فاتحہ اور اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے آخر سورۃ تک پڑھے پھر سات مرتبہ استغفار پڑھے اور سات مرتبہ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ۔ پھر تازہ وضو کر کے یہ آیتیں لکھ کر اپنے پاس رکھ لے۔ انشاء اللہ تعالیٰ مراد حاصل ہو۔

۳ وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا ۝ وَّجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ۭ وَاِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰٓي اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا ۝ (پ ۱۵ ع ۵)

(ترجمہ) اور جب آپ قرآن پڑھتے ہیں تو ہم آپ کے، اور جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے۔ ان کے درمیان ایک پردہ حائل کر دیتے ہیں اور (وہ پردہ یہ کہ)

ہم ان کے دلوں پر حجاب ڈالتے ہیں اس سے کہ وہ اس کو سمجھیں، اور ان کے کانوں میں ڈاٹ دیدیتے ہیں اور جب آپ قرآن میں صرف اپنے رب کا ذکر کرتے ہیں تو وہ لوگ نفرت کرتے ہوئے پشت پھیر کر چل دیتے ہیں۔

خاصیت :۔ کسی خوفزدہ پر جو خیالاتِ فاسدہ میں گرفتار ہو پڑھ کر دم کر دے تو اس کا خوف زائل ہو جائے۔

دیگر :۔ کوئی بھوت پلید کسی کے سر ہو گیا ہو تو نیلے پشمینہ پر یا کاغذ پر لکھ کر اس کے بازو پر باندھ دیا جائے تو وہ دفع ہو جائے۔

۶۔ اعمالِ حفاظت از شرِ موذی

یہ آیت پڑھ کر جس آدمی یا جانور سے اندیشہ ہو اس کی طرف دم کرے۔ اَللّٰہُ رَبُّنَا وَ رَبُّكُمْ ؕ لَنَآ اَعْمَالُنَا وَ لَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ؕ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ ؕ اَللّٰهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا۔ اس کے گزند سے محفوظ رہے۔

دیگر :۔ حٰمٓ ۚ عٓسٓقٓ ۚ كَذٰلِكَ يُوْحِيْٓ اِلَيْكَ وَ اِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۙ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ شدائد کے وقت پڑھنا مفید ہے۔

دیگر :۔ کعب الاحبار سے منقول ہے کہ سات آیتیں جب پڑھ لیتا ہوں، پھر کسی بات کا خوف نہیں رہتا۔

اوّل :۔ قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا ۚ هُوَ مَوْلٰىنَا ۚ وَ عَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝

دوم :۔ وَ اِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ۚ وَ اِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ؕ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝

سوم :۔ وَ مَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَ يَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَ مُسْتَوْدَعَهَا ؕ كُلٌّ فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝

چہارم:- إِنِّي تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ رَبِّي وَرَبِّكُم ۚ مَّا مِن دَابَّةٍ إِلَّا هُوَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا ۚ إِنَّ رَبِّي عَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ۝

پنجم:- وَكَأَيِّن مِّن دَابَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا اللَّهُ يَرْزُقُهَا وَإِيَّاكُمْ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝

ششم:- مَّا يَفْتَحِ اللَّهُ لِلنَّاسِ مِن رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۖ وَمَا يُمْسِكْ فَلَا مُرْسِلَ لَهُ مِن بَعْدِهِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝

ہفتم:- وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ ۚ قُلْ أَفَرَأَيْتُم مَّا تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ إِنْ أَرَادَنِيَ اللَّهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كَاشِفَاتُ ضُرِّهِ أَوْ أَرَادَنِي بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكَاتُ رَحْمَتِهِ ۚ قُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ ۖ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُونَ ۝

۶ برائے دفع خوف

ابن الکلبیؒ سے منقول ہے کہ کسی نے کسی شخص کو قتل کی دھمکی دی۔ اس کو اندیشہ ہوا، اس نے کسی عالم سے ذکر کیا۔ انھوں نے فرمایا کہ گھر سے نکلنے کے قبل سورۂ یٰسٓ پڑھ لیا کرو پھر گھر سے نکلا کرو۔ وہ شخص ایسا ہی کرتا تھا اور جب اپنے دشمن کے روبرو آتا تھا اس کو ہرگز نظر نہ آتا تھا۔

۷۔ آسیب وغیرہ سے حفاظت

۱) أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ ۝ فَتَعَالَى اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۖ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ ۝ وَمَن يَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهُ بِهِ فَإِنَّمَا حِسَابُهُ عِندَ رَبِّهِ ۚ (پ ۱۸ ع ۶)

(ترجمہ: ہاں تو کیا تم نے یہ خیال کیا تھا کہ ہم نے تم کو یوں ہی مہمل (خالی از حکمت) پیدا کر دیا ہے اور یہ خیال کیا تھا کہ تم ہمارے پاس نہیں لائے جاؤ گے۔ سو اس

سے کامل طور پر ثابت ہوگیا کہ) اللہ تعالیٰ بہت ہی عالیشان ہے جو کہ بادشاہ حقیقی ہے اس کے سوا کوئی بھی لائق عبادت نہیں (اور) وہ عرش عظیم کا مالک ہے۔ اور جو شخص (اس امر پر دلیل قائم ہونے کے بعد) اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کی بھی عبادت کرے کہ (جس کے معبود ہونے پر) اس کے پاس کوئی بھی دلیل نہیں، سو اس کا حساب اسی کے رب کے پاس ہوگا۔

خاصیت:۔ جس شخص پر آسیب ہو، ان آیتوں کو تین بار پانی پر پڑھ کر منہ پر چھینٹا دے یا کان میں دم کرے، انشاء اللہ تعالیٰ فوراً دور ہو جائیگا۔

۵ پوری سورۂ جن (پ ۲۹ ع ۱۱)

خاصیت:۔ جس پر آسیب آتا ہو، اس پر ایک مرتبہ پڑھ کر دم کرے یا لکھ کر بازو پر باندھ دے، انشاء اللہ تعالیٰ جاتا رہے گا۔

۶ یہ ۳۳ آیتیں حفاظت درندہ اور چور اور دفع آسیب اور عافیت جان و مال کے لئے اور شفائے جذام اور جمیع امراض کے لئے اکسیر اعظم ہیں۔ آیات الحرس ان کا لقب ہے وہ یہ ہیں:۔

شروع سورۂ بقرہ سے مفلحون تک۔ (پارہ ۱ رکوع ۱)

آیۃ الکرسی اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ سے خٰلِدُوْنَ تک (پارہ ۳ رکوع ۳)

اور ذیل کی آیات:۔ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ یُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ فَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَیْكَ الْمَصِیْرُ ○ لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَیْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِیْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَآ اِصْرًا كَمَا

حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۟
وَاغْفِرْ لَنَا ۟ وَارْحَمْنَا ۟ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ (پارہ ۳ رکوع ۸)

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى
عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ
بِاَمْرِهٖ ؕ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ؕ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا
وَّخُفْيَةً ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ
خَوْفًا وَّطَمَعًا ؕ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ (پ ۸ ع ۱۴)

قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ؕ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ
وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۝ وَقُلِ الْحَمْدُ
لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ
وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ۝ (پ ۱۵ ع ۱۲)

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۙ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ۙ فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ۙ اِنَّ
اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ؕ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ۝
اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ ِۨالْكَوَاكِبِ ۙ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ۚ
لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ۖ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ
عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۙ اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۝ فَاسْتَفْتِهِمْ
اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ؕ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ ۝ (پ ۲۳ ع ۵)

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ؕ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ يُرْسَلُ
عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ۝ (پارہ ۲۷ رکوع ۱۲)

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ

اللّٰہِ ؕ وَتِلْکَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُہَا لِلنَّاسِ لَعَلَّہُمْ یَتَفَکَّرُوْنَ ۝ ہُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّہَادَۃِ ۚ ہُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ۝ ہُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ ۚ اَلْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُہَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَکَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰہِ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ۝ ہُوَ اللّٰہُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَہُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی ؕ یُسَبِّحُ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَہُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ۝ (پ ۲۸ ع ۶)

قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّہُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۝ یَّہْدِیْٓ اِلَی الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِہٖ ؕ وَلَنْ نُّشْرِکَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ۝ وَّاَنَّہٗ تَعٰلٰی جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَۃً وَّلَا وَلَدًا ۝ وَّاَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ سَفِیْہُنَا عَلَی اللّٰہِ شَطَطًا (پ ۲۹ ع ۱۲)

اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَۃَ بِالْہُدٰی ۪ فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُہُمْ وَمَا کَانُوْا مُہْتَدِیْنَ ۝ مَثَلُہُمْ کَمَثَلِ الَّذِی اسْتَوْقَدَ نَارًا ۚ فَلَمَّآ اَضَآءَتْ مَا حَوْلَہٗ ذَہَبَ اللّٰہُ بِنُوْرِہِمْ وَتَرَکَہُمْ فِیْ ظُلُمٰتٍ لَّا یُبْصِرُوْنَ ۝ صُمٌّۢ بُکْمٌ عُمْیٌ فَہُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ ۝ اَوْ کَصَیِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ فِیْہِ ظُلُمٰتٌ وَّرَعْدٌ وَّبَرْقٌ ۚ یَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَہُمْ فِیْٓ اٰذَانِہِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ؕ وَاللّٰہُ مُحِیْطٌۢ بِالْکٰفِرِیْنَ ۝ یَکَادُ الْبَرْقُ یَخْطَفُ اَبْصَارَہُمْ ؕ کُلَّمَآ اَضَآءَ لَہُمْ مَّشَوْا فِیْہِ ۙ وَاِذَآ اَظْلَمَ عَلَیْہِمْ قَامُوْا ؕ (پارہ ۱ رکوع ۲)

خاصیت: جس دشمن کو شرعاً ایذا پہنچانا جائز ہو تو اس کے بدن کا ایک کپڑا لیکر اس پر اس کی ماں کا نام سات بار لکھا جائے اور اس کے گرد ایک دائرہ کھینچ دیا جائے اور اس پر یہ آیتیں لکھ دی جائیں اور اس پر ایک دائرہ کھینچ دیا جائے۔ اس طرح تین دائرے بنائے جائیں۔ پھر اس کپڑے کو لپیٹ کر مٹی کے کسی کورے برتن میں رکھ کر ہفتے کے روز اُس کے گھر میں ایسی جگہ دفن کر دیا جائے کہ اُس جگہ کسی کا پاؤں نہ آئے۔

۸- اعمال، دفع آسیب وجن

۱ پاک پانی پر فاتحہ اور آیۃ الکرسی اور سورہ جن کے شروع کی پانچ آیتیں پڑھ کر آسیب زدہ کے چہرے پر چھڑک دیں اور جس مکان میں شبہ ہو اس میں چھڑک دیں، انشاء اللہ تعالیٰ آسیب دفع ہو۔

۲ دیگر ایضاً ۔ پاک برتن پر فاتحہ اور آیت ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَآئِفَةً مِّنْكُمْ وَطَآئِفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ يُخْفُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۔ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْاَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۔ لکھ کر روغن کنجد سے دھو کر آسیب زدہ کے بدن پر اس روغن کی مالش کی جائے، انشاء اللہ اثر نہ ہو۔

۳ دیگر۔ امام غزالیؒ نے ایک بزرگ کا قصہ نقل کیا ہے کہ کسی بزرگ کی ایک لونڈی شب کو پیشاب کرنے بیٹھی اور آسیب کے اثر سے بیہوش ہو گئی۔ ان بزرگ نے اٹھ کر یہ کلمات پڑھے، اسی وقت اچھی ہو گئی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الٓمٓصٓ طٰهٰ طٰسٓمٓ كٓهٰيٰعٓصٓ يٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ حٰمٓ عٓسٓقٓ قٓ نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ۝

۴ دیگر۔ فقیہ کبیر احمد بن موسیٰ بن ابی عجیل آسیب زدہ پر یہ آیت پڑھا

کرتے تھے :- قُلْ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ ٥

دیگر :- بعض بزرگوں سے نقل ہے کہ ایک لڑکی کھیلتے کھیلتے گر گئی، انھوں نے خواب میں دیکھا کہ ایک فرشتہ بہت اچھی صورت میں آیا۔ اس کے دس بازو ہیں، اور کہا کہ کتاب اللہ میں اس کی شفا ہے، میں نے پوچھا کیا ہے کہا کہ یہ آیتیں اس پر پڑھ دو :
قُلْ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ ٥ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ وَّ نُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ٥ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ٥ قَالَ اخْسَئُوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ ٥ کہتے ہیں کہ جاگ کر میں نے یہ عمل کیا، بالکل اس کا اثر نہ رہا۔

۵　　برائے دفع جن

ابن قتیبہؒ سے منقول ہے کہ کسی شخص نے ان سے بیان کیا کہ میں بصرہ خرما کی تجارت کرنے گیا کرایہ پر کوئی گھر نہ ملا صرف ایک گھر ملا جس پر مکڑی نے جالے لگا رکھے تھے میں نے اسکی وجہ پوچھی لوگوں نے کہا کہ اسمیں جن رہتا ہے میں نے مالک سے کرایہ پر مانگا اُس نے کہا کہ کیوں اپنی جان کھوتے ہو، اس میں بڑا سرکش جن ہے۔ جو شخص اس میں رہتا ہے اس کو مار ڈالتا ہے۔ میں نے کہا مجھ کو کرایہ پر دے دو : اللہ تعالیٰ مددگار ہے۔ اس نے دے دیا۔ میں اس میں ٹھہر گیا۔ جب رات ہوئی، میری طرف ایک شخص سیاہ فام آیا جس کی آنکھیں شعلہ کی مثال روشن تھیں، میں نے آیت الکرسی پڑھنا شروع کی، وہ بھی برابر پڑھتا رہا، جب میں وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ٥ پر پہنچا وہ نہ کہہ سکا۔ میں نے اسی کو کہنا شروع کیا، بس وہ تاریکی جاتی رہی، اور رات بھر آرام سے رہا۔ جب صبح ہوئی، اس جگہ نشان جلنے کا اور کچھ راکھ دیکھی اور ایک کہنے والے کی آواز سُنی کہ تو نے بڑے بھاری جن کو جلایا، میں نے پوچھا کس چیز سے جل گیا۔ جواب دیا کہ اس کلمہ سے :- وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ٥

۶　　دیگر :- ابن قتیبہؒ سے منقول ہے کہ ایک مصری نے مجھ سے بیان کیا کہ میں

کسی عرب کے پاس اترا، اس نے میری خاطر کی جب وہ بستر پر لیٹا دفعتاً چیخ کر کھڑا ہوگیا اور بے ہوش ہوکر گر گیا۔ معلوم ہوا، جب سونے کو پڑتا ہے یہی حال ہوتا ہے۔ میں نے یہ آیتیں پڑھیں:۔

إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَثِيثًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ ۗ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ ۗ تَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ۝

پھر کبھی اس پر اثر نہ ہوا۔

برائے دفع جن از خانہ

إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا ۝ وَأَكِيدُ كَيْدًا ۝ فَمَهِّلِ الْكَافِرِينَ أَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ۝

چار لوہے کی کیلیں لے، ہر کیل پر پچیس پچیس بار پڑھ کر ان کو گھر کے چاروں کونوں میں دفن کردے۔

دیگر:۔ امام اوزاعی سے منقول ہے کہ ایک بھوت میرے سامنے آگیا میں ڈرا اور أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ۝ پڑھا، وہ بولا کہ تونے بڑے کی پناہ مانگی، یہ کہہ کر وہ ہٹ گیا۔

۹۔ نظر بد

وَإِن يَكَادُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَيُزْلِقُونَكَ بِأَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُولُونَ إِنَّهُ لَمَجْنُونٌ ۝ وَمَا هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ ۝ (پ ۲۹ ع ۲)

(ترجمہ) اور یہ کافر جب قرآن سنتے ہیں تو (شدتِ عداوت سے ایسے معلوم ہوتے ہیں کہ گویا آپ کو اپنی نگاہوں سے پھسلا کر گرادیں گے (یہ ایک محاورہ ہے اور (اسی عداوت سے آپ کی نسبت) کہتے ہیں کہ یہ مجنون ہیں۔ حالانکہ یہ قرآن (جس کے ساتھ آپ تکلم

فرماتے ہیں) تمام جہان کے واسطے نصیحت ہے۔

خاصیت ۱۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا ہے کہ نظر بد کے لئے مفید ہے۔

۳۔ یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ وَّکُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ ۝ قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِیْنَةَ اللّٰهِ الَّتِیْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّیِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ۚ قُلْ هِیَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا خَالِصَةً یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ ۚ کَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ۝ قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْیَ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِکُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَی اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ (پارہ ۸ رکوع ۱۱)

(ترجمہ) اے اولاد آدم کی، تم مسجد کی حاضری کے وقت اپنا لباس پہن لیا کرو، اور خوب کھاؤ اور پیو اور حد سے مت نکلو، بے شک اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتے حد سے نکل جانے والوں کو، آپ فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ کے پیدا کئے ہوئے کپڑوں کو جن کو اس نے اپنے بندوں کے واسطے بنایا ہے اور کھانے پینے کی حلال چیزوں کو کس شخص نے حرام کیا ہے آپ یہ کہہ دیجئے کہ یہ اشیاء اس طور پر کہ قیامت کے روز بھی خالص رہیں، دنیوی زندگی میں خلص اہل ایمان ہی کے لئے ہیں، ہم اسی طرح تمام آیات کو سمجھ داروں کے واسطے صاف صاف بیان کیا کرتے ہیں۔ آپ فرمایئے کہ البتہ میرے رب نے حرام کیا ہے تمام فحش باتوں کو، ان میں جو علانیہ ہیں وہ بھی اور ان میں جو پوشیدہ ہیں وہ بھی اور ہر گناہ کی بات کو اور ناحق کسی پر ظلم کرنے کو اور اس بات کو کہ تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی ایسی چیز کو شریک ٹھہراؤ جس کی اللہ نے کوئی سند نازل نہیں فرمائی اور اس بات کو کہ تم لوگ اللہ تعالیٰ کے ذمہ ایسی بات لگا دو جس کی تم سند نہ رکھو۔

خاصیت ۱۔ یہ آیت زہر و چشم بد و سحر کے دفع کے لئے مفید ہے۔ جو شخص اسکو

انجور سبز کے عرق اور زعفران سے لکھ کر اوس کے پانی سے دھو کر غسل کرے چشم بد اور جادو اس سے دفع ہو، اور جو کھانے میں ملا کر کھائے تو زہر سے مامون رہے اور سحر اور نظر بد سے بھی۔

۱۶ سورۂ ہُمَزَۃ (پ ۳۰)

خاصیت: جس کو نظر بد لگ گئی ہو، اُس پر دم کیا جائے، انشاء اللہ آرام ہوگا۔

۱۰۔ امن و امان کیلئے

۱ ابو جعفر نحاس نے حدیث نقل کی ہے کہ آیت الکرسی اور سورۂ اعراف کی تین آیتیں
اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ یُغْشِی الَّیْلَ النَّهَارَ یَطْلُبُهٗ حَثِیْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِهٖ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ○ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَةً اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ ○ وَلَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ ○ (پ ۸ رکوع ۱۴)

اور وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ○ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ○ فَالتّٰلِیٰتِ ذِكْرًا ○ اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ○ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ○ اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِزِیْنَةِ نِ الْكَوَاكِبِ ○ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَیْطٰنٍ مَّارِدٍ ○ لَا یَسَّمَّعُوْنَ اِلَی الْمَلَاِ الْاَعْلٰی وَیُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ○ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ○ اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ○ (پ ۲۳ ع ۵)

اور سورۂ الرحمٰن کی آیتیں سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَیُّهَ الثَّقَلٰنِ ○ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ○ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ یُرْسَلُ عَلَیْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ○ (پ ۲۷ ع ۱۲)

خواص: یہ سب آیتیں اگر کوئی شخص دن میں پڑھے تو تمام دن اور اگر رات کو

پڑھے تو تمام رات شیطان سرکش اور جادوگر ضرر رساں اور حاکم ظالم اور تمام چوروں اور درندوں سے محفوظ رہیگا۔

ط سُوْرَۃُ تَبَارَكَ (پ۲۹)

خواص ۱۔ اگر رویتِ ہلال کے وقت پڑھ لے تو تمام مہینہ خیریت سے گذرے اور سب شروں سے حفاظت رہے۔

۱۱۔ مدافعت و ہلاکتِ اعداء

ط وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۝ (پ۶ ع۱۳)

(ترجمہ) اور ہم نے ان میں باہم قیامت تک بغض و عداوت ڈال دی۔

خاصیت ۱۔ اگر دو آدمیوں میں تفریق و عداوت ڈالنا چاہے تو اس آیت کو لوح پتر پر لکھکر اسکے نیچے یہ نقش لکھے [نقش] اور اس نقش کے نیچے یہ عبارت لکھے کہ درمیان فلاں فلاں کے تفریق واقع ہوئے۔ فلاں فلاں کی جگہ دونوں کا نام لکھے اور تعویذ بنا کر درمیان دو پرانی قبروں کے دفن کر دے، مگر ناحق کے لئے نہ کرے، ورنہ گنہگار ہوگا۔

۱۲۔ خوف و ڈر دفع کرنیکے لئے

ط فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ (پارہ ۱۳ رکوع ۲)

(ترجمہ) اللہ کے سپرد وہی سب سے بڑھ کر نگہبان ہے اور وہ سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے۔

خاصیت ۱۔ جس کو کسی دشمن کا خوف ہو یا اور کسی طرح کی بلاو مصیبت کا خوف ہو وہ کثرت سے اس کو پڑھا کرے، انشاءاللہ تعالیٰ دشواری دور ہو جائے گی۔

۱۳۔ بحث میں غالب آنا

ط يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا ۝ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَاعْتَصَمُوْا بِهٖ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِيْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ

وَّیَهْدِیْهِمْ اِلَیْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا ۝ (پ ۶ ع ۳)

(ترجمہ) اے (تمام) لوگو! یقیناً تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے ایک (کافی) دلیل آچکی ہے اور ہم نے تمہارے پاس ایک صاف نور بھیجا ہے۔ سو جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور انھوں نے اللہ (کے دین) کو مضبوط پکڑا، سو ایسوں کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت (یعنی جنت میں) داخل کریں گے اور اپنے فضل میں اور اپنے تک (پہنچنے کا) ان کو سیدھا راستہ بتلائیں گے۔

خاصیت ۱۔ دشمن پر بحث میں غالب آنے کے واسطے اتوار کے روز روزہ رکھے اور ایک چمڑے کے ٹکڑے پر لکھ کر باندھ لے۔

۱۴۔ جان کی حفاظت

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝ (پ ۱۵ ع ۹)

(ترجمہ) ہم نے قرآن کو نازل کیا ہے اور ہم اس کے محافظ اور نگہبان ہیں۔

خاصیت ۱۔ چاندی کے ملمع کے پترے پر اس کو لکھ کر شب جمعہ کو یہ آیت چالیس بار اس پر پڑھے، پھر اس کو نگینِ انگشتری کے نیچے رکھ کر وہ انگشتری پہن لے اس کا مال وجان اور سب حالات حفاظت سے رہیں۔

۱۵۔ دشمن سے مقابلہ

آیاتِ حزبِ جبل قاف ۱۔ اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ مِنْۢ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰىۘ اِذْ قَالُوْا لِنَبِیٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِؕ قَالَ هَلْ عَسَیْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَیْكُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْاؕ قَالُوْا وَمَا لَنَآ اَلَّا نُقَاتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَقَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِیَارِنَا وَاَبْنَآىِٕنَاؕ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَیْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْهُمْؕ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِالظّٰلِمِیْنَ ۝ (پ ۲ ع ۲)

لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِیْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِیْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِیَآءُ ۘ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا وَقَتْلَهُمُ الْاَنْۢبِیَآءَ بِغَیْرِ حَقٍّ ۙ وَّنَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِیْقِ ۝ (پ ۴ ع ۱۰)

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوْٓا اَيْدِيَكُمْ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۚ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْيَةً ۚ وَقَالُوْا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ ۚ لَوْلَآ اَخَّرْتَنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۗ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ ۚ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى ۗ وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ۝ (پ ۵ ع ۸)

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَيْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ ۘ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ۭ قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ ۭ قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ۝ (پ ۶ ع ۹)

خاصیت: - اِن کی خاصیت جاہ و منزلت اور غلبہ مقابلۂ اعداء ہے اگر پرچم پر لکھ لیا جائے تو مقابلہ میں ہرگز شکست نہ ہو اور دشمنوں پر فتح و ظفر حاصل ہو۔ اور اگر کاغذ میں لکھ کر سر میں رکھ کر امراء و حکام کے پاس جائے تو اس کی قدر و عظمت ان کی آنکھ میں ہو۔

۲ لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ اِلَّآ اَذًى ۭ وَاِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ يُوَلُّوْكُمُ الْاَدْبَارَ ۣ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ۝ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اَيْنَ مَا ثُقِفُوْٓا اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَاۗءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّھُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ الْاَنْۢبِيَاۗءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۭ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۝ (پ ۴ ع ۳)

(ترجمہ) وہ تم کو ہرگز کوئی ضرر نہ پہنچا سکیں گے مگر ذرا خفیف سی اذیت اور اگر وہ تم سے مقابلہ کریں تو تم کو پشت دکھا کر بھاگ جائیں گے پھر کسی کی طرف سے ان کی حمایت بھی نہ کی جائے گی۔ جمادی گئی ہے ان پر بے قدری جہاں کہیں بھی پائے جائیں گے مگر ہاں ایک تو ایسے ذریعہ کے سبب جو اللہ کی طرف سے ہے اور ایک ایسے ذریعہ سے جو آدمیوں کی طرف سے ہے اور مستحق ہو گئے یہ لوگ غضبِ الٰہی کے اور جمادی گئی ان پر پستی یہ (ذلت و غضب) اس وجہ سے ہوا کہ وہ لوگ منکر ہو جاتے تھے احکامِ الٰہیہ کے اور قتل کر دیا کرتے تھے پیغمبروں کو ناحق۔ اور (نیز) یہ اس وجہ سے ہوا کہ ان لوگوں نے اطاعت نہ کی اور دائرۂ اطاعت سے نکل جاتے تھے۔

خاصیت:۔ یہ آیتیں دشمن پر فتحیابی کے لئے ہیں۔ کسی ہتھیار پر شنبہ کے روز نحس ساعت میں اس کو کندہ کرے اور کرنے والا روزہ سے ہو، وہ ہتھیار لے کر جو شخص مقابلہ دشمن میں جائے فتحیاب ہو۔

۵ إِذْ هَمَّتْ طَّائِفَتَانِ مِنكُمْ أَن تَفْشَلَا وَاللَّهُ وَلِيُّهُمَا ۗ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ۝ وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَدْرٍ وَأَنتُمْ أَذِلَّةٌ ۖ فَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝ إِذْ تَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ أَلَن يَكْفِيَكُمْ أَن يُمِدَّكُمْ رَبُّكُم بِثَلَاثَةِ آلَافٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُنزَلِينَ ۝ بَلَىٰ ۚ إِن تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا وَيَأْتُوكُم مِّن فَوْرِهِمْ هَٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُم بِخَمْسَةِ آلَافٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُسَوِّمِينَ ۝ وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ إِلَّا بُشْرَىٰ لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوبُكُم بِهِ ۗ وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِندِ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ۝ (پ ۴ ع ۴)

(ترجمہ) جب تم میں سے دو جماعتوں (بنی سلمہ و بنی حارثہ) نے دل میں خیال کیا کہ ہمت ہار دیں اور اللہ تعالےٰ ان دونوں جماعتوں کا مددگار تھا اور پس مسلمانوں کو تو اللہ تعالےٰ پر اعتماد کرنا چاہئے اور یہ بات محقق ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو (غزوۂ بدر میں) منصور فرمایا، حالانکہ تم بے سر و سامان تھے۔ سو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہا کرو تاکہ تم شکرگذار رہو (یہ نصرت) اس وقت ہوئی جب کہ آپ مسلمانوں سے یوں فرما رہے تھے کہ کیا تم کو یہ امر کافی نہ ہوگا کہ تمہارا رب تمہاری مدد کرے تین ہزار فرشتوں کے ساتھ (جو آسمان سے) اتارے جائیں گے۔ ہاں کیوں نہیں (کافی ہوگا) اگر مستقل رہو گے اور (اگر وہ تم پر ایک دم سے بھی آئیں گے تو تمہارا رب تمہاری امداد فرمائیگا پانچ ہزار فرشتوں سے جو کہ ایک خاص وضع بنائے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ نے یہ امداد محض اس لئے کی کہ تمہارے لئے (غلبہ کی) بشارت ہو اور تاکہ تمہارے دلوں کو (اضطراب) سے قرار ہو جائے اور نصرت صرف اللہ ہی کی طرف سے ہے جو کہ زبردست ہیں حکیم بھی ہیں۔

خاصیت:۔ یہ آیتیں ظالم بادشاہ ودشمن اور شب کے وقت جن، یا انسان کے خوف کے لئے ہیں اس کو شب جمعہ میں نصف شب کے وقت باوضو لکھے پھر کاتب صبح کی نماز پڑھ کے طلوعِ آفتاب تک تسبیح و ذکر میں مشغول بیٹھا رہے، جب آفتاب بلند ہو جائے تو دو رکعت پڑھے اول میں سورۂ فاتحہ اور آیۃ الکرسی اور دوم میں فاتحہ اور اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے آخر سورۃ تک پڑھے، پھر سات مرتبہ استغفار پڑھے اور سات مرتبہ حَسْبِیَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ۝ پڑھے، پھر تازہ وضو کر کے یہ آیتیں لکھ کر اپنے پاس رکھ لے انشاء اللہ تعالیٰ مراد حاصل ہو۔

۔ اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۠ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۠ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝ (پ ۴ ع ۵)

(ترجمہ): جو لوگ کہ خرچ کرتے ہیں فراغت میں اور تنگی میں (بھی) اور غصے کے ضبط کرنے والے اور لوگوں (کی تقصیرات) سے درگذر کرنے والے، اور اللہ تعالیٰ ایسے نیکوکاروں کو محبوب رکھتا ہے اور (بعضے) ایسے لوگ کہ جب کوئی ایسا کام کر گزرتے ہیں جس میں زیادتی ہو اپنی ذات پر نقصان اٹھاتے ہیں تو (معاً) اللہ تعالیٰ کو یاد کر لیتے ہیں، پھر اپنے گناہوں کی معافی چاہنے لگتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے سوا اور ہے کون جو گناہوں کو بخشتا ہو اور وہ لوگ اپنے فعل (بد) پر اصرار اور (ہٹ) نہیں کرتے اور وہ جانتے ہیں ان لوگوں کی جزا بخشش ہے۔ اُن کے رب کی طرف سے اور (بہشت کے) ایسے باغ ہیں کہ اُن کے نیچے نہریں چلتی ہوں گی یہ ہمیشہ (ہمیشہ) ان ہی میں رہیں گے اور یہ اچھا حق الخدمت ہے ان کام کرنے والوں کا۔

خاصیت :۔ یہ آیتیں سکون تیزئ نفس و غضب اور سلطان جابر و دشمن ظالم کے لئے ہیں۔ شب جمعہ میں بعد نماز عشاء کاغذ پر لکھ کر باندھے اور صبح کو ان لوگوں کے پاس جائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ان کے شر سے محفوظ رہے گا۔

۵ سورۂ ھود (پ ۱۱ ع ۱۲)

خاصیت :۔ ہرن کی جھلی پر لکھ کر جو شخص اپنے پاس رکھے اس کو قوت و نصرت عطا ہو، اگر سو آدمیوں سے بھی مقابلہ ہو سب پر ہیبت غالب ہو جائے اور اس کے خلاف کوئی گفتگو اس سے نہ کر سکے اور اگر اس کو زعفران سے لکھ کر تین روز صبح و شام پی لے، قلب قوی ہو جائے اور کسی کے مقابلہ سے اس کو خوف نہ ہو۔

۶ اِنَّا جَعَلْنَا فِیْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِیَ اِلَی الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَیْنٰهُمْ فَهُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ

(پارہ ۲۲ رکوع ۱۸)

(ترجمہ) ہم نے ان کی گردنوں میں طوق ڈال دیئے پھر وہ ٹھوڑیوں تک (اڑ گئے) ہیں جس سے اُن کے سر اوپر اُلل گئے اور ہم نے ایک آڑ اُن کے سامنے کر دی اور ایک آڑ اُنکے پیچھے کر دی جس سے ہم نے (ہر طرف سے) ان کو پردوں سے گھیر دیا سو وہ نہیں دیکھ سکتے۔

خاصیت :۔ اگر ڈھال پر لکھ کر اعدائے دین کا مقابلہ کرے تو غالب آئے۔

۷ سُوْرَۃُ النّٰزِعٰت (پارہ ۳۰)

خاصیت :۔ مقابلۂ دشمن کے وقت پڑھنے سے اس کے ضرر سے محفوظ و مامون رہے۔

۸ سورۃ الفیل (پارہ ۳۰)

خاصیت :۔ دشمن سے مقابلہ کرتے وقت اس کو پڑھا جائے انشاء اللہ غلبہ حاصل ہو۔

۹۔ اٰیۃُ الکُرسِیّ

خاصیت :- اگر وقت مقابلۂ عدو کے ۳۱۴ بار پڑھے تو غلبہ حاصل ہو۔

۱۰۔ سورۂ طٰہٰ

خاصیت :- اگر صبح کے وقت پڑھے تو لوگوں کے دل مسخر ہوں، اور دشمنوں پر غلبہ حاصل ہو۔

۱۱۔ سَیُهْزَمُ الْجَمْعُ وَیُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ

خاصیت :- مٹی پر پڑھ کر دشمن کی طرف پھینکنے سے اس کو شکست ہو

۱۲۔ دیگر، سورۂ اِنَّآ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ

خاصیت :- تنہائی میں تین سو بار پڑھنے سے دشمنوں پر غلبہ حاصل ہو۔

۱۳۔ اِذَا زُلْزِلَتْ

اہلِ علم میں سے ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ ایک مقام پر لڑائی ہو رہی تھی، میں نے سورۂ اذا زلزلت پڑھ کر زمین پر ہاتھ مار کر اس طرف کو مٹی پھینک دی، پھر سر پر ہاتھ رکھ کر یہ آیتیں پڑھیں :- فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِیْقًا فِی الْبَحْرِ یَبَسًا لَّا تَخٰفُ دَرَكًا وَّلَا تَخْشٰی ۝ وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَیْنٰهُمْ فَهُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ ۝ قسم کھا کر کہتے ہیں کہ یہ عمل کر کے ایک درخت کے نیچے بیٹھ رہا۔ مخالفین وہاں پہونچ کر کہنے لگے کہ ابھی تو وہ شخص یہاں تھا، کہاں گیا۔ اور ان کو نظر نہ آئے۔

۱۴۔ عملِ شکستِ کفار

ابن الکلبیؒ سے منقول ہے کہ مجھ سے ایک ثقہ نے بیان کیا کہ کسی نے ملوکِ کفار سے اہلِ اسلام کے کسی شہر کا محاصرہ کیا۔ اِن لوگوں میں کوئی نیک آدمی تھا، اُس نے ایک مشتِ خاک لے کر اسپر وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰی ج وَلِیُبْلِیَ الْمُؤْمِنِیْنَ مِنْهُ بَلَآءً حَسَنًا اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۝ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝ وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۝

وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَالَهَا ۝ یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۝ بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ۝ یَوْمَئِذٍ یَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۝ ملکہ کران کافروں کی فرودگاہ میں ڈلوادی، وہ آپس میں لڑکر بھاگ گئے۔

۱۵ اَلْقَادِرُ (توانا سب پر)

خاصیت:۔ دو رکعت نماز پڑھ کر اس کو سو بار پڑھے تو قوت حاصل ہو اور اگر وضو کرتے ہوئے اس کی کثرت کرے تو دشمنوں پر غالب ہو۔

۱۶ اَلْمُقَدِّمُ (آگے کرنے والے)

خاصیت:۔ معرکہ میں جاکر پڑھے تو قوت اور نجات ہو۔

۱۷ اَلتَّوَّابُ (توبہ قبول کرنیوالے)

خاصیت:۔ بعد نماز چاشت تین سو ساٹھ بار پڑھے تو، توبہ کی توفیق حاصل ہوگی، اگر ظالم پر دس بار پڑھے تو اس سے خلاصی ہو۔

۱۸ اَلْمُنْتَقِمُ (بدلہ لینے والے)

خاصیت:۔ جو شخص اپنے ظالم دشمن سے انتقام نہ لے سکتا ہو تو اس کی کثرت کرے، اللہ تعالیٰ اس سے انتقام لے لیں۔

سفر

۱۔ سوار ہوتے وقت

۱ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ ۝ (پ ۲۵ ع ۷)

(ترجمہ) اسی کی ذات پاک ہے جس نے ان چیزوں کو ہمارے بس میں کر دیا اور ہم تو ایسے نہ تھے جو ان کو قابو میں کر لیتے۔

خاصیت:۔ گھوڑے یا دوسری سواری پر سوار ہونے کے وقت اس آیت کو پڑھ لیا

کرے، انشاء اللہ تعالیٰ آفتوں سے محفوظ رہیگا۔

۴۔ اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّ كَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ۝ (پ ۳ ع ۱۷)

(ترجمہ) کیا پھر اُس دین خداوندی کے سوا اور کسی طریقہ کو چاہتے ہیں، حالانکہ حق تعالیٰ کے سامنے سب سرافگندہ ہیں جتنے آسمانوں اور زمین میں ہیں (بعضے) خوشی سے اور (بعضے) بے اختیاری سے اور سب خدا ہی کی طرف لوٹائے جائیں گے۔

خاصیت:۔ اگر سواری کا کوئی جانور گھوڑا اونٹ، سواری کے وقت شوخی شرارت کرے اور چڑھنے نہ دے تو اس آیت کو تین مرتبہ پڑھ کر اس کے کان میں پھونک دے، انشاء اللہ تعالیٰ باز آجائے گا۔

۲۔ کسی شہر میں داخل ہونا

۱۔ رَبِّ اَنْزِلْنِيْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ۝ (پ ۱۸ ع ۲)

(ترجمہ) اے میرے رب مجھ کو زمین پر برکت کا اتارنا اتاریو، اور آپ سب اتارنیوالوں سے اچھے ہیں۔

خاصیت:۔ جب کسی شہر میں داخل ہو تو اس آیت کو پڑھے، انشاء اللہ تعالیٰ وہاں بخیر و خوبی بسر ہوگی۔

۳۔ حفاظتِ کشتی و جہاز

۱۔ بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ (پ ۱۲ ع ۴)

(ترجمہ) فرمایا کہ (آؤ) اس کشتی میں سوار ہوجاؤ (اور کچھ اندیشہ مت کرو کیونکہ) اس کا چلنا اور اس کا ٹھہرنا اللہ ہی کے نام سے ہے بالیقین میرا رب غفور ہے رحیم ہے۔

خاصیت:۔ جب کشتی یا دوسری سواری پر سوار ہونے لگے تو اس آیت کو پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ راہ کی آفتوں سے محفوظ رہے گا، اور جس شخص کو سردی سے بخار آتا ہو تو

بیری کی لکڑی پر لکھ کر اس کے گلے میں ڈال دے، انشاء اللہ تعالیٰ شفا ہوگی۔

۲۔ فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ۚ وَجَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ۚ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ○ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۗ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ○ (پ ۷، ع ۱۸)

(ترجمہ) وہ (اللہ تعالیٰ) صبح کا نکالنے والا ہے اور اس نے رات کو راحت کی چیز بنایا ہے اور سورج اور چاند (کی رفتار) کو حساب سے رکھا ہے۔ یہ ٹھہرائی ہوئی بات ہے ایسی ذات کی جو کہ قادر ہے، بڑے علم والا ہے اور وہ اللہ ایسا ہے جس نے تمہارے (فائدہ) کے لئے ستاروں کو پیدا کیا تاکہ تم ان کے ذریعے سے اندھیروں میں خشکی میں بھی اور دریا میں بھی راستہ معلوم کرسکو بیشک ہم نے یہ دلائل کھول کھول کر بیان کر دیے ہیں ان لوگوں کے لئے جو خبر رکھتے ہیں۔

خاصیت:۔ اس آیت کو جمعہ کے روز باوضو ساکھو کے تختے پر یا کسی لکڑی پر لکھ کر کندہ کر کے کشتی کے آگے باندھ دینے سے کشتی تمام آفات سے محفوظ رہیگی۔

۳۔ **دیگر:۔** اگر لاجورد کے نگین پر بدھ کے روز کندہ کر کے انگوٹھی پہنے ہر طرح کی حاجت روائی ہو اور قبولیت اور محبت وہیبت لوگوں کی نظر میں پیدا ہو۔

۴۔ وَقَالَ ارْكَبُوْا فِيْهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا ۚ اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○

(پ ۱۲ رکوع ۴)

(ترجمہ) اور (نوح علیہ السلام نے) فرمایا کہ (آؤ) اس کشتی میں سوار ہو جاؤ اور کچھ اندیشہ مت کرو (کیونکہ) اس کا چلنا اور اس کا ٹھہرنا (سب) اللہ ہی کے نام سے ہے بالیقین میرا رب غفور ہے، رحیم ہے۔

خاصیت:۔ ساکھو کی تختی پر اس آیت کو کندہ کر کے کشتی کے اگلے حصہ میں اس کو جڑ دیا جائے، ہر قسم کی آفت سے کشتی محفوظ رہے۔ اور اس کو کشتی میں سوار ہوتے وقت پڑھنا چاہئے۔

۵ اسی طرح آیت وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ ق وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌۢ بِیَمِیْنِہٖ ط سُبْحٰنَہٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ۝ (پ ۲۴ ع ۴) پڑھنا مفید ہے۔

(ترجمہ) اور (افسوس ہے کہ) ان لوگوں نے خدائے تعالیٰ کی کچھ عظمت نہ کی، جیسی عظمت کرنی چاہیئے تھی، حالانکہ (اس کی وہ شان ہے کہ) ساری زمین اس کی مٹھی میں ہوگی قیامت کے دن اور تمام آسمان لپٹے ہوں گے اس کے داہنے ہاتھ میں، وہ پاک اور برتر ہے اُن کے شرک سے۔

۶۱ سورۂ لقمان (پارہ ۲۱)

خاصیت:۔ اس کو لکھ کر پینے سے پیٹ کی سب بیماریاں اور بخار اور تجاری اور چوتھیہ جاتا رہتا ہے۔ اور اس کو پڑھنے سے غرق سے مامون رہے۔

۵ اَلَمْ تَرَ اَنَّ الْفُلْکَ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰہِ لِیُرِیَکُمْ مِّنْ اٰیٰتِہٖ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّکُلِّ صَبَّارٍ شَکُوْرٍ ۝ (پ ۲۱ رکوع ۱۳)

(ترجمہ) اے مخاطب! کیا تجھ کو یہ (دلیل توحید کی معلوم نہیں کہ اللہ ہی کے فضل سے کشتی دریا میں چلتی ہے تاکہ تم کو اپنی نشانیاں دکھلائے، اس میں نشانیاں ہیں ہر ایک ایسے شخص کے لئے جو صابر و شاکر ہو۔

خاصیت:۔ طوفانِ دریا کے واسطے سات پرچوں پر لکھ کر دریا میں جانب مشرق میں یکے بعد دیگرے ایک ایک ڈال دیا جائے۔

قُلْ مَنْ یُّنَجِّیْکُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُوْنَہٗ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَۃً لَئِنْ اَنْجٰنَا مِنْ ھٰذِہٖ لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الشّٰکِرِیْنَ ۝ قُلِ اللّٰہُ یُنَجِّیْکُمْ مِّنْھَا وَمِنْ کُلِّ کَرْبٍ ثُمَّ اَنْتُمْ تُشْرِکُوْنَ ۝ (پارہ ۷ رکوع ۱۴)

(ترجمہ) آپ کہیے کہ وہ کون ہے جو تم کو خشکی اور دریا کی ظلمات و شدائد سے

اس حالت میں نجات دیتا ہے کہ تم اس کو پکارتے ہو تذلل ظاہر کرکے اور (کبھی) چپکے چپکے، اگر آپ ہم کو اُن سے نجات دیدیں تو ہم ضرور حق شناسی (پر قائم رہنے) والوں سے ہو جائیں۔ آپ (ہی) کہہ دیجئے کہ اللہ ہی تم کو ان سے نجات دیتا ہے اور ہر غم سے۔ تم پھر بھی شرک کرنے لگتے ہو۔

خاصیت:۔ اگر دریا میں جوش وطغیان ہو، یہ آیتیں لکھ کر دریا میں ڈالنے سے طوفان کو سکون ہو جاتا ہے۔

۹ سورۃ الفتح (پارہ ۲۶)

خاصیت:۔ رمضان شریف کی رویتِ ہلال کے وقت تین بار پڑھنے سے تمام سال روزی فراخ رہے۔ لکھ کر قتال یا جدال کے وقت پاس رکھنے سے مامون رہے اور فتح میسر ہو، کشتی میں سوار ہو کر پڑھنے سے غرق سے مامون رہے۔

۱۰ رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ اَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّ اجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا ۝ (پارہ ۱۵، رکوع ۹)

(ترجمہ) اے رب مجھ کو خوبی کے ساتھ پہنچائیو اور مجھ کو خوبی کے ساتھ لے جائیو اور مجھ کو اپنے پاس سے ایسا غلبہ دیجیو جس کے ساتھ نصرت ہو۔

خاصیت:۔ سفر کرنے کے وقت یا سفر سے آنے کے وقت اس کو پڑھ لے ان شاء اللہ تعالیٰ عزت و قدر ہوگی۔

۱۱ سورۂ عبس (پارہ ۳۰)

خاصیت:۔ اس کو لکھ کر پاس رکھنے سے راستے کے خطرات سے مامون رہے۔

۱۲ سورۂ علق (پارہ ۳۰)

خاصیت:۔ سفر میں ساتھ رکھنے سے گھر آنے تک ہر قسم کے آفاتِ بری و بحری سے مامون رہے۔

۴- بخیریت واپسی

ا:۔ حروف مقطعات جو سورتوں کے شروع میں ہوتے ہیں وہ یہ ہیں:۔

الٓمٓ۔ الٓمٓصٓ۔ الٓرٰ۔ الٓمٓرٰ۔ کٓھٰیٰعٓصٓ۔ طٰہٰ۔ طٰسٓ۔ طٰسٓمٓ۔ یٰسٓ۔ صٓ

حٰمٓ۔ عٓسٓقٓ۔ قٓ۔ نٓ۔

اور جن میں یہ حروف آئے ہیں:۔

اَلِف۔ حَا۔ رَا۔ سِین۔ کَاف۔ عَین۔ طَا۔ قَاف۔ رَا۔ ھَا۔ ق۔ مِیم۔ ن۔ یَاء

اِن کا لقب اصطلاح میں حروفِ نورانی ہے۔

خاصیت:۔ ایک عارف سے منقول ہے کہ ان حروفِ نورانی کو پاس رکھنے سے تمام آفات سے حفاظت رہتی ہے اور رزق ملتا ہے اور حوائج پورے ہوتے ہیں اور دشمن اور چور اور سانپ اور بچھو اور درندہ اور حشرات الارض سے محفوظ رہتا ہے۔ اور سفر میں ان کے پڑھنے سے صحیح و سالم گھر واپس آتا ہے۔

۲:۔ اَلْعَلِیُّ (بلند سب سے)

خاصیت:۔ اگر لکھ کر مسافر اپنے پاس رکھے تو جلدی اپنے عزیزوں سے آملے۔ اگر محتاج ہو غنی ہو جائے۔

۳:۔ اَلْاَوَّلُ (پہلے سب سے)

خاصیت:۔ اگر مسافر ہر جمعہ کو ہزار بار پڑھے تو جلدی اپنے لوگوں سے آملے۔

امراضِ جسمانی

۱- بخار یا ہر بیماری کے دفعیہ کیلئے

ا:۔ اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ۝ (پارہ ۹ رکوع ۱۴)

(ترجمہ) یقیناً جو لوگ خدا ترس ہیں جب اُن کو کوئی خطرہ شیطان کی طرف سے آجاتا ہے تو وہ یاد کرنے میں لگ جاتے ہیں۔

خاصیت:- جس شخص کو گرمی سے بخار آتا ہو اس آیت کو پڑھ کر اس پر دم کرے یا طشتری پر لکھ کر دھو کر پلا دے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ شفا ہوگی۔

۲ قُلْنَا یٰنَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰۤی اِبْرٰهِیْمَ ۝ (پ ۱۷ ع ۵)

(ترجمہ) ہم نے (آگ کو) حکم دیا کہ اے آگ تو ٹھنڈی اور بے گزند ہوجا ابراہیمؑ کے حق میں۔

خاصیت:- جس کو گرمی سے بخار آتا ہو، اس آیت کو لکھ کر دھو کر پلا دیوے۔ یا گلے میں ڈال دے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ بخار جاتا رہے گا۔

۳ وَیَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ ۝ (پارہ ۱۰ رکوع ۸) وَشِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ (پ ۱۱ ع ۱۲) یَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِیْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ؕ (پ ۱۴ ع ۱۶) وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ۝ (پ ۱۵ ع ۱۰) وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ یَشْفِیْنِ (پارہ ۱۹ ع ۹) قُلْ هُوَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا هُدًی وَّشِفَآءٌ (پارہ ۲۴ رکوع ۱۹)

(ترجمہ) اور بہت سے (ایسے) مسلمانوں کے قلوب کو شفا دیگا۔ دلوں میں جو (بُرے کاموں سے) بیماریاں ہیں ان کے لئے شفا ہے۔ اس کے پیٹ میں سے پینے کی ایک چیز نکلتی ہے (یعنی شہد) جس کی رنگتیں مختلف ہوتی ہیں کہ اس میں لوگوں کے لئے شفا ہے۔ اور ہم قرآن میں ایسی چیزیں نازل کرتے ہیں کہ ایمان والوں کے حق میں تو شفا و رحمت ہے۔ اور جب میں بیمار ہوجاتا ہوں (جس کے بعد شفا ہوجاتی ہے) تو وہی مجھ کو شفا دیتا ہے۔ آپ کہدیجئے کہ یہ قرآن ایمان والوں کے لئے نور ہدا اور شفا ہے۔

خاصیت:- ان آیاتِ شفا کو جس مرض میں چاہے طشتری پر لکھ کر مریض کو پلائے یا تعویذ لکھ کر گلے میں ڈال دے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ صحت ہوگی، اگرچہ کیسا ہی سخت مرض ہو۔

۱ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۙ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۙ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ ؕ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ؕ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ۙ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ ٪

(ترجمہ) شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔ سب تعریفیں اللہ کو لائق ہیں جو مربی ہیں ہر ہر عالم کے، جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔ جو مالک ہیں روز جزا کے۔ ہم آپ ہی کی عبادت کرتے ہیں اور آپ ہی سے درخواست اعانت کی کرتے ہیں بتلا دیجئے ہم کو راستہ سیدھا، راستہ ان لوگوں کا جن پر آپ نے انعام فرمایا ہے، نہ راستہ اُن لوگوں کا جن پر آپ کا غضب کیا گیا اور نہ اُن لوگوں کا جو راستہ سے گم ہو گئے۔

خاصیت:۔ جس کو بخار آتا ہو تھوڑی روئی لے کر گیارہ بار درود شریف پڑھے پھر سات بار الحمد شریف پڑھ کر روئی پر دم کر کے داہنے کان میں رکھے اور روئی کا دوسرا ٹکڑا لیکر پانچ بار الحمد شریف پڑھے گیارہ بار درود شریف پڑھ کر روئی پر دم کر کے بائیں کان میں رکھ لے، دوسرے روز اسی وقت جس وقت روئی کان میں رکھی تھی، داہنے کان کی روئی بائیں کان میں رکھ لے اور بائیں کان کی روئی داہنے کان میں رکھے، انشاء اللہ تعالیٰ بخار جاتا رہیگا۔

۲ دیگر:۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ بخار کے لئے یہ لکھ کر مریض کے بندھواتے تھے:۔ یُرِیۡدُ اللّٰہُ اَنۡ یُّخَفِّفَ عَنۡکُمۡ ۚ وَ خُلِقَ الۡاِنۡسَانُ ضَعِیۡفًا ط اَلۡـٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰہُ عَنۡکُمۡ وَ عَلِمَ اَنَّ فِیۡکُمۡ ضَعۡفًا ؕ (پ ۱۰ ع ۲) رَبَّنَا اکۡشِفۡ عَنَّا الۡعَذَابَ اِنَّا مُؤۡمِنُوۡنَ (پ ۲۵ ع ۱۳) وَ اِنۡ یَّمۡسَسۡکَ اللّٰہُ بِضُرٍّ فَلَا کَاشِفَ لَہٗۤ اِلَّا ہُوَ ۚ وَ اِنۡ یُّرِدۡکَ بِخَیۡرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضۡلِہٖ ؕ (پارہ ۱۱ رکوع ۱۶) وَ ہُوَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ (پ ۷ ع ۸)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ کو تمہارے ساتھ تخفیف منظور ہے اور (وجہ اس کی یہ ہے کہ) آدمی کمزور پیدا کیا گیا ہے ۔ اب اللہ تعالیٰ نے تم پر تخفیف کر دی اور معلوم کر لیا کہ تم میں ہمت کی کمی ہے۔ اے ہمارے رب! ہم سے اس مصیبت کو دور کر دیجئے۔ ہم ضرور ایمان لے آئیں گے ۔ اور اگر تم کو اللہ

کوئی تکلیف پہنچائے تو بجز اس کے اور کوئی اس کو دور نہیں کرسکتا ، اور اگر وہ تم کو کوئی راحت پہنچانا چاہے تو اس کے فضل کا کوئی ہٹانے والا نہیں ہے ، اور وہ ہر شئے پر پوری قدرت رکھتا ہے۔

۱۷ وَأَوْحَيْنَآ إِلَىٰ مُوسَىٰ وَأَخِيهِ أَن تَبَوَّءَا لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوتًا وَاجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ قِبْلَةً وَأَقِيمُوا الصَّلَوٰةَ ۗ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ۝ (پارہ ۱۱ ع ۱۴)

اور وَإِن يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُۥٓ إِلَّا هُوَ ۖ وَإِن يُرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهِۦ ۚ يُصِيبُ بِهِۦ مَن يَشَآءُ مِنْ عِبَادِهِۦ ۚ وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝ (پارہ ۱۱ رکوع ۱۶)

(ترجمہ) اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) اور ان کے بھائی (ہارون علیہ السلام) کے پاس وحی بھیجی کہ تم دونوں اپنے ان لوگوں کے لئے (بدستور) مصر میں گھر برقرار رکھو، اور (نماز کے اوقات میں) تم سب اپنے انھیں گھروں کو نماز پڑھنے کی جگہ قرار دے لو، اور (یہ ضروری ہے کہ) نماز کے پابند رہو اور (اے موسیٰ) آپ مسلمانوں کو بشارت دے دیں اور اگر تم کو اللہ تعالیٰ کوئی تکلیف پہنچائے تو بجز اس کے اور کوئی اس کا دور کرنے والا نہیں۔ اور اگر وہ تم کو کوئی راحت پہنچانا چاہے تو اس کے فضل کا کوئی ہٹانے والا نہیں (بلکہ) وہ اپنا فضل اپنے بندوں میں سے جس پر چاہیں مبذول فرمائیں اور وہ بڑی مغفرت اور بڑی رحمت والے ہیں۔

خاصیت:۔ مصری کے ٹکڑے پر لوہے کی سوئی سے اس آیت کو منقش کرکے آب شیریں سے جو رات کے وقت نہر سے لیا گیا ہو گھول کر مریض کو قریب طلوع فجر کے پلایا جائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہر قسم کے امراض سے شفا ہو۔

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْءَانِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ۙ وَلَا يَزِيدُ الظَّٰلِمِينَ إِلَّا خَسَارًا ۝ (پارہ ۱۵ رکوع ۹)

(ترجمہ) اور ہم قرآن میں ایسی چیزیں نازل کرتے ہیں کہ وہ ایمان والوں کے حق میں تو شفا و رحمت ہے۔

خاصیت:۔ اس کو پڑھ کر مریض پر دم کرنا یا لکھ کر پلانا ہر مرض کے لئے نافع ہے۔

۱۸ إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُم مِّنَّا الْحُسْنَىٰٓ ۙ أُولَٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُونَ ۝ لَا يَسْمَعُونَ حَسِيسَهَا ۖ وَهُمْ فِي مَا اشْتَهَتْ أَنفُسُهُمْ خَٰلِدُونَ ۝ لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْأَكْبَرُ

وَتَتَلَقّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ هٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِىْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ يَوْمَ نَطْوِى السَّمَآءَ كَطَىِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ ؕ كَمَا بَدَاْنَآ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ ؕ وَعْدًا عَلَيْنَا ؕ اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ ۝ وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِى الزَّبُوْرِ مِنْۢ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِىَ الصّٰلِحُوْنَ ۝ اِنَّ فِىْ هٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِيْنَ ۝ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ قُلْ اِنَّمَا يُوْحٰٓى اِلَىَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ اٰذَنْتُكُمْ عَلٰى سَوَآءٍ ؕ وَاِنْ اَدْرِىْۤ اَقَرِيْبٌ اَمْ بَعِيْدٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ ۝ (پ ۱۷ ع ۷)

خاصیت ۸۔ بخار اور تمام امراض اور دردوں کے لئے پاک برتن میں سیاہی سے لکھ کر آبِ چاہ سے جس پر دھوپ نہ آتی ہو، دھو کر تین گھونٹ مریض کو پلائے اور درد کی شدت کے وقت بقیہ اس کی کمر پر چھڑک دے، تین دن اسی طرح کرے یا روغن بابونہ سے دھو کر درد کمر اور زانو کے واسطے مالش کرے۔

۹۔ سورۂ یٰسٓ (پ ۲۲ ع ۲۴)

خاصیت ۱۔ اس سورۃ کو لکھ کر پاس رکھنے سے نظر بد اور سب بیماریوں اور درد سے حفاظت رہے۔

۱۰۔ سورۂ محمّد (صلی اللہ علیہ وسلم) (پ ۲۶)

خاصیت ۱۔ اس سورۃ کو لکھ کر آبِ زمزم سے دھو کر پینے سے لوگوں کی نظر میں محبوب ہو جائے، جو بات سنے یاد رہے، اس کے پانی سے غسل کرانا تمام امراض کا ازالہ کرتا ہے۔

۱۱۔ سورۂ مجادلہ۔ (پارہ ۲۸)

خاصیت ۱۔ مریض کے پاس پڑھنے سے اس کو نیند اور سکون آئے اور اگر کاغذ پر لکھ کر غلہ میں رکھ دے اُس میں کوئی بگاڑ نہ ہو۔

۱۲۔ فقیہ محمد مازنیؒ کو بخار آیا، اُن کے استاد فقیہ ولی عمر بن سعیدؒ عیادت کو آئے اور ایک تعویذ بخار کا دے کر چلے گئے اور فرما گئے کہ اس کو دیکھنا مت۔ غرض اس کو باندھا [illegible] بخار اُسی وقت

جاتا رہا۔ انھوں نے اُس کو کھول کر دیکھا تو اُس میں بسم اللہ لکھی تھی، اُن کے اعتقاد میں سستی پیدا ہوئی، فوراً بخار پھر لوٹ آیا۔ انھوں نے جاکر شیخ سے عرض کیا اور اپنے فعل سے توبہ کی، انھوں نے اور تعویذ دے دیا۔ اور خود باندھ دیا۔ پھر فوراً بخار جاتا رہا۔ انھوں نے ایک سال بعد اس کو کھول کر دیکھا تو وہی بسم اللہ تھی۔ اُس وقت اُن کو نہایت عظمت اور اعتقاد دل میں پیدا ہوا۔

۱۳۔ اَلسَّلَامُ (بے عیب)

خاصیت :۔ اگر مریض کے پاس بیٹھ کر اس کے سرہانے دونوں ہاتھ اٹھا کر اس کو ۲۹ بار بلند آواز سے پڑھے کہ مریض سن لے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کو شفا ہوگی۔

۱۴۔ اَلْعَظِیْمُ (بزرگ)

خاصیت :۔ بکثرت ذکر کرنے سے عزت اور مرض سے شفا ہو۔

۱۵۔ اَلْحَیُّ (زندہ)

خاصیت :۔ اس کی کثرت کرنے یا لکھ کر پلانے سے ہر قسم کے امراض سے نجات ہو۔

۱۶۔ اَلْغَنِیُّ (بے پرواہ مطلق)

خاصیت :۔ کسی مرض یا بلا کے وقت پڑھے تو جاتا رہے۔

۲۔ ہول دلی

۱۔ لِیَرْبِطَ عَلٰی قُلُوْبِکُمْ وَیُثَبِّتَ بِہِ الْاَقْدَامَ (پ ۹ ع ۱۶)

(ترجمہ) تمہارے دلوں کو مضبوط کر دے اور تمہارے پاؤں جمادے۔

خاصیت :۔ یہ آیت ہول دلی کے لئے نہایت مجرب ہے، اس کو لکھ کر تعویذ بنا کر گلے میں اس طرح لٹکائے کہ وہ تعویذ عین قلب پر رہے بلکہ اس کو کپڑے یا ٹھرے سے باندھ دے۔ تاکہ قلب سے نہ ہٹنے پائے۔

۲۔ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُھُمْ بِذِکْرِ اللّٰہِ اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ۝ (پ ۱۳ ع ۱۰)

(ترجمہ) مراد اس سے وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ان کے دلوں کو اطمینان ہوتا ہے۔ خوب سمجھ لو کہ اللہ کے ذکر سے دلوں کو اطمینان ہو جاتا ہے۔

خاصیت ۱:- یہ ہول دلی کے واسطے ہے۔ ترکیب اوپر گذری۔

۳- خفقانِ قلب

أَفَغَيْرَ دِينِ اللَّهِ يَبْغُونَ وَلَهُ أَسْلَمَ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَإِلَيْهِ يُرْجَعُونَ ۝ قُلْ آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنزِلَ عَلَيْنَا وَمَا أُنزِلَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَمَا أُوتِيَ مُوسَىٰ وَعِيسَىٰ وَالنَّبِيُّونَ مِن رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ۝ وَمَن يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَن يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۝ (پ ۳ ع ۱۷)

(ترجمہ) کیا پھر (اس) دینِ خداوندی کے سوا اور کسی طریقہ کو چاہتے ہیں حالانکہ حق تعالیٰ کے سامنے سب سرافگندہ ہیں جتنے آسمان اور زمین میں ہیں (بعضے خوشی سے اور بعضے بے اختیاری سے) اور سب خدا ہی کی طرف لوٹائے جائیں گے۔ آپ فرما دیجئے کہ ہم ایمان رکھتے ہیں اللہ پر اور اس (حکم) پر جو ہمارے پاس بھیجا اور اس پر جو (حضرت) ابراہیم و اسماعیل و اسحٰق و یعقوب (علیہم السلام) اور اولادِ یعقوب کی طرف بھیجا گیا اور اس (حکم و معجزہ) پر بھی جو موسیٰ و عیسیٰ (علیہم السلام) اور دوسرے نبیوں کو دیا گیا ان کے پروردگار کی طرف سے اس کیفیت سے کہ ہم اُن (حضرات) میں سے کسی ایک میں بھی تفریق نہیں کرتے، اور ہم تو اللہ ہی کے مطیع ہیں اور جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کو طلب کریگا تو وہ (دین) اس سے (خدا کے نزدیک) مقبول نہ ہوگا اور وہ (شخص) آخرت میں تباہ کاروں میں سے ہوگا (یعنی نجات نہ پائے گا۔

خاصیت ۱:- یہ آیتیں خفقانِ قلب کے لئے مفید ہیں۔ مٹی کے کورے برتن میں لکھ کر بارش یا شیریں کنوئیں کے پانی سے جس پر دھوپ نہ آتی ہو دھو کر مریض کو پلایا جائے، انشاء اللہ تعالیٰ صحت ہو جائے گی۔

۴۔ وجع القلب (درد دل)

۱ وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِّنْ غِلٍّ۔

خاصیت:۔ اس آیت کو مٹی کے کورے برتن پر زعفران اور گلاب سے لکھ کر پانی سے دھو کر پئے، درد قلب زائل ہو جائے۔

۲ سورۃ الانشراح (پ ۳۰)

خاصیت:۔ سینہ پر دم کرنے سے تنگی اور درد قلب کو سکون ہو۔ اس کا پینا پتھری کو ریزہ ریزہ کر کے نکال دیتا ہے۔

۵۔ تقویتِ قلب کیلئے

۱ اَلْمَاجِدُ (بزرگوار)

خاصیت:۔ لقمے پر پڑھ کر کھائے تو تقویتِ قلب حاصل ہو۔ اور اگر اس اسم کو دوامًا پڑھے قلب منور ہو۔

۲ اَلْوَاحِدُ الْاَحَدُ

خاصیت:۔ اگر ہزار بار پڑھے تو تعلق مخلوق کا اس کے قلب سے زائل ہو جائے۔

۶۔ طحال کے لئے

۱ اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۚ وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ۭ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ۝ (پ ۲۲۔ ع ۱۷)

(ترجمہ) یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کو تھامے ہوئے ہے کہ وہ موجودہ حالت کو نہ چھوڑیں گے اور (بالفرض) وہ موجودہ حالت کو چھوڑ بھی دیں تو پھر خدا کے سوا اور کوئی اُن کو تھام بھی نہیں سکتا، وہ حلیم غفور ہے۔

خاصیت:۔ اس آیت کو کاغذ پر لکھ کر تعویذ بنا کر طحال پر باندھے، انشاءاللہ

جاتا رہے گا۔

۷۔ ناف ٹلنے کے لئے

ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ ۝ (پ ۲ ع ۶)

خاصیت:۔ جس کی ناف ٹل گئی ہو اس آیت کریمہ کو لکھ کر ناف پر باندھے انشاء اللہ تعالیٰ صحت ہو جائیگی۔

۸۔ بواسیر کے لئے

وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ ۚ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ص وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ (پ ۱ ع ۱۵)

(ترجمہ) اور جب کہ اٹھا رہے تھے ابراہیم علیہ السلام دیواریں خانہ کعبہ کی اور اسماعیل علیہ السلام بھی (اور یہ کہتے جاتے تھے کہ) اے ہمارے پروردگار (یہ خدمت) ہم سے قبول فرمائیے، بلاشبہ آپ خوب سننے والے ہیں جاننے والے ہیں۔ اے ہمارے پروردگار ہم کو اپنا اور زیادہ مطیع بنالیجئے اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک ایسی جماعت (پیدا) کیجئے، جو آپ کی مطیع ہو اور (نیز) ہم کو ہمارے حج (وغیرہ) کے احکام بھی بتلا دیجئے اور ہمارے حال پر توجہ رکھئے اور فی الحقیقت آپ ہی ہیں توجہ فرمانے والے، مہربانی کرنے والے، اے ہمارے پروردگار! اور اس جماعت کے اندر انہی میں کا ایک ایسا پیغمبر بھی مقرر کیجئے جو ان لوگوں کو آپ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سنایا کریں اور ان کو (آسمانی) کتاب کی اور خوش فہمی کی تعلیم دیا کریں اور ان کو پاک کردیں۔ بلاشبہ آپ ہی ہیں۔ غالب القدرۃ، کامل الانتظام۔

خاصیت:۔ بعض عارفین کا قول ہے کہ اس آیت کو بلوری برتن پر زعفران اور

گلاب سے لکھ کر آبِ انگور سیاہ سے دھو کر اس میں قدرے کہربا اور قدرے کافور اور کچھ شکر ملا کر پینے سے خونی بواسیر کو نفع کرتا ہے۔

۹۔ کثرتِ حیض سے حفاظت

ا۔ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۚ اَفَاۡئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ ؕ (پارہ ۴ رکوع ۶)

(ترجمہ) اور محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) تیرے رسولِ پاک ہیں (خدا تو نہیں) آپ سے پہلے اور بھی بہت رسول گذر چکے ہیں۔ سو اگر آپ کا انتقال ہو جائے یا آپ شہید ہی ہو جائیں تو کیا تم لوگ (جہاد یا اسلام سے) الٹے پھر جاؤ گے۔

خاصیت :۔ اگر کسی عورت کا خون جاری ہو جائے تو اس آیت کو تین پرچوں پر لکھے، ایک پرچہ اُس کے اگلے دامن میں باندھ دے اور ایک پچھلے دامن میں۔ ایک زیرِ ناف۔

۱۰۔ نکسیر کے لئے

جس کو نکسیر جاری ہو تو اوپر والی آیت کو لکھ کر مریض کی دونوں آنکھوں کے درمیان ناک کے اوپر باندھ دے۔

ا۔ برائے نکسیر:۔ وَقِيْلَ يٰۤاَرْضُ ابْلَعِيْ مَآءَكِ وَيٰسَمَآءُ اَقْلِعِيْ وَغِيْضَ الْمَآءُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ وَقِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ؕ کتان کے پاک کپڑے پر لکھ کر ہاتھ پر باندھ دیا جائے۔

۲۔ برائے نکسیر:۔ نکسیر والے کے سر پر ہاتھ رکھ کر یہ آیتیں پڑھو اور آخر میں یہ کہہ دو کہ اے نکسیر بند ہو جا بحکم واحدِ قہار، عزیزِ جبار۔ آیتیں یہ ہیں :۔

اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۚ وَلَئِنْ زَالَتَاۤ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ۝ وَقِيْلَ يٰۤاَرْضُ ابْلَعِيْ مَآءَكِ وَيٰسَمَآءُ اَقْلِعِيْ وَغِيْضَ الْمَآءُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ وَقِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝

۱۱- درد

۱؎ وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ط وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝

(پارہ ۱۵ رکوع ۱۲)

(ترجمہ) اور ہم نے درستی ہی کے ساتھ نازل کیا اور وہ درستی ہی کے ساتھ نازل ہو گیا اور ہم نے آپ کو صرف خوشی سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔

خاصیت :- ہر مرض و ہر درد کے واسطے مقام مرض پر ہاتھ رکھ کر ان آیتوں کو پڑھ کر تین مرتبہ دم کر دے انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد صحت ہو گی۔

۲؎ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ثُمَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ۝ (پارہ ۷ ع ۷)

(ترجمہ) تمام تعریفیں اللہ ہی کے لائق ہیں جس نے آسمان کو اور زمین کو پیدا کیا اور تاریکیوں اور نور کو بنایا پھر بھی کافر لوگ (دوسروں کو) اپنے رب کے برابر قرار دیتے ہیں

خاصیت :- جو شخص اس آیت کو صبح و شام سات بار پڑھ کر اپنے بدن پر ہاتھ پھیرے، جمیع درد و آفات سے محفوظ رہے۔

۳؎ وَمَا لَنَآ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنَا سُبُلَنَا ط وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰى مَآ اٰذَيْتُمُوْنَا ط وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۝ع (پ ۱۳ ع ۱۴)

(ترجمہ) اور ہم کو اللہ پر بھروسہ نہ کرنے کا کون امر باعث ہو سکتا ہے حالانکہ اس نے ہم کو ہمارے (منافع دارین کے) رستے بتلا دیئے اور تم نے جو کچھ ہم کو ایذا پہنچائی ہے ہم اس پر صبر کریں گے۔ اور اللہ ہی پر بھروسہ کرنے والوں کو بھروسہ رکھنا چاہئے۔

خاصیت :- جس کے ہاتھ پیروں میں درد ہو یا اس کو نظر ہو، اسکو لکھ کر تعویذ بنا کر باندھے۔ انشاء اللہ ٹھیک ہو جائے گا۔

سورۃ الحاقۃ (پ ۲۹) خاصیت :- حاملہ کے باندھنے سے بچہ ہر آفت سے محفوظ رہے اگر بچہ پیدا ہو تبھی وقت اسکا پہلا پانی منہ میں لگائیں تو اس کو ذکاوت حاصل ہو اور ہر مرض اور ہر آفت سے

جس میں بچے مبتلا ہو جاتے ہیں محفوظ رہے اور اگر روغن زیتون پر پڑھ کر بچے کے مل دیں تو بہت فائدہ بخشے اور سب حشرات اور موذی جانوروں سے محفوظ رہے اور یہ تیل تمام جسمانی دردوں کو نافع ہے۔

۵ سورۃ الغاشیۃ (پارہ ۳۰)

خاصیت :- کھانے پر دم کرنے سے اس کے ضرر سے محفوظ رہے اور درد پر پڑھنے سے سکون ہو۔

۶ سورۃ ابی لہب (پارہ ۳۰)

خاصیت :- اگر لکھ کر درد کی جگہ باندھ دیا جائے تو کم ہو جائے اور انجام بعافیت ہو۔

۱۲- دردِ سر کے لئے

۱ لَا يُصَدَّعُونَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُونَ ۝ (پارہ ۲۷ رکوع ۱۴)

(ترجمہ) اس سے اُن کو نہ دردِ سر ہوگا اور نہ اس سے عقل میں فتور آئیگا۔

خاصیت :- جس کو دردِ سر ہو اُس پر تین دفعہ پڑھ کر دم کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جاتا رہے گا۔

۲ سورۃ التکاثر (پارہ ۳۰)

خاصیت :- بعد نماز عصر دردِ سر اور شقیقہ پر دم کرنا مفید ہے۔

۳ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ۝

خاصیت :- قیصر روم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں شکایت دردِ سر کی عرض کی۔ آپ نے ایک ٹوپی سلوا کر بھیجی۔ جب تک وہ ٹوپی سر پر رہتی درد کو سکون رہتا اور جب اُس کو اتارتا پھر درد ہونے لگتا۔ اس کو تعجب ہوا اور کھول کر اس ٹوپی کو دیکھا تو اس میں فقط بِسْمِ اللّٰهِ لکھی تھی۔

۴ برائے دردِ سر :- آخری جمعہ رمضان میں یہ آیت لکھ کر رکھ لے، وقتِ ضرورت

کام میں لائے :- اَلَمْ تَرَ اِلٰی رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا ۚ ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيْلًا ۝ ثُمَّ قَبَضْنٰهُ اِلَيْنَا قَبْضًا يَّسِيْرًا ۝

۵ برائے شقیقہ :- یہ آیت پڑھ کر دم کردیں :- قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ قُلِ اللّٰهُ قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا ۝

۱۳- دردِ ڈاڑھ

۱ بصرہ میں ایک شخص ڈاڑھ کا درد جھاڑتا تھا اور بخل کی وجہ سے کسی کو بتلاتا نہ تھا جب مرنے لگا، اس وقت قلم و دوات منگا کر وہ عمل بتلایا وہ جھاڑ یہ ہے :-

الٓمّٓصٓ طٰسٓمّٓ كٓهٰيٰعٓصٓ حٰمٓ عٓسٓقٓ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝ اُسْكُنْ بِكٓهٰيٰعٓصٓ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا. اُسْكُنْ بِالَّذِيْۤ اِنْ يَّشَاْ يُسْكِنِ الرِّيْحَ فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلٰى ظَهْرِهٖ اُسْكُنْ بِالَّذِيْ سَكَنَ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ.

دیگر، دردِ ڈاڑھ :- لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ چھوٹے سے کاغذ پر لکھ کر ڈاڑھ کے نیچے دبائے ۔

ایضاً دردِ ڈاڑھ ۔ جب کوئی اس کا شاکی آئے اُس سے کہدو جس ڈاڑھ میں درد ہے اس کو داہنے ہاتھ کی انگشت شہادت سے پکڑے اور بات کرتے وقت اسکو چھوڑے پھر سورۂ فاتحہ مع بسم اللہ سات بار پڑھو اور اس سے پوچھو کہ تیرا نام کیا ہے؟ وہ نام بتلائے، پھر سورۂ فاتحہ مع بسم اللہ سات بار پڑھو اور پوچھو کہ تیری ماں کا کیا نام ہے؟ وہ اسکا نام بتلائے، پھر سورۂ فاتحہ مع بسم اللہ سات بار پڑھو اور پوچھو تیرے درد کہاں ہے؟ وہ کہے ڈاڑھ میں ہے، پھر سورۂ فاتحہ مع بسم اللہ سات بار پڑھو اور اس سے کہو کہ خدا کے حکم سے اس کو کیل دوں؟ وہ کہے ہاں، پھر اسی طرح سورۂ فاتحہ مع بسم اللہ سات بار پڑھو اور اس سے کہو کہ تھوڑی دیر جاکر آرام کرے بلکہ سو رہے تو بہتر ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ سکون ہو جائے گا۔

۲ جدھر کے حصے میں درد ہو اس طرف کے رخسار پر ہاتھ پھیرتا جائے اور یہ آیت پڑھتا جائے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ۝ اور آیۃ الکرسی اور یہ آیتیں پڑھے، وَلَهٗ مَا سَكَنَ فِي الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۔ ثُمَّ سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَةَ ۔ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝

۱۴۔ دردِ کان

ملہ قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ (پارہ ۱۱ رکوع ۹)

(ترجمہ) آپ (ان مشرکین سے) کہئے کہ (بتلاؤ) وہ کون ہے جو تم کو آسمان اور زمین سے رزق پہنچاتا ہے یا (یہ بتلاؤ) وہ کون ہے جو (تمہارے) کانوں اور آنکھوں پر پورا اختیار رکھتا ہے۔ اور وہ کون ہے جو جاندار (چیز) کو بے جان (چیز) سے نکالتا ہے اور بے جان (چیز) کو جاندار سے نکالتا ہے اور وہ کون ہے جو تمام کاموں کی تدبیر کرتا ہے (ان سے یہ سوالات کیجئے) سو ضرور وہ (جواب میں) یہی کہینگے کہ (ان سب افعال کا فاعل) اللہ (ہے) تو اُن سے کہئے کہ پھر (شرک سے) کیوں نہیں پرہیز کرتے۔

خاصیت: یہ آیت تسہیلِ ولادت اور دردِ گوش اور آسانی رزق کے لئے کدوئے شیریں کے پوست پر سیاہی سے لکھ کر دردِ زہ والی عورت کے داہنے بازو پر باندھ دینے سے ولادت میں سہولت ہوتی ہے اور قلعی دار تانبے کی طشتری پر عرق گندنا سے لکھ کر صاف شہد سے دھو کر آگ پر پکا کر جس کے کان میں درد ہو، تین قطرے چھوڑ دے انشاء اللہ تعالیٰ نفع ہو اور جو کاغذ پر لکھ کر نیلے کپڑے میں تعویذ بنا کر داہنے بازو پر باندھے، اسباب روزی کے لئے آسان ہوں۔

۱۵۔ آشوب چشم

ا۔ ان حرفوں کو بحذف مکرر نو چینی ہفتہ میں لکھ کر دھو کر پئے تو سال بھر تک آشوب چشم سے محفوظ رہے وہ حروف یہ ہیں:۔

الٓمٓ۔ الٓمٓصٓ۔ الٓمٓرٰ۔ الٓرٰ۔ کٓھٰیٰعٓصٓ۔ طٰہٰ۔ طٰسٓمٓ۔ طٰسٓ۔ یٰسٓ۔ صٓ۔ قٓ۔ نٓ۔

۲۔ قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَاِنْ كُنَّا لَخٰطِـِٕيْنَ ۝ قَالَ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ؕ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِيْ يَاْتِ بَصِيْرًا ۚ وَاْتُوْنِيْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ (پارہ ۱۳ رکوع ۴)

(ترجمہ) وہ کہنے لگے کہ بخدا کچھ شک نہیں تم کو اللہ تعالیٰ نے ہم پر فضیلت عطا فرمائی اور بے شک ہم (اس میں) خطاوار تھے (یوسف (علیہ السلام) نے فرمایا کہ نہیں تم پر آج کوئی الزام نہیں۔ اللہ تعالیٰ تمہارا قصور معاف کرے اور وہ سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے۔ اب تم میرا یہ کرتہ (بھی) لیتے جاؤ اور اس کو میرے باپ کے چہرے پر ڈال دو (اس سے) ان کی آنکھیں روشن ہو جائیں گی۔ (اور یہاں تشریف لے آئیں گے) اور اپنے (باقی) گھر والوں کو (بھی) سب کو میرے پاس لے آؤ۔

خاصیت:۔ یہ آیت آنکھ کے تمام درد و تکلیف اور آنکھ کی سفیدی کے واسطے جس کے معالجہ سے اطباء عاجز آگئے ہوں نافع ہے۔ سرمہ اصفہانی ایک جزء ایلوا آدھا جزو، مونگا آدھا جزو، زعفران، مامیران چینی، سمندر جھاگ آدھا آدھا جزو، ناگر موتھا، آدھا جزو، خریف کی اول بارش کا پانی اور نہر اور چشمہ کا پانی جو جمعرات کے روز کانون اوّل[1] کے مہینے میں قبل طلوع آفتاب کے لیا گیا ہو (اور ایک نسخہ میں کانون ثانی ہے) پھر یہ سب دوائیں علیحدہ علیحدہ پیس کر اور سب کو ملا کر

---

[1] کانون اوّل (دسمبر) کانون ثانی (جنوری) دو رومی مہینوں کے نام ہیں ۱۲

پھر سب کو درخت سبز کے پانی میں پیسے اور خشک ہونے تک پھر اُن کو بارانِ خریف کے پانی میں پیس کر خشک کرے پھر تیسری بار کا نون اوّل یا ثانی کے ساتھ پیسے پھر چوتھی بار شہد میں جس کو آگ نہ لگی ہو اور سرکہ میں پیسے جب خشک ہو جائے، ان سب آیات کو شیشے کے برتن میں زعفران سے لکھ کر اور آب کانونِ ثانی سے دھو کر پھر سب کو اس پانی میں پیس کر پانچویں بار خشک کرے اور ہر مرض کے لئے اس کو استعمال کرے۔

۳۔ اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ؕ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ ؕ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ ۙ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ؕ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ ؕ يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۙ فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ ۙ يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۙ رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ ۙ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ ۙ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ (پ ۱۸ ع ۱۱)

خاصیت:۔ اگر آشوبِ چشم پر روزمرہ صبح کے وقت اوپر کی آیتیں تین بار پڑھ کر دم کیا کرے، انشاء اللہ تعالیٰ آشوبِ چشم جاتا رہے گا۔

۴۔ سورۃ حٰمٓ السجدۃ (پارہ ۲۴)

خاصیت:۔ اس کو لکھ کر آبِ باراں سے دھو کر اُس میں سُرمہ پیس کر لگانے سے یا خود اس پانی سے آنکھ دھونے سے سفیدی اور آشوبِ چشم اور ناخونہ وغیرہ کو نفع ہوتا ہے۔

۵۔ سورۃ الملک (پ ۲۹) خاصیت:۔ آشوبِ چشم پر تین روز تک تین بار روزانہ دم کرنے سے آرام ہو جائے۔

۶۔ برائے آشوبِ چشم:۔ یہ لکھ کر باندھ دیا جائے:۔ اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِيْ يَاْتِ بَصِيْرًا ۔ فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ۝

مسمم

۱۶- آنکھ کا درد

لہ سُورَۃُ الفَاتِحَۃ

خواص :- درمیان سنت و فرض فجر کے اکتالیس بار پڑھ کر آنکھ پر دم کرنے سے درد جاتا رہتا ہے اور دوسرے امراض کے لئے بھی مفید و مجرب ہے اور بڑی شرط یہ ہے کہ عامل و مریض دونوں خوش اعتقاد ہوں۔

۱۷- دردِ گردہ

لہ سورۂ ایلاف (پ ۳۰)

خواص :- کھانے پر دم کرکے کھانے سے ہر قسم کے مرز و تخمے سے محفوظ رہے اور درد گردہ کو نافع ہے۔

۱۸- پتھری کو توڑ کر نکالے

لہ سورۂ الم نشرح (پارہ ۳۰)

خاصیت :- سینہ پر دم کرنے سے تنگی اور درد قلب کو سکون ہو۔ اس کا پینا پتھری کو ریزہ ریزہ کرکے نکال دیتا ہے۔

۱۹- ذات الجنب (پسلی کا درد، نمونیہ)

لہ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ؕ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ۝ (پ ۷)

(ترجمہ) اور اگر تجھ کو اللہ تعالیٰ کوئی تکلیف پہنچائیں تو اس کا دور کرنے والا سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کوئی نہیں، اور اگر تجھ کو کوئی نفع پہنچائیں تو وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والے ہیں اور وہی اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے اوپر غالب ہیں، برتر ہیں اور وہی بڑی حکمت والے اور پوری خبر رکھنے والے ہیں۔

خاصیت :- یہ آیتیں آخر شب میں کاغذ پر لکھ کر جس شخص کو ذات الجنب یا قلب

یا ہاتھوں میں درد ہو اس کے باندھ دیں، انشاء اللہ تعالیٰ شفا ہوگی۔ اور جس شخص کو کثرت سے رنج و غم ہو، ان آیتوں کو سوتے وقت سات مرتبہ پڑھ کر سو رہے جس وقت جاگے گا۔ رنج و غم سب دفع ہوا معلوم ہوگا۔

۲۰۔ تقویتِ بصر کے لئے

۱۔ فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيدٌ ۝ (پارہ ۲۶ رکوع ۱۲)

(ترجمہ) سو اب ہم نے تجھ پر سے تیرا پردہ (غفلت کا) ہٹا دیا۔ آج (تو) تیری نگاہ بڑی تیز ہے۔

خاصیت:۔ اس آیت کو ہر نماز کے بعد تین مرتبہ انگلی پر پڑھ کر دم کر کے آنکھوں پر لگائے، انشاء اللہ تعالیٰ بصارت میں کمی نہ ہوگی بلکہ جس قدر نقصان ہوگیا ہوگا وہ بھی جاتا رہے گا۔

۲۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ ۝ تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ ۝ سَلَامٌ هِيَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝

خاصیت:۔ جو شخص وضو کے بعد آسمان کی طرف نظر کر کے ایک مرتبہ پڑھ لیا کرے تو انشاء اللہ تعالیٰ اس کی بصارت میں کمی نہ ہوگی۔

۳۔ سورۂ کوثر (پارہ ۳۰)

خاصیت:۔ اس کو پڑھ کر آنکھ پر دم کرنے سے تقویتِ بصر ہو اور آشوب اور جالا دفع ہو۔

۴۔ اَلشُّکُوْرُ (اسماء الحسنیٰ)

خاصیت:۔ جس کو ضیق النفس یا تکان یا گرانی اعضاء ہو اس کو لکھ کر بدن پر پھیر دے اور پانی پیے تو نفع ہو، اور اگر ضعیف البصر اپنی آنکھ پر پھیرے نگاہ میں ترقی ہو۔

۲۱۔ تپ ولرزہ

۱ سورۂ عنکبوت (پارہ ۲۰)

خاصیت :۔ جو تپ کے واسطے اس کو لکھ کر پانی سے دھو کر پیئے۔ دفع غم و کسل اور حصولِ سرور و شرحِ صدر کے لئے بھی مفید ہے۔

۲ سورۂ لقمان (پارہ ۲۱)

خاصیت :۔ اس کو لکھ کر پینے سے پیٹ کی سب بیماریاں اور بخار اور تہاری اور چوتھیہ جاتا رہتا ہے اور اس کو پڑھنے سے غرق سے مامون رہے۔

۲۲۔ مرگی کے لئے

۱ ایک عارف کی لونڈی کو مرگی تھی، انھوں نے اس کے کان میں یہ پڑھا۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ الٓمّٓصٓ۔ طٰسٓمّٓ۔ كٓهٰيٰعٓصٓ۔ يٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ۔ حٰمٓ۔ عٓسٓقٓ۔ نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ۝ وہ بالکل اچھی ہوگئی اور پھر مرگی نہیں اٹھی۔

۲ رجب کی نوچندی جمعرات کو چاندی کے نگینہ پر یہ حرف کندہ کرا کر پہنے تو ہر خوف سے امن میں رہے۔ اگر حاکم کے پاس جائے تو اس کی قدر ہو اور سب کام پورے ہوں۔ اور اگر غضبناک آدمی کے سر پر ہاتھ پھیر دے تو اس کا غصہ جاتا رہے، اور اگر پیاس کی شدت میں اس کو چوس لے تو سکون ہو جائے۔ اور اگر بارش کے پانی میں اس کو رات کے وقت ڈال کر صبح کو نہار منہ پیئے تو حافظہ قوی ہو جائے، اور جو بے کار آدمی پہنے بر سرِ کار ہو جائے اور اگر مرگی والے کو پہنایا جائے تو مرگی جاتی رہے۔ وہ حروف یہ ہیں :۔ الٓمّٓ۔ الٓمّٓصٓ۔ الٓمّٓرٰ۔ الٓرٰ۔ كٓهٰيٰعٓصٓ۔ طٰهٰ۔ طٰسٓ۔ طٰسٓمّٓ۔ يٰسٓ۔ صٓ۔ حٰمٓ۔ حٰمٓ عٓسٓقٓ۔ قٓ۔ نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ۝

۳ سورة الشمس (پارہ ۳۰)

خاصیت :۔ مرگی والے اور بیہوشی والے کے کان میں پڑھنا مفید ہے اور اس کا پانی بخار والے کو نافع ہے۔

۲۳- فالج کے لئے

ابن قتیبہؒ نے ایک مفلوج سے نقل کیا ہے کہ میں نے زمزم کے پانی سے دوات درست کرکے اور اس سے ایک برتن میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور آخری سورۂ حشر کی آیات ۱- هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۚ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ۝ لکھ کر زمزم سے دھوکر پی لیا، اللہ تعالیٰ نے شفا عطا فرمائی۔

۲۴- لقوہ، قولنج کے لئے

۱۔ قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا ۪ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ۚ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ۝

(پارہ ۲ ع ۱۲)

(ترجمہ) ہم آپ کے منہ کا یہ بار بار آسمان کی طرف اٹھنا دیکھ رہے ہیں اس لئے ہم آپ کو اسی قبلہ کی طرف متوجہ کردیں گے جس کے لئے آپ کی مرضی ہے (لو پھر اپنا چہرہ (نماز میں) مسجد حرام (کعبہ) کی طرف کیا کیجئے، اور تم سب لوگ بھی جہاں کہیں بھی موجود ہو اپنے چہرے کو اسی (مسجد حرام) کی طرف کرلیا کرو اور یہ اہل کتاب بھی یقیناً جانتے ہیں کہ یہ (حکم) بالکل ٹھیک ہے اور ان کے پروردگار کی طرف سے (ہے) اور اللہ تعالیٰ ان کی کارروائیوں سے کچھ بیخبر نہیں ہے۔

خاصیت :- یہ آیت قولنج اور لقوہ اور ریاح کے لئے مفید ہے جو شخص ایسی مبتلا ہو

قلعی دار تانبے کا طشت لیکر اس کو خوب صاف کرکے اس پر یہ آیت مشک و گلاب سے لکھ کر پانی سے دھو کر لقوہ والے کا منہ دھلایا جائے اور منہ دھونے کے بعد اس طشت میں تین گھنٹے نظر رکھے اس طرح تین روز تک کرے، اور ریاح اور فالج والے پر وہ پانی چھڑکا جائے۔

سورۃ الزلزال (پارہ ۳۰)

خاصیت :- غیر مستعمل طشت میں لکھ کر اس کا پانی پینا لقوے کو نافع ہے۔

۲۵- جذام کے لئے

اعمال نافعہ جذام وغیرہ۔ ابن قتیبہ نے کہا کسی جذامی نے جس کا گوشت بالکل گرنے لگا تھا کسی بزرگ سے شکایت کی۔ انھوں نے یہ آیت پڑھ کر تھتکارا۔ نئی کھال نکل آئی اور اچھا ہوگیا وَ اَیُّوْبَ اِذْ نَادٰی رَبَّهٗۤ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ۝

۲۶- برص کے لئے

اَلْمَجِیْدُ (بزرگی)

خاصیت :- اگر مبروص ایام بیض میں روزہ رکھے اور ہر روز افطار کے وقت اس کو بکثرت پڑھے۔ انشاء اللہ مرض اچھا ہو جائے۔

دیگر :- کلبیؒ سے ایک شخص نے حکایت بیان کی کہ مجھ کو برص ہوگیا تھا کسی کے پاس نہ بیٹھ سکتا تھا۔ ایک بزرگؒ سے ملاقات ہوئی انھوں نے یہ آیت پڑھ کر فرمایا منہ کھول۔ میں نے منہ کھول دیا انھوں نے میرے منہ میں تھوک دیا۔ اللہ تعالٰی نے شفا بخش دی۔ آیت یہ ہے :- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ اَنِّیْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰیَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۙ اَنِّیْۤ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّیْنِ كَهَیْـَٔةِ الطَّیْرِ فَاَنْفُخُ فِیْهِ فَیَكُوْنُ طَیْرًۢا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَ اُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَ مَا تَدَّخِرُوْنَ فِیْ بُیُوْتِكُمْ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝

۲۷- خارش کے لئے

کسی شخص کو خارش ہوگئی تھی اور کسی تدبیر سے فائدہ نہ ہوتا تھا۔ ایک قافلہ کے ساتھ مکہ کو چلا

اور چلنے سے عاجز ہو کر قافلہ سے پیچھے رہ گیا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے مزار پر ٹھہر گیا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خواب میں دیکھا اور اپنے مرض کی شکایت عرض کی، آپ نے یہ آیت پڑھی:۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ فَكَسَوْنَا الْعِظَامَ لَحْمًا ق ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِیْنَ ○ صبح کو اچھا خاصا اٹھا۔

۲۸- داد

۱: ایک دھاگا لے کر اس میں یہ آیت تین بار پڑھ کر تین گرہ لگائے اور وہ دھاگا مریض کے باندھ دیا جائے۔

وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِیْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِیْثَةِ ن اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ ○

۲: فَاَصَابَهَآ اِعْصَارٌ فِیْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ○ (پارہ ۳ رکوع ۴)

(ترجمہ) سو اس باغ پر ایک بگولا آیا جس میں آگ (کا مادہ) ہو پھر وہ باغ جل جائے۔

خاصیت:۔ داد پر لکھ دینے سے داد رفع ہو جاتا ہے۔

۲۹- چیچک کے لئے

۱: عمل برائے حفاظت از چیچک:۔ اور میں نے حضرت والد سے سنا فرماتے ہیں کہ جب چیچک کی بیماری ظاہر ہو تو نیلا دھاگا لے اور اس پر سورۂ رحمان پڑھے اور جتنی بار فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ پر پہنچے تو ایک گرہ دے اور اس پر پھونک ڈال اور دھاگے کو لڑکے کی گردن میں باندھ دے، حق تعالیٰ اس کو اس بیماری سے آرام دیگا۔

۳۰- اُم الصِّبیان

۱: الٓمّٓ ○ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ○ نَزَّلَ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِیْلَ ○ مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ط (پارہ ۳ رکوع ۹)۔

(ترجمہ) الٓمّٓ اللہ تعالیٰ ایسے ہیں کہ ان کے سوا کوئی قابل معبود بنانے کے نہیں اور وہ زندہ (جاوید) ہیں سب چیزوں کے سنبھالنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے پاس قرآن بھیجا ہے واقفیت کے ساتھ اس کیفیت سے کہ وہ تصدیق کرتا ہے ان (آسمانی کتابوں) کی جو اس سے پہلے آچکی ہیں اور اسی طرح بھیجا تھا توریت اور انجیل کو اس کے قبل کے لوگوں کی ہدایت کے واسطے اور اللہ تعالیٰ نے بھیجے معجزات۔

خاصیت:۔ مشک، گلاب، زعفران سے لکھ کر ایک نرکل میں جو طلوع آفتاب سے پہلے کاٹا گیا ہو رکھ کر اس کے منہ پر موم لگا کر لڑکے کے گلے میں لٹکا دیا جائے تو آسیب اور اُم الصبیان و نظر بد اور جمیع حوادث سے محفوظ رہے۔

۲۔ سورۃ المعوّذتین (پ ۳۰)

خاصیت:۔ ہر قسم کے درد و بیماری و سحر و نظر بد وغیرہ کے لئے پڑھنا اور دم کرنا اور لکھ کر باندھنا مفید ہے اور سوتے وقت پڑھنے سے ہر قسم کی آفت سے محفوظ رہے، اور اگر لکھ کر بچوں کے باندھ دے تو اُم الصبیان وغیرہ سے حفاظت رہے اور اگر حاکم کے روبرو جانے کے وقت پڑھ لے تو اس کے شر سے محفوظ رہے۔

۴۱۔ استرخاء عضو (عضو کا ڈھیلا پڑنا۔ فالج)

۱۔ اِنَّمَا يَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ يَسْمَعُوْنَ ؁ وَالْمَوْتٰى يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ۝ (پارہ ۷، رکوع ۱۰)

(ترجمہ) وہی لوگ قبول کرتے ہیں جو سنتے ہیں اور مُردوں کو اللہ تعالیٰ زندہ کر کے اٹھائیں گے پھر سب اللہ ہی کی طرف لائے جائیں گے۔

خاصیت:۔ جس کی آنکھ میں کچھ فتور ہو یا کسی عضو میں استرخاء ہو تین روز متواتر روزہ رکھے اور دودھ و شکر سے افطار کرے اور نصف شب کے وقت اٹھ کر تانبے کے قلم سے زعفران و گلاب سے اپنے یا دوسرے مریض کے داہنے ہاتھ پر لکھ کر چاٹ لے تین روز

---

۵ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۔ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔

تک ایسا ہی کرے۔

۳۲۔ ہڈی ٹوٹ جانا

لہ　فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَ هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ۠ ۝ (پ۱۱ع۵)

خاصیت ۱:۔ حضرت ابوالدرداء رضؓ سے منقول ہے کہ جو شخص اس آیت کو ہر روز سو بار پڑھے تمام مہماتِ دنیا و آخرت کے لئے کافی ہے، اور ایک روایت میں ہے کہ وہ شخص ہدم و غرق و ضربِ آہنی سے نہ مرے گا۔ اور لیث بن سعد سے منقول ہے کہ کسی شخص کی ران میں ضرب آگئی تھی جس سے وہ ٹوٹ گئی تھی. کوئی شخص اس کے خواب میں آیا اور کہا کہ جس موقعہ میں درد ہے اُس جگہ اپنا ہاتھ رکھ کر یہ آیت پڑھو پس اس کی ران اچھی ہوگئی۔ اور اس کی خاصیت یہ بھی ہے کہ اس کو لکھ کر باندھ کر جس حاکم کے روبرو جس کام کے لئے جائے اس کی حاجت بحکم الٰہی پوری کرے۔

۳۳۔ نیند آنا

لہ　اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓىٕكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ ؕ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝

خاصیت ۱:۔ اس کو پڑھنے سے نیند خوب آتی ہے۔

۳۴۔ نسیان

لہ　۱الرَّحْمٰنُ ۔　(بڑے مہربان)

خاصیت ۱۔ ہر نماز کے بعد سو بار پڑھنے سے قلب کی غفلت اور نسیان دفع ہو۔

۳۵۔ پیشاب رک جانا

لہ　ابن الکلبی نے لکھا ہے کہ کسی شخص کا پیشاب رک گیا۔ ایک فاضل نے یہ آیت لکھ کر باندھ دی:

فَفَتَحْنَآ اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ ۝ وَّفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلٰٓى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ۝ اس کو شفا ہوگئی۔

۳۶۔ احتلام

لـ وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ۝ النَّجْمُ الثَّاقِبُ ۝ اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ۝ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ۝ خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ۝ يَّخْرُجُ مِنْۢ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ ۝ اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ۝ يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ ۝ فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ ۝

سوتے وقت پڑھنے سے احتلام سے حفاظت رہتی ہے۔

لـ **دیگر:-** اگر پوری سورۂ نوح سوتے وقت پڑھ لے تو احتلام سے محفوظ رہیگا۔

۳۷۔ پریشان خواب

سورۃ المعارج (پارہ ۲۹)

خاصیت:- سوتے وقت پڑھنے سے جنابت اور پریشان خواب سے محفوظ رہے۔

لـ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ ؕ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ (پارہ ۱۱ رکوع ۱۲)

(ترجمہ) ان کے لئے دنیوی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی (من جانب اللہ) خوف و حزن سے بچنے کی خوش خبری ہے (اور) اللہ کی باتوں میں (یعنی وعدوں میں) کچھ فرق ہوا نہیں کرتا۔ یہ (بشارت جو مذکور ہوئی) بڑی کامیابی ہے۔

خاصیت:- جس کو بدخوابی ہوتی ہو اور پریشان خواب دیکھتا ہو وہ اس کو لکھ کر گلے میں ڈالے یا سوتے وقت پڑھ لیا کرے، انشاء اللہ خواب بد سے محفوظ رہیگا

۳۸۔ بچہ کا بولنا :- سورۂ بنی اسرائیل (پ ۱۵)

خاصیت:- اگر زعفران سے لکھ کر پانی سے دھو کر لڑکے کو پلائے جس کی زبان نہ چلتی ہو، تو زبان چلنے لگے

اعمالِ قرآنی ملقب بہ آثارِ تنبیانی

حصہ سوم

اَسْمَاءُ الْحُسْنٰی

پڑھنے کی ترکیب :۔ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ جَلَّ جَلَالُهٗ الرَّحْمٰنُ جَلَّ جَلَالُهٗ الرَّحِیْمُ جَلَّ جَلَالُهٗ آخر تک اسی طرح پڑھتے چلے جائیے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰهُ خدا	اَلرَّحْمٰنُ بڑے مہربان	اَلرَّحِیْمُ نہایت رحم والے	اَلْمَلِكُ سب کے بادشاہ	اَلْقُدُّوْسُ بہت پاک
اَلسَّلَامُ بے عیب	اَلْمُؤْمِنُ ایمان دینے والے	اَلْمُهَيْمِنُ نگہبان	اَلْعَزِيْزُ غالب سب سے	اَلْجَبَّارُ درست کرنے والے
اَلْمُتَكَبِّرُ تکبر کرنے والے	اَلْخَالِقُ پیدا کرنے والے	اَلْبَارِئُ بنانے والے	اَلْمُصَوِّرُ صورت بنانیوالے	اَلْغَفَّارُ بخشنے والے
اَلْقَهَّارُ بڑے غالب	اَلْوَهَّابُ بڑے دینے والے	اَلرَّزَّاقُ رزق دینے والے	اَلْفَتَّاحُ کھولنے والے	اَلْعَلِيْمُ جاننے والے

اَلْقَابِضُ بند کرنے والے	اَلْبَاسِطُ کھولنے والے	اَلْخَافِضُ پست کرنیوالے	اَلرَّافِعُ بلند کرنیوالے	اَلْمُعِزُّ عزت دینے والے
اَلْمُذِلُّ ذلت دینے والے	اَلسَّمِیْعُ سننے والے	اَلْبَصِیْرُ دیکھنے والے	اَلْحَکِیْمُ فیصلہ کرنے والے	اَلْعَدْلُ انصاف کرنیوالے
اَللَّطِیْفُ مہربان	اَلْخَبِیْرُ خبردار	اَلْحَلِیْمُ بردبار	اَلْعَظِیْمُ بزرگ	اَلْغَفُوْرُ بڑے بخشنے والے
اَلشَّکُوْرُ قدردان	اَلْعَلِیُّ بلند سب سے	اَلْکَبِیْرُ بڑے	اَلْحَفِیْظُ نگہبان	اَلْمُقِیْتُ قوت دینے والے
اَلْحَسِیْبُ کفایت کرنیوالے	اَلْجَلِیْلُ بزرگ قدر	اَلْکَرِیْمُ بخشش کرنیوالے	اَلرَّقِیْبُ نگہبان	اَلْمُجِیْبُ قبول کرنیوالے
اَلْوَاسِعُ فراخی والے	اَلْحَکِیْمُ حکمت والے	اَلْوَدُوْدُ دوستدار	اَلْمَجِیْدُ بزرگ	اَلْبَاعِثُ بھیجنے والے رسولوں کے
اَلشَّہِیْدُ بڑے موجود	اَلْحَقُّ سزاوار خدائی	اَلْوَکِیْلُ کارساز	اَلْقَوِیُّ توانا	اَلْمَتِیْنُ مضبوط
اَلْوَلِیُّ مدد کرنیوالے	اَلْحَمِیْدُ تعریف کئے گئے	اَلْمُحْصِیْ گھیرنے والے	اَلْمُبْدِئُ پیدا کرنے والے	اَلْمُعِیْدُ لوٹانے والے

اَلْمُحْیِیُ زندہ کرنے والے	اَلْمُمِیْتُ مارنے والے	اَلْحَیُّ زندہ	اَلْقَیُّوْمُ تھامنے والے	اَلْوَاجِدُ پانے والے
اَلْمَاجِدُ بزرگوار	اَلْوَاحِدُ اکیلے	اَلصَّمَدُ بے نیاز	اَلْقَادِرُ توانا سب پر	اَلْمُقْتَدِرُ قدرت والے
اَلْمُقَدِّمُ آگے کرنے والے	اَلْمُؤَخِّرُ پیچھے کرنے والے	اَلْاَوَّلُ پہلے سب سے	اَلْاٰخِرُ پیچھے سب سے	اَلظَّاهِرُ ظاہر
اَلْبَاطِنُ پوشیدہ	اَلْوَالِیُ کام بنانے والے	اَلْمُتَعَالِیْ بلند و برتر	اَلْبَرُّ نیک کار	اَلتَّوَّابُ توبہ قبول کرنیوالے
اَلْمُنْتَقِمُ بدلہ لینے والے	اَلْعَفُوُّ معاف کرنیوالے	اَلرَّءُوْفُ مہربان	مَالِكُ الْمُلْكِ مالک بادشاہت کے	
ذُوالْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ صاحب بزرگی اور انعام کے	اَلْمُقْسِطُ انصاف کرنیوالے	اَلْجَامِعُ جمع کرنے والے	اَلْغَنِیُّ بے پروا	اَلْمُغْنِیْ تونگر کرنے والے
اَلْمَانِعُ روکنے والے	اَلضَّارُّ ضرر پہنچانے والے	اَلنَّافِعُ نفع پہنچانے والے	اَلنُّوْرُ روشنی والے	اَلْهَادِیْ راہ دکھانیوالے
اَلْبَدِیْعُ ایجاد کرنیوالے	اَلْبَاقِیْ ہمیشہ رہنے والے	اَلْوَارِثُ مالک	اَلرَّشِیْدُ راست تدبیر	اَلصَّبُوْرُ صبر کرنے والے

خاصیت ؛۔ اسماء حسنیٰ کو یاد کرنے اور پڑھنے کی برکت سے دخول جنّت کی بشارت آئی ہے۔ اور ان کے توسّل سے دعا مانگنا موجبِ قبولیت ہے۔ ترمذی وغیرہ میں ننانوے ۹۹ نام مبارک آئے ہیں۔ اسماء الٰہیہ کے آثار و خواص بے شمار ہیں۔ تفصیل اسی کتاب میں متفرق مقامات پر مذکور ہے۔ نماز فجر کے بعد ایک بار پڑھ کر دعا مانگنا بہت مفید اور موجبِ خیر و برکت ہے۔

نجات از قید و موذی جانور وغیرہ

۱۔ نجات از قید

۱؎ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ج وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۚ وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ؕ (پ ۵ ع ۷)

(ترجمہ) اے پروردگار ہم کو (کسی طرح) اس بستی (یعنی مکہ) سے باہر نکال۔ جس کے رہنے والے سخت ظالم ہیں اور ہمارے یہاں غیب سے کسی دوست کو کھڑا کر دیجئے اور ہمارے لئے غیب سے کسی کو حامی بھیجئے۔

خاصیت ؛۔ اگر کسی ظالم و بدکار کے شہر یا موضع میں گرفتار ہو اور وہاں سے نجات مشکل ہو تو اس آیت کو کثرت سے پڑھا کرے اور اللہ سے اپنی رہائی کے لئے دعا مانگے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ضرور رہا ہو جائے گا۔

۲؎ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اٰوٰٓى اِلَيْهِ اَبَوَيْهِ وَقَالَ ادْخُلُوْا مِصْرَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ؕ وَرَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا ۚ وَقَالَ يٰٓاَبَتِ هٰذَا تَاْوِيْلُ رُءْيَايَ مِنْ قَبْلُ ۫ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّيْ حَقًّا ؕ وَقَدْ اَحْسَنَ بِيْٓ اِذْ اَخْرَجَنِيْ مِنَ السِّجْنِ وَجَآءَ بِكُمْ مِّنَ الْبَدْوِ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّيْطٰنُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اِخْوَتِيْ ؕ اِنَّ رَبِّيْ لَطِيْفٌ لِّمَا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝ (پ ۱۳ ع ۵)

(ترجمہ) پھر جب یہ سب کے سب یوسف (علیہ السلام) کے پاس پہنچے تو انھوں نے

اپنے والدین کو اپنے پاس (تعظیماً) جگہ دی اور کہا سب مصر میں چلئے (اور) انشاء اللہ تعالے (وہاں) امن وچین سے رہئے اور اپنے والدین کو تخت (شاہی) پر اونچا بٹھایا اور سب کے سب اُن کے سامنے سجدہ میں گر گئے اور (یہ حالت دیکھ کر) وہ کہنے لگے کہ اے اباجان! یہ ہے میرے خواب کی تعبیر، جو پہلے زمانہ میں دیکھا تھا۔ میرے رب نے اس (خواب) کو سچا کردیا اور میرے ساتھ (ایک) اس وقت احسان فرمایا جس وقت مجھ کو قید سے نکالا اور بعد اس کے کہ شیطان نے میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان میں فساد ڈلوادیا تھا۔ تم سب کو باہر سے (یہاں) لے آیا (اور سب کو ملادیا) بلاشبہ میرا رب جو چاہتا ہے اس کی تدبیر کردیتا ہے۔ بلاشبہ وہ بڑا علم اور حکمت والا ہے۔

خاصیت ۱:۔ اگر کوئی شخص ظلماً قید ہوگیا ہو تو ان آیتوں کو لکھ کر داہنے بازو پر باندھے اور کثرت سے پڑھے، انشاء اللہ تعالیٰ رہائی پائے۔

۲: سورۂ فاتحہ، ایک سو گیارہ بار پڑھ کر بیڑی ہتھکڑی پر دم کرنے سے قیدی جلد رہائی پائے۔ آخر شب میں اکتالیس بار پڑھنے سے بے مشقت روزی ملے۔

۲۔ چیونٹیوں کی کثرت

۱: يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّمْلُ ٱدْخُلُوا۟ مَسَٰكِنَكُمْ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمَٰنُ وَجُنُودُهُۥ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۝ (پ ۱۹ ع ۱۷)

(ترجمہ ۱) اے چیونٹیو! اپنے اپنے سوراخوں میں جا گھسو، تم کو سلیمانؑ اور ان کا لشکر بے خبری میں کچل نہ ڈالیں۔

خاصیت ۱:۔ اگر چیونٹیوں کی کثرت ہو تو اس آیت کو لکھ کر اُن کے سوراخ میں رکھ دے، انشاء اللہ تعالیٰ سب چیونٹیاں اپنے سوراخ میں داخل ہوجائیں گی۔

۳۔ مچھروں کی کثرت

۱: أَلَمْ تَرَ إِلَى ٱلَّذِينَ خَرَجُوا۟ مِن دِيَٰرِهِمْ وَهُمْ أُلُوفٌ حَذَرَ ٱلْمَوْتِ فَقَالَ

لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ثُمَّ اَحْيَاهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ۝ (پارہ ۲ ع ۱۶)۔

(ترجمہ) (اے مخاطب) تجھ کو اُن لوگوں کا قصہ تحقیق نہیں ہوا جو کہ اپنے گھروں سے نکل گئے تھے، اور وہ لوگ ہزاروں ہی تھے موت سے بچنے کے لیے سو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے (حکم) فرمایا کہ مر جاؤ (سب مر گئے) پھر ان کو جلا دیا۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے بڑا فضل کرنیوالے ہیں لوگوں (کے حال) پر مگر اکثر لوگ شکر نہیں کرتے (اس قصہ میں غور کرو)

خاصیت :۔ طشت میں سیاہی سے لکھ کر شیرۂ برنوف یا شیرۂ برگِ زیتون سے دھو کر گھر میں چھڑکنے سے جس قدر سانپ بچھو، پسو مچھر ہوں گے انشاء اللہ سب مرینگے اور جمعرات کے روز سحر کے وقت زیتون کے چار پتوں پر لکھ کر ایک پتہ مکان کے ایک گوشہ میں دفن کر دیا جائے۔

۲ وَمَا لَنَآ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنَا سُبُلَنَا ؕ وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰى مَآ اٰذَيْتُمُوْنَا ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۝ (پ ۱۳ ع ۱۶)؛

(ترجمہ) اور ہم کو اللہ پر بھروسہ نہ کرنے کا کون امر باعث ہوسکتا ہے حالانکہ اس نے ہم کو ہمارے (منافع دارین کے) رستے بتلا دیئے اور تم نے جو کچھ ہم کو ایذا پہنچائی ہے ہم اس پر صبر کرینگے اور اللہ ہی پر بھروسہ کرنیوالوں کو بھروسہ کرنا چاہیئے۔

خاصیت :۔ مچھروں، پسووں کے بھگانے کے لئے پانی پر سات مرتبہ یہ آیت کو پڑھے اور سات مرتبہ یوں کہے کہ اے مچھرو اور پسوؤ اگر تم اللہ پر ایمان رکھتے ہو تو ہم کو مت ستاؤ۔ اور خواب گاہ کے گرداگرد اس پانی کو چھڑک دے۔ رات بھر محفوظ رہیگا۔

۳ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ ؕ حَتّٰٓى اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ۝ فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ؕ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ (پ ۷ ع ۱۱)

(ترجمہ) پھر جب وہ لوگ ان چیزوں کو بھولے رہے جن کی ان کو نصیحت کی جاتی تھی تو ہم نے اُن پر ہر چیز کے دروازے کشادہ کر دیئے یہاں تک کہ جب ان چیزوں پر جو کہ ان کو ملی تھیں وہ خوب اترا گئے تو ہم نے ان کو دفعتہً پکڑ لیا پھر تو وہ بالکل حیرت زدہ رہ گئے پھر ظالم (کافر) لوگوں کی جڑ (تک) کٹ گئی اور اللہ کا شکر ہے جو تمام عالم کا پروردگار ہے۔

خاصیت ۱:۔ تانبے کے طشت پر آبِ ریحاں سے لکھ کر اور آبِ زیرہ سے جس کو عشاء سے صبح تک بھگویا ہو دھو کر جس گھر میں مچھر اور پسّو زیادہ ہوں چند بار چھڑکنے سے وہ سب دفع ہو جائیں گے۔

۴۔ جانور کا ستانا

۱۔ وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيدِ ۚ (پارہ ۱۵ ع ۱۵)

(ترجمہ) اور اُن کا کتا دہلیز پر اپنے ہاتھ پھیلائے ہوئے تھا۔

خاصیت ۱:۔ اگر راستہ میں کوئی شیر یا کتا حملہ کرے اور شور مچائے تو فوراً اس آیت کریمہ کو پڑھے، چپ ہو جائے گا۔

۲۔ وَإِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِينَ ۝ (پ ۱۹ ع ۱۱)

(ترجمہ) جب کسی پر دار و گیر کرنے لگتے ہو تو بالکل جابر (اور ظالم) بن کر دار و گیر کرتے ہو۔

خاصیت ۱:۔ اگر کسی کو زہریلا جانور کاٹے تو جہاں پر کاٹا ہو اس کے گرد انگلی گھماتا ہوا ایک سانس میں سات بار پڑھ کر دم کرے، انشاء اللہ تعالیٰ صحت ہو جائیگی۔

۳۔ إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ قف يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَثِيثًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ ۗ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ ۗ تَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ۝ ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ۝ وَلَا

تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ (پ ۸ ع ۱۴)

خاصیت :- مشک و زعفران و گلاب سے لکھ کر باندھے۔ لوگوں کے کید اور نظرِ بد اور وجعِ فؤاد اور مار و کژدم سے محفوظ رہے۔

۶ اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰۤى اَنْ یَّاْتِیَهُمْ بَاْسُنَا بَیَاتًا وَّهُمْ نَآىِٕمُوْنَ ۝ اَوَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰۤى اَنْ یَّاْتِیَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًى وَّهُمْ یَلْعَبُوْنَ ۝ اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ ۚ فَلَا یَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ (پ ۹ ع ۲)

(ترجمہ) کیا پھر بھی ان بستیوں کے رہنے والے اس بات سے بےفکر ہوگئے کہ ان پر (بھی) ہمارا عذاب شب کے وقت آپڑے جس وقت وہ پڑے سوتے ہوں اور کیا ان (موجودہ) بستیوں میں رہنے والے اس بات سے بےفکر ہوگئے ہیں کہ ان پر ہمارا عذاب دوپہری آپڑے جس وقت کہ وہ اپنے لایعنی قصوں میں مشغول ہوں، ہاں تو کیا اللہ تعالیٰ کی اس ناگہانی پکڑ سے بےفکر ہوگئے ہو (سمجھ رکھو) خدا تعالیٰ کی پکڑ سے بجز ان کے جن کی شامت آگئی ہو اور کوئی بےفکر نہیں ہوتا۔

خاصیت :- محرم کی پہلی تاریخ میں اس کو کاغذ پر لکھ کر پانی سے دھو کر جس گھر کے گوشوں میں چھڑک دیا جائے وہ گھر سانپ بچھو اور موذی جانوروں سے سلامت رہے۔

۷ اِنِّیْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّیْ وَرَبِّكُمْ ؕ مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِیَتِهَا ؕ اِنَّ رَبِّیْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ مَّاۤ اُرْسِلْتُ بِهٖۤ اِلَیْكُمْ ؕ وَیَسْتَخْلِفُ رَبِّیْ قَوْمًا غَیْرَكُمْ ۚ وَلَا تَضُرُّوْنَهٗ شَیْــًٔا ؕ اِنَّ رَبِّیْ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ حَفِیْظٌ ۝ (پارہ ۱۲ رکوع ۵)

خاصیت :- جس کو کسی ظالم آدمی یا موذی جانور [illegible] ہو، اس کو کثرت سے پڑھا کرے، جب بستر پر لیٹے جب سوئے، جب جاگے صبح کے وقت، شام کے وقت

انشاء اللہ تعالیٰ محفوظ رہے گا۔

۷ سورۂ فرقان (پ ۱۸)

خاصیت:- اگر اس کو تین بار لکھ کر باندھے تو کوئی موذی جانور اژدہا وغیرہ ایذا نہ پہنچائے اور اگر شریر لوگوں کے درمیان جا پہنچے تو ان کا مجمع منتشر ہو جائے۔ اور کوئی مشورہ ان کا درست نہ ہونے پائے۔

۸ سورۂ نمل (پارہ ۱۹)

خاصیت:- جو شخص اس کو ہرن کی جھلی پر لکھ کر مدبوغ چمڑے میں رکھ کر اپنے پاس رکھے، کوئی نعمت اس کی قطع نہ ہو۔ اور اگر صندوق میں رکھ دے تو اس گھر میں سانپ، بچھو، درندہ اور کوئی موذی جانور نہ آئے۔

۹ سورۃ التطفیف (پارہ ۳۰)

خاصیت:- کسی ذخیرہ کی ہوئی چیز پر پڑھ دے تو دیمک وغیرہ سے محفوظ رہے۔

۱۰ سورۃ الانشقاق (پارہ ۳۰)

خاصیت:- کسی نیش زدہ پر دم کرے تو سکون ہو۔

۱۱ سورۂ اخلاص (پارہ ۳۰)

خاصیت:- اگر خرگوش کی جھلی پر لکھ کر اپنے پاس رکھے تو کوئی انسان یا جن اور موذی جانور اس کے پاس نہ آئے۔

۱۲ یہ آیت پڑھ کر جس آدمی یا جانور سے اندیشہ ہو اُس کی طرف دم کر دے:- اَللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ لَاحُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَللّٰهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا انشاء اللہ اس کے گزند سے محفوظ رہے۔

۱۳ دیگر:- حٰمٓ ۚ عٓسٓقٓ ۚ كَذٰلِكَ يُوْحِيْٓ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔ شدائد کے وقت پڑھنا مفید ہے۔

برائے دفع جمیع جانورانِ موذی تلخ و گھن و دیمک و مار و کژدم وغیرہ۔ ایک پرچہ پر یہ آیتیں لکھ کر دفن کردو یا لٹکا دو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ اِنَّهٗ مِنْ سُلَیْمٰنَ وَ اِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ اَلَّا تَعْلُوْا عَلَیَّ وَاْتُوْنِیْ مُسْلِمِیْنَ ۝ یٰۤاَیُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ لَا یَحْطِمَنَّكُمْ سُلَیْمٰنُ وَ جُنُوْدُهٗ وَ هُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ۝ فَلَنَاْتِیَنَّهُمْ بِجُنُوْدٍ لَّا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا وَ لَنُخْرِجَنَّهُمْ مِّنْهَاۤ اَذِلَّةً وَّ هُمْ صٰغِرُوْنَ ۝ یُرْسَلُ عَلَیْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ وَّ نُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ۝ فَسَیَكْفِیْكَهُمُ اللّٰهُ وَ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَ مَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِیْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِیْثَةِ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ ۝ كَاَنَّهُمْ یَوْمَ یَرَوْنَ مَا یُوْعَدُوْنَ لَمْ یَلْبَثُوْۤا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ بَلٰغٌ فَهَلْ یُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ وَ اِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِی الْاَرْضِ لِیُفْسِدَ فِیْهَا وَ یُهْلِكَ الْحَرْثَ وَ النَّسْلَ وَ اللّٰهُ لَا یُحِبُّ الْفَسَادَ ۝ فَلَمَّا قَضَیْنَا عَلَیْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلٰى مَوْتِهٖۤ اِلَّا دَآبَّةُ الْاَرْضِ تَاْكُلُ مِنْسَاَتَهٗ فَلَمَّا خَرَّ تَبَیَّنَتِ الْجِنُّ اَنْ لَّوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ الْغَیْبَ مَا لَبِثُوْا فِی الْعَذَابِ الْمُهِیْنِ ۝ قَالُوْا یٰمُوْسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ لَىٕنْ كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَ لَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ۝

اس کے بعد سورۂ فاتحہ لکھے ان شاء اللہ تعالیٰ نافع ہوگا اور ہر قسم کے جانور موذی دفع ہوجائیں گے۔

برائے دفع اثر نیش: تھوڑا روغن کنجد لے کر نیش کے موقع پر رکھ کر یہ آیتیں پڑھے: آیۃ الکرسی ۳ بار۔ اَوْ كَالَّذِیْ مَرَّ عَلٰى قَرْیَةٍ وَّ هِیَ خَاوِیَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا قَالَ اَنّٰى یُحْیٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ قَالَ لَبِثْتُ یَوْمًا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰى طَعَامِكَ وَ شَرَابِكَ لَمْ یَتَسَنَّهْ وَ انْظُرْ

اِلٰی حِمَارِکَ ۔ وَلِنَجْعَلَکَ اٰیَۃً لِّلنَّاسِ وَانْظُرْ اِلَی الْعِظَامِ کَیْفَ نُنْشِزُھَا ثُمَّ نَکْسُوْھَا لَحْمًا ۔ فَلَمَّا تَبَیَّنَ لَہٗ ۙ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○

تین بار۔ وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُیِّرَتْ بِہِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِہِ الْاَرْضُ اَوْ کُلِّمَ بِہِ الْمَوْتٰی ۔ بَلْ لِّلّٰہِ الْاَمْرُ جَمِیْعًا ۔ اَفَلَمْ یَایْئَسِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَنْ لَّوْ یَشَآءُ اللّٰہُ لَھَدَی النَّاسَ جَمِیْعًا ۔ وَلَا یَزَالُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا تُصِیْبُھُمْ بِمَا صَنَعُوْا قَارِعَۃٌ ۔ اَوْ تَحُلُّ قَرِیْبًا مِّنْ دَارِھِمْ حَتّٰی یَاْتِیَ وَعْدُ اللّٰہِ ۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ○ تین بار۔ وَیَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ یَنْسِفُھَا رَبِّیْ نَسْفًا ○ فَیَذَرُھَا قَاعًا صَفْصَفًا ○ لَّا تَرٰی فِیْھَا عِوَجًا وَّلَآ اَمْتًا ○ تین بار۔ وَجَعَلْنَا مِنْ بَیْنِ اَیْدِیْھِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِھِمْ سَدًّا فَاَغْشَیْنٰھُمْ فَھُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ ○ اِنَّہٗ مِنْ سُلَیْمٰنَ وَاِنَّہٗ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ اَلَّا تَعْلُوْا عَلَیَّ وَاْتُوْنِیْ مُسْلِمِیْنَ ○ تین تین بار۔ وَالضُّحٰی ۔ اَلَمْ نَشْرَحْ ۔ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ ۔ مُعَوَّذَتَیْنِ ۳،۳ بار۔ آدھا عمل نہ پڑھنے پائیگا کہ آرام ہونا شروع ہوگا۔

۱۵ اَلْحَفِیْظُ (نگہبان)

خاصیت:۔ اس کا ذکر کرنے والا یا لکھ کر پاس رکھنے والا خوف سے محفوظ رہیگا۔ اگر درندوں کے درمیان سو رہے تو انشاء اللہ ضرر نہ پہنچے گا۔

رقتِ قلب کے لئے

۱۶ اَلرَّحِیْمُ (نہایت رحم والے)

خاصیت:۔ جو شخص روزانہ سو بار پڑھے اس کے دل میں رقت اور شفقت پیدا ہو۔

تمت بالخیر